گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

تاریخ — تعلیم
اور
اسلامی عناصر

ابوالامان امرتسری

گوروگرنتھ صاحب اور اسلام

تاریخ، تعلیم اور اسلامی عناصر

گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

تاریخ، تعلیم اور اسلامی عناصر

ابوالامان امرت سری

عرضِ حال

خاک سار نے یہ کتاب "گورو گرنتھ صاحب اور اسلام" اپنے مہربان دوست مکرم ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب مرحوم سابق ڈائریکٹر ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور کی فرمائش پر لکھنی شروع کی تھی۔ ابھی اس کا ابتدائی حصہ ہی تصنیف کیا تھا کہ موصوف کی اچانک وفات ہوگئی، جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اب خاک سار اِسے اُنھی کی یاد کے طور پر اپنی قوم کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

اس کتاب میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے، اس کا منبع اور مخزن سکھ لٹریچر ہی ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب سے متعلق اس وقت تک سکھ ودوانوں نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا خلاصہ اور نچوڑ جمع کر دیا جائے۔ نیز خاک سار نے گورو گرنتھ صاحب کے مختلف مطبوعہ اور قلمی نسخوں کے مطالعے سے جو جو معلومات حاصل کی ہیں، ان کا ضروری حصہ بھی اس میں شامل کر دیا ہے تاکہ قارئین سکھ مذہب کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب سے پورے طور پر متعارف ہوسکیں۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں گورو گرنتھ صاحب کی تاریخ اور دوسری متعلقہ باتیں درج کی گئی ہیں اور دوسرے حصے میں گورو گرنتھ صاحب کے اصل شبد پیش کر کے اس کی تعلیم کو واضح کیا گیا ہے۔ جہاں تک گورو نانک صاحب کی اپنی تعلیمات کا تعلق ہے، یہ ایک

حقیقت ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کا ہی ایک گورمکھی (پنجابی) چربہ ہیں۔ گورونانک جی نے اپنی بانی میں قرآن مجید کی مختلف آیات اور احادیثِ نبویہ میں بیان کردہ مضامین کو ہی پیش کیا ہے۔ چنانچہ جو دوست اس کتاب کے دوسرے حصے کا گہری نظر سے مطالعہ کریں گے، وہ ہمارے اس نظریے سے متفق ہوں گے۔

یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ اس کتاب میں جن سکھ کتب، اخبارات اور رسالہ جات کے حوالے دیے گئے ہیں، ان کی اصل کاپیاں خاک سار کے پاس محفوظ ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلے میں مزید جانچ پڑتا کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ خاک سار اس سے متعلق ہر ممکن سہولت اور امداد دینے کی پوری کوشش کرے گا۔

خاک سار

ابوالامان امرت سری
جنوری ۱۹۶۰

فہرست مضامین

حصۂ اوّل

حصۂ دوم

گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

حصۂ اوّل

تاریخ

حصہ اوّل گورو گرنتھ صاحب کی تاریخ پر مشتمل ہے اور اس میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ سکھ ودوانوں کی تحریرات پر مبنی ہے، چونکہ گورو گرنتھ صاحب سکھ ودوانوں کی مقدس کتاب ہے اور کسی کتاب کا تعارف اس کے معتقدین سے بہتر اور کوئی نہیں کرا سکتا اس لیے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے!

(۱)

گوروگرنتھ صاحب میں کن کن لوگوں کا کلام شامل ہے

گوروگرنتھ صاحب سکھ دھرم کی مقدس کتاب کا نام ہے۔ یہ گورمکھی زبان کی ایک اچھی خاصی ضخیم کتاب ہے جو سب کی سب منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ اس میں سکھوں کے چھ گورو صاحبان یعنی (۱) گورونانک جی (۲) گوروانگد جی (۳) گوروامرداس جی (۴) گورورام داس جی (۵) گوروارجن جی اور (۶) نویں گوروتیغ بہادر جی کا کلام درج ہے۔ اس کے علاوہ گوروتیغ بہادر جی کے شلوکوں میں ۵۴ ویں نمبر کا شلوک سکھوں کے دسویں گوروگوبند سنگھ جی کا بیان کردہ تسلیم کیا جاتا ہے جو یہ ہے:

بل ہوآ بندھن چھوٹے سب کچھ ہوت اپائے

نانک سب کچھ تمرے ہاتھ میں تم ہی ہوت سہائے[۱]

گوروگرنتھ صاحب کے اکثر پراچین قلمی نسخوں میں اس شلوک پر محلہ ۱۰ کا عنوان بھی درج ہے جو ظاہر کر رہا ہے کہ یہ شلوک گوروگوبند سنگھ جی کا بیان کردہ ہے۔ ہمارے پاس ایک گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ (چھاپہ پتھر) ہے جو گیان پریس گوجرانوالہ میں منشی برج لال کے اہتمام سے چھپا تھا۔[۲] اس میں بھی یہ شلوک محلہ ۱۰ کے عنوان کے تحت درج ہے[۳] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے موجودہ مطبوعہ نسخوں میں اس شلوک پر محلہ ۱۰ کا عنوان نہیں دیا گیا[۴] تاہم اکثر سکھ ودوان اس شلوک کو گوروگوبند سنگھ جی کا بیان کردہ ہی تسلیم کرتے ہیں[۵] لیکن ایسے سکھ ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک یہ شلوک بھی گوروتیغ بہادر جی نے ہی اچارن کیا تھا۔ ان کے نزدیک اسے گوروگوبند سنگھ جی کا بیان کردہ تسلیم کرنا درست نہیں۔[۶] گورولربھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں یہ شلوک "بل ہوآ بندھن چھوٹے شامل ہی نہیں کیا گیا۔[۷]

گوروگرنتھ صاحب کی ۹ واروں پر مختلف "دھناں" درج ہیں۔ بعض سکھ ودوانوں کے نزدیک انہیں گورو ہرگوبند جی نے درج کروایا تھا۔ تاکہ لوگ ان واروں کو اس انداز پر گایا کریں۔[۸] لیکن بعض ودوانوں کے نزدیک یہ بات درست نہیں، اس بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ یہ "دھناں" بھی گوروارجن جی نے خود ہی گوروگرنتھ صاحب میں درج کروائی تھیں[۹] اور گورو گرنتھ صاحب کے ایسے قلمی نسخے بھی موجود ہیں جن میں یہ "دھناں" اصل متن میں نہیں بلکہ حاشیے پر درج ہیں[۱۰] اور بعض کے نزدیک "دھناں" حاشیے میں نہیں بلکہ اصل متن میں درج کی گئی تھیں[۱۱]۔ بعض گرنتھ صاحب ایسے بھی ملتے ہیں جن میں یہ "دھناں" ۹ واروں میں سے بھی بعض پر درج ہیں اور بعض پر نہیں ہیں[۱۲]۔ گوروگرنتھ صاحب کے ایسے پراچین قلمی نسخے بھی موجود ہیں جن میں یہ "دھناں" کسی بھی وار پر درج نہیں ہیں[۱۳]۔ ایک ودوان کا بیان ہے کہ یہ "دھناں" نا تو گورو ہرگوبند جی نے اور نہ ہی گوروارجن جی نے درج کروائی ہیں بلکہ کسی چالاک اور ہوشیار آدمی نے بعد میں انھیں گوروگرنتھ صاحب میں شامل کروادیا تھا۔

اسی طرح بعض مورخوں کا یہ خیال ہے کہ گوروتیغ بہادر کی بانی گورو ہرگوبند سنگھ جی نے ان کے مرنے کے بعد گوروگرنتھ صاحب میں درج کروائی تھی[۱۴]۔ گوروتیغ بہادر جی نے جیل خانے میں اپنے شلوک دیواروں پر اور درختوں کے پتوں پر لکھ رکھے تھے۔[۱۵]

بعض ودوانوں کا خیال ہے کہ گوروتیغ بہادر جی کی بانی خود ان کے ہاتھوں گوروگرنتھ صاحب میں درج ہوئی تھی۔[۱۶] اس کے علاوہ ایسے سکھ ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گورو تیغ بہادر جی کا جملہ کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں ہوسکا۔ یعنی اس کا کچھ حصہ باہر بھی رہ گیا ہے۔[۱۷] بعض ودوانوں کا یہ کہنا ہے کہ گوروارجن جی نے جب گوروگرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا تو گوروتیغ بہادر کی بانی درج کرنے کے لیے جگہ جگہ خالی اوراق چھوڑ دیے تھے۔[۱۸] لیکن بعض سکھ محققین کو اس سے اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک گوروگرنتھ صاحب میں جس قدر بھی اوراق خالی رہ گئے تھے وہ اتفاقیہ طور پر ہی خالی رہے ہیں۔ ان میں گوروتیغ بہادر کی بانی درج کرنے کی گورو ارجن جی نے کوئی ہدایت نہیں کی تھی۔ اور نہ ان اوراق میں گوروتیغ بہادر کی کوئی بانی درج کی گئی ہے۔ گورو صاحب کی بانی تو اکثر ایسی جگہ درج ہوئی ہے جہاں کوئی بھی ورق خالی نہیں چھوڑا گیا تھا۔[۱۹]

پراچین قلمی نسخوں میں گوروتیغ بہادر جی کی سب کی سب بانی ایک ہی جگہ درج کی گئی تھی۔ چنانچہ ایسے گوروگرنتھ صاحب موجود ہیں جن میں گوروتیغ بہادر کی بانی ایک ہی جگہ درج ہے۔[۲۰] لیکن موجودہ مروجہ گوروگرنتھ میں یہ بانی مختلف مقامات پر درج ہے۔ ایک اور سکھ وددوان کا یہ بیان ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں جو اوراق خالی چھوڑے گئے تھے وہ گوروارجن جی نے خود اپنی اس بانی کو درج کرنے کے لیے چھوڑے تھے جسے انھوں نے گوروگرنتھ کی تالیف کے بعد بیان کرنا تھا۔[۲۱]

گوروگرنتھ صاحب میں سکھ گورو صاحبان کے علاوہ بعض اور بھگتوں اور بھاٹوں وغیرہ کا کلام بھی درج ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی کا یہ بیان ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں مندرجہ ذیل غیر سکھ صاحبان کی بانی بھی درج ہے۔

> "کبیر، فرید، نام دیو، دھنا، سین، پیپا، روداس، پرمانند، میراں بائی، سورداس، بینی، ترلوچن، جے دیو، رامانند اور سترہ بھاٹ، ستا، بلونڈ، سندر جامل (جمال) پتنگ، سمن مومن، ایشر، گورکھ، بھرتھری، گوپی چند، عالم۔[۲۲]

یعنی کل ۵۱ اشخاص کا کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے۔ پنڈت تاراسنگھ جی نروتم نے ۴۸ اشخاص کا کلام گوروگرنتھ میں تسلیم کیا ہے۔[۲۳] پنڈت منشی رام شرما کے نزدیک بھی گوروگرنتھ صاحب میں ۴۸ اشخاص کی بانیاں درج ہیں۔[۲۴]

پروفیسر پیارا سنگھ جی پدم نے ایسے غیر سکھ گورو صاحبان کی تعداد صرف ۴۰ بیان کی ہے۔[۲۵] اور ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے بھائی مردانہ کے بیان کردہ شلوک بھی گوروگرنتھ صاحب میں تسلیم کیے ہیں۔[۲۶] پنڈت تاراسنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر سکھمنی کی آٹھ اشٹپدیاں سری چند جی کی بیان کردہ تسلیم کی جائیں تو اس صورت میں گوروگرنتھ صاحب میں ۴۹ آدمیوں کا کلام درج ہے۔[۲۶]

ایک سکھ وددوان سردار اودھم سنگھ جی کے نزدیک گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب میں علاوہ سکھ گورو صاحبان اور بھگتوں کے کلام کے جیوا جاٹ، مسلمان شاعر علیم اور میراں بائی کی بانی بھی شامل کی تھی۔[۲۸] نیز بھائی گورداس جی کے کبت جن کی تعداد ۵۰۰ تھی، اور ۲۲ واریں بھی جو

ان کی بیان کردہ تھیں، گوروگرنتھ صاحب میں خاص طور پر درج ہو کر گرنتھ صاحب کا ٹیکا قرار پائیں۔[۲۹]

اس کے برعکس ایک اور سکھ وِدوان نے یہ تسلیم کیا ہے کہ جب گورو ارجن جی نے تمام بھگتوں کی بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج کروادی تو بھائی گورداس جی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ بھی کسی بھگت سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے ان کی بانی بھی گوروگرنتھ صاحب میں درج ہونی چاہیے۔ اسی خیال میں وہ کسی کام کے سلسلہ میں گویندوال گئے اور وہاں باولی صاحب میں اشنان کیا۔ اشنان کرتے وقت وہ اپنی بانی پڑھ رہے تھے کہ پاؤں پھسل گیا اور غوطہ آ گیا۔ اور ست نام سری واہگورو کہنے سے ڈوبنے سے بچے۔ جب امرتسر واپس آئے تو گورو ارجن جی نے فرمایا کہ بھائی جی اپنی بانی بھی گوروگرنتھ صاحب میں درج کر دو۔ لیکن بھائی جی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔[۳۰]

جہاں تک موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب کا تعلق ہے، اس میں بھائی گورداس جی کے نام پر کوئی شبد یا شلوک درج نہیں۔

(۲)

سکھ گوروصاحبان

سکھوں کے دس گوروصاحبان مشہور ہوئے ہیں جن کے نام یہ ہیں:

پہلا گورو۔ گوروناتک جی

دوسرا گورو۔ گوروانگد جی (پہلا نام ابنا جی)

تیسرا گورو۔ گوروامرداس جی (پہلا نام امرو جی)

چوتھا گورو۔ گوروراماداس جی (پہلا نام بھائی جیٹھا جی)

پانچواں گورو۔ گوروارجن جی (ارجن مل جی)

چھٹا گورو۔ گوروہرگوبند جی

ساتواں گورو۔ گوروہررائے جی

آٹھواں گورو۔ گوروہرکرشن جی

نواں گورو۔ گوروتیغ بہادر جی (پہلا نام تیاگ مل جی)

دسواں گورو۔ گوروگوبند سنگھ جی (پہلا نام رائے گوبند یا گوبند رائے جی)

اداسی[۱] فرقے سے تعلق رکھنے والے سکھ اس بات کے قائل ہیں کہ گوروناتک جی کے بعد ان کا جانشین ان کا بیٹا سری چند تھا۔ کیونکہ انھوں نے گوروانگد کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے بعد میں گوروناتک کی شہرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ خود ہی مشہور کر دیا کہ گوروناتک کے جانشین گوروانگد جی مقرر ہوئے ہیں۔[۲] جہاں تک گوروناتک صاحب کی اپنی بانی کا تعلق ہے اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ انھوں نے اپنا جانشین گوروانگد کو مقرر کیا تھا اور نہ یہ پتا چلتا ہے کہ گورو انگد جی نے ہی کبھی یہ کہا ہو کہ انھیں گوروناتک جی نے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جنم

ساکھی بھائی بالا کے ابتدائی اوراق سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ بھائی بالا جسے بابا نانک جی کا ساتھی اور رفیقِ سفر ظاہر کیا جاتا ہے، بابا نانک جی کی وفات پر لوگوں سے دریافت کرتا پھرتا تھا کہ گورونانک نے اپنا جانشین سری چند کو مقرر کیا یا گورو انگد جی کو۔ [۳] اس سے واضح ہوتا ہے کہ گورو نانک جی کی جانشینی کا مسئلہ ابتداء سے ہی ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ گورو نانک جی کے کلام سے بابا سری چند جی کی جانشینی بھی ثابت نہیں ہوتی۔

عام سکھ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کے دونوں بیٹے نافرمان تھے۔ اس سلسلے میں گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ ستا بلونڈ کی وار سے یہ حوالہ عام طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ:

پتری قول نہ پالیو، کر پیروں کن مریٹے
دل کھوٹے عاقی تھہرن منہ بھار اچائن چھیٹے [۴]

یعنی گورو نانک کے بیٹوں نے ان کی فرمانبرداری اختیار نہیں کی تھی اور وہ گورو نانک کے باغی اور نافرمان تھے۔

اداسی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کے کچھ اور ہی معنی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس کا ستے اور بلونڈ سے تعلق ہے۔ انھوں نے اپنی بیٹی کے قول کو نظر انداز کر دیا تھا اور گور گھر سے باغی ہو گئے تھے۔ [۵]

گورو ارجن جی کے بعد ان کے بیٹے گورو ہر گوبند جی سکھوں کے چھٹے گورو تسلیم کیے جاتے ہیں۔ لیکن ایک کتاب میں یہ مرقوم ہے کہ گورو ارجن جی کے بعد بابا پرتھی چند کو گوریائی ملی تھی اور ان کے بعد ان کے بیٹے مہربان جی گورو مقرر ہوئے تھے۔ [۶]

بعض سکھ مورخین کے نزدیک گورو ہرکرشن جی بچپن کی عمر میں ہی گورو بنے تھے اور چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کے بعد ان کی والدہ ہرکرشن کور جی نے بھی کچھ عرصہ گوریائی کی تھی۔ [۷]

اکثر سکھ گورو گوبند سنگھ جی کو سکھ گورو صاحبان سلسلہ کا آخری گورو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی کے بعد گوروؤں کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اب سکھوں کو کسی انسان گورو کی ضرورت نہیں۔ لیکن نامدھاری سکھوں کے عقیدہ کے مطابق گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی گوروؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے نزدیک ہر زمانہ میں لوگوں کو خدا تعالیٰ تک رسائی

حاصل کرنے کے لیے انسان گورو کی ضرورت ہے جو ان کے لیے نمونہ بن سکے۔ اور بغیر گورو کے کوئی انسان خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ نامدھاری فرقہ کے لوگ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بابا نانک سنگھ جی، بابا رام سنگھ اور بابا ہری سنگھ اور بابا پرتاب سنگھ جی کو بالترتیب گورو مانتے ہیں۔ ان کے موجودہ گورو بابا جگجیت سنگھ جی ہیں۔ [۸]

ان کے نزدیک تمام گورو صاحبان کا درجہ یکساں ہے البتہ بابا رام سنگھ جی کو ان کے ہاں خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا اور سکھ راج کے قیام کی دوبارہ کوشش کی تھی۔ [۹]

ان کے علاوہ زنکاری فرقہ کے سکھ بھی گورو گوبند سنگھ جی کے بعد گوروؤں کا سلسلہ جاری تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی لوگوں کو ہمیشہ انسان گورو کی ضرورت ہے۔ ان کے گورو صاحبان کا سلسلہ نامدھاریوں کے گوروؤں سے بالکل الگ ہے وہ لوگ گورو بند سنگھ جی کے بعد بابا سنت سنگھ، بابا سنگت سنگھ، بابا دیال جی اور بابا دربارا سنگھ جی کو اپنے گورو تسلیم کرتے ہیں۔ [۱۰]

گورو گوبند سنگھ کا بابا سنت سنگھ کو چمکور میں اپنی جگہ گورو مقرر کرنا سکھ تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ چنانچہ مشہور سکھ سکالر بھائی ویر سنگھ جی کا بیان ہے:

> "چمکور میں بھائی سنت سنگھ جی کو گدی دے کر کلغی جگہ لگا کر اپنی جگہ مقرر کر کے گورو جی اس پیارے سکھ اور دوسرے سکھوں کی منتیں کرنے پر نکل گئے تھے۔ گورو نے سکھ کو گورو پدوی دے دی تھی۔" [۱۱]

دوسری سکھ کتب میں بھی گورو گوبند سنگھ جی کا اپنے بعد سنت سنگھ کو گورو مقرر کرنا مذکور ہے۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح گورو نانک جی نے گورو انگد کو گورو مقرر کیا تھا، اسی طرح گورو گوبند سنگھ جی نے چمکور میں سنت سنگھ کو گوریائی دی تھی۔ [۱۲]

اس کے علاوہ گورو گوبند سنگھ نے اور بھی مختلف ہستیوں کو گورو کے لقب سے یاد کیا ہے۔

مثلاً:

(۱) خدا تعالےٰ گورو [۱۳] (۲) خالصہ گورو [۱۴] (۳) بندہ بہادر گورو [۱۵]

(۴) نند لال گورو [۱۶] (۵) گیان گورو [۱۷] (۶) منوا گورو [۱۸]

(۷) کیس گورو [۱۹] (۸) اکھنڈے کا امرت گورو [۲۰] (۹) مائی گورو [۲۱]

(۱۰) گرنتھ گورو[۲۲] (۱۱) ہتھیار گورو[۲۳]

سکھ تاریخ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بندہ بیراگی نے بھی خود کو گیارھواں گورو مشہور کیا تھا۔[۲۴] اور اس کے معتقد سکھ بھی اسے گورو گوبند سنگھ جی کا جانشین اور گورو ہی تسلیم کرتے تھے۔[۲۵] بلکہ بعض مورخین کے نزدیک تو عام سکھوں کا یہ خیال تھا کہ بندہ بیراگی دراصل گورو گوبند سنگھ جی خود ہی ہیں، جنھوں نے سکھوں کو حکومت دلانے کے لیے بندہ بہادر کا روپ دھارن کیا ہے۔[۲۶] بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے بابا اجاپال سنگھ کے روپ میں بھی زندگی بسر کی تھی۔[۲۷]

اس کے علاوہ سکھ تاریخ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد ان کی بیوی کے ایک متبنیٰ بابا اجیت سنگھ جی نے بھی گورو گوبند سنگھ جی کی جانشینی[۲۸] کا دعویٰ کیا تھا اور سکھوں کا گورو کہلایا تھا۔ اور برہان پور میں ایک گدی بھی قائم کی تھی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ہٹھی سنگھ جی بھی گورو مشہور ہوا اور ۵۹ سال تک گورو بنا رہا۔[۲۹] چونکہ ہٹھی سنگھ لاولد فوت ہو گیا اس لیے وہ گدی ختم ہو گئی۔

(۳)

تین گورو صاحبان کے نام پر بانی

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ تین گورو صاحبان یعنی گورو ہر گو بند جی، گورو ہر رائے جی اور گورو ہر کش جی نے کوئی بانی اچارن نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۶، محلہ ۷ اور محلہ ۸ کے نام پر کوئی بانی درج نہیں ہے۔ البتہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں سکھوں کے چھٹے گورو ہر گو بند جی کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ چنانچہ بعض سکھ ودوانوں نے ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ:

> "اس گورو گرنتھ صاحب میں۔۔۔۔۔۔دوسرے تمام گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں سے مختلف ایک بات یہ ہے کہ اس میں بسنت کی وار، راگ مالا کے بعد ہے اور اس وار میں چھٹے گورو کے نام پر بھی بانی آتی ہے۔"[۱]

اسی طرح بعض دوسری کتب میں محلہ ۷ اور محلہ ۸ کے نام پر لکھی ہوئی بانیاں بھی ملتی ہیں لیکن اکثر سکھ ودوان ان بانیوں کو جعلی اور فرضی تسلیم کرتے ہیں۔[۲] ان کے نزدیک سکھ گورو صاحبان کے مخالفین بابا پرتھی چند اور بابا میربان نے ایسی بانیاں خود بنا کر اور خود کو سکھوں کا ساتواں اور آٹھواں گورو ظاہر کرنے کی غرض سے سکھ کتب میں داخل کر دی ہیں۔ تاکہ ان بانیوں کی وجہ سے سکھ لوگ انھیں اپنا ساتواں اور آٹھواں گورو تسلیم کر لیں۔

دسم گرنتھ

سکھوں کے دسویں گورو گو بند سنگھ جی نے بھی کافی بانی اچارن کی ہے اور وہ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں بلکہ اسے ایک مستقل کتاب میں الگ جمع کیا گیا ہے جسے سکھوں میں "دسم گرنتھ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس کے مطبوعہ ایڈیشن بھی ملتے ہیں جو عموماً ۱۴۸۱ صفحات پر مشتمل ہیں اور سب کے سب منظوم کلام کی شکل میں ہیں۔ اب سکھوں میں یہ تحریک دن

بدن زور پکڑ رہی ہے کہ موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں پنتھ کے والی گوروگوبند سنگھ جی کی بیان کردہ
بانی بھی شامل کی جائے اور گوروگرنتھ صاحب کو نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔ان کے نزدیک
گوروگرنتھ صاحب اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں گوروگوبند سنگھ صاحب کا
کلام شامل نہ ہو۔اور وہی مکمل گرنتھ صاحب سکھوں کا گورو کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔[۳]

یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ دسم گرنتھ بھی سکھ ودوانوں میں بحث کا ایک خاص
موضوع ہے۔بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسے گوروگوبند سنگھ جی نے اپنی نگرانی میں خود مرتب
کروایا تھا۔[۴] لیکن اس کے برعکس یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ گوروگوبند سنگھ جی کے بعد سکھوں نے
خود ہی اسے مرتب کیا تھا۔[۵] اس کے علاوہ اب تک اس میں بہت سے ردوبدل بھی کیے جاچکے ہیں
جن کا سکھ ودوانوں کو اقرار ہے۔ ہمارے پاس بھی اس دسم گرنتھ کے بعض قلمی اور مطبوعہ نسخے ہیں
جو آپس میں بہت مختلف ہیں۔سکھوں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک دسم گرنتھ
میں درج شدہ جملہ بانیاں گوروگوبند جی کی بیان کردہ ہیں[۶] لیکن بعض کے نزدیک اس میں گورو
گوبند سنگھ جی کے علاوہ دوسرے لوگوں کی بانیاں بھی شامل ہیں۔[۷] اور بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں
جن کے نزدیک دسم گرنتھ کی ابتدائی بانی جاپ صاحب بھی گوروگوبند سنگھ جی کی بیان کردہ نہیں
ہے۔[۸] اور اکثر سکھ اسے گوروگوبند سنگھ جی کی بانی تسلیم کرتے ہیں۔[۹] اس کے علاوہ موجودہ مروجہ
دسم گرنتھ صاحب میں متعدد بانیاں ایسی بھی ہیں جو خود سکھ ودوانوں کے نزدیک بہت فحش ہیں۔[۱۰]

اس کے علاوہ اس دسم گرنتھ میں پوراتک کتھاؤں کے ساتھ ساتھ "چھتر ناٹک" ایسی بانیاں
بھی شامل ہیں جن میں گورومت کے خلاف گوروگوبند سنگھ جی کا پچھلے جنم کے کرموں کے نتیجہ میں
جونوں میں آنا اور آواگون کے چکر کا ثنا مرقوم ہے۔اور سکھ ودوان اس بانی کو پوشیدہ رکھنے میں ہی
سکھ دھرم کی بھلائی خیال کرتے ہیں۔[۱۱]

سکھ تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ ایک مرتبہ بھائی منی سنگھ جی نے بھی گوروگرنتھ صاحب کو نئے
سرے سے مرتب کرنے کی کوشش کی تھی۔مگر اس وقت کے سکھوں نے بھائی منی سنگھ جی کے اس
فعل کو بہت ناپسند کیا تھا اور انھوں نے بھائی جی کے تیار کردہ اس گوروگرنتھ صاحب کو رد کر دیا
تھا۔[۱۲] یہ گوروگرنتھ صاحب اب بھی موجود ہے[۱۳] اور اس کی ایک نقل بھی کسی نامعلوم شخص کے
ہاتھوں کی ملتی ہے۔[۱۴]

ایک سکھ وِدوان نے لکھا ہے کہ اس نے بھائی جی کے تیار کردہ اس گوروگرنتھ صاحب کے درشن تاندیڑ حیدرآباد دکن میں کیے تھے۔[15] بعض سکھ وِدوانوں کا یہ بیان ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں نے بھائی جی پر یہ جھوٹا الزام دیا ہے کہ انھوں نے گوروگرنتھ صاحب کی ترتیب بدل دی تھی اور اسے محرّف ومبدّل بھی کر دیا تھا۔ ان کے نزدیک منی سنگھ جی نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ گوروگوبند سنگھ جی کے منشاء اور ان کی اجازت سے تھا۔ اور اسی گرنتھ صاحب کو گوروگوبند سنگھ جی نے اپنے بعد گوریائی کی گدی دی تھی۔[16]

ایک وِدوان کا بیان ہے کہ بھائی منی سنگھ جی نے اس قسم کا کوئی گرنتھ صاحب مرتب نہیں کیا تھا۔ البتہ ان کے دل میں اس کا خیال ہی پیدا ہوا تھا جسے اس زمانہ کے سکھوں نے بہت ناپسند کیا تھا۔ اور بھائی جی کو ان کے اس خیال کی بنا پر شراپ دے دیا تھا۔[17]

(۴)

گورو گرنتھ صاحب کب مرتب ہوا؟

سکھ وِدوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب کی تالیف کی ابتدا گورو ارجن جی نے کی تھی۔ آپ سکھوں کے پانچویں گورو تھے۔ آپ کے بزرگوار والد سکھوں کے چوتھے گورو رامداس جی تھے۔ جنھیں گوریائی ان کی محترمہ اہلیہ بی بی بھانی جی نے اپنے بزرگوار والد گورو امرداس جی دلوائی تھی۔ اس بارے میں سکھ کتب میں یہ روایت مرقوم ہے کہ ایک دن بی بی بھانی جی اپنے بزرگ باپ گورو امرداس جی کو اشنان کرا رہی تھی کہ اچانک اس چوکی کا، جس پر بیٹھ کر گورو جی اشنان کر رہے تھے ایک پایا ٹوٹ گیا۔ بی بی جی نے اس خیال سے کہ کہیں گورو صاحب گر نہ جائیں جلدی سے اپنی ٹانگ سے چوکی کو سہارا دے دیا اور اس طرح ایک کیل ان کی ٹانگ میں گڑ گیا اور خون جاری ہو گیا۔ گورو صاحب جب اشنان سے فارغ ہوئے تو فرش کو خون سے لت پت دیکھا اور اپنی بیٹی کی اس قربانی پر بہت خوش ہوئے، نیز اس سے یہ کہا کہ وہ اس خدمت کے بدلے میں کوئی مطالبہ کرے جسے پورا کر دیا جائے گا۔ بی بی نے مطالبہ کیا کہ آئندہ گوریائی کی گدی اس کے خاوند رام داس جی کو دے دی جائے جو اُن دونوں بھائی جیٹھا جی کہلاتے تھے۔ نیز آئندہ بھی جو گورو مقرر ہو، وہ اس کی اولاد میں سے ہو۔ گورو رامداس جی نے بادلِ ناخواستہ اس مطالبہ کو مان لیا۔ یہی وجہ ہے کہ گورو امرداس جی کے بعد ہونے والے تمام سکھ گورو امرداس کی اولاد میں سے ہی ہوئے۔[1] اس طرح گوریائی آئندہ کے لیے بی بی بھانی جی کی اولاد کو ہی ملتی رہی۔

اور بقول گیانی گیان سنگھ سکھ گورو صاحبان کے خاندان کے لوگوں کا ہر گورو صاحب کے مقرر ہونے پر اس کی مخالفت کرنا اسی مطالبے کا نتیجہ تھا۔ سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک بی بی بھانی جی کا یہ مطالبہ بیان کرنا درست نہیں۔ ان کے نزدیک یہ ایک اتفاقیہ امر ہے

کہ گورو امرداس جی کے بعد سوڈھی خاندان کے لوگ اور سکھ گورو صاحبان کے بیٹے ہی گورو ہوتے رہے۔[۲]

گورو ارجن جی کے دو بڑے بھائی پرتھی چند جی اور مہاندیو جی ان کی سوتیلی والدہ کے بطن سے تھے۔[۳] آپ کے یہ دونوں بھائی آپ کے خون کے پیاسے تھے اور دن رات آپ کی مخالفت پر کمر بستہ رہتے تھے۔ گورو ارجن جی نے کافی محنت اور جدوجہد کے بعد گوروگرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا لیکن اس کے مرتب ہونے کے زمانے سے متعلق سکھ وِدوانوں میں شدید اختلاف ہے۔ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک گورو ارجن جی نے ۱۶۶۱ بکرمی میں گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔[۴] اور بھی بعض وِدوانوں نے ۱۶۶۱ بکرمی میں گوروگرنتھ صاحب کے مرتب ہونے کا زمانہ تسلیم کیا ہے۔[۵] گیانی لال سنگھ جی کے نزدیک گورو ارجن جی نے ۱۶۶۰ سے ۱۶۶۱ بکرمی تک گوروگرنتھ مرتب کروایا تھا۔[۶] گیانی پرتاب سنگھ جی نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ ۱۶۶۱ بکرمی میں گوروگرنتھ صاحب کا پرکاش ہرمندر صاحب میں کیا گیا۔ لیکن اس کی تیاری پر کئی سال لگ گئے۔[۷] ایک اور وِدوان کے نزدیک ۱۶۵۸ بکرمی سے قبل گرنتھ صاحب مرتب ہو چکا تھا۔[۸] سردار جی بی سنگھ جی کی یہ تحقیق ہے کہ گوروگرنتھ صاحب ۱۶۴۸ بکرمی میں مرتب کیا گیا تھا۔[۹] ان کے نزدیک بعض لوگوں نے گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے تاریخ تبدیل کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ اور اس سلسلے میں ہندسوں کو بھی بدل دیا تھا۔[۱۰] ایک اور وِدوان نے سردار جی بی سنگھ کے بیان کردہ ۱۶۴۸ بکرمی کو غلط قرار دیا ہے۔[۱۱] پروفیسر پیارا سنگھ جی پدم کے نزدیک گورو ارجن جی نے ۱۶۴۹ بکرمی کے نزدیک ہی گوروگرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔[۱۲] بھائی گلاب سنگھ جی نے گور پرنالیکا میں گوروگرنتھ صاحب کا پہلی جلد تیار ہونے کا زمانہ ۱۶۵۳ بکرمی ظاہر کیا ہے۔[۱۳] اور سردار کیسر سنگھ جی چھبر کے نزدیک ۱۶۵۸ بکرمی میں گوروگرنتھ صاحب مرتب ہوا تھا۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ:

سمت سولہ سے اٹھو بنجا سے گئے
تب آد گرنتھ جی جنم تھے لیے
گورو ارجن جی دے دھام جنم گرنتھ جی دھارا
دایا سی بھائی گورو اس بھلا لکھاری کھڈاوان ہارا[۱۴]

ایک اور صاحب کے نزدیک ۱۶۵۲ بکری میں گرنتھ صاحب کی پہلی جلد مرتب ہو گئی تھی۔[15]

ان حوالہ جات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے کے زمانے سے متعلق سکھ ودوانوں میں شدید اختلاف ہے۔

(۵)

گوروارجن جی کو گوروگرنتھ صاحب مرتب کرنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا؟

گوروارجن جی نے کس خیال کے ماتحت گوروگرنتھ صاحب کو مرتب کروایا تھا، اس بارے میں سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔

(۱) بعض سکھ وِدوانوں نے یہ بیان کیا ہے کہ گوروارجن جی کو الہام ہوا تھا کہ سکھ گورو صاحبان کے کلام کو ایک جگہ جمع کر کے گوروگرنتھ صاحب مرتب کیا جائے۔ گورو صاحب کا یہ الہام کس کتاب میں درج ہے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔[1]

(۲) گیانی گیان سنگھ جی نے تواریخ گوروخالصہ کے گورمکھی آڈیشن میں گوروارجن جی کا صرف اپنے خیال سے ہی گوروگرنتھ صاحب مرتب کرنا بیان کیا ہے۔[2]

(۳) گیانی صاحب موصوف نے اس سلسلے میں تیسرا خیال یہ پیش کیا ہے کہ جناب بابا نانک صاحب نے مکہ معظمہ میں قاضی رکن دین کے ساتھ بحث کرتے ہوئے یہ پیشین گوئی بیان کی تھی کہ

چار کتیباں بید چار سب دا سار نکار
ہوی پنجم گرنتھ اب جگت ابارن ہار[3]

گویا گوروارجن جی نے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کی غرض سے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔

(۴) گیانی جی اپنی ایک اور کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ گوروارجن جی نے سوچا کہ ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا حق ہر ایک انسان کو حاصل نہیں، صرف براہمن ہی ان سے مستفید ہو

سکتے ہیں۔ ویدوں کا بھاش (ترجمہ) تیار کروا دیتے ہیں تا کہ تمام بنی نوع انسان اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنی نجات کا سامان کر سکیں۔ اس خیال کے تحت گورو ارجن جی نے ویدوں کا آسان ترجمہ کر کے گورو گرنتھ صاحب تیار کروا دیا۔[۴]

ایک اور سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ کون عقلمند اس من گھڑت بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ گورو ارجن جی نے ویدوں کا ترجمہ کر کے گورو گرنتھ صاحب تیار کروایا تھا کیونکہ اس طرح گورو صاحب پر یہ الزام عائد ہوگا کہ انھوں نے ترجمہ صحیح نہیں کیا۔ کیونکہ کسی بھی مترجم کو کسی بات میں کمی، بیشی کا حق نہیں ہوا اور اس میں بہت کمی بیشی کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انھیں ترجمہ کرنے کا علم نہیں تھا۔ گیانی جی نے ہی تعریف نہیں کی بلکہ توہین کی ہے۔[۵]

(۵) بھائی سنتو کھ سنگھ جی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ گورو صاحب موصوف اپنے سکھوں میں تشریف فرما تھے۔ ایک سکھ نے عرض کیا کہ پرتھی چند وغیرہ لوگ اپنے پاس سے بانیاں بنا کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اس کا یہ عرض کرنا گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے کا محرک ہوا اور گورو صاحب نے بھائی گورداس جی کے ذریعے گرنتھ مرتب کروایا۔[۶]

(۶) اس سلسلے میں ایک اور خیال یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ گورو امرداس جی نے گورو ارجن کو "دوہتا بانی کا بوہتھا" کا خطاب دیا اور اس خطاب کے نتیجے میں گورو صاحب نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کیا تھا۔[۷]

(۷) خالصہ دھرم شاستر میں مرقوم ہے کہ گورو امرداس جی نے گورو رامداس کے ذریعہ گورو ارجن جی کو گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور اس حکم کی تعمیل میں گورو جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروا دیا تھا۔[۸]

(۸) پریم سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن گورو ارجن جی سکھوں میں تشریف فرما تھے کہ بھائی گورداس جی نے لوگوں کا گوربانی میں ردوبدل کرنا گورو صاحب کی خدمت میں پیش کیا، اس پر گورو صاحب نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروا دیا۔[۹]

(۹) گور بلاس پاتشاہی چھ میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ گورو صاحب رام سر میں سو رہے تھے۔ تین پہر رات گزرنے کے بعد بیدار ہوئے، جونہی آپ نے شنان وغیرہ سے فراغت پائی تو آپ کے دل میں اچانک یہ خیال پیدا ہوا کہ گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا جائے۔ آپ نے

بھائی گورداس جی کو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کی ہدایت کی۔[10]

(۱۰) بھائی موتا سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جناب بابا نانک صاحب نے گوروارجن جی کو خواب میں درس دیئے اور فرمایا کہ گوروگرنتھ صاحب مرتب کیا جائے۔ ہم اس کام میں آپ کی ہر ممکن امداد کریں گے۔ گورو صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اس حکم کی تعمیل میں گرنتھ صاحب مرتب کروادیا۔[11]

(۱۱) گیانی پرتاب سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن گوروارجن جی دیوان میں تشریف فرما تھے کہ سکھوں نے عرض کیا کہ گورو صاحب براہ مہربانی کوشش فرمائیں کہ سکھ دھرم میں گڑبڑ پیدا نہ ہو۔ جس طرح گورونانک جی نے جو بانی اچارن کی تھی، اسے گوروانگد جی نے ایک پوتھی میں جمع کروادیا تھا اور پھر جو بانی گوروانگد جی نے اور گوروامرداس جی نے بیان کی تھی اسے گورو صاحب نے پوتھی میں بند کر کے رکھوادیا تھا، جو گوئندوال میں محفوظ ہے۔ چوتھے گورو نے جو بانی بیان کی تھی، وہ بھی اور آپ بھی جو بیان کررہے ہیں، اسے لکھ کر پوتھی میں جمع کروادو۔[12]

(۱۲) بھائی ویر سنگھ جی اور پرنسپل جودھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے گورو صاحبان کے کلام میں ردوبدل کردیا تھا۔ گوروارجن صاحب نے اس گڑبڑ کو دیکھ کر گرنتھ صاحب مرتب کروادیا تھا تاکہ آئندہ اس میں کوئی کمی وبیشی نہ ہوسکے۔[13]

(۱۳) بعض سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ ایک دن دیوان میں کیرتن کے دوران میں ایک ربابی نے گوروبانی کا کوئی شبد پڑھا جس کے آخر میں نانک نام تھا۔ گوروارجن جی نے یہ کہا کہ یہ گورونانک جی کا بیان کردہ شبد نہیں ہے، کسی نے اپنے پاس سے بنا کر گوربانی میں شامل کردیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ شبد بھائی پرتھی چند کے صاحب زادہ سوڈھی میربان سے سن کر یاد کیا ہے۔ اس پر گوروارجن نے سوچا کہ "سنگو ربناں ہور کچی ہے بانی" ۔۔۔۔۔۔ اس خیال سے انھوں نے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروادیا۔[14]

پنڈت نارائن سنگھ جی نے بھی گوروگرنتھ صاحب کے مرتب کیے جانے کی یہی وجہ بیان کی ہے[15]۔ اسی طرح ایک ودوان نے پرتھی چند کا گورونانک کے نام پر بانی بنانا بیان کیا ہے اور اسے دیکھ کر گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروانا لکھا ہے۔[16]

(۱۴) لالہ دولت رائے نے بھی اس سلسلے میں یہ لکھا ہے کہ گوروارجن جی نے اپنے گزشتہ

گوروؤں کے بھجن اوراپدیشوں کوایک کتاب کی شکل میں جمع کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ کیونکہ اپدیشوں کا سلسلہ پھیل رہا تھااور کتاب کی صورت میں لانے کی بہت ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے بڑی محنت سے مواد جمع کیااور کتاب کی صورت میں بھائی گورداس جی سے مرتب کروادیا۔ [۱۷]

(۱۵) گیانی بشن سنگھ جی لکھتے ہیں کہ گوروارجن جی نے سکھوں کی درخواست پر گورونانک کی بانی، گوروانگد جی کی بانی، گوروامرداس کی بانی اور گوروامداس کی بانی اوراپنی بانی جمع کر کے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروادیا۔ [۱۸]

(۱۶) بعض سکھ وِدوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورونانک جی خود ہی اپنے سکھوں کے لیے اپنا کلام جمع کرتے رہے۔ تمام گوروصاحبان کی بانی جمع کر کے گوروگرنتھ صاحب کی شکل دینے کا خیال گورونانک جی کے دل میں ہی پیدا ہوا تھا۔ [۱۹]

(۱۷) ایک وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ گوروارجن نے یہ محسوس کیا کہ آئندہ زمانہ بہت خطرناک اور نازک قسم کا آرہا ہے۔ ایسے وقت میں سکھ گوروصاحبان کے کلام کے ضائع ہوجانے کا امکان ہے، چنانچہ انھوں نے گوروصاحبان کی بانی کی حفاظت کرنے کے لیے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروادیا۔ [۲۰] گویا کہ گوروارجن تک توسکھ گوروصاحبان کی بانی محفوظ تھی۔ البتہ اس میں گڑبڑ ہونے کا خطرہ تھا۔ اس کے پیشِ نظر گوروصاحب نے مرتب کروادیا۔

(۱۸) بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گوروارجن جی نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن شریف اور ہندوؤں کے پاس جدید وید ہیں، سکھوں کے پاس بھی کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے جسے سکھ دھرم کی کتاب قرار دیا جاسکے۔ چنانچہ انھوں نے گوروگرنتھ صاحب مرتب کرادیا۔ [۲۱] لیکن ایک اور وِدوان نے اس سلسلے میں لکھا ہے کہ کئی غلطیوں خوردہ دماغوں کی ایجاد ہے کہ گوروارجن جی نے باقی مذاہب کی دھرم پستکوں، وید، انجیل اور قرآن وغیرہ کی طرف دیکھ کر یہ خیال کیا کہ یہ بھی ان کی نقل کریں۔ اور انھوں نے یہ گوروگرنتھ صاحب تیار کروا دیا۔ [۲۲]

(۱۹) مشہور سکھ وِدوان بھائی ویر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ گوروارجن جی نے بابانانک کی طرف منسوب شدہ پران سنگلی دیکھی تو اسے دریا میں بہادیا تا کہ وہ تلف ہوجائے۔ بھائی ویر سنگھ جی کے خیال کے مطابق گوروارجن جی نے بابانانک کی بیان کردہ تسلیم نہیں کیا تھا اور اس پران

سنگلی کو دیکھنے اور دریا میں بہادینے کے معابعد گورو ارجن جی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ گرنتھ صاحب مرتب کرادیں۔ چنانچہ اسی طرح گوروگرنتھ صاحب عالم وجود میں آ گیا۔ [۲۳]

یاد رہے کہ پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے پران سنگلی گورو نانک جی کی بیان کردہ تسلیم کی ہے۔ [۲۴] اور ایک سکھ ودوان سردار اودھم سنگھ جی کے نزدیک یہ پران سنگلی بھی گورو ارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب میں درج کروادی تھی [۲۵] لیکن مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں شامل نہیں۔

(۲۰) ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ چونکہ لوگ سکھوں پر یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ تم جس دھرم کو مانتے ہو اس کی اپنی کوئی کتاب نہیں۔ گورو ارجن جی نے اس اعتراض کے پیش نظر گوروگرنتھ صاحب مرتب کروادیا تھا۔

الغرض سکھ لٹریچر میں گوروگرنتھ صاحب کے عالم وجود میں آنے سے متعلق مختلف اور متضاد خیالات بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کون سا خیال درست اور کون سا غلط ہے، اس کا فیصلہ کرنا سکھ ودوانوں کے بس کا روگ نہیں۔ کیونکہ ابتدائی چار خیالات تو ایک ہی سکھ مصنف کے پیش کردہ ہیں اور یہ چاروں ہی مختلف ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی بھی سکھ ودوان نے ایک دوسرے کے بیان کردہ خیالات کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اپنے ذاتی اور خود ساختہ خیال کو ہی ترجیح دی ہے بلکہ بعض سکھ ودوانوں نے تو اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ اس بارے میں اس سے قبل خود کیا بیان کر چکے ہیں اور اب کیا لکھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلہ میں بہت سا تضاد پیدا ہو گیا ہے اور سکھ تاریخ کے اس قسم کے تضاد اور گڑبڑ کے پیشِ نظر ہی ایک سکھ ودوان نے یہ لکھا ہے کہ:

> "ہمارے مذہب کی تاریخ میں ایک نہیں، ایک سو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جو خود غرض لوگوں نے اپنی مطلب برآری کی خاطر پیدا کی ہوئی ہیں۔" [۲۶]

(۶)

گوروارجن جی سے قبل گوربانی کی ناگفتہ بہ حالت

گوروارجن جی سے قبل سکھ صاحبان نے گوروبانی اور خصوصاً گورونانک صاحب کی بیان کردہ بانی کا جو حشر کیا ہوا تھا وہ نہایت قابلِ افسوس ہے۔ سکھ وِدوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ دوسرے لوگوں نے باباجی کے نام پر شبد بنادیئے ہوئے تھے اور باباجی کے بیان کردہ متعدد شبدوں کو بھی محرف ومبدل کردیا ہوا تھا۔ اور اس کارِخیر میں نہ صرف عام سکھ ہی حصہ دار تھے بلکہ سکھ گوروصاحبان اور ان کے فرزندِ ارجمند اور دوسرے سکھ اکابرین بھی نمایاں حصہ لے رہے تھے۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ گورونانک جی کی وفات کے بعد ان کے نام لیوا کہلانے والے آہستہ آہستہ ان کے عقائد اور خیالات سے دور چلے گئے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں سردار جی بی سنگھ صاحب نے نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ حقیقت تسلیم کی ہے کہ گوروارجن جی کے زمانے تک سکھوں کے عقائد میں بہت تبدیلی آچکی تھی اور سکھوں نے باباجی کے عقائد کو پسِ پشت ڈال کر خود ان کو خداتعالیٰ قرار دینا شروع کردیا تھا۔[1]

اس عقیدے کو پھیلانے اور پرچارنے میں خود گوروارجن جی اور ان کے مشہور ساتھی بھائی گورداس جی اور بھاٹوں نے نمایاں حصہ لیا۔ چنانچہ گوروارجن جی نے گورونانک جی کے عقیدے کے سراسر خلاف یہ کہنا شروع کردیا کہ:

گورو نانک نانک ہر سوئے[2]

یعنی گورونانک ہی خداتعالیٰ ہے۔

آپ کی تقلید میں بھائی گورداس جی نے یہ پرچار شروع کیا کہ:

ستگور نانک دیو ہے پرمیشر سوئی[3]

یعنی گورونانک دیو کے بغیر اور کوئی خداتعالیٰ نہیں۔

اور بھاٹوں نے یہ بیان کیا ہے کہ:

جوت روپ ہر آپ گورو نانک کہائیو[۴]

یعنی خدا تعالیٰ آپ خود ہی گورو نانک کہلا رہا ہے۔

حالانکہ گورو نانک جی نے اپنے بارے میں صحیح الفاظ میں یہ بیان کیا تھا کہ:

ہم آدمی ہاں اک مہت نہ جانا[۵]

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"یہ ایک حقیقت ہے کہ گوروارجن جی کے زمانے تک گورونانک جی کو خود خدا کہنے اور تسلیم کرنے کا رواج پڑ چکا تھا۔ جیسا کہ بھاٹوں کے سوئیوں سے ظاہر ہے۔۔۔ گورونانک جی خود ایسے عقیدے کو حد درجے کا شرک سمجھتے اور کبھی گوارا نہ کرتے۔"[۶]

پس اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ گوروارجن جی کے زمانہ میں سکھوں کے عقائد بہت حد تک تبدیل ہو چکے تھے اور اس تبدیلی کا اثر گورونانک جی کے کلام پر پڑنا ایک قدرتی اور لازمی امر تھا۔ چنانچہ انھوں نے باباجی کے کلام میں ردوبدل کرنا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں بھائی ویر سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"گوروارجن جی کے زمانے تک بہت سے شبدوں کو گورونانک کے نام پر اور بہت سے ان کے بیان کردہ شبدوں کو محرف ومبدل کر کے مشہور کرنا شروع کر دیا گیا۔"[۷]

یعنی "ابھی پچاس برس گورونانک جی کو فوت ہوئے گزرے تھے کہ یہ اندھیر مچ گیا تھا۔"[۸]

ایک اور مقام پر بھائی صاحب موصوف نے باباجی کے کلام کا محرف ومبدل ہونا تسلیم کیا ہے۔[۹]

مشہور سکھ ودوان سردار جی بی سنگھ جی نے تو اس امر کا بھی اقرار کیا ہے کہ لوگوں نے باباجی کے کلام میں ان کی زندگی میں ہی کمی بیشی کرنا شروع کر دیا تھا۔[۱۰]

پرنسپل جودھ سنگھ جی ایم۔اے نے اس بارے میں یہ گواہی دی ہے کہ:

"گوروارجن جی کے زمانے تک بہت سے جعلی بانی گوروصاحبان کے نام پر بنائی جا چکی تھیں۔ سکھ تاریخ گوروگرنتھ صاحب کے مرتب کیے جانے کی وجہ ہی یہ بیان کرتی ہے کہ سکھوں کو جعلی بانی کے دھوکے سے بچانے کے لیے پانچویں گوروارجن جی نے اصل بانی کو ایک جلد میں جمع کرنے کی کوشش کی۔"[11]

اس گڑبڑ میں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ نہ صرف عام لوگوں نے ہی حصہ لیا بلکہ سکھ گورو صاحبان اور سکھ گوروصاحبان کے بیٹوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں نے بھی نمایاں پارٹ ادا کیا۔ چنانچہ ایک سکھ وددوان کا بیان ہے کہ:

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جپ جی کی ۴۰ پوڑیاں تھیں لیکن گوروانگد جی نے دو پوڑیاں حذف کر دیں۔"[12]

ایک اور سکھ وددوان سردار ہوشیارا سنگھ جی جاگیردار نے گورورامداس جی کے فرزند اکبر پرتھی چند جی کا گورونانک صاحب کے نام پر دوسرے لوگوں سے بانیاں بنانا بیان کیا ہے[13]۔ کیسر سنگھ چھبر نے سوڈھی ہربان کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس نے بھی نانک کے نام پر بہت بانی بنائی تھی۔[14] نیز گوروگوبند سنگھ جی کا بابا نانک کے کلام "نیل بسترے کپڑے پہرے ترک پٹھانیں عمل کیا" کی بجائے "نیل بستر لے کپڑے پھاڑے ترک پٹھانیں عمل کیا" پڑھنا بھی سکھ تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔[15] اور اس کے علاوہ گوروصاحب موصوف کا رام کلی چھنت محلہ ۵ کے پانچویں چھنت سے ۲۲ سطریں حذف کر دینا بھی سکھ وددوانوں کو مسلم ہے۔[16] اور گوروہررائے جی کے فرزند اکبر رام رائے جی کا "مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار" کو "مٹی بے ایمان دی پیڑے پئی کمہار" پڑھنا بھی سکھ وددوان تسلیم کرتے ہیں۔[17] اس سلسلے میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو "مٹی بے ایمان کی" ہی پاٹھ کرتے ہیں۔[18]

الغرض یہ حقیقت سکھ وددوانوں کو مسلم ہے کہ گورونانک کے کلام میں دل کھول کر ردو بدل کیے گئے۔ اور اس ردوبدل میں خود سکھ گوروصاحبان اور ان کے فرزندار جمند اور دوسرے قریبی رشتہ دار بھی حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ ایک سکھ وددوان کا بیان ہے کہ:

"گورونانک جی کے نام پر بانی بنانا تو لوگوں نے ان کے زمانہ میں ہی

شروع کر دیا تھا اور گورو ارجن جی کے زمانہ تک پون صدی مزید اس ٹھگی
میں ہی گزر گئی تھی۔ اگر گوشٹاں، ساکھیاں وغیرہ کی پڑتال کی جائے تو یہ
نقلی بانی تقریباً اتنی ہی بن چکی تھی جتنی کہ گورو صاحب کی اپنی بانی تھی۔ اور
دونوں طرح کی بانیاں، اصلی بھی اور فرضی بھی، سکھوں میں یکساں پھیلی
ہوئی تھیں۔"[19]

پس یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانہ تک بابا نانک صاحب کی بیان کردہ بانی کی بہت ناگفتہ بہ حالت تھی اور لوگوں نے اس میں کافی ردو بدل کر دیئے ہوئے تھے۔

گورو ارجن جی کے ذریعہ گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہو جانے کے بعد بھی اس تحریف اور ردو بدل کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔ چنانچہ اس وقت تک جتنے بھی گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخے پائے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دو نسخے بھی آپس میں نہیں ملتے۔ کسی میں کوئی شبد کم ہے اور کوئی زیادہ۔ کسی میں کوئی شبد کسی ایک گورو کے نام پر درج ہے اور کسی میں وہی شبد کسی دوسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ تمام گڑبڑ گورو گرنتھ صاحب کے نقل نویسوں کی پیداوار ہے۔ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نقل نویس گورو گرنتھ صاحب کو محض بانی کا ایک
مجموعہ خیال کرتے تھے۔ شبدوں کی ترتیب میں ردو بدل کرنا کوئی عیب
نہیں سمجھتے تھے۔"[20]

(۷)

گورو ارجن جی نے بانی کو کس طرح جمع کیا؟

گورو ارجن جی سے قبل سکھ گورو صاحبان کا کلام مختلف لوگوں کے پاس الگ الگ شکلوں میں تھا۔ ایک خاص حصہ تو ان دو پوتھیوں کی شکل میں جمع تھا جو گوئندوال بابا موہن جی کے پاس تھیں۔[۱] یہ دونوں پوتھیاں تیسرے گورو امرداس جی کے زمانہ میں ان کے ایما پر لکھی گئی تھیں۔[۲] گورو ارجن جی نے ان دونوں پوتھیوں کو حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ پہلے تو انھوں نے اپنے بعض خاص سکھ باباجی کے پاس گوئندوال بھیجے۔ مگر باباجی نے وہ پوتھیاں دینے سے صاف انکار کر دیا۔[۳] اس کے بعد گورو ارجن جی خود ننگے پاؤں چل کر وہاں گئے اور بابا موہن جی کی مدح میں ایک شبد گایا جسے سن کر بابا موہن جی بہت خوش ہوئے اور انھوں نے وہ دونوں پوتھیاں گورو ارجن جی کے حوالہ کر دیں۔ گورو ارجن جی نے اس وقت جو شبد گایا تھا وہ گورو گرنتھ صاحب کے راگ گوڑی کے صفحہ ۲۴۸ پر درج ہے۔

موجودہ زمانے کے اکثر سکھ ودوان اس شبد سے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ اس میں گورو ارجن جی نے بابا موہن کی مدح سرائی نہیں کی تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی حمد گائی تھی۔ گو اس شبد میں موہن کا لفظ بار بار استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس کا تعلق بابا موہن جی سے ہے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ اگر موہن جی نے اس شبد کو اپنے متعلق سمجھ لیا تھا تو اس کے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ گویا ارجن جی نے تو گوئندوال جا کر بابا موہن جی کے گھر کے سامنے خدا تعالیٰ کی حمد کا گیت گایا تھا جسے بابا موہن نے اپنی تعریف خیال کر لیا اور اس تعریف سے خوش ہو کر وہ دونوں پوتھیاں گورو ارجن جی کے حوالہ کر دیں۔ لیکن جہاں تک اس شبد کے مذکورہ الفاظ اور ان کے معنی اور سیاق وسباق کا تعلق ہے، وہ موجودہ زمانے کے سکھوں کے اس نظریہ کے متحمل نہیں۔ چنانچہ اس شبد میں مرقوم ہے کہ:

موہن تیرے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپارا
موہن تیرے سوہن ۔۔۔۔۔ سنت دھرم سالہ

- - - - - - - - - - - - - - - -

موہن تیرے بچن انوپ چال نرالی
موہن تو مانے ایک جی اور سب رالی
مانے تاں ایک الیکھ ٹھاکر جہنے سب کلا دھاریا

- - - - - - - - - - - - - -

موہن توں سپھل پھلیا سن پروارے
موہن پتر، میت، بھائی کٹنب سب تارے[4]

اس شبد کی آخری دوسطروں کے متعلق توسکھ وددان بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا تعلق بابا موہن جی سے ہی ہے۔[5]

اس شبد میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ اے موہن تیرے مکان اور محل بہت خوبصورت ہیں اور تیری زبان بہت شیریں ہے اور تیری چال بھی بہت اچھی ہے۔ اے موہن تو اس خدائے واحد کا پرستار ہے جس نے اس تمام عالم کی تخلیق کی ہے ۔۔۔ اے موہن تو معہ اپنے اہل وعیال اور بھائی بندوں کے کامیاب ہوگیا ہے اور تو نے اپنے بیٹے بھائی اور دوسرے تمام رشتہ دار ہی کنارے لگادیے ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ گوروارجن جی خدا سے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ تُو توحید کا پرستار ہے اور نہ اسے اس طرح مخاطب ہی کر سکتے تھے کہ تو معہ اہل وعیال کے کامیاب ہوگیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بال بچوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پاک ہے اور خود گوروگرنتھ صاحب میں بھی خدا تعالیٰ کو بال بچوں سے پاک بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

نہ تس مات پتاست بندھپ نہ تس کام نہ ناری
اکل نرنجن اپر پر مپر سگلی جوت تمھاری[6]

اگر یہ درست ہے کہ گوروارجن جی نے اس شبد میں موہن کا لفظ خدا تعالیٰ سے متعلق بیان کیا ہے اور اس میں بابا موہن جی کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے، تو اس صورت میں یہ

تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے بارے میں گورو ارجن جی کا عرفان اس مقام کو نہیں پہنچا تھا جو کہ بابا نانک جی کو حاصل تھا۔ کیوں کہ انھوں نے خدا تعالیٰ کو بال بچوں اور دوسرے رشتہ داروں والا بیان کیا ہے جبکہ گورو نانک صاحب خدا تعالیٰ کو ان باتوں سے بلند اور بالا تصور کرتے ہیں۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ اس شبد میں بابا موہن جی کی ہی تعریف کی گئی ہے۔ چنانچہ شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس شبد سے متعلق یہ نوٹ دیا گیا ہے:

"یہاں بابا موہن جی کی نرالی زندگی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔"[7]

الغرض گورو ارجن جی نے بابا موہن جی کی مدح سرائی کے لیے یہ شبد گایا تھا اور اس طرح انھیں خوش کر کے ان سے وہ دونوں پوتھیاں حاصل کی تھیں۔ سکھ ودوانوں کا اس شبد کو خدا تعالیٰ کی حمد کا گیت ظاہر کرنا ایک بلاوجہ کا تکلف ہے جو خود گورو ارجن جی کی توہین کے بھی مترادف ہے۔

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے بابا موہن جی کی پوتھیوں میں سے درج شدہ شبد جوں کے توں گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیے تھے بلکہ بعض شبد تو بالکل ہی ترک کر دیے تھے اور بعض شبدوں میں کئی کئی اضافے کیے تھے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بھائی موہن کی پوتھیوں میں رام کلی انند محلہ ۳ کی صرف ۱۳ پوڑیاں ہی درج تھیں۔[8] گورو ارجن جی نے ان میں ۲۷ پوڑیوں کا اضافہ کر کے گورو گرنتھ صاحب میں کل ۴۰ پوڑیاں درج کیں۔[9]

(۲) رام کلی سدھ گوشٹ محلہ ۱ کی بابا موہن کی پوتھیوں میں صرف ۲۸ پوڑیاں لکھی ہوئی تھیں[10]۔ گورو ارجن جی نے اس میں ۴۵ پوڑیاں زائد شامل کر کے کل ۷۳ پوڑیاں گورو گرنتھ صاحب میں درج کیں۔[11]

گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان پوتھیوں میں گوروؤں اور بھگتوں کے نام پر درج شدہ شبد گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے بہت مختلف ہیں۔ اور بائیس واریاں بھی ان میں شامل نہیں ہیں۔[12] یاد رہے کہ گیانی گیان سنگھ جی نے یہ سب باتیں بابا موہن کی پوتھیوں کو خود دیکھنے کے بعد لکھی ہیں، جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے[13] کہ انھوں نے یہ سب کچھ بابا موہن کی پوتھیاں ملاحظہ کرنے کے بعد لکھا ہے۔

(۸)

دوسرے سکھوں سے گوروصاحبان کا کلام حاصل کرنا

گورو ارجن نے بابا موہن جی سے پوتھیاں حاصل کرنے کے علاوہ دوسرے سکھوں سے بھی سکھ گورو صاحبان کا کلام حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اس بارے میں مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

> "گورو صاحب نے تمام علاقوں کے سکھوں کو حکم نامے ارسال کیے کہ جس کسی کے پاس گورو صاحبان کا کوئی شبد ہو، وہ ہمارے پاس لے آئے۔ یہ حکم سن کر جو شبد گورو نانک کے سکھوں نے زبانی یاد کیے ہوئے تھے یا لکھ رکھے تھے، وہ سب لے آئے اور گورو صاحب کو لکھوا دیے۔ اس طرح گورو جی کے پاس بہت سا کلام جمع ہو گیا۔"[۱]

گورو نانک نے سنگلا دیپ سے بابا نانک جی کی طرف منسوب شدہ پران سنگلی بھی منگوائی اسے گوروگرنتھ صاحب میں درج نہ کروایا۔[۲] گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں گورو ارجن جی کا سنگلا دیپ سے پران سنگلی منگوانا بھی درج ہے۔[۳] اور بعض میں پران سنگلی بھی شامل ہے۔[۴]

بقول بعض سکھ مورخین گورو ارجن جی نے تمام سکھوں کے نام اس قسم کے حکمنامے بھی جاری کیے کہ گورو صاحبان کی بانی انھیں مہیا کی جائے تا کہ وہ اسے ترتیب دے کر گوروگرنتھ صاحب میں جمع کر سکیں۔ اس سلسلے میں گیانی گیان سنگھ جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو صاحب کا یہ فرمان سن کر جلال پوری بختہ روڑا ایک بہت بڑا گرنتھ گورو ارجن جی کی خدمت میں لے آیا۔ اور اس میں گورو ارجن جی سے پہلے چار گورو صاحبان کا بہت سا کلام جمع تھا۔ اور ہر ایک گورو کے اس پر دستخط موجود تھے۔ بقول گیانی گیان سنگھ جی گورو ارجن جی نے اس گرنتھ سے حسب پسند بانیاں

لے لیں اور انھیں اپنے تیار کردہ گرنتھ صاحب میں درج کروادیا اور وہ گرنتھ اپنے دستخط کرنے کے بعد بختہ اروڑا کو واپس کردیا۔ گیانی جی بیان کرتے ہیں کہ اس گرنتھ کے انھوں نے درشن بھی کیے تھے۔ اس میں جو بانیاں درج ہیں وہ موجودہ گرنتھ سے کہیں زیادہ ہیں۔ [۵]

بھائی بختے اروڑے کے اس گرنتھ صاحب کے بارے میں ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ بھائی پینڈھا کا تیار کردہ گرنتھ ہے جو کہ گوروارجن جی سے کافی عرصہ بعد گزرا ہے اور بختہ اروڑا گوروامرداس جی کے زمانہ میں یعنی گوروارجن جی سے پہلے گزرا ہے۔ اس کا گوروارجن جی کے حضور کوئی گرنتھ لے کر حاضر ہونا صحیح نہیں۔ نیز اس گرنتھ میں ستے بلونڈ کی وار میں سکھوں کے چھٹے گورو ہرگوبند کی تعریف میں بھی دو پوڑیاں درج ہیں۔ جبکہ موجودہ مروجہ گرنتھ صاحب میں صرف پانچ گوروصاحبان کے متعلق ہی پوڑیاں درج ہیں۔ [۶]

سکھ کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ گورونانک جی کی طرف منسوب شدہ شلوک سہسکرت بنارس کے کرشن لال لے کر آئے تھے۔ اور انھوں نے وہ شلوک گوروارجن کی خدمت میں پیش کیے تھے۔ [۷]

(۹)

سکھ راویوں کی حقیقت

گورو ارجن جی نے اور بھی مختلف لوگوں سے بانیاں جمع کیں اور جس شبد یا شلوک کو گورو صاحب نے مناسب خیال کیا، اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کرادیا۔لیکن کس کس شخص سے کون کون سے شبد یا شلوک حاصل کیے گئے؟ اور وہ شبد یا شلوک اس شخص تک کیونکر پہنچے؟ ان باتوں کا نہ تو گرنتھ صاحب سے کوئی پتہ چلتا ہے اور نہ کوئی دوسری کتاب ہی ان امور پر کوئی روشنی ڈالتی ہے۔اس بات کے پیش نظر اب بعض سکھ وِدوان یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ:

> "گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کے لیے گورو ارجن جی کے پاس پہلے چار گورو صاحبان کی تمام بانی موجود تھی، ان کو کہیں حکم نامے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ ان کو باہر سے کسی پوتھی یا پوتھیوں کی ضرورت پیش آسکتی تھی۔"[۱]

گویا گورو ارجن جی نے نہ تو کسی سکھ کو کوئی حکم نامہ بھیجا اور نہ بابا موہن جی سے کوئی پوتھی یا پوتھیاں حاصل کیں۔اور سکھ مورخین نے اس سلسلے میں جو کچھ بھی لکھا ہے، وہ سرے سے غلط اور بے بنیاد ہے۔اس خیال کے پیش کرنے والے سکھ وِدوان نے اس بارے میں کوئی تاریخی ثبوت نہیں دیا بلکہ اپنے پاس سے ہی ایک بات وضع کر کے لکھ دی ہے۔

سردار جی بی سنگھ جی نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ گورو انگد جی کو بابا جی کی بیان کردہ بانی کی کوئی پوتھی حاصل نہیں ہوئی تھی۔جیسا کہ انھوں نے اس سلسلے میں بیان کیا ہے کہ:

> "سوال پیدا ہوتا ہے کہ گورو نانک جی کی اپنی نوشت کتاب یا پوتھیاں کدھر گئیں؟ ان کے جوتے اور پگڑیاں تو موجود ہیں۔لیکن ان سے کہیں

بڑھ کر قیمتی چیز اور حقیقی یادگار موجود ہی نہ ہو۔ یہ بہت حیرانگی کی بات ہے۔ اس پوتھی کی کوئی نقل بھی نہیں سنائی دیتی۔ گورو جی کے بعد آنے والے لوگوں نے ان کی ہر چیز کو ٹکڑ گدائی کا ذریعہ بنایا۔ اس کتاب سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ آپ کی وفات کے بعد یہ کتاب یا کتابیں سری چند کے قبضہ میں چلی گئیں۔ اور ۸۵ سال کے بعد بابا سری چند جی کے ساتھ دریا میں بہادی گئیں۔ گورو صاحب نے اپنی وفات سے کئی ماہ قبل ہی لہنا جی کو اپنی جگہ مقرر کر کے جھگڑے سے بچنے کے لیے ان کے اپنے گاؤں کھڈور بھجوا دیا تھا۔ اور یہ کتاب یا کتابیں انھیں نہیں مل سکیں۔ اگر ملی ہوتیں تو سلسلہ واران سے گوروارجن جی کو مل جاتیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔"[۲]

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ گوروارجن جی کے پاس گورونانک جی کی تیار کردہ کوئی کتاب نہیں تھی۔ انھوں نے ادھر ادھر سے بانیاں تلاش کر کے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا اور اس کے لیے کافی محنت کی تھی۔

پروفیسر صاحب سنگھ جی کا بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے یہ بیان کرنا کہ گوروارجن جی کے پاس گورونانک جی اور دوسرے گورو صاحبان کی جملہ بانی تحریری طور موجود تھی۔ محض ان کا ذاتی خیال ہے جو تاریخی حقائق پر مبنی نہیں۔ اور اس خیال سے اس بات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کے بیان کرنے والے راویوں سے متعلق وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انھوں نے جوں کی توں تمام بانی گوروارجن جی تک پہنچا دی تھی۔ اور نہ سکھ ودوان پورے یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ:

گوروارجن جی نے وہ بانی جوں کی توں گوروگرنتھ صاحب میں درج کروا دی تھی ورنہ انھیں اس قسم کی بے بنیاد باتیں لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ حالانکہ یہ باتیں سکھ تاریخ کی بنیاد کو ہی ہلا دینے والی ہیں۔ اگر گوروارجن جی نے بابا موہن جی سے پوتھی یا پوتھیاں حاصل نہیں کی تھیں اور نہ کسی دوسرے شخص سے ہی کوئی شبد یا شلوک لیا تھا، تو یہ روایت سکھ کتب کا حصہ کیونکر بن گئی اور گوروگرنتھ صاحب کے راگ گوڑی میں درج شدہ شبد "موہن تیرے اونچے مندر محل اپارا" گورو

گرنتھ صاحب میں کہاں سے آ گیا۔ اور کیوں گورو ارجن جی نے ایسا شبد اچارن کر کے ایک خواہ مخواہ کی الجھن پیدا کر دی؟

احادیث نبویہؐ

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ احادیث حضورؐ کے وصال کے بعد لوگوں سے سن سنا کر جمع کی گئی ہیں اور ان کے ساتھ ہی اسماء الرجال کا ایک سلسلہ موجود ہے۔ اور ہر حدیث کے راویوں کی لڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا گیا اور پھر ان جملہ راویوں پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور ان کے گفتار اور کردار کی خوب چھان بین کی گئی ہے۔ اگر کسی راوی کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کا حافظہ کمزور تھا یا کسی مرحلہ پر اس نے کوئی خلاف واقعہ بات بیان کی تھی یا اس کی یادداشت اس قابل نہیں تھی کہ اس کی بیان کردہ حدیث پر بھروسہ کیا جا سکے، تو ایسے راوی کی بیان کردہ حدیث کو خواہ وہ کیسے ہی علمی یا عملی مضمون پر مشتمل کیوں نہ ہو، محدثین نے کمزور اور ضعیف قرار دے کر اسے رد کر دیا ہے۔ یعنی ایسی کمزور حدیث کو کسی مسئلے کی بنیاد تسلیم نہیں کیا۔ مگر سکھ کتب میں سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ شبدوں اور شلوکوں کے راویوں کے بارے میں اس قسم کی کوئی تحقیقی بحث نہیں کی گئی۔ اور نہ اس امر کا ہی کوئی پتا چلتا ہے کہ کس کس راگ کا کون کون سا شبد یا شلوک کس کس راوی کے ذریعہ گورو ارجن جی تک پہنچا۔ اور وہ راوی خود کیسے کردار کا مالک تھا۔ یعنی اس کی راست گوئی اور راست گفتاری مشکوک تو نہیں تھی۔

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ کلام کی صحت

بعض سکھ مصنفین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے خواہ کتنی ہی احتیاط کیوں نہ کی ہو پھر بھی اس بات کا امکان موجود ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں جو کلام بابا نانک صاحب کے نام پر درج ہے، اس میں بعض ایسے شبد اور شلوک بھی شامل ہیں جو اصل میں گورو نانک صاحب کے بیان کردہ نہ ہوں بلکہ راویوں کے حافظے کی کمزوری یا گرنتھ صاحب کے کاتبوں کی غفلت یا کسی وجہ سے بابا نانک جی یا کسی دوسرے گورو صاحب کی طرف منسوب ہو گئے ہوں۔ چنانچہ اس بارے میں سردار جی بی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"جعلی اور اصلی بانی الگ الگ کرنے کے لیے گورو جی کی تمام لوگوں میں

پھیل چکی جملہ بانی جمع کرنے کی ضرورت تھی۔ اور اس کے جمع کرنے کے لیے آپ کو وہی وسیلہ مل سکتا تھا جو سنسیرام کو ملا تھا۔ شاید اس سے بھی بڑھ کر یہ تمام وسیلے غلطی سے پاک نہیں ہو سکتے تھے۔ گورو جی خود اچھے شاعر تھے۔۔۔ نیز آپ ایک واقف کار راگی بھی تھے۔ بہت سی غلطیاں پڑتال کر کے درست بھی کر سکتے تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر اگر آپ کسی شبد یا بانی کا مطلب گورو نانک صاحب کی بیان کردہ تعلیم کے خلاف سمجھتے تو اسے رد بھی کر سکتے تھے۔۔۔ لیکن پھر بھی یہ امکان موجود رہا کہ کوئی بانی یا کوئی شبد گوروگرنتھ صاحب میں ایسا بھی درج ہو گیا ہو جو دراصل گورو نانک جی کا بیان کردہ نہ ہو۔ اور وہ شبد خواہ موہن کی پوتھیوں میں سے لیا گیا ہو یا باہر سے جمع کیے گئے شبدوں میں سے ہو۔ یہ درست ہے کہ گورو ارجن جی خود گورو تھے۔ ان کا قول یا کسی شبد سے متعلق کیا گیا فیصلہ سکھوں کے لیے ایسا ہی مستند اور قابلِ قبول ہے جیسا کہ خود گورو نانک جی کا اپنا فیصلہ، لیکن جو بات ناممکن ہو اسے گورو ارجن جی ممکن نہیں بنا سکتے تھے۔۔۔ یہ بات میں نے اس لیے بیان کی ہے کہ مجھے کئی شبد ایسے نظر آئے ہیں، جہاں یہ مشکل ہمارے سامنے آتی ہے۔“[۳]

سردار جی بی سنگھ جی نے گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ شبدوں سے متعلق جس خدشے کا اظہار امکانی رنگ میں کیا ہے وہ محض ایک امکان ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ گورو نانک جی کے کلام میں ردوبدل کا سلسلہ تو روزِ اول سے ہی شروع ہو گیا تھا اور لوگوں نے کئی شبد اُن کے نام پر اپنے پاس سے بنا کر اور کئی ان کے بیان کردہ شبدوں کو محرف و مبدل کر کے ان کا پرچار کرنا شروع کر دیا تھا اور ان جعلی شبدوں کے کیرتن کیا کرتے تھے۔ ان حالات میں گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کی حقیقت اور اصلیت کا سمجھنا مشکل نہیں رہ جاتا۔ پس ایسی حالت میں سردار جی بی سنگھ جی نے گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کی صحت سے متعلق جس امکان کا اظہار کیا ہے وہ محض ایک امکان ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ چنانچہ انھوں نے خود بھی بعض ایسے شبد پیش کیے ہیں جو ان کے نزدیک اصل مصنف کی بجائے کسی دوسرے

شخص کے نام پر درج کیے گئے ہیں۔ا گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں کہ اگر گرنتھ کے ایک نسخے میں ایک شبد کو گورو نانک جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے تو دوسرے نسخے میں وہی شبد گورو ارجن یا کسی دوسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔اس لحاظ سے گورو گرنتھ صاحب کا شاید ہی کوئی قلمی نسخہ ایسا ہو جو گڑبڑ سے بچا ہو۔

(۱۰)

بابا جی کا کلام

گوروگرنتھ صاحب میں بابا نانک جی کے کلام کو اوّل جگہ دی گئی ہے اور عام طور پر ہر راگ کے شروع میں بابا نانک جی کی بانی ہی درج کی گئی ہے۔ سکھ وِدوان عموماً اس خیال کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے بابا نانک صاحب کا جملہ کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج کر دیا تھا اور گوروگرنتھ صاحب سے باہر بابا جی کے نام پر جس قدر بھی شبد یا شلوک ملتے ہیں، خواہ وہ جنم ساکھیوں میں ہیں خواہ کسی اور کتاب میں وہ تمام کے تمام جعلی اور فرضی ہیں۔ بابا جی سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔[1] بلکہ بعض وِدوان تو یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایسا خیال کرنا کہ گوروگرنتھ صاحب سے باہر بھی بابا جی کی بیان کردہ بانی کا کوئی حصہ موجود ہے، سکھ دھرم کے لیے سم قاتل ہے۔[2] لیکن اس کے برعکس سکھوں میں ایسے وِدوان بھی موجود ہیں جو اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ بابا جی کا جملہ کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکا۔ یا تو وہ گم ہو چکا ہے یا درج ہونے سے رہ گیا ہے، جیسا کہ بھائی ویر سنگھ جی کا بیان ہے کہ بابا جی کی بیان کردہ سی حرفی گورو ارجن جی کو نہیں مل سکی کیونکہ وہ گم ہو چکی تھی۔ چنانچہ انھوں نے لکھا ہے کہ:

"یہ سہ حرفی فارسی میں تھی جو گم ہو چکی ہے۔"[3]

اس کے علاوہ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"گرنتھ صاحب میں حالانکہ قریب قریب ان کی کل تصنیفات تلاش کر کے درج کر دی گئی ہیں۔ تاہم ان کی بہت سی ایسی تصنیفات روز بروز نکلتی آتی ہیں جو گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں ہیں۔ اور طرز عبادت اور لب و لہجہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کی زبان سے ہی کہی گئی ہیں۔"[4]

پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے اس سلسلے میں یہ لکھا ہے کہ:

"بانی پہلے اور دسم گورو کے نام کی گرنتھ صاحب سے باہر بھی بہت ہے اور اکثر لوگ اس کو بھی مستند تسلیم کرتے ہیں۔"[۵]

ایک اور سکھ مصنف بھائی موتا سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ جب بھائی بنوں جی نے خود بخود ہی دوسرا گرنتھ مرتب کیا تو اس میں بعض ایسے شبد بھی شامل کر دیئے جو گوروارجن جی کے تیار کردہ گرنتھ میں درج نہیں تھے۔ گوروارجن جی نے اس کے تیار گرنتھ کو ملاحظہ فرما کر یہ کہا ہے کہ اگر یہ زائد شبد ہمیں بھی مل جاتے تو ہم بھی انھیں اپنے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب میں درج کروا دیتے۔[۶] ایک صاحب کا بیان ہے کہ بھائی بنوں جی نے یہ زائد شبد گوروارجن جی کے حکم سے شامل کیے تھے۔[۷] ایک صاحب نے یہ لکھا ہے کہ یہ زائد شبد بنوں جی کے بعد کسی اور نے ان کے تیار کردہ گرنتھ صاحب میں درج کیے تھے۔ بھائی بنوں جی نے خود کوئی زائد شبد شامل نہیں کیا تھا۔[۸]

اس کے علاوہ سردار جی بی سنگھ ایسے محقق نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ بابا نانک جی کی بیان کردہ تمام بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکی۔ چنانچہ انھوں نے اس سلسلہ میں بعض ایسے شبد بھی پیش کیے ہیں جو ان کے نزدیک گورونانک جی کے بیان کردہ ہیں مگر انھیں گوروگرنتھ صاحب میں جگہ نہیں مل سکی۔[۹]

الغرض سکھ محققین کو اس بات کا اقرار ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں بابا نانک جی کا جملہ کلام درج نہیں ہو سکا۔ یا تو وہ ضائع ہو چکا ہے یا اُس وقت گوروارجن جی کو دستیاب نہیں ہو سکا۔

ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ ذیل میں گورونانک جی کے بیان کردہ بعض ایسے شبد بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیں جو عمداً یا سہواً گوروگرنتھ صاحب میں درج نہ ہو سکے اور دوسری کتب میں وہ آج بھی موجود ہیں۔ اور جہاں تک ان میں بیان کردہ خیالات اور عقائد کا تعلق ہے وہ گورونانک جی کے ہی بیان کردہ قرار دیے جا سکتے ہیں:

(۱) ایماں دیا ایک خدائے — جس کا دیا ہر کوئی کھائے
بندے کی جو لیوے اوٹ — دین دنی میں تاں کو توٹ
اک داتا سب جگت بھکھاری — تس کو چھاڈا اور کو لاگے
تن سگی پت ہاری — شاہ پاتشاہ سب تس کے کیے
تس کے سنگ نہ کوئی رلیئے — کہ نانک سن بابر میر

تجھ تے مانگے سو احمق فقیر[10]

اس شبد میں گورونانک جی نے خالص توحید بیان کی ہے اور ایک فاتح بادشاہ بابر کے منہ پر حق بات کہی ہے۔ یہ دونوں باتیں واضح کرتی ہیں یہ شبد بابا جی کا ہی بیان کردہ تھا۔ اور خود سکھ مصنفین اسے بابا جی کا بیان کردہ تسلیم کرتے ہیں اور اپنی تصنیفات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر گورو ارجن جی نے اسے گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ اس وقت یہ شبد گوروارجن جی کے سامنے نہ آیا ہواور نہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اس توحید اور پاکیزہ خیالات پر مبنی شبد کو، جس کے ایک ایک لفظ میں گورونانک جی کی روح بول رہی ہے، گوروگرنتھ صاحب میں درج نہ کرتے۔ گوروارجن جی خود بھی اس میں بیان کردہ خیالات کے حامل تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا اپنا ایک شبد گوروگرنتھ صاحب میں موجود ہے جو بابا جی کے بیان کردہ خیالات کی ترجمانی کر رہا ہے۔

مانکھ کی ٹیک برتھی سب جان   دیون کو ایکے بھگوان
جس کے دیئے رہے اگھائے   بہر نہ ترشنا لاگے آئے
مارے راکھے ایکو آپ   آنکھ کے کچھ ناہی ہاتھ
تس کا حکم بوجھ سکھ ہوئے   تس کا نام رکھ کنٹھ پروئے
سمر سمر سمر پربھ سوئے   نانک بھگن نہ لاگے کوئے[11]
(۲) دوجا کاہے سویئے جو جمے تے مرجائے   ایک سمرد نانکا جل تھل رہیا سمائے[12]

اس شلوک میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے اس سے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ بابا نانک جی کے عقیدے اور خیالات کے خلاف ہے۔ اس بارے میں بھی یہی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ بھی گوروارجن جی کو دستیاب نہ ہوسکا۔ ورنہ انھیں عمداً اسے گوروگرنتھ صاحب سے باہر رکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر اس قسم کا ایک شلوک ضرور موجود ہے۔ لیکن وہاں اس پر محلہ ۱ کی بجائے محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے جو اسے گورو امرداس جی کا بیان ظاہر کر رہا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

سدا سدا سو سیویئے جو سب میں رہے سمائے

اور دوجا کیوں سیویئے جمے تا مر جائے[۱۳]

عین ممکن ہے کہ اس شلوک کے بیان کرنے والے راوی نے اپنے حافظے کی کمزوری سے یا کسی اور سبب سے اسے گوروامرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا ہو اور گوروارجن جی نے اس پر اعتماد کرکے اس پر شلوک محلہ ۳ لکھوا دیا ہو۔ اور پھر یہ بھی عین ممکن ہے کہ کسی راوی نے یہ شلوک کسی وقت گوروامرداس جی سے سنا ہو۔ اور اس نے اسے گوروامرداس جی کی ہی تصنیف خیال کر لیا ہو۔ کیونکہ سکھ گورو صاحبان کا ایک دوسرے گورو جی کا بیان کردہ شلوک یا شبد پڑھ لینا بعید از قیاس نہیں اور اس شبد یا شلوک کو کسی سکھ کا اپنی غلطی سے یا ناواقفی سے اسی گورو کا بیان کردہ یقین کر لینا بھی محال نہیں۔ اس کے علاوہ یہ امکان بھی موجود ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے کاتب صاحبان کی لاپرواہی سے اس شلوک پر محلہ ۱ کی بجائے محلہ ۳ کا عنوان درج ہو گیا ہو کیونکہ اس قسم کی لاپرواہی کی بے شمار مثالیں گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں پائی جاتی ہیں اور سکھ ودوان اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کرتارپور کے گوروگرنتھ صاحب میں کئی جگہ ایسے شبد اور شلوک بھی درج ہیں جنھیں گوروارجن جی نے ہڑتال یا سیاہی سے مٹا دیا ہے۔[۱۴]

ظاہر ہے کہ یہ شبد یا شلوک گوروارجن جی کے لکھوائے ہوئے نہیں ہو سکتے بلکہ انھیں گوروگرنتھ صاحب کے کاتب بھائی گورداس جی نے گوروارجن جی کے حکم اور منشاء کے خلاف خود بخود ہی درج کر دیا ہوگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے کاتبِ اوّل اور ان کے بعد آنے والے دوسرے کاتب صاحبان کی بے احتیاطیاں بھی گوروگرنتھ صاحب کے شبدوں اور شلوکوں میں گڑبڑ پیدا کرنے کا موجب بنتی رہیں۔ چنانچہ اس گڑبڑ کی چند ایک مثالیں بھی درج ذیل کی جاتی ہیں:

(۱) راگ سورٹھ کی وار میں ایک شلوک گوروامرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک وجھے اک دبیئے! کناں گتے کھا ہے
اک پانی وچ اسٹیئے اک بھی پھر حسن جائے
نانک ایو نہ جاپئی کتھے جائے سمائے[۱۵]

کرتارپوری گوروگرنتھ صاحب میں جسے عموماً سکھ لوگ اصل گوروگرنتھ صاحب کا درجہ

دیتے ہیں اور اصل نسخہ تسلیم کرتے ہیں، یہ شلوک گورونانک کے نام پر درج ہے۔ یعنی اس پر محلہ ۳ کی بجائے محلہ ۱ کا عنوان مرقوم ہے۔[۱۶] ہمارے پاس ایک مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر کا ہے۔ اس پر بھی محلہ ۱ کا عنوان ہی درج ہے۔[۱۷] نیز اس کے علاوہ ہمارے پاس دو قلمی نسخے ایسے ہیں جن میں سے ایک کے ورق ۲۸۶ پر اور دوسرے کے ورق ۵۳۵ پر اس شلوک پر محلہ ۱ ہی مرقوم ہے۔

(ب) مروجہ گوروگرنتھ صاحب کے راگ دھناسری میں ایک شبد "ندر کرتے تاں سمریا جائیے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں اس پر محلہ ۱ درج ہے۔[۱۸] لیکن کرتار پوری گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ مرقوم ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شبد گورونانک جی نے نہیں بلکہ گوروامرداس جی نے اچارن کیا تھا۔[۱۹]

(ج) گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں کچھ شلوک سہس کرتی بھی درج ہیں۔ ان میں کچھ ابتدائی شلوک محلہ ۱ کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں، ان شلوکوں میں نمبر ۲ پر ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:

نہپھلنگ تس جنمس جاود برگم نہ بندتے[۲۰]

اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ شلوک گورونانک جی کا بیان کردہ ہے۔ لیکن اس سے قبل یہی شلوک گوروگرنتھ صاحب کے راگ ماجھ کی وار میں پوڑی ۲۳ کے اوپر دیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان موجود ہے[۲۱] جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ شلوک گوروانگد جی کا اچارن کردہ ہے اور اس شلوک کے بعد درج شدہ دونوں شلوکوں کا بھی یہی حال ہے۔

اس کے علاوہ گوروگرنتھ صاحب میں ایسی مثالیں اور بھی موجود ہیں کہ ایک ہی شبد کو ایک جگہ پر کسی اور گورو کے نام پر درج کیا گیا ہے اور دوسری جگہ اسے کسی دوسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ گوروگرنتھ صاحب میں راگ گوڑی کی وار کی ۱۲ پوڑی گورورامداس جی کی بیان ... ظاہر کی گئی ہے جو نانک ویچارے سنت جن چار وید سنندے کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔[۲۲] اسی وار میں پھر یہی پوڑی ۳۱ پر دوبارہ درج ہے۔ وہاں اسے گوروارجن جی کی بیان کر... تسلیم کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔[۲۳] اب ظاہر ہے کہ یہ گڑبڑ کاتب صاحبان میں سے کسی کی پیداوار ہے۔ کیونکہ گوروارجن جی خود اپنی بیان کردہ پوڑی کو

گورورامداس جی کی طرف منسوب نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ گورورامداس جی کی بیان کردہ پوڑی کو اپنی بیان کردہ ظاہر کرنے کے لیے اس پر محلہ ۵ کا عنوان دے سکتے تھے۔

(۲) گوروگرنتھ صاحب میں راگ وڈہنس کی وار میں ایک شلوک درج ہے جو شبد سے ساونہ آئیو نام نہ لگو پیار۔۔۔۔۔۔۔ سے شروع ہوا ہے۔ یہاں اس پر محلہ ۳ مرقوم ہے۔[۲۴] گویا کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ہے۔ لیکن دوسری جگہ راگ سوہی کی وار میں پھر یہی شلوک دوبارہ نقل گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۱ درج ہے۔ گویا کہ یہ شلوک گورونانک جی نے بیان کیا تھا۔[۲۵]

(۳) راگ وڈہنس کی وار میں ایک اور شلوک درج ہے جو یوں ہے:

گھرہی مندھ ودیش پڑنت جھورے سنبھائے

ملدیاں ڈھل نہ ہووئی جے نیت راس کرے[۲۶]

گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔[۲۷] لیکن ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ہے جو ہمیں پسرور ضلع سیالکوٹ سے ملا تھا۔ اس میں اس شلوک پر محلہ ۳ درج ہے۔[۲۸]

(۴) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں راگ سوہی کی وار میں ایک شلوک گورونانک کے نام پر درج ہے جو اس طرح ہے کہ:

پہلے بسنتے آگمن پہلا مولیو سوئے

جت مولئے سب مولئے تسبھے نہ مولیو کوئے[۲۸]

ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ہے۔ اس میں یہ شلوک اسی وار میں محلہ ۳ کے نام پر درج ہے۔ اور اس کے بعد دوسرا۔ دوسرا شلوک "پہلے بسنتے آگمن تس کا کردو بیچار" دیا گیا ہے۔ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک بھی محلہ ۳ کا ظاہر کیا گیا ہے۔[۲۹] مگر مطبوعہ گوروگرنتھ میں اس پر محلہ ۲ درج ہے۔[۳۰]

الغرض یہ عین ممکن ہے کہ گورونانک جی کی بیان کردہ بانی گوروگرنتھ صاحب کے راویوں کے حافظے کی کمزوری یا کاتبوں کی لاپرواہی سے دوسرے لوگوں کی طرف منسوب ہوگئی ہو۔ یا دوسرے لوگوں کے بیان کردہ شبد یا شلوک باباجی کے نام پر درج ہو گئے ہوں۔ بہرحال یہ ایک

حقیقت ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں بعض شبد یا شلوک ایسے بھی درج ہیں جو اصل مصنف کی بجائے دوسرے لوگوں کے نام پر درج کیے گئے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بابا نانک صاحب کے بیان کردہ کلام کا ایک حصہ عمداً یا سہواً گوروگرنتھ صاحب میں شامل نہیں ہو سکا اور وہ گرنتھ صاحب سے باہر رہ گیا ہے۔ اور جو شامل ہے اس کے متعلق پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سب کا سب باباجی کا بیان کردہ ہی ہے۔

(۵) سردار جی بی سنگھ جی نے بابا نانک کی طرف منسوب شدہ ایک شبد کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"گوشت ملیار نال ہوئی" میں ایک مسلمان آرائیں کو اپدیش ہے!

اس لیے اس میں اسلامی اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں اور دوزخ کی ہیبت ناک تصویر فرید وغیرہ مسلمانوں کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔[۳۱]

اس شبد میں بقول سردار جی بی سنگھ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا گیا تھا۔ اور شاید یہی وجہ اس کے گوروگرنتھ صاحب سے باہر رہ جانے کی ہے۔ مکمل شبد یہ ہے:

ہائے آتش آب خاک بناں جاتی بجھسی
امت پینڈے پنج ٹول حدرتھ پاک خدائے
جیکر وڈی چھال دے بھی پھر دھرتی پاہے
جیکر آڈے پنکھو پانی پون رجائے
سے کس جیو و آکھیئے کس نوں پوچھاں جائے
وڈی وڈا وڈ میدنی ہویں کر کر رجائے
پچھے چارے بید میں لیکھے انت نہ پائے
چار کتیباں پچھیاں قیمت کہن نہ جائے
نو کھنڈ پوچھے میدنی اک دو اک چڑھاؤ
شاعر سب ڈھونڈ ھولیا بو ہتھ دل دریاؤ
ندیاں نالے دسیا اٹھسٹھ تیرتھ نہائے
ون ترن تربھون وسیا، کوڑا مٹھا کمائے

سپت پتالاں ویکھیاں اسمانی اسمان نانک بھو
کرنی جے ملے سچ رہے ایمان
ویر سلام لیکھو برا خدائے سچ درگہ کت ویکھ
نانک سچے نام بن بدھا دکھ سہائے
خالق کو سبحان!
گور نمانی اندھگی قدرت کے نسان
آئے حکمی فرشتے قدرت کے اوگان
ترگس گرجاں چھھویاں کھنے ہتھ کمان
سانگاں سپراں آتشی پون گلیں زنجیر
حکمی جنبہ چلایا ترزک جیوں بے پیر
نانک درگاہ متیئے سچ نام کل دھیر
سنگھ سوا لیو مر پیو ڈریو سو گھر کنیا گور
دھیئے کھور کر گئے دشمن ٹھڈے ویر
بھائی سگی محبتی جھیڑے فاتحہ دین دعائیں
نانک گلاں کوڑیاں سچا اک خدائے
گناہ سندی پوٹلی چک نہ سکاں بھار
آگے دوزگ دھندلی پچھے سر جندار
اگے ساگر آتشی کیونکر اتراں پار
کوے مارے سیس چڑھ درکھن جیوں انگیار
نانک کتھے چھوٹیئے حکمی ہووے مار
چشم کڈھ اوگنی اندھ در اندھیار[۳۲]
کنی کولو پیڑئے ناسیں گندھ غبار
جیبھ کٹائے کول سر سچ وسارن ہار
کو پراتے ڈھاؤھڑی جلتی کرے پکار

نستا رکھ نہ سکئی بے پیر گوار
اوگن گئی بکسین نانک جوئی سار
جیوں تل تاون پیڑیئے پنجے تند چڑھائے
کانگل وانگی کٹیا مونگلیے عشق چڑھائے لوہے
وانگوں تائیاں بھوکے تے بلائے
سنی پکڑ چلائیے ہرن سر ویچار
گھنی اڑ ـ رے تت تال جیوں کرے لوہار
نانک سچے نام بن نہ اروار نہ پار
پیریں کنڈے ساردے سر پتے اکاش
پتالوں پت اترے پر تریارتہ ماس تھاں نال
لگائیے کوئے نہ آوے پاس
بھی پھر لائیے چھوڑیئے توبہ کرے فریاد
اوگنیارے نانکا سکو کوئی داد
بھی اندر پائی آلی اگن سلائے
بالو ریت بھکھائی آوچے اگن جلائے
اندر بھیجے دھان جیوں تڑپھڑے تے بلائے
آپے بخشے نانکا کس نوں کہیئے جائے
اکھو جویں رس کڈھیئے سب سرآئی ابھار
کھانا پینا پہننا من کی خوشی خوار
من توں لکھا منگیئے جن کیتا واپار
ہتھاں پیراں چاکری کر فرمائے کار
جیبھ پکارے در کھڑی چکھ چکھ سواد بکار
کن دین اگائیاں من جھوٹھا کوڑ یار
ناساں لوئن مکرے اندھے دے سر مار

اندری سب جگ موہیا بادھا جم دوار
کارل کرو دھن ستیا آرن جیو لوھار
نانک ستکور سج نہ بھیٹیا نہ اوروار نہ پار
ستر ویراں رہتے تیر جیویں قلبوت
سونا وانگ ڈھالیئے سج ایہ کم کیت
گھوڑے وانگی پھولائیا اجگر جین سوہائے
نانک بدھا کال کا پھر پھر آوے جائے
جل تھل دشمن کیتڑے ون ترن مارن ہار
گھر گھر ویری نانکا سچی سرت اپار
ترے جم جوہن لوئی کرت نیتر وکرال
سب جگ تس کا بھکھ ہے نرویا جم کال
نانک پکڑ چلائی آ حکمی حکم وبچار
ایہہ تن اگے تو خصم تو رکھے تو مار
مات پتا نہ بندھپو نہ بئی ار نہ ویر
نہ ست نہ لکھمی کیونکر بدھا دھیر
نہ ترگس نہ دھن کھڑ و نہ سپر تلوار
تبے کڑاہا اہ نس دیکھو گور بیچار
دھرم گھوڑا ست زمین کر جت کی پاکھر سان
پنج تت سربان کھگ سپر سچ ندان
نانک گور موکھ سچ من درگاہ پاوے مان
برہما آئے نہ آکھی وید پڑھے مکھ چار
کشن کشندا بپڑا جے حکم لئے اوتار
سیو صلاحن در کھڑے دیوی دیوا سنکھ
اپنے ہوئے تا جھور مراں سچ سدا بخشندا

یہ تمام شبد موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں، البتہ گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں موجود ہے۔ ہمارے پاس ایک مطبوعہ گرنتھ چھاپہ پتھر کا ہے اس میں بھی یہ شبد درج ہے۔[۳۳] نیز بھگت بانی کے سمپر دائی ترجمہ میں بھی یہ شبد پورے کا پورا دے دیا گیا ہے۔[۳۴] گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں یہ شبد بابا موہن کی پوتھیوں سے لے کر گوروگرنتھ صاحب کے کاتبوں نے گرنتھ صاحب میں درج کروادیا تھا۔[۳۵] بقول سردار جی بی سنگھ، یہ شبد بھائی بنوں نے بابا موہن کی پوتھیوں سے درج کیا تھا کیوں کہ ان پوتھیوں میں یہ شبد موجود تھا۔[۳۶] پرنسپل جودھ سنگھ جی کے نزدیک بابا موہن کی پوتھیوں میں یہ شبد درج نہیں ہے۔[۳۷] بعض کے نزدیک گوروارجن جی نے خود ہی بوڑے سندھو کے ذریعہ تیار کروائے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شبد درج کروادیا تھا۔[۳۸] سردار جی بی سنگھ نے اس شبد کو بابا نانک کا بیان کردہ تسلیم کیا ہے۔[۳۹]

(۶) سکھ تاریخ میں یہ مرقوم ہے کہ نانک جی نے اپنے سفر مکہ معظمہ کے دوران میں ایک حاضر نامہ بیان کیا تھا۔ اور اس کی ایک نقل جو کہ گوروگوبند سنگھ جی کے ہاتھوں کی نوشت تھی، آنند پور ضلع ہوشیار پور میں موڈھی منوہر سنگھ کے گھر میں محفوظ تھی۔ اور وہ حاضر نامہ اس طرح ہے:

حاضراں کو مہر ہے — غیر حاضراں کو بے ہر ہے
ایمان دوست ہے — بے ایمان کافر ہے
تکبر قہر ہے — غصہ حرام ہے
بے ایمان ناپاک ہے — موم دل پاک ہے
علم حلیمی ہے — بے حرص اولیا ہے
بے دیانت نہ سرخرو ہے — کرت گھن زر درد ہے
سچ بہشت ہے — دروغ دوزخ ہے
زور ظلم ہے — صفت وضو ہے
بانگ بلبل ہے — چوری لالچ ہے
یاری پلیدی ہے — فقیری صبوری ہے
ناصبور مکروہی ہے — راہ پیراں ہے

بے راہ بے پیراں ہے ایمان دوست ہے
بے دیانت ناکارہ ہے تیغ مرداں ہے
عدل پاتشاہاں ہے
ایتے ٹول جوجنا وے تو نانک دانشمند کہاوے[۳۰]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حاضر نامہ گوروارجن جی کو نہیں مل سکا۔ ورنہ وہ اسے گوروگرنتھ صاحب میں درج کروادیتے۔

(۷) سکھ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے بابانانک جی نے ایک سی حرفی بھی بیان کی تھی اور یہ سی حرفی سکھ کتب میں موجود ہے۔ گو کاتب صاحبان نے اسے نقل کرتے وقت عمداً یا سہواً اس میں بھی کافی ردوبدل کر دیے ہیں۔ تاہم سکھ کتب میں اس کا ذکر موجود ہے۔ گوروارجن جی نے اسے بھی گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا تھا۔ ہم اس سی حرفی کو ذیل میں درج کرتے ہیں:

الف۔ اللہ کو یاد کر غفلت منوں وسار
ساس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار
ب۔ بدعات دور کر قدم شریعت راکھ
سبھس کے نوں نوچل مندا کسے نہ آکھ
ت۔ تو بہ کر صدق دل مت توں پچھوتا ہے
تن بنسے مکھ گڈیئے تب تو کہا کراہے
ث۔ ثنائت بہت کر خالی ساس نہ کڈھ
ہٹو ہٹ دکانڈیاں بہڑ نہ لبھسی اڈھ
ج۔ جماعت جمع کر کچھ چلنے کا کر بندھ
باجھوں سائیں اپنے پھر سی ہنڈھو ہنڈھ
ح۔ حلیمی پکڑتوں دل کا ہوس نوار
دھاوت درجھو رکن ذین ہر دم خالق سار
خ۔ خائن سیئی ﷺ جن و سریا کرتار
من مایا سنچت ہٹ ہے موںڈا ٹھاوے بھار

د۔ دیانت کرمناں اٹھے پہر نہ سوئے
اک پہر کے جاگنے سائیں ساتھ بگوئے
ذ۔ ذکرتوں کرمناں قطرہ نہ ڈو لائے
تپت نہ لاگے راولے لوبھ موہ چوک جائے
ر۔ راحت ایمان کی ئیئی دیکھو جائے
پنجاں وجھو رکن دین سائیں سیوں چت لائے
ز۔ زاری کر عاجزی سوسائیں بے پرواہ
جو اس بھاوے سو کرے تس کا کیا ویاہ
س۔ سودھ من اپنا . . ئیں تجھ ہی ماہیں
تن بھانڈا کاریگری حکمت بندھ سمائیں
ش۔ شہادت پاپئے مریئے پیالو لائے
رکن دین ایہہ تن جائے گا کچھ کیجے طلب خدائے
ص۔ صلاحت محمدی مکھ ہی آکھو نت
خاصہ بندہ بیجا سر متراں ہوں مت[41]
ض۔ ضلالت گم راہی عادت ہی سیوں میل
آہو اٹھی نظر کر ہے چینو نا ہی کھیل
ط۔ طالب حق راتی دائم جہاں وصال
جن دیکھیا مکھ مکھ بھٹے توٹے مایا جال
ظ۔ ظالم سیئی بھٹے جن چینا ناہی نام
باجھوں سائیں اپنے کیوں آوے آرام[42]

یاد رہے کہ اس سی حرفی نے اس شعر کو بعد میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض کتب میں اس کی بجائے یہ لکھ دیا گیا ہے کہ:

ص۔ صلوۃ گذشت آکھوں سکھ تھیں نت
خاصے بندے رب دے سر متراں ہوں مت

(جنم ساکھی بھائی بالا ۲۲۰)

اور بعض میں اس کی بجائے مرقوم ہے کہ:

ص۔ صبر کر چت مناں جو پہونچے رزق نصیب
بھوکھ روگ جن لایا سو کی حق طبیب

(جنم ساکھی حافظ آباد والی، ۲۰۶، جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ۱۰۵)

یہ تبدیلی کیوں کی گئی۔ اس کی وضاحت خود بخود ہو رہی ہے۔

ع۔ عمل کمائیے جاں کی پارد سائے
بن عملاں گن باہرے مریئے پچھوتائے
غ۔ غنی تے رکن دین جنہاں پچھاتا آپ
اس پنجر میں کھیل ہے نہ تس مائی نہ باپ
ف۔ فارغ لیسئی بھیئے جے چلیے شوہ کے جائے
آپ کیا تحقیق تن رنگو رنگ ملائے
ق۔ قرار نہ ہووئی جن من اٹھیا چاؤ
تن کنچن چیت بھئے جن چھٹیا ہر ناؤ
ک۔ کلمہ یاد کر نفع اورکت بات
نفس ہوائی رکن دین تس سیوں ہو نہ مات
ل۔ لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کرین
کچھ تھوڑا بہتا کھٹیا اپنا آپ ونجین[۴۳]
م۔ محمد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچائی دربار[۴۴]

بعض کتب میں اس کی بجائے یہ لکھ دیا گیا ہے:

ل۔ لعنت برسے تنہاں جو زکوۃ نہ کڈھدے مال
دھکا پوندا غیب دا ہوندا سب زوال

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ۱۰۵)

اور جنم ساکھی بھائی بالا کے بعض ایڈیشنوں میں نماز کی جگہ "خدا" کر دیا گیا ہے۔

(۲) یہ شعر بھی بدل دیا گیا ہے۔ بعض کتب میں اس کی بجائے یہ ہے:

م۔ مرشد من توں من کتاباں چار
من تو اک خدائے نوں سچائی دربار

(جنم ساکھی بھائی بالا ۱۲۰)

اور بعض کتب میں اسے مندرجہ ذیل الفاظ میں تبدیل کر دیا گیا ہے:

م۔ منع ہے خود ردی کہے پیر دے چل
دان نہ کیتو نانکا تاں مایا جاسی چھل

(جنم ساکھی منی سنگھ ۱۰۵، حافظ آباد والی ۲۵۶)

ن۔ ناہی کو گمرہی سب کیا عمل قبول
مایا بندھن پڑے ست ونجین خالی قبول
و۔ واؤ جو آئی رکن دین سردھن ہتھ پھٹا کے نال
تن لے عمر گوایا بادرے پریوں کت خیال
ہ۔ ہیبت تس دن کی جس دن عدل کرے
باب اساڈے۔ کن دین کیہا حکم کرے
ل۔ لائق تسیو بھیئے جنہاں ندر دھرے
جے سرلوچن کیا تھیئے جے آپن لنگ ملے
الف۔ اللہ اگم تم میں ہے چیتھو کیوں نہ اجان
گور سیوا کر پایئے چھپیئے ات ندان
ی۔ یاری کر گردسیوں جس کا اچل راج
اک اکیلا نانکا نہیں کسے محتاج[۴۵]

یہ سی حرفی کچھ تھوڑے بہت ردوبدل کے ساتھ مکمل یا ادھوری شکل میں دوسری سکھ کتب میں بھی موجود ہے۔[۴۶]

(۸) بابا نانک جی کا ایک اور شبد سکھ کتب میں مرقوم ہے۔ اس میں آپ نے روزہ کی تلقین

کی تھی۔ یہ شبد بھی مروجہ گوروگرنتھ سے غائب ہے باباجی فرماتے ہیں:

روزہ بندگی قبول　　　دس دوارے چین مرد اہوئے رہو رنخول

مار منو آدرشٹ باندھو دوڑ طلب دلیل
تیس دن سیوں رنگ راکھو پاک مرد اصیل
سرت کاتوں راکھ روزہ نرت تجھو چاؤ
آتمے کونکاہ رسیو ستی توں علاؤ
تج سواد سہج بیکار اندیس من دلگیر
میرے من میں راکھیو کفر تج تکبیر
کم ہر بجھائے من تے ہوئے رہو ٹھرور
کہے نانک روزہ صدق رہی ما مور[47]

(۹) سکھ کتب میں اور بھی بہت سی بانیاں بابانانک جی کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہیں۔ سردار جی بی سنگھ جی نے مندرجہ ذیل شبد بھی باباجی کا بیان کردہ ہی تسلیم کیا ہے:

ایس کلیوں پنج بھتییوں کیونکر رکھاں پت
جے بولاں تاں آکھیئے بڑ بڑ کرے بہت
چپ کراں تا آکھیئے ات گھٹ ناہی مت
جے بہاں تاں آکھیئے چھا بیٹھا ستھر گھت
اٹھ جائی تاں آکھیئے چھار گیا سر گھت
جے نواں تاں آکھیئے ڈروا کرے بھگت
کائی گلی نہ ہیونی کتھے کڈھاں جھت
اتھے اوتھے نانکا تار کھے پت[48]

باباجی کا بیان کردہ مندرجہ بالا شبد گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں بھی موجود ہے۔[49] اور دوسری سکھ کتب میں بھی درج ہے۔[50] گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخے میں بھی یہ شبد موجود ہے۔

(۱۰) سکھ کتب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان میں بہت سی بانیاں ہیں جو

گورو نانک کی طرف منسوب شدہ ہیں۔ لیکن انھیں گورو گرنتھ صاحب میں جگہ نہیں مل سکی۔ چنانچہ ان میں سے ایک مشہور بانی "نصیحت نامہ" ہے اور یہ نصیحت نامہ سکھوں کے گٹکوں کو میں چھپا ہوا موجود ہے۔[۵۱] اس کی ابتدا "کیجے بانک نامی جو دیو سے خدائے" کے الفاظ سے ہوتی ہے۔[۵۲]

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"نصیحت نامہ"، "سنہسر نامہ"، "جگاولی" اور "پران سنگلی" بھی گورو نانک کی تصنیف تسلیم کی گئی ہیں۔ نصیحت نامہ اور سنہسر نامہ میں انسان کو نصیحت اور تنبیہ کی گئی ہے کہ برائیوں کو ترک کر کے خوبیاں اختیار کی جائیں زبان پر فارسی کا اثر کافی ہے۔ پران سنگلی میں ہم عصر یوگا ابھیاس کو ظاہر کیا گیا ہے۔۔۔ یہ تصنیف گورو جی کی یوگ مت کے بارے میں واقفیت بہم پہنچاتی ہے۔ جگاولی سے یگوں کی تقسیم سے متعلق واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ "ہانی بنگم" بابا نانک اور نرنکار کی بات چیت پر مشتمل ہے۔۔۔۔

"حاضر نامہ" بھی نثر اور نظم میں ایک نصیحت نامہ ہے۔ اور اس میں فارسی کے بہت سے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔۔۔ کچھ اور بانی بھی گورو جی کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ لیکن وہ گورو جی کی بیان کردہ نہیں۔"[۵۳]

ایک اور ودوان پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے لکھا ہے کہ:

"پران سنگلی بحر طویل۔ گورو اور گورو کے سکھوں کی بانی کے خلاف نہ ہونے کی وجہ سے ہر طرح سے مستند اور گورو نانک جی کی ہی ہے۔"[۵۴]

ایک اور سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ گورو نانک جی جس ملک میں بھی گئے۔ وہاں کے لوگوں کی زبان میں شبد اچارن کیے۔[۵۵] اس لحاظ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بابا جی کی جملہ بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکی۔ بابا جی کا عرب جانا اور وہاں ایک سال تک قیام کرنا سکھ کتب میں مرقوم ہے۔[۵۶] لیکن گورو گرنتھ صاحب میں عربی زبان میں ان کا کوئی شبد درج نہیں ہے۔

(۱۱) حال ہی میں دہلی سے شائع ہونے والے ایک مشہور ہفت روزہ شیر پنجاب نے محلہ ۹ کا بیان کردہ ایک شبد شائع کیا ہے جو اس طرح ہے:

محلہ 9

چت چرن کنول کا آسرا۔ چب چرن کنول سنگ جوڑیئے
من لوچے برایئیاں گور شبدی ایہہ من ہوڑیئے
بانہہ جنہاں دی پکڑیئے سر دیجے بانہہ نہ چھوڑیئے
گورو تیغ بہادر بولیا دھر پیے دھرم نہ چھوڑیئے[۵۷]

اور بھی سکھ ودوانوں نے اس مندرجہ بالا شبد کو گورو تیغ بہادر کا بیان کردہ تسلیم کیا ہے۔[۵۸] لیکن موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ شبد کہیں بھی درج نہیں ہے البتہ بعض سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس شبد کو گوروگرنتھ صاحب میں درج کروادیا تھا۔[۵۹] شاید بعد میں اسے کسی نے گرنتھ صاحب سے خارج کردیا ہو۔

مشہور سکھ مصنف گیانی گیان سنگھ جی نے بھی اپنی مشہور و معروف تصنیف "تواریخ گورو خالصہ" میں متعدد ایسے شبد بابا نانک جی کے بیان کردہ نقل کیے ہیں جو کہ گوروگرنتھ میں درج نہیں ہیں۔[۶۰]

سندر گٹکوں میں بابا گورونانک کی بیان کردہ پینتیس اکھری بھی ملتی ہے۔[۶۱]

(۱۲) گورونانک جی کا مندرجہ ذیل شبد بھی گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکا۔

حضرت جو فرمایا فتویٰ منجھ کتاب
بے نمازاں تے سگ بھلے جوراتی رہن سوجاگ
دتی بانگ نہ جاگنی ستے رہن نبھاگ
ہڈ پلیتی تنہاں کے مورکھ نال جنہاں بھاگ
دوزخ اندر ساڑین جے سیخیں چاڑھ کباب
گھنی خواری تنہاں کو جو پیندے بھنگ شراب
سور شرع منع ہے بوجا بھگنی نانہہ
جاون متے نفس کے دکھ گھنا سہی رواہ
روز قیامت دنس کو پوسی حول کلوان
تت دن پربت اڈسن پنجے جیویں کپاہ

قاضی ہور نہ بہسی او بہسی آپ اللہ
حقو ہی سب نبھ سی لوہے بالی درگاہ
طلباں پوسن عاقیاں کیتے جنہاں گناہ
دوزخ بند چلایئے گل طبق منہ سیاہ
عملاں والے تت دن ہوسن بے پرواہ
سیئ چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ[۶۲]

(۱۱)

گورو گرنتھ صاحب کا نام

یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سکھ دھرم کی مقدس کتاب کا نام گورو گرنتھ صاحب ہے۔ اس کتاب کو یہ نام کس وجہ سے دیا گیا اس بارہ میں سکھ وِدوانوں نے مختلف خیال پیش کیے ہیں۔ سردار گنگا سنگھ جی پرنسپل نے بیان کیا ہے کہ "سری" اور "صاحب" شروع اور آخر میں ادب اور احترام کے لیے ہیں اور گورو گرنتھ صاحب کے معنی گوروؤں کا بنایا ہوا گرنتھ ہیں۔ ۱ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نے بھی گورو گرنتھ کے معنی گوروؤں کا مرتب کردہ گرنتھ بیان کیے ہیں۔ ۲ سنت ندھام سنگھ جی عالم نے بھی گورو گرنتھ کے معنی گوروؤں کا مرتب کردہ گرنتھ ہی تسلیم کیے ہیں۔ ۳

اس کے علاوہ زنگاری فرقہ کے ایک وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

> "گورو گرنتھ صاحب کے مطلب کو آپ نے ابھی تک نہیں سمجھا۔ گورو گرنتھ صاحب کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح گرنتھ تلسی رامائن، بالمیکی رامائن۔ اسی طرح گورو گرنتھ صاحب کے معنی گورو صاحب کا مرتب کردہ گرنتھ ہوئے۔" ۴ ایک وِدوان نے گرنتھ کے معنی "وڈی پوتھی" کیے ہیں۔" ۵

سکھ وِدوانوں نے گورو گرنتھ کے الفاظ کے جو معنی بیان کیے ہیں اور اس نام کی جو توجیہہ کی ہے، وہ بہت حد تک معقول ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو مثالیں پیش کی ہیں مثلاً تلسی رامائن، بالمیکی رامائن وہ بھی بہت معقول ہیں۔ کیونکہ تلسی رامائن یا بالمیکی رامائن کا مطلب کوئی شخص بھی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کتابیں ہی تلسی اور بالمیکی ہیں۔ بلکہ اس سے یہی مراد لی جاتی ہے کہ یہ رامائن تلسی داس یا بالمیکی کی بیان کردہ ہیں۔ پس اس لحاظ سے گورو گرنتھ صاحب کے یہی معنی درست اور حقیقت پر مبنی ہیں کہ گورو صاحب کا مرتب کردہ گرنتھ یا وہ گرنتھ جس میں گورو صاحبان کی بانی جمع کی گئی ہے۔

لیکن اس کے برعکس ایسے سکھ ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک یہ معنی درست نہیں۔ ان کا اس بارے میں یہ خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے حضور اور ساتھی سکھ بھی گرنتھ صاحب کو گورپائی ملنے کی وجہ سے اور گورو مقرر کیے جانے کے سبب سے گوروگرنتھ صاحب کہا کرتے تھے۔ یعنی وہ گرنتھ جسے گورو مقرر کیا گیا ہے۔ ۱ اور جس کسی نے بھی گوروگرنتھ صاحب لکھا، اس نے گورو ہونے کے سبب سے ہی ایسا لکھا ہے نہ کہ گورو مرتب کردہ گرنتھ ہونے کی وجہ سے۔ ۲

اس سلسلے میں بعض سکھ ودوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے نام میں بھی وقتاً فوقتاً تبدیلی اور اضافہ ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے معنے دس گورو صاحبان کی اجتماعی بانی ہے۔ پانچویں گورو صاحب کے زمانہ میں "پوتھی صاحب" نویں گورو صاحب کے زمانہ میں "گرنتھ صاحب" اور دسم گورو جی کی بانی شامل ہونے سے "گوروگرنتھ صاحب" مشہور ہوا۔ ۳ مگر ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ چونکہ گورو گوبند سنگھ جی سے قبل ہونے والے سکھ گورو صاحبان اپنی اپنی بانی میں "نانک" لفظ تخلص کے طور پر استعمال کرتے تھے، اس لیے ان کی بیان کردہ بانیاں گوروگرنتھ صاحب میں درج ہوگئیں۔ اور گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی بانی میں "نانک" لفظ تخلص کے طور پر استعمال نہیں کیا، اس لیے انھوں نے اپنی بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں کی۔ ۴

جو لوگ گوروگرنتھ صاحب کو گورو گوبند سنگھ کے بعد اپنا گورو تسلیم کرتے ہیں، ان میں اس بات کا بھی شدید اختلاف ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد کون سا گرنتھ گورو ہے۔ کیونکہ اس وقت بانیوں کے لحاظ سے گوروگرنتھ صاحب کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں۔ کسی میں کئی شبدوں اور شلوکوں کا اضافہ ہے اور کسی میں کمی ہے۔ نیز ترتیب میں بھی کئی فرق پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بعد دمدمی نسخہ کو گورو مقرر کیا تھا اور یہ دمدمی نسخہ گورو گوبند سنگھ جی نے خود ۱۷۶۳ بکرمی میں اپنی نگرانی میں تیار کروایا۔ اس سے قبل کے گرنتھوں میں سے کوئی بھی گرنتھ گوروگرنتھ کہلانے کا مستحق نہیں۔ ۱ اور سکھ ودوانوں کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی کے تیار کردہ اس دمدمی گوروگرنتھ صاحب کا اصل نسخہ کابل میں موجود ہے۔ ۲

لیکن سردار بہادر کاہن سنگھ جی یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حکومت کے ذریعہ تحقیقات کی تھی، مگر کابل میں یہ گرنتھ نہیں ہے۔ ۳ سردار جی بی سنگھ جی نے ۱۷۳۲ بکرمی کے ایک گرنتھ

صاحب کو جو انھوں نے ڈھاکہ میں دیکھا تھا اور موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب سے بہت مختلف تھا، گوروگوبند سنگھ جی کی تیار کردہ دمدمی جلد قرار دیا ہے۔ ۴ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے بھائی بنوں کے تیار کردہ گرنتھ صاحب کو بھی "گوروگرنتھ صاحب" ہی تسلیم کیا ہے۔ ۵ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب کو عام طور پر لوگ "دمدمی گوروگرنتھ" صاحب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب سے قبل سکھوں میں بھائی بنوں کی تیار کردہ جلد کی نقول کا عام رواج تھا۔ ۶ بلکہ ایک مرتبہ تو اس کی طباعت بھی کی گئی تھی۔ چنانچہ نرائن سنگھ جی گیانی بیان کرتے ہیں کہ:

"بھائی ہرنام سنگھ چوک بابا صاحب کے گھر ایک بھائی بنوں کی مطبوعہ جلد کے درشن بھی ہوئے۔" ۱

خود ہمارے پاس بھی ایک گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر کا ایسا ہے جو بھائی بنوں کی جلد سے بہت مشابہ ہے اور گوجرانوالہ میں طبع ہوا ہے۔ یاد رہے کہ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب کو اس وجہ سے طبع نہیں کروادیا گیا تھا کہ سکھ لوگ اسے دمدمی جلد یقین کرتے تھے۔ یا ان کے نزدیک طباعت صرف دمدمی جلد کی ہی کی جاسکتی تھی، بلکہ پنڈت نرائن سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب سکھوں میں گوروگرنتھ صاحب کی طباعت کا سوال پیدا ہوا تو پنتھ نے غور و فکر کے بعد مختلف جلدوں کے نام پرچیوں پر لکھ کر امرتسر کے تالاب میں ڈال دیئے۔ سب سے پہلے جو پرچی اوپر آئی، اس میں دمدمی جلد کا نام درج تھا۔ ۲ ظاہر ہے کہ اگر سکھ لوگ دمدمی جلد کو ہی گوروگرنتھ صاحب تسلیم کرتے تھے تو پھر انھیں اس طرح پرچیاں ڈال کر فیصلہ کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نیز اس سلسلے میں ایک سکھ ودوان کا یہ بھی بیان ہے کہ گوروصاحبان کے حکم یا اجازت کو سمجھنے کے لیے پرچیاں لکھ کر فیصلہ حاصل کرنا صحیح طریق نہیں۔ ۳

حضوری بیڑ

سکھوں میں ایسے لوگ بھی بکثرت موجود ہیں جن کے نزدیک گوروگوبند سنگھ جی نے دمدمی گوروگرنتھ صاحب کو نہیں بلکہ حضوری گرنتھ کو گورو مقرر کیا تھا۔ اور حضوری بیڑ وہ گرنتھ ہے جس میں گوروگوبند سنگھ جی نے اپنا کلام بھی درج کروادیا تھا۔ اور اس گرنتھ صاحب کو جو پوزیشن حاصل

ہے وہ کسی اور گرنتھ کو نہیں۔ ۴

دسم گرنتھ اور آد گرنتھ مل کر گورو:

ایک سکھ نے جس کا نام بندھن توڑ نہنگ سنگھ ہے، بیان کیا ہے کہ مکمل گورو نہ تو آد گرنتھ ہے اور نہ دسم گرنتھ۔ اگر آ۔۔۔ر انت گرنتھ ایک ہو جائیں تو وہ اوتار ہمارا گورو ہے۔ ۱

تمام گرنتھ گورو،

ایک سکھ وددان نے گرنتھ صاحب کی گوریائی کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ:

> "جس گورو گرنتھ صاحب کو گورو گوبند سنگھ جی نے گوریائی دی تھی، اسے باقی جلدوں سے الگ نہ کرنے اور خصوصیت نہ دینے میں بہت بڑی عقلمندی کی بات تھی۔ کیونکہ اگر اس گرنتھ کو الگ کر دیا جاتا تو کئی لوگ ایسے بھی پیدا ہو جاتے جو یہ کہتے کہ ہم صرف اسی جلد کو گورو تسلیم کریں گے جسے گوریائی ملی ہے۔" ۲

شاید اسی خیال سے ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے بھائی بنوں کے تیار کردہ گرنتھ کو گورو تسلیم کیا ہے۔ ۳ حالانکہ سکھ وددان اس امر کو بیان کرتے ہیں کہ اسے گورو ارجن نے رد کر دیا تھا۔ ۴

کرتار پوری گرنتھ گورو ہے:

سکھوں میں ایک خیال یہ بھی چلا آ رہا ہے کہ کرتار پوری گرنتھ کو گورو ارجن جی نے ہی گورو قرار دیا تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھائی سیوا سنگھ جی ایڈیٹر خالصہ سماچار نے "گورو اداسیں ست درپن" کے حوالے سے لکھا ہے کہ پانچویں گورو ارجن نے گرنتھ مرتب کروا کر اس کے نام میں گورو کا مرتبہ شامل کر کے گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا۔ جسے پچھلے گورو صاحبان ۶۔۷۔۸۔۹ اور برابر گورو تسلیم کرتے رہے۔ ۱ اور بھی کئی سکھ وددانوں نے اس امر کو بیان کیا ہے کہ گورو ارجن جی

اپنے تیار کردہ گرنتھ کو گورو مقرر کیا تھا اور اس کا نام گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا تھا۔ ۲

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ آٹھویں گورو ہر کرشن جی نے اپنے بعد گورو گرنتھ صاحب کو گورو مقرر کرنا چاہتا تھا مگر سکھوں نے گرنتھ کو گورو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ ۳ یعنی جس

گرنتھ کو بقول ایڈیٹر خالصہ سماچار گورو ارجن جی کے بعد تمام گورو صاحبان گورو مانتے چلے آ رہے تھے، اسے گورو ہر کرشن جی کے سکھوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور ان کے اس انکار کے بعد بقول بھائی سنتو کھ سنگھ جی گورو صاحب موصوف نے "بابا بکالے" کے الفاظ بیان کر کے انھیں انسان گورو کا پتا دیا تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ گورو ہر کرشن جی نے یہ کہا تھا:

گورو گرنتھ صاحب سب کیرا — جو چاہے درشن ہیرا

اس پر سکھوں نے یہ عذر کیا:

راور نے کس کے لڑا لائی — ریت پر تھم گوروَن چل آئی
جے نہ کرو گے پورب ریت — جانی پر ہے اسو ہوئے پریت
جو گورو گرنتھ آپ نہ بھیو — سو سکرلے سکھن ہوں سیئو

اس پر گورو صاحب نے فرمایا:

بابا بسے جے گرام بکالے
بن گورو سنگت سکل سمالے[4]

(۲۲)

گرنتھ صاحب کے نام میں گورو کا لفظ کب شامل کیا گیا

اگر اس امر کی تحقیق کے لیے کہ گرنتھ صاحب میں گورو کا لفظ کب شامل کیا گیا، سکھ کتب کی ورق گردانی کی جائے، تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں بھی شدید اختلاف ہے۔

پہلا خیال:

گرنتھ صاحب کے نام سے متعلق پہلا خیال یہ ہے کہ گورو ارجن جی نے ہی اس کا نام گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا تھا۔ چنانچہ ایک سکھ وددوان نے بیان کیا ہے کہ

"گورو ارجن صاحب نے ۱۶۶۱ بکرمی میں جلد کو مکمل کیا اور اس کا نام سری گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا۔"[1]

دوسرا خیال:

دوسرا خیال یہ ہے کہ جب سکھوں کے آٹھویں گورو بعض مورخین کے بیان کے مطابق اپنے بڑے بھائی رام رائے کی بددعا سے چیچک کا شکار ہو گئے اور ان کی حالت بہت نازک ہو گئی تو دہلی کے سکھوں کے دریافت کرنے پر کہ آپ کے بعد ہمارا گورو کون ہوگا، آپ نے فرمایا:

گورو گرنتھ صاحب سب کیرا ۔ جو ہمرے چاہے درشن ہیرا
سو بشر دھا دھار ہیرن کرے ۔ پاپن گوہ کوتت چھن ہرے[2]

یعنی گورو ہر کرشن جی نے گرنتھ صاحب کو "گورو" کے لقب سے یاد کیا تھا۔

تیسرا خیال:

گرنتھ صاحب میں گورو کا لفظ شامل ہونے کے بارے میں سکھوں کی طرف سے تیسرا خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ گورو گوبند سنگھ جی نے گرنتھ کو اپنے بعد سکھوں کا گورو مقرر کرنے

کے موقعہ پر گرنتھ صاحب کے نام میں شامل کیا تھا(۱)۔ایک اور ودوان نے بیان کیا ہے کہ:

"جب تک گرنتھ صاحب کو گوریائی نہیں ملی تھی تب تک پوتھی صاحب اور گرنتھ صاحب ہی لکھا جاتا تھا۔"

اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"گورو بند سنگھ جی نے کبھی بھی گرنتھ صاحب کو گوریائی نہیں دی۔"

ایک اور صاحب نے بیان کیا ہے کہ:

"بانی گورو تو شروع سے ہے۔ شبد گورو سرت دھن چیلا (محلہ ا سدھ گوشٹ) گور بانی کے علاوہ اور کوئی بیڑ نہیں۔ اس طرح کوئی نئی گور گدی دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دسم گورو جی نے اپنا جانشین خالصہ پنتھ کو مقرر کیا ہے۔"۳

ایک اور ودوان کا بیان ہے۔

"یہ بات ڈنکے کی چوٹ سے کہی جا سکتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے کسی گرنتھ کو گوریائی نہیں دی۔"۴

چوتھا خیال:

سکھوں میں گرنتھ صاحب کے نام سے متعلق چوتھا خیال یہ بھی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں اسے "پوتھی صاحب" یا "گرنتھ صاحب" کہا جاتا تھا۔ چنانچہ مشہور سکھ ودوان سردار جی بی سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:

"گرنتھ صاحب کو گورو صاحبان کے زمانہ میں اکثر پوتھی صاحب کہتے تھے اور کبھی کبھی "گرنتھ" بھی کہہ دیا جاتا تھا۔"٦

یعنی پرانے لوگ گرنتھ صاحب اور پوتھی صاحب دونوں نام ہی گرنتھ صاحب کے بلاتے تھے۔ "گورو گرنتھ صاحب" گورو گوبند سنگھ جی کے کافی عرصہ بعد مثلوں کے زمانہ میں شروع اور "گورو بابا" تو اس کے بھی بعد۔ ۷

(۱۳)

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کا عنوان

گوروگرنتھ صاحب میں سکھ گوروصاحبان کے نام پر جس قدر بھی کلام درج ہے، اس کے آخر میں نانک کا لفظ بطور تخلص کے استعمال کیا گیا ہے۔ البتہ اس میں یہ تخصیص کرنے کے لیے کہ کونسی بانی کس گورو کی بیان کردہ ہے، اس پر محلہ ۱، محلہ ۲، محلہ ۳، محلہ ۴، محلہ ۵، محلہ ۹ کے عنوان دیے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:

"گوروارجن دیو جی اور باقی تمام گوروصاحبان نے جن کی بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے، اپنا تخلص نانک رکھا۔ شردھا میں یگانگت پیدا کرنے کے لیے ایسا کیا گیا۔"[1]

ایک اور صاحب نے اس بارے میں یہ کہا ہے کہ:

"گوروصاحبان کی بیان کردہ بانی میں صرف نانک نام ہی آتا ہے۔ یہ تفریق کرنے کے لیے کہ یہ کس گورو جی کا بیان کردہ شبد ہے، محلہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔"[2]

ایک اور سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:

"گوربانی میں گوروصاحبان نے اپنے لیے محلہ لفظ استعمال کیا ہے اور محلہ کے آخر میں جو ہندسہ ہے، اس سے اس گوروصاحب کا نام سمجھنا چاہیے مثلاً محلہ ۱ گورونانک جی، محلہ ۹ گوروتیغ بہادر جی۔"[3]

اور بھی سکھ ودوانوں نے سکھ گوروصاحبان کی بانی کے عنوان کے بارے میں یہی بیان کیا ہے۔[1]

یہ محلہ لفظ سکھ گوروصاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کے لیے عنوان کے طور پر کیوں تجویز

کیا گیا ہے؟ اس بارے میں سکھ ودوانوں کے دومختلف خیالات ہیں۔ایک خاصہ طبقہ تو ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کے نزدیک سکھ گوروصاحبان نے اس خیال کے پیش نظر کہ:

(۱) ٹھاکرایک سبائی نار ۲

(۲) ہم سبھ کیری داس داسیاں چاخصم ہمارا ۳

(۳) ہرمیرد پرہوں ہرکی بریا ۴

(۴) اس جگ میں پورکھ ایک ہے۔

ہور سگلی نار سبائی ۵

اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کو مرد یا خاوند اور خود کو عورت کے روپ میں بیان کیا ہے۔اس نے اپنے لیے محلہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔محل سنسکرت میں عورت کو کہتے ہیں اور اس طرح محلہ ۱ کے لغوی معنی پہلی عورت کے ہیں اور محلہ ۹ کے معنی نویں عورت کے ہیں۔لیکن اصلاحی طور پر ان کے معنی پہلا گورو (نانک) اور نواں گورو (تیغ بہادر) کے ہیں۔۶

دوسرے طبقے میں ایسے لوگ شامل ہیں جن کے نزدیک اس محلہ لفظ کے معنی جائے حلول کے ہیں۔ان کے نزدیک چونکہ ہر ایک گورو میں گورونانک کی روح ہی حلول کرگئی تھی، اس لیے ان کے کلام میں "محلہ" لفظ بطور عنوان کے استعمال کیا گیا ہے۔ایسے لوگوں کے نزدیک محلہ لفظ کو ایک سنسکرت لفظ تسلیم کر کے اس کے معنی عورت کرنا درست نہیں۔ چنانچہ پروفیسر صاحب سنگھ صاحب نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے:

"گوروگرنتھ صاحب میں شبد محل، محل اور محلہ کئی مرتبہ آتے ہیں۔ایک دو مقامات کے علاوہ کسی جگہ بھی ان کا تلفظ محل اور محلہ نہیں ہے۔پس جب یہی "محلہ" شبد گوروصاحبان کے حق میں استعمال ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس کا تلفظ خاص طور پر محلہ کرنا غلط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"محلہ" لفظ کو سنسکرت کا محلہ ظاہر کر کے اس کے معنی "عورت" کرنا بالکل ہی غلط ہے۔ کیونکہ کئی جگہ اس کے ساتھ "پہلا" اور "تیجا" وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جو مذکر کا صیغہ ہیں۔"۱

آگے چل کر پھر یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"گوروصاحبان کی بانی میں نام صرف نانک ہی آتا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ فلاں بانی کس گوروکی ہے شبد "محلہ" استعمال کیا گیا ہے۔جس کے معنی "شخصیت" "جسم"۔۔۔۔۔۔۔وغیرہ ہے۔"۲

ایک اور کتاب میں اسی وددان نے اس بارے میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔۳

(۱۴)

بھگت بانی

گوروگرنتھ صاحب میں سکھ گوروصاحبان کے علاوہ اور لوگوں کا کلام بھی شامل ہے جسے عام طور پر بھگت بانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان بھگتوں میں متعدد ایسے بھگت شامل ہیں جو سکھ گوروصاحبان سے بہت عرصہ پہلے گزر چکے ہیں اور ان کے خیالات وعقائد بھی ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے۔ اگر ایک کرشن کا ماننے والا ہے تو دوسرا اس کا رد کرنے والا ہے۔ ایک مسلمان ہے تو دوسرا ہندو۔ جن بھگتوں کا کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) بھگت کبیر	(۲) بھگت نامدیو	(۳) بھگت روداس	(۴) بھگت دھنا
(۵) بھگت جے دیو	(۶) بھگت برمانند	(۷) بھگت بیتی	(۸) بھگت بھیکھن
(۹) بھگت پیپا	(۱۰) بھگت سورداس	(۱۱) بھگت ترلوچن	(۱۲) بھگت رامانند
(۱۳) بھگت سدھنا	(۱۴) بھگت سین	(۱۵) بھگت فرید[۱]	

بعض سکھ ودوانوں کا یہ بھی بیان ہے کہ بھگت بانی میں بعض ایسے بھی شبد ہیں جو اصل میں کسی اور کے بیان کردہ ہیں۔[۲]

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد قلمی نسخوں میں ان بھگتوں کے علاوہ میراں بائی کے بعض شبد بھی درج ہیں جیسا کہ پروفیسر شیوسنگھ جی ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی (لنڈن) کا بیان ہے:

"گوروگرنتھ صاحب کے متعدد نسخوں میں میراں بائی کے شبد بھی درج ہیں۔"[۳]

(۱۵)
گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے سے قبل بھگت بانی کی حالت

بھگتوں کے نام پر جو بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے، گورو گرنتھ میں درج ہونے سے قبل اس کی بھی بہت ابتر حالت تھی۔ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:

"گورو گرنتھ صاحب کی جلد تیار ہونے سے قبل نہ صرف یہ کہ سکھ گورو صاحبان کے کلام کی ہی ابتر حالت تھی بلکہ بھگت بانی میں بھی جیسا کہ ہمیں امید کرنی چاہیے، گڑبڑ مچی ہوئی تھی۔ ایک بھگت کا کلام دوسرے بھگت کے نام پر لوگوں میں مشہور تھا۔ یہی حال میں نے مرہٹے بھگتوں کی بانی کا دیکھا ہے۔ نام دیو کے پدے تکارام کے نام پر اور تکارام کے ایک ناتھ یا رام داس کے نام پر مشہور ہیں۔"[۱]

اس سلسلے میں ایک اور ودوان نے یہ لکھا ہے کہ:

"بھگتوں کی بیان کردہ بانی اور بھی بہت ملتی ہے جو اُن کے چیلوں نے ان کے نام پر خود بنائی ہے اور اُن کی بانی میں شامل کر دی ہے۔"[۲]

یعنی:

"بھگتوں کو شہرت دینے کے لیے بعد میں بھی ان کے نام پر ان کے عقیدت مندوں نے بانیاں بنائی ہیں۔"[۳]

گورو ارجن جی نے بھی بھگت بانی میں مناسب ردوبدل کیے ہیں۔[۴]

بھگت بانی کی ترتیب

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی کسی ترتیب کے ماتحت جمع نہیں کی گئی بلکہ گورو ارجن جی نے جس طرح چاہا درج کروادیا۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ جی نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"بھگتوں کے شبدوں کو آگے پیچھے رکھنے میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی۔ جس ترتیب سے لکھے ہوئے ملے ویسے ہی درج کروادیے گئے۔"[1]

سردار موصوف نے اس بے ترتیبی کی وضاحت میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"کئی راگوں میں نام دیو کے شبدوں کے درمیان میں روداس کا شبد آ گیا یا کبیر جی کے شبد پہلے آ کر پھر نام دیو کا شبد درج ہے اور کبیر کے مزید شبد نام دیو کے شبد کے بعد ہیں۔ یہ نہیں کہ مضمون کے تعلق کی بنا پر ایسا کیا گیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ اوراق پر شبد لکھے ہوئے تھے۔ بھائی گورداس جی سے بول کر لکھواتے وقت کوئی ورق اوپر نیچے ہو گیا اور اسی ترتیب سے گرنتھ صاحب میں درج کیا گیا۔"[2]

بھگت بانی کی یہ بے ترتیبی سکھ گورو صاحبان کی بانی میں بھی موجود ہے۔ گو عموماً یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کی بانی کے بعد بھگت بانی کو جگہ نہ دی جائے۔ لیکن اس کے باوجود کئی مقامات پر سکھ گورو صاحبان کی بانی کے درمیان میں بھی بھگتوں کے شلوک یا شبد درج ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"گوجری کی وار محلہ ۳۔۔۔۔۔ ہر ایک پوڑی کے ساتھ دو دو شلوک ہیں اور شلوک بھی تمام محلہ ۳ کے ہیں۔ لیکن اب دیکھو پوڑی ۱۴ اس کے ساتھ پہلا شلوک کبیر جی کا ہے اور دوسرا گورو امرداس جی کا۔۔۔۔۔
بہاگڑے کی وار محلہ ۴ کی پوڑی ۱۷ کے ساتھ پہلا شلوک کبیر جی کا ہے اور یہ گورو ارجن جی نے خود ہی درج کیا ہے۔
رام کلی کی وار محلہ ۳ کی پوڑی ۲ بھی اسی نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ اس کے

ساتھ کا پہلا شلوک بھی کبیر جی کا ہے۔۔۔۔گوجری کی وار محلہ ۳ بہا
گڑے کی وار محلہ ۴ اور رام کلی کی وار محلہ ۳ میں کبیر جی کے تین شلوک
ہیں۔اور یہ گورو ارجن جی نے خود درج کیے ہیں۔"۱

بھگت بانی گورو ارجن جی نے کیونکر حاصل کی؟

گورو ارجن جی نے یہ بھگت بانی کیونکر حاصل کی، اس بارے میں سکھ دوانوں کے بہت مختلف اور متضاد خیالات ہیں، جو ہم ذیل میں درج کیے دیتے ہیں:

(۱) سکھوں کا ایک گروہ جن میں اکثر پراچین خیال کے سکھ مصنفین شامل ہیں، یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے اپنی روحانی طاقت کو استعمال میں لا کر سکھ گورو صاحبان سے برسوں قبل فوت شدہ بھگتوں کی ارواح کو عالم برزخ سے بلا لیا تھا اور ان سے براہ راست یہ بانی سنی تھی، جسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا۔۲ اور یہ طریق گورو ارجن جی نے اس لیے اختیار کیا تھا کہ کسی قسم کی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔اور ہر ایک بھگت کی بانی کی درستی خود ان سے کروالی جائے۔۱ اور ایک دن بھائی گورداس نے ان بھگتوں کے درشن بھی کیے تھے ۲ اور بعض مورخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ دوسرے سکھوں نے بھی ان بھگتوں کو دیکھ لیا تھا۔۳

بھگت بانی کے حصول سے متعلق اس روایت کو خود سکھ ودوانوں نے غلط اور بے بنیاد تسلیم کیا ہے۔۴

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھگت خود آ کر بانی لکھاتے رہے۔سو عالم برزخ
سے آ کر بے شک لکھائی ہو۔یہ خاکی جسم اس وقت ان کے نہیں تھے۔
پس یہ بات تسلیم کرنے کی بجائے پوتھیوں سے لکھ لی مان لینا اچھا ہے۔"۵

(۲) بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج بھگت بانی اصل میں گورو ارجن جی کی تصنیف ہے۔انھوں نے خود ہی ان بھگتوں کے نام اچارن کی ہے۔۶

اس کے برعکس پنڈت نارائن سنگھ گیانی وغیرہ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ اس خیال نے کہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے خود تصنیف کر کے بھگتوں کے نام پر درج کی ہے، سکھوں

کی عقیدت کو ہلا دیا ہے۔ ۷ پروفیسر صاحب سنگھ نے بھی اس بات کو ناپسند کیا ہے۔ ۸

(۳) اکال تخت کے میت جتھیدار کے بیان کے مطابق بھگت بانی گوروگرنتھ صاحب کے مرتب ہونے سے قبل تحریری طور پر موجود تھی۔ ۱ ایک اور وِدوان کا بیان ہے کہ یہ لکھی لکھائی بانی گورو ارجن کو ان بھگتوں کے چیلوں سے مل گئی ہوگی۔ ۲ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھگت بانی موہن جی کی پوتھیوں میں موجود تھی۔ گورو ارجن جی نے اسے وہاں سے گوروگرنتھ صاحب میں درج کروایا دیا تھا۔ ۳

اس سلسلے میں سکھ وِدوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بھگتوں کے نام پر جو بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ ہے، وہ کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں۔ ۴ ایک فریق اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ گورو ارجن جی نے یہ بانی چونکہ ان بھگتوں سے براہ راست حاصل کی تھی، اس لیے وہ کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔ ۵ دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ بانی گورو جی نے خود ان کے نام پر تصنیف کی ہے، اس لیے وہ کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتی۔ ۶

(۴) سکھ کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ یہ بھگت بانی گورو ارجن نے ان بھگتوں کے عقیدت مندوں سے زبانی سن کر گوروگرنتھ صاحب میں درج کروائی تھی اور یہی وجہ ہے کہ یہ بھگت بانی ان بھگتوں کی طرف منسوب شدہ کتب سے مختلف ہے۔ ۷

(۵) بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی بھائی گورداس جی کاشی (بنارس) سے لائے تھے اور گورو جی سے گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا۔ ۸

اس سلسلے میں ایک سکھ وِدوان کا یہ بیان ہے کہ تاریخی طور پر یہ ثابت نہیں کہ بھائی گورداس جی بھگت بانی بنارس سے لائے تھے۔ ۱ ایک صاحب کا بیان ہے کہ بھائی گورداس کے بنارس جانے سے قبل بھگت بانی پنجاب میں آ چکی تھی۔ ۲

(۶) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھگت بانی گورو نانک جی نے خود ہی اپنے سفروں کے دوران میں جمع کی تھی۔ گویا کہ گورو ارجن جی نے گورو نانک کی جمع شدہ بھگت بانی ہی گرنتھ صاحب میں درج کروا دی تھی۔ ۳

(۷) گیان بھگوان سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ جب گورو ارجن جی گوروگرنتھ صاحب

مرتب کروا رہے تھے تو سب بھگت آپ کے پاس آئے اور انھوں نے اپنا اپنا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج کرنے کی درخواست کی۔ گورو جی نے فرمایا کہ نئی بانی اچارن کرو، سابقہ بانی درج نہیں کی جائے گی۔ اس پر انھوں نے نئی بانی اچارن کی جسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دیا گیا۔ ۴

(۸) موجودہ زمانے کے سکھوں میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے گرنتھ میں درج نہیں کی تھی بلکہ یہ ان کی وفات کے بعد ان کے دشمنوں پرتھی چند وغیرہ نے ان کی منشا کے خلاف گرنتھ صاحب میں درج کروا دی تھی۔ ۵

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھگت بانی بھائی بنوں نے گورو گرنتھ صاحب میں درج کی تھی۔ ۶

سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس خیال کی تردید کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کہنا کہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے درج نہیں کروائی تھی، خلافِ حقیقت ہے۔ ۱

بھگت بانی کی صحت و ترتیب

گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی کی موجودہ صورت گورو ارجن جی کی اصلاح یافتہ ہے۔ ۲ اور اس کی یہ ترتیب بھی ان کے ذریعے ظہور میں آئی ہے اور اس ترتیب میں کہیں کہیں بے ترتیبی بھی موجود ہے جو سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے۔ ۳

مشہور سکھ مصنف گیانی گیان سنگھ جی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ گورو ارجن جی نے بھگت بانی کی زبان میں کئی جگہ تبدیلیاں کی ہیں۔ ۴

ایک ودوان نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب کو مرتب کرتے وقت بھگتوں کی بانی میں ان کے خیالات کو مدنظر رکھ کر بہت کچھ ردو بدل کیا ہے۔" ۵

بھگت بانی کا مضمون

جن بھگتوں کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے، ان کی تعداد اور ان کے بیان کردہ عقائد و خیالات کے بارے میں بھی سکھ ودوانوں میں اختلاف ہے۔ پرنسپل جودھ سنگھ نے ان کی

تعداد ۱۵ بیان کی ہے۔۲ پنڈت تارا سنگھ جی کے نزدیک سولہ بھگتوں کا کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے۔ ان کے نزدیک یہ سولہواں بھگت میراں بائی ہے۔۱ گیانی گیان سنگھ جی نے اور بعض دوسرے سکھ ودوانوں نے بھی میراں بائی کا کلام گوروگرنتھ میں درج تسلیم کیا ہے۔ ۲ موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں میراں بائی کا کوئی شبد درج نہیں ہے۔ البتہ گوروگرنتھ صاحب کے قلمی اور چھاپا پتھر کے نسخوں میں میراں بائی کا ایک شبد ضرور موجود ہے۔ ۳

بعض سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بھگت بانی میں بیان کردہ عقائد اور خیالات سکھ گوروصاحبان کے بیان کردہ کلام سے بہت مختلف ہیں۔ ۴ اس کے برعکس ایسے سکھ ودوانوں کی بھی کمی نہیں کہ جن کے نزدیک بھگتوں کی بیان کردہ بانی سکھ گوروصاحبان کے عقائد اور خیالات کے عین مطابق اور ان کی ترجمانی کر رہی ہے۔ ۵

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا یہ بھی بیان ہے کہ:

"شیخ (فرید) جی کی بانی میں کہیں کہیں بھگتی کے رنگ میں رنگے ہوئے خالص اسلامی سدھانت بھی جھلک دے رہے ہیں۔ اور پل صراط، نماز، ملک، مسجد وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ ان کا تعلق سکھ دھرم کے سدھانتوں سے نہیں ہے۔"۶

(۱۶)

بھگت بانی میں متضاد شبد

ذیل میں ہم چند ایک ایسے شبد بھگت بانی سے پیش کرتے ہیں جن سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ بھگت بانی میں تضاد پایا جاتا ہے:

اوتار پوجا کی تائید اور اوتار پوجا کی مذمت

بھگت بانی میں ایسے شبد بھی درج ہیں جن میں اوتار پوجا کی تائید کی گئی ہے اور رام چندر اور سری کرشن وغیرہ اوتاروں کو خدا تعالیٰ کا درجہ دیا گیا ہے جیسا کہ:

دھن دھن رام بین باجے مدھر مدھر دھن انہت باجے
دھن دھن سیگھا روما ولی دھن دھن کرشن اوڑھے کاملی
دھن دھن تو ماتا دیو کی جہہ گرہ رتیا کملا وتی
دھن دھن بن کھنڈ بندرابناں جہہ کھیلے سری نارائنا
بین بجاوے گو دھن چرے نامے کا سوامی انند کرے ا

اس شبد میں سری کرشن ہی کی الوہیت کا اقرار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی میں اور بھی متعدد مقامات پر اوتاروں کی مدح سرائی کی گئی ہے اور کرشن کی تعریف کے گیت گائے گئے ہیں۔ ۲

اس کے برعکس بھگت بانی میں ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں کرشن جی اور رام چندر جی کی الوہیت کا رد کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

تم جو کہت ہو نند کو نندن نند سو نندن کا کورے
دھرن اکاش دسو دس ناہی تب ایہہ نند کہا تھورہے ا

یعنی تم نند کے بیٹے کرشن کو تو الوہیت کا مرتبہ دے رہے ہو، نند کے باپ کو کیا قرار دو گے۔

اور جب یہ آسمان و زمین نہیں تھے اس وقت تمھارا یہ نند کا بیٹا کرشن کہاں تھا۔

رام چندر کے بارے میں بھگت بانی میں یہ مرقوم ہے:

پانڈے تمرا رام چند سو بھی آوت دیکھا تھا

راون سیتی سر بر ہوئی گھر کی جوئے گوائی تھی ۲

یعنی اے پانڈے ہم نے تیرا رام چندر بھی دیکھا تھا جب اس کی راون سے لڑائی ہوئی تھی، تو اسے اپنی بیوی سے ہاتھ دھونے پڑے تھے۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہی بھگت سری رام چندر جی کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں کہ:

جسرتھ رائے نند راجہ میرا رام چند

پرنوے نامہ تت رس امرت پیجے ۳

ایک سکھ وددوان نے نام دیو جی کے مندرجہ بالا متضاد شبدوں کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے:

"بھگت نام دیو جی کی بانی میں، جو بھگت بانی میں درج ہے، ایک سدھانت بیان نہیں ہے۔ اگر ایک جگہ رام چندر جی کی تعریف کے پل باندھے ہیں تو دوسری جگہ۔۔۔۔۔۔۔رد کر رہے ہیں۔"۴

بت پرستی کی تائید اور بت پرستی کی مذمت

بھگت بانی میں متعدد ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں بت پرستی کی تائید کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایسے شبد بھی درج ہیں جن میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے، جیسا کہ:

دودھ کٹورے گڈوے پانی کپل گائے نامے دوہے آنی

دودھ پیو گوبند رائے دودھ پیو سیرو من پیائے

نہیں تاں گھر کو باپ دیسائے

سوئن کٹوری امرت بھری لے نامے ہر آگے دھری

ایک بھگت میرے ہردے بسے نامو دیکھ نارائن ہسے

دودھ پیائے بھگت گھر آیا نامے ہر کا درشن پایا

اس مندرجہ بالا شبد سے متعلق ایک سکھ وددوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"مندرجہ بالا شبد میں بت پرستی کی تلقین کی گئی ہے۔ گوبند رائے سے مراد
کرشن جی ہیں۔۔۔ سکھ مذہب میں بت پرستی کا کامل طور پر رد کیا گیا
ہے۔۔۔ جہاں نام دیو جی بت پرست ہیں وہاں گورو صاحبان بت شکن
ہیں۔ ۲

خود بھگت بانی میں ایسے شبد موجود ہیں جن میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے جیسا کہ:

پاتی تورے مالنی پاتی پاتی جیو
جس پاہن کو پاتی تورے سو پاہن نرجیو

پاکھان گاؤ کے موت کینی دے کے چھاتی پاؤ
جے ایہہ مورت ساچی ہے تو گڑن ہارے کھاؤ

بھات بہت ارلا لیسی کر کرا کا سار
ابھوگن ہارے بھوگیا اس مورت کے سر چھارا

بھگت بانی کے اس شبد میں مورتی پوجا کا رد ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ بت نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، ان کی بھینٹ کی گئی چیزیں پجاری لوگ ہی ہضم کر جاتے ہیں۔

ویدوں کی تائید اور ویدوں کی مذمت

بھگت بانی میں ویدوں کا رد بھی کیا گیا ہے اور تائید بھی کی گئی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ دونوں مختلف اور متضاد باتیں ایک ہی شخصیت کی طرف منسوب کی گئی ہیں جیسا کہ:

بید کتیب کہومت جھوٹے جھوٹا سو جو نہ بیچارے ۲

یعنی ویدوں اور کتابوں کو جھوٹا مت کہو۔ جھوٹا وہ ہے جو ان پر غور نہ کرے۔ ۳

اس کے برعکس یہ بھی مرقوم ہے:

بید کتیب افتراء بھائی دل کا فکر نہ جائے ۴

یعنی اے بھائی! وید اور کتابیں جھوٹی ہیں، ان سے دل کا فکر دور نہیں ہو سکتا۔ ۵

ذات پات کی تائید اور ذات پات کی مذمت

بھگت بانی میں جن بھگتوں کی بانی درج ہے ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو ادنیٰ جاتیوں سے تعلق رکھتے تھے اور ان میں سے بعض کو تو اس بات کا بہت افسوس تھا کہ ان کی پیدائش ادنیٰ جاتی میں کیوں ہوئی، جیسا کہ مرقوم ہے:

(۱) توں براہمن میں کاشی کا جلہا　　موہے توہے برابری کیسے کے بنہے ۲

(۲) گوراں سے نمانیاں بہسن روحاں مل ا

عجیب بات:

اس سلسلے میں عجیب بات یہ ہے کہ بھگت بانی میں جہاں مردہ جلانے کی تائید کی گئی ہے اور مردہ دفن کرنے کا بھی ذکر ہے، وہاں ان دونوں کے بارے میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:

بت پوج پوج ہندو موئے ترک موئے سر نائی

اوئے لے جاریں اولے گاڈیں تیری گت دوہوں نیں پائی ۲

گویا کہ مردہ جلانا بھی ٹھیک نہیں اور مردہ دفن کرنا بھی درست نہیں۔ اس طرح خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی۔

مسجد میں جانے کی مذمت اور مسجد میں جانے کی تائید

بھگت بانی میں ایک مقام پر مسجد میں جانے کی مذمت کرنے کے لیے بیان کیا گیا ہے کہ:

ہندو پوجے دیہرا مسلمان مسیت　　نامے سوئی سویا نہ دیہرا نہ مسیت ۳

اس شبد میں بھگت نام دیو جی نے مندر کے ساتھ ہی مسجد میں جانے کی بھی مذمت کر دی ہے اور اس سلسلے میں مسلمانوں پر مسجد کی پوجا کرنے کا ایک بے بنیاد الزام بھی جڑ دیا گیا ہے۔ کوئی مسلمان کسی مسجد کی پوجا نہیں کرتا، حتیٰ کہ قرآن مجید میں بیت اللہ کی پوجا بھی ممنوع ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی ۴

یعنی مسلمان بیت اللہ کی پوجا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کا پرستار ہے۔

اس کے برعکس اسی بھگت بانی میں نماز پڑھنے کے لیے پانچ وقت مسجد میں جانا ضروری

قرار دیا گیا ہے اور جو لوگ اس کے برخلاف چلتے ہیں اور مسجد میں جانے سے گریز کرتے ہیں، انھیں کتے قرار دیا گیا ہے:

فریدا بے نمازا کُتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت (۱)

ایک سکھ وِدوان نے گوروگرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شلوک کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"مندرجہ بالا شلوک میں فرید جی اسلامی نماز پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں
اور بے نماز کو کتے کے برابر بیان کر رہے ہیں۔" ۲

اذان کی مذمت اور اذان کی تائید

بھگت بانی میں ایک مقام پر بانگ (اذان) کے متعلق یہ لغو اور فضول سا اعتراض کیا گیا ہے کہ:

کبیر ملاں منارے کیا چڑھے سائیں نہ بہرا ہوئے
جاں کارن تو بانگ دیہہ دل ہی بھیتر سوئے (۳)

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ اے ملاں، منار پر چڑھ کر اذان کیوں دیتا ہے، خدا تعالیٰ تو بہرہ نہیں ہے۔ جس کے لیے تُو اذان دے رہا ہے وہ تو تیرے دل میں ہے۔

گویا کہ اذان دینے کی غرض خدا تعالیٰ کو سنانا ہے حالانکہ اذان لوگوں کو سنانے اور نماز پڑھنے کے لیے بلانے کی غرض سے دی جاتی ہے۔ ۴

گوروگرنتھ صاحب کے دوسرے مقام پر اذان سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:

بدعمل چھوڑ کروہتھ کوزہ خدائے ایک بوجھ دیو بانگاں برگو برخوردار کھرا ۱

آرتی کی تائید اور آرتی کی مذمت

ہندوؤں میں آرتی کی رسم ایک پاکیزہ مذہبی رسم ہے۔ بھگت بانی میں اس رسم کی تائید کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

دھوپ دیپ گھرت نساج آرتی وارے جاؤں کملا پتی

منگلا ہر منگلا نت منگل راجہ رام رائے کو
اوتم ڈیرا نرمل باقی توہی نرنجن کملا پتی
رام بھگت راما نند جانے پورن پرمانند بکھانے ۲

مندرجہ بالا شبد کے متعلق ایک سکھ وِدوان کا یہ بیان ہے کہ:

"اس مندرجہ بالا شبد میں بھگت جی نے اپنے گورو گوسائیں راما نند جی کے آگے آرتی کی ہے۔۔۔۔لیکن سکھ مذہب میں۔۔۔۔۔۔بھگت والی آرتی کا رد ہے۔"۳

بھگت بانی میں آرتی سے متعلق بھگت کبیر جی کا بھی ایک شبد درج ہے۔ ۴ اس شبد کے متعلق سکھ وِدوانوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس میں گورو صاحبان کی منشاء کے خلاف آرتی کا بیان ہے۔ ۵

گورو گرنتھ صاحب میں آرتی کی مذمت میں یہ شبد درج ہے:

گگن میں تھال روچند دیپک بنے
تار کا منڈل جنک موتی
دھوپ ملیان لو پون چوکر کرے
سگل بن رائے پھولنت جوتی
کیسی آرتی ہوئے بھو کھنڈ ناتری آرتی
ان ہت شبد وا جنت بھیری ۱

تناسخ کی تائید اور تناسخ کی مذمت

ہندو دھرم کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ انسان کو یہ جنم اپنے سابقہ اعمال کے نتیجہ میں ملا ہے اور اسی طرح وہ بار بار اس دنیا میں آتا رہتا ہے اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں حیوانوں، چرندوں، پرندوں انسانوں وغیرہ کی جونوں میں جنم لیتا رہتا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

انت کال جو لچھمی سمرے ایسی چنتا میں جے مرے
سرپ جون ول ول اوترے

اری بائی گوبند نام ست بیسارے

انت کال جو استری سمرے ایسی چنتا میں جے مرے

بیسوا جون ول ول اوترے

انت کال جو لڑکے سمرے ایسی چنتا میں جے مرے

سو کر جون ول ول اوترے

انت کال جو مندر سمرے ایسی چنتا میں جے مرے

پریت جون ول ول اوترے

انت کال جو نارائن سمرے ایسی چنتا میں جے مرے

بدت تکو چن سوئے نرمکتا پتیمبر تاں کے روے وسے ۲

اس مندرجہ بالا شبد میں آواگون یعنی تناسخ کی تائید کی گئی ہے اور ایک انسان کا اپنے اعمال کے نتیجہ میں سانپ، کنچنی، سور وغیرہ جونوں میں چکر کاٹنا بیان کیا گیا ہے۔ گویا کہ پیدائش کا سلسلہ انسان کے اعمال سے وابستہ ہے۔

اس کے برعکس بھگت بانی میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:

(۱) پنچ تت مل کا یا کینی تت کہاں تے کین رہے

کرم بدھ تم جیو کہت ہو کر ہے کن جیو دین رے ا

(۲) مائے نہ ہوتی باپ نہ ہوتا کرم نہ ہوتی کائیا

ہم نہیں ہوتے تم نہیں ہوتے کون کہاں تے آئیا ۲

بھگت بانی کے ان شبدوں میں اعمال کے نتیجے میں جنم ملنے کا رد کیا گیا ہے اور اس سے تناسخ کا مسئلہ باطل ہو جاتا ہے۔

کرامات کی تائید اور کرامات کی مذمت

بھگت بانی میں بعض بھگتوں کی مختلف کرامات کا بھی ذکر ہے اور ان کا مردے زندہ کرنا، مندر کو گھمانا وغیرہ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

مردہ زندہ کرنا:

گورو گرنتھ صاحب میں بھگت نام دیو کا مردہ گائے زندہ کرنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

سلطان پوچھے سن بے ناما　دیکھوں کام تمہارے کاما
ناما سلطانے بادھلا　دیکھوں تیرو بیٹھلا
بسمل گئو دیہو جیوائے　ناتر گردن ماروں ٹھائے

- -

ناما پرنوے سیل سیل　گئو دوھائی بچھڑا میل
دودھے دوہے مٹکی بھری　لے بادشاہ کے آگے دھری ۳

یعنی نام دیو کی کرامت سے مردہ گائے زندہ ہوگئی، اس کا دودھ دوہا گیا اور دودھ کی مٹکی بھر کر بادشاہ کے سامنے پیش کی گئی۔ اس سے قبل بادشاہ نام دیو جی سے کہہ چکا تھا کہ اگر گائے زندہ نہ ہوئی تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

نام دیو کا مندر کو گھما دینا:

بھگت بانی میں نام دیو کی دوسری کرامت ایک مندر کو گھما دینا بیان کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

(۱) ہست کھیلت تیرے دیہرے آیا　بھگتی کرت نامہ پکڑ اٹھایا

- -

لے کملی چلیو پلٹائے　دیہرے پاچھے بیٹھا جائے
جیون جیون نامہ ہرگن اچرے　بھگت جناں کو دیہرا پھرے ۱
(۲) پھیر دیا دیہرا نامے کو　پنڈین کو پچھوار لا ۲

ان مندرجہ بالا شبدوں میں نامدیو کی کرامت سے مندر کا گھومنا مذکور ہے۔ جہاں تک اس قسم کی کرامتوں کا تعلق ہے گورو گرنتھ صاحب میں انھیں پسند نہیں کیا گیا۔ بلکہ سکھ ودوان تو اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ کرامتیں دکھانا سکھ گورو صاحبان کے نزدیک کوئی اچھی بات نہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:

"سکھ مذہب میں کرامتوں کا رد کیا گیا ہے اور کرامتیں دکھانے والوں کو

ناٹکی (شعبدہ باز) تسلیم کیا گیا ہے۔"۳

گوروگرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ قوم ہے کہ:

بن ناویں پہنن کھان سب باد ہے   دھگ سدھی دھگ کرمات
سا سدھ سا کرمات ہے   اچنت کرے جس دات
نانک گور مکھ ہر نام ردے دسے   ایہا سدھ ایہا کرمات۱

گوروگرنتھ صاحب میں نام دیو کے لیے تو مندر کا گھومنا مرقوم ہے لیکن کسی سکھ گورو کے لیے ایسی کسی کرامات کا ظہور میں آنا مرقوم نہیں۔ بعض سکھ ودوانوں کے نزدیک جنم ساکھیوں میں گورونانک جی کا مکہ یا کعبہ کو گھما دینا اس کی نقل میں ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

"اب غور کرو کہ مکہ پھرنے یعنی کعبہ گھومنے کا خیال کہاں سے آیا۔ صوفی فقیروں کی سوانح عمریوں میں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں، خود گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بانی میں نام دیو کے لیے مندر کا گھومنا مذکور ہے۔ ۔۔۔۔ مکہ گھومنے والی کہانی شروع سے آخر تک کیسی بناوٹی اور جھوٹی نظر آتی ہے۔ نقل بھی کی ہے تو ایسی کے پڑھ کر نقل کرنے والے کی عقل پر رونا آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ پس کہنا پڑتا ہے کہ "مکے دی گوشٹ" لکھنے والے نے نام دیو کی کہانی سرقہ کر کے اپنی بے سمجھی سے ایک بے جوڑ قصہ بنا کر لکھ دیا ہے۔"۲

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:

نانک چیٹک کیئے کو کاجا
پربھ لوگن کو آوے لاجا۳

یعنی خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو شعبدہ بازی سے سخت نفرت ہوتی ہے اور وہ اس سے ہمیشہ احتراز کرتے ہیں۔

کیا گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی ان بھگتوں کی اپنی بیان کردہ ہے

گوروگرنتھ صاحب میں ان بھگتوں کے نام پر جو بانی درج ہے، ان کے اصل مصنفین کون ہیں؟ اس بارے میں سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ سکھوں کا ایک طبقہ یہ خیال پیش کرتا ہے کہ بھگت بانی اصل میں گوروارجن کی اپنی تصنیف ہے۔ انھوں نے خود ہی ہر ایک بھگت کے نام پر بانی اچارن کر کے گوروگرنتھ صاحب میں درج کی تھی۔ اس کے علاوہ سکھ ودوانوں کے اور بھی اختلافات ہیں۔

فرید کی بانی

گوروگرنتھ صاحب میں بھگت فرید جی کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ یہ بھگت فرید جی کون تھے؟ اس بارے میں سکھ ودوانوں میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فرید حضرت بابا فرید شکر گنج تھے۔ ان کا بیان کردہ کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج کیا گیا ہے۔ [1] اس کے علاوہ سکھوں میں ایسے ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گوروگرنتھ صاحب میں فرید کے نام پر درج شدہ بانی شیخ ابراہیم کی ہے جنھیں سکھ لٹریچر میں شیخ برہم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور یہ بابا نانک صاحب کے ہم عصر تھے۔ [1] اس کے علاوہ فرید جی کی بانی سے متعلق سکھ ودوانوں کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ فرید شکر گنج اور شیخ برہم دونوں کی ملی جلی بانی ہے۔ [2] لیکن اس میں کون سا حصہ فرید شکر گنج کا ہے اور کون سا حصہ شیخ برہم کا ہے، اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی جاتی۔

کبیر جی کی بانی

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی میں سب سے زیادہ حصہ بھگت کبیر کی بانی کا

ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کبیر جی کے نام پر درج شدہ شبدوں اور شلوکوں کی تعداد بعض سکھ گورو صاحبان کی بیان کردہ بانی سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ ۳

اس کے علاوہ بھگت کبیر کے بیان کردہ شبدوں کی تعداد بھی مختلف بیان کی جاتی ہے۔ ایک صاحب کے نزدیک کبیر جی کے کل شبد ۵۳۴ ہیں۔ ۴ لیکن دوسرے وِدوان کے نزدیک ان کی تعداد ۴۱۴ ہے۔ ۵

بھگت کبیر جی بنارس کے باشندے تھے اور ان کی زبان پنجابی نہیں تھی۔ ۶ لیکن گورو گرنتھ صاحب میں ان کی جو بانی درج ہے، اس میں پنجابی پن بہت غالب ہے۔ یہ پنجابی پن کیسے پیدا ہو گیا، اس بارے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ ان کے پنجابی چیلوں کے ذریعہ آیا ہے جن سے سن کر یہ بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج کی گئی۔ ۷ ایک صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ زبان کی یہ تبدیلی گورو ارجن نے خود کی تھی۔ ۱۱ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کبیر کی بانی گورو ارجن جی کے پاس اصل حالت میں نہیں پہنچی بلکہ اس پر پنجابی پن کا بہت غلبہ ہو گیا تھا جو ان کے پنجابی چیلوں کے ذریعے اس میں آیا۔

سردار جی بی سنگھ جی نے اس بارے میں بالتفصیل یہ بیان کیا ہے کہ:

"کاشی، ناگری پر چارنی سبھا کی طرف سے ایک کتاب کبیر گرنتھاولی کے نام پر شائع ہوئی ہے۔ اس کا منبع اور مخزن کبیر جی کے دو ہندی قلمی نسخے ہیں جن میں سے ایک ۱۵۶۱ بکرمی (۱۵۰۴ء) اور دوسرا ۱۸۸۱ بکرمی (۱۸۲۴ء) کی نوشت ہے۔۔۔۔ گورو گرنتھ صاحب میں جتنی بانی کبیر جی کے نام پر درج ہے، اس میں سے بہت تھوڑی اور وہ بھی کافی فرق کے ساتھ ان دونوں نسخوں میں موجود ہے۔۔۔۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۵۶۱ بکرمی (۱۵۰۴ء) والے نسخے کے بعد ستر اسی برس میں یہ تمام بانی کبیر جی کے نام پر وضع ہو کر کبیر پنتھیوں میں شہرت پا چکی تھی، جہاں سے پہلے بابا موہن کی پوتھیوں میں اور بعد میں گورو گرنتھ صاحب میں درج کی گئی۔ اس عرصہ میں کئی کرامتیں اور دوسری کہانیاں وضع کی جا چکی تھیں۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب میں درج شدہ کبیر کے شبدوں سے

واضح ہوتا ہے کہ:

گنگا گوسائیں گہر گنبھیر زنجیر باندھ کر کھرے کبیر
گنگا کی لہر میری ٹوٹی زنجیر مرگ چھالا پر بیٹھے کبیر

نام دیو پر کسی مسلمان بادشاہ کی طرف سے ظلم کیے جانے والی کہانی کو کبیر جی کے نام پر جڑ دیا گیا ہے۔ اور سکندر لودھی کے راج میں ایک بدھن نام کے کبیر پنتھی سادھو کو سکندر کے مروا دینے سے سکندر کا نام کبیر کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:

پہلے درشن مگھر پائیو پُن کاشی بسے آئیو

دوسری کہانیوں میں کبیر جی کی پیدائش کاشی (بنارس) میں مذکور ہے مگھر میں نہیں۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب میں درج شدہ مندرجہ بالا سطر سے ظاہر ہے۔[1]

الغرض خود سکھ وددوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گوروگرنتھ صاحب میں کبیر جی کے نام پر درج شدہ بانی اپنی اصلی حالت میں درج نہیں ہو سکی۔ یعنی وہ سب کی سب کبیر جی کی بیان کردہ نہیں ہے۔ اور اس میں وہ اضافے، ردوبدل اور پنجابی پن کا غلبہ بھی شامل ہے۔ جو کبیر پنتھیوں کے ذریعے اس میں شامل ہوا۔

اس لیے یہ بات یقینی ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ کبیر جی کی بانی سب کی سب کبیر جی کی بیان کردہ نہیں ہے۔ اس میں وہ تحریف بھی شامل ہے جو بعد میں کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک سکھ وددوان کا یہ بیان ہے کہ:

"معلوم ہوتا ہے کہ کبیر جی کی کراماتیں ظاہر کرنے والے شبد بعد میں ان کے چیلوں نے بنائے ہیں۔ ہندی میں لکھے گئے اصل نسخوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ الگ الگ کتابوں کی بانیوں میں فرق ہے اور پنجابی میں کیے گئے ترجمے بھی مختلف ہیں۔"[2]

سردار جی بی سنگھ نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"ایک سکھ وددوان نے ـ ـ ـ ـ ـ یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے نام پر درج شدہ بانی بھی دراصل گورو ارجن جی کی ہی بیان کردہ ہے۔[3] بعض لوگوں کے نزدیک کبیر نام کا کوئی بھگت نہیں

گزرا۔ یہ فرضی وجود ہے۔"[۴]

رامانند کی بانی

گوروگرنتھ صاحب میں بھگت رامانند کا صرف ایک شبد درج ہے جو راگ بسنت کے آخر میں ہے۔ اس کے آخر میں مرقوم ہے کہ:

رامانند سوامی رمت برھم
گور کا شبد کاٹے کوٹے کرم!

گویا کہ انھوں نے خود ہی اپنے آپ کو سوامی قرار دیا ہے جو اخلاقی لحاظ سے پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا۔ چنانچہ ایک سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"بھگت جی خود کو سوامی لکھ رہے ہیں، معلوم نہیں کہ کس خیال سے ایسا کر رہے ہیں؟ ممکن ہے کہ یہ شبد اُن کے کسی چیلے نے بنایا ہو۔ کیا رامانند جی نے اپنی تمام عمر میں صرف ایک شبد ہی اچارن کیا تھا؟"[۲]

یہ بات فی الحقیقت قابلِ غور ہے کہ کیا رامانند جی نے اپنی تمام عمر میں صرف ایک ہی شبد اچارن کیا تھا۔ اگر نہیں تو ان کے باقی شبد کدھر چلے گئے؟

اس کے علاوہ یہ بات بھی بیان کر دینے کے قابل ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ رامانند کے اس ایک شبد میں بھی صحت کا خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ کرتارپور والے گوروگرنتھ صاحب میں "رامانند" کی بجائے "رام نند" مرقوم ہے۔[۳]

اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ گوروگوبند سنگھ جی نے اس رامانند کے خیالات کی تردید میں یہ بیان کیا ہے کہ:

پن ہر رامانند کو کرا بھیس ویراگی کو جن دھرا
کنٹھی کنٹھ کاٹھ کی ڈاری پر بھ کی کریا نہ کچھو بچاری[۴]

یعنی رامانند بیراگی سادھوؤں کے فرقہ کا بانی تھ، اس نے خدا تعالیٰ کی قدرت کو شناخت نہیں کیا تھا۔

نام دیو کی بانی

گوروگرنتھ صاحب میں نام دیو کی بانی بھی درج ہے۔ یہ بھگت مہاراشٹر میں گزرا ہے جس کی اصل بانی مرہٹی زبان میں تھی۔ سکھ وِدوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ لوگوں نے نام دیو کے نام پر بھی بانی بنائی تھی اور اسے لوگوں میں نام دیو کی بانی مشہور کر رکھا تھا۔ چنانچہ ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ:

"جتنے ابھنگ نام دیو کے اپنے بنائے ہوئے ظاہر کیے جاتے ہیں وہ سب کے سب ان کے نہیں ہیں۔"[1]

بقول سکھ وِدوانوں کے نام دیو کی بانی گوروارجن جی نے نام دیو کے چیلوں سے حاصل کی تھی اور گوروصاحب تک وہ اپنی اصلی حالت میں نہیں پہنچی تھی۔ جیسا کہ ایک سکھ وِدوان نے بیان کیا ہے کہ:

"ظاہر ہے کہ رام دیو کی بانی اس کے پنتھ کے لوگوں سے ہی حاصل کی گئی ہوگی۔۔۔۔۔۔ البتہ گوروصاحب تک پہنچنے تک اس میں جو ردو بدل ناواقفیت میں ہوگئے ہوں گے، وہ الگ بات ہے۔"[2]

الغرض نام دیو کی بانی بھی اصل حالت میں گوروارجن جی تک نہیں پہنچی۔ اس سلسلے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ حقیقت بھی تسلیم کی ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں بھگت نام دیو کے نام پر درج شدہ بانی نام دیو جی کی اپنی تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ ترجمہ کی شکل میں ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

"نام دیو جی کی بانی پہلے مرہٹی زبان میں تھی۔ پھر پنجابی میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے اور متعدد مقامات پر غلط بھی لکھی گئی ہے۔"[3]

گویا کہ گوروگرنتھ صاحب میں نام دیو کے نام پر درج شدہ بانی ان کی اپنی بیان کردہ نہیں ہے بلکہ کسی نے ترجمہ کیا ہوا ہے اور وہ ترجمہ گوروصاحب نے گرنتھ صاحب میں درج کروایا ہے۔ بھگت جی کی اصل بانی ان کی مادری زبان مرہٹی میں تھی۔

جے دیو کی بانی

گوروگرنتھ صاحب میں بھگت جے دیو کے نام پر صرف دو شبد درج ہیں اور یہ بھگت گورو گرنتھ صاحب کے بھگتوں میں سب سے پرانا ہے اور اس کی تصنیف "گیت گو بند" سنسکرت میں بہت مشہور ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس بھگت کے صرف دو شبد (پہلا راگ گوجری میں اور دوسرا راگ مارو میں) درج ہیں۔ سکھ وِدوان تسلیم کرتے ہیں کہ پہلا شبد آخری سطر کے علاوہ خالص سنسکرت میں ہے اور اس کی آخری سطر پوربی ہندی میں ہے۔۱

نیز سکھ وِدوان یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی گیت گو بند سے بھی آشنا تھے، چنانچہ مرقوم ہے کہ:

مل سکھیاں منگل گاویں گیت گو بند الائے ۲

جے دیو کی تصنیف گیت گو بند کے شبد جگن ناتھ پوری وغیرہ مندروں میں روزانہ گائے جاتے ہیں۔ ۳

دوسرا شبد بقول سکھ وِدوانوں کے بہاری ہندی میں ہے جس میں بعض بنگالی الفاظ بھی شامل ہیں۔ یہ دونوں شبد جے دیو کی تصنیف میں نہیں ملتے اور نہ کسی اور کتاب میں ہی ان کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ ۴

(۱۸)

گورو گرنتھ صاحب کی بانیاں اور ان میں گورو ارجن اور دوسرے لوگوں کا بے جا تصرف

سکھ وِدوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو گرنتھ صاحب میں جو بانیاں درج ہیں انھیں گورو ارجن جی نے ضروری تبدیلیوں کے بعد درج کروایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک سکھ وِدوان سردار بدھ سنگھ جی ایگزکٹو انجینئر نے بیان کیا ہے کہ:

"گورو گرنتھ صاحب میں جو شبد دوسرے گورو صاحبان کے درج کیے گئے ہیں ان کے الفاظ ان کی درستی گورو ارجن جی کی طرف سے کی گئی ہے۔ کیونکہ بابا موہن کی پوتھی میں شبدوں کی عبارت مختلف ہے۔"[۱]

گیانی گیان سنگھ جی نے بھی "تواریخ گورو خالصہ" میں بابا موہن کی پوتھیوں کے اور گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں کے فرق تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ آپ نے ان دونوں پوتھیوں کو ملاحظہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

"ان میں گوروؤں اور بھگتوں کے شبد گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے بہت مختلف ہیں۔"[۲]

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیاں جوں کی توں درج نہیں کیں بلکہ ان میں جس جس جگہ جو جو تبدیلی مناسب خیال کی، کر دی۔

مول منتر

گوروگرنتھ صاحب کی ابتدا میں ایک مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:

ایک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر

اکال مورت اجونی سنبھو گور پرسادا

سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ مول منتر الہامی ہے جو گورونانک پر بذریعہ الہام نازل ہوا تھا۔ باباجی کا یہ الہامی مول منتر بھی گوروارجن کا اصلاح یافتہ ہے۔ یعنی گوروصاحب نے اس میں بھی مناسب تبدیلی کی تھی خواہ وہ تبدیلی چند الفاظ سے متعلق ہے، تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ مول منتر گوروگرنتھ صاحب میں اپنی اصلی حالت اور پراچین شکل میں درج نہیں ہو سکا۔ بھائی موہن جی کی پوتھیوں میں جو گوروامرداس جی نے مرتب کروائی تھیں، یہ مول منتر اس شکل میں تھا:

بابا نک . بیدی پاتشاہ دین دنی دا ٹکا

اک اونکار ست گور پرساد

سچ نام کرتار نربھو نری کار

اکال مورت اجونی سنبھو گورو پورے کے پرساد ۲

مول منتر کا یہ قدیمی پاٹھ ہے اور گوورام داس جی کا مصدقہ ہے۔ لیکن گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ مول منتر اس سے مختلف ہے۔ یہ تبدیلی گوروارجن جی نے کی تھی۔ اگر پہلا مول منتر غلط تھا اور گوروارجن جی کی اس تبدیلی کو اصلاح کا نام دیا جائے تو اس صورت میں گورورامداس اور گوروامرداس جی کی پوزیشن بھی نازک ہو جائے گی کہ انہوں نے باباجی کے مول منتر کو پوتھیوں میں غلط درج کروا دیا۔ اور دوسرے سکھ اکابرین بھی زیر الزام آجائیں گے کہ ان میں سے بھی کسی نے اس غلطی کو نوٹ نہ کیا۔ گویا کہ ساری کی ساری قوم ہی غلطی میں مبتلا رہی۔ دوسری صورت میں

اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ گورو ارجن جی نے اس میں تبدیلی کی۔ گویا کہ گورو گرنتھ صاحب کی ابتداء ہی تحریف سے کی گئی اور مشہور سکھ ودوان پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی کو اس امر کا اعتراف ہے کہ گورو ارجن جی نے مول منتر میں تبدیلی کی تھی۔ ۱

گورو ارجن جی کے بعد بعض دوسرے سکھ گورو صاحبان کی طرف سے اس میں کچھ نہ کچھ ترمیمیں کی جاتی رہیں۔ چنانچہ گیانی ٹھاکر سنگھ جی کا بیان ہے کہ گورو تیغ بہادر جی نے ۱۷۳۲ بکرمی میں آنند پور میں ایک گورو گرنتھ صاحب پر اپنے ہاتھ سے مول منتر لکھا اور اس میں "اجونی سیبھنگ" کی بجائے "اجونی سنبھو" درج کر دیا۔ ۲

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ مول منتر میں سکھ گورو صاحبان نے وقتاً فوقتاً تبدیلی کی ہے۔ گورو ارجن جی کی ترمیم کے بعد گورو تیغ بہادر کا تبدیلی کرنا سکھ ودوانوں کو مسلم ہے۔ اس تبدیلی کے علاوہ گورو ارجن جی نے اس مول منتر کو گورو گرنتھ صاحب میں اور بھی کئی مختلف شکلوں میں درج کیا ہے۔ یہ مختلف شکلیں کس حکمت کے ماتحت درج کی گئیں، اس پر کسی بھی ودوان نے کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مختلف شکلیں کاتب صاحبان کی لاپرواہی کا نتیجہ ہوں۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کے کوئی قدیمی قلمی دو نسخے اس مول منتر کے بارے میں آپس میں مطابقت نہیں رکھتے۔ ۳

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں بعض مقامات پر یہ مول منتر مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کیا گیا ہے کہ:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد ۴

مول منتر کی یہ شکل بقول پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی گورو گرنتھ صاحب میں صرف ۹ بار درج ہے۔ ۱ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس کی تعداد ۸ بیان کی ہے۔ ۲ اور گورو گرنتھ صاحب کے موجودہ نسخوں میں اس کی تعداد ۹ ہی ہے۔ ۳ ممکن ہے کہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے جس گورو گرنتھ صاحب کو مدنظر رکھا ہو اس میں یہ مول منتر ۸ بار ہی درج ہو۔ ورنہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی ایسا ودوان تعداد بیان کرنے میں ایسی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

یہ مول منتر صرف گورو گرنتھ صاحب میں ہی مرقوم ہے۔ گورو گرنتھ صاحب سے باہر اس کے لکھنے کا کوئی رواج نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اس مول منتر کی ایک اور شکل بھی گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے جو یہ ہے:

ایک اونکار ست نام گور پرساد۵

ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے مول منتر کی اس شکل کونظر انداز کر دیا ہے۔شاید اس کی وجہ بھی یہی ہو کہ ڈاکٹر چرن سنگھ صاحب کے پاس جو گوروگرنتھ صاحب ہو اس میں مول منتر کی یہ شکل موجود نہ ہو۔ یہ مول منتر موجود مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں صرف دو جگہ درج ہے۔اس کے علاوہ اس مول منتر کی ایک اور شکل بھی ہے جو اس طرح ہے:

ایک اونکار ست گور پرساد۴

یہ مول منتر سب سے زیادہ تعداد میں درج ہے۔ایک سکھ ودوان نے اس کی تعداد ۵۲۵ بیان کی ہے۔اور دوسرے ودوان کے نزدیک یہ مول منتر ۵۲۶ مرتبہ درج ہے۔ ۷

اس کے علاوہ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ مول منتریوں بھی درج ہے:

ایک اونکار ست گور پرساد

ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر

اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد۱

اور بعض قلمی نسخوں میں گوروگوبند سنگھ جی کے ہاتھوں کا لکھا ہوا مول منتر اس طرح درج ہے:

"ایک اونکار

گوروست

ست نام کرتا پورکھ" ۲

اس کے علاوہ بعض قلمی نسخوں میں گوروہرگوبند جی کا نوشتہ مول منتر یہ ہے:

اک اونکار ست نام

واہگورو جی سری ۳

گوروگوبند سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ مول منتر اس طرح بھی درج کیا ہے:

اک اونکار ست گورو

ست نام پورکھ ۴

نیز گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں (جو ۱۸۶۹ بکرمی کی نوشت ہے) مول منتریوں درج ہے:

اک اونکارست نام کرتا پورکھ نربھو گور پرساد ۵

مول منتر کی یہ شکل بھی دوسرے مول منتروں سے کچھ مختلف ہے۔

اس کے علاوہ بھائی ہرداس جی کے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب میں جسے (شرومنی پر بندھک کمیٹی خاص اہمیت دے رہی ہے) گوروتیغ بہادر کے ہاتھوں کا لکھا ہوا مول منتریوں ہے:

اک اونکار گور ست نام کرتا پورکھ نربھو
نرویر اکال موت اجونی سیبھنگ گور پرسادا

اس کے علاوہ اس مول منتر کی حد بندی میں بھی سکھ ودوانوں کو اختلاف ہے۔ بعض لوگ اسے گور پرساد تک تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے:

"اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سبھنگ گور پرساد

جپ آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔ کئی لوگ گور پرساد تک ہی مول منتر سمجھتے ہیں۔"۲

ایک اور ودوان نے یہ لکھا ہے کہ:

"خالصہ پنتھ کے مول منتر کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ جس وجہ سے بعض بھائی تو اک اونکار ست نام سے لے کر سیبھنگ تک بتاتے ہیں اور بعض اک اونکار ست نام سے لے کر نانک ہوسی بھی سچ تک ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگ اک اونکار کو اک اوانکار یا اک اونگ پڑھتے ہیں۔"۳

جپ جی

گوروگرنتھ صاحب میں مول منتر کے معابعد جو بانی درج ہے اسے سکھوں میں "جپ جی" یا "جپ نشان" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اسے یہ نام کس بنا پر دیا گیا ہے، اس بارے میں سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ سکھوں کا ایک طبقہ تو یہ خیال کرتا ہے کہ "مول منتر" میں "گور پرساد" کے بعد جو "جپ" لفظ درج ہے، وہ چونکہ اس بانی سے قبل ہے اس لیے وہ اس کا نام یا عنوان ہے۔ ا دوسرے طبقہ کے لوگوں کے نزدیک اس "جپ" کا تعلق آگے درج شدہ بانی سے نہیں بلکہ پہلے لکھے ہوئے مول منتر سے ہے۔ اور اس جپ کے ذریعے اس مول منتر کو بار بار پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ:

"اصل مقصد اس "جپ" سے اس بانی کا نام نہیں گوروگرنتھ صاحب کے طریق کے مطابق "جپ" لفظ کسی جگہ بھی بانی کے نام کے طور پر نہیں آیا۔"[۲]

ان کی طرف سے اپنے اس خیال کی تائید میں دلائل بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ گوروگرنتھ صاحب میں جس قدر بھی بانیوں کے نام درج ہیں وہ ہمیشہ مول منتر سے پہلے درج کیے گئے ہیں۔ مثلاً: سودر، سکھمنی وغیرہ لیکن یہاں "جپ" لفظ مول منتر کے بعد لکھا گیا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ اس بانی کا نام نہیں بلکہ مول منتر کو بار بار پڑھنے کے لیے تلقین کر رہا ہے۔

دوم یہ کہ گوروگرنتھ صاحب کی بانیوں کے جو نام تجویز کیے گئے ہیں وہ ان بانیوں میں استعمال شدہ الفاظ سے ہی اخذ کیے گئے ہیں۔ لیکن "جپ" لفظ اس بانی میں کسی جگہ بھی استعمال نہیں ہوا۔ اس لیے اسے اس بانی کا نام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ا

جہاں تک ان دلائل کا تعلق ہے ان کا رد کیا جانا آسان نہیں۔ کیونکہ یہ گوروگرنتھ صاحب درج شدہ تمام بانیوں کے عین مطابق ہیں۔

اس سلسلے میں سکھ وِدوانوں میں یہ بھی ایک بحث ہے کہ اگر "جپ" لفظ کو اس بانی کا نام تسلیم کیا جائے تو پھر بھی یہ ماننا پڑے گا کہ یہ نام اسے گورو ارجن جی نے دیا ہے نہ کہ بابا نانک نے کیونکہ ان کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ باقی تمام بانیوں کے نام گورو ارجن جی کے ہی تجویز کردہ ہیں۔ ان سے قبل ان بانیوں کو ان ناموں سے یاد نہیں کیا جاتا تھا۔ اس سے یہ لازم آئے گا کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے سے قبل اس بانی کو "جپ جی" کے نام سے موسوم نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ "جپ" لفظ اس بانی میں پہلے سے موجود ہے اور اس کا تعلق بانی سے نہیں بلکہ مول منتر سے ہے۔ ۲

گورو گرنتھ صاحب میں جس قدر بھی بانیاں درج ہیں ان پر عموماً محلہ ۱ محلہ ۲ اور ۳ وغیرہ کے عنوان درج ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بانیاں کس کس کی بیان کردہ ہیں۔ ہاں چند ایک بانیاں ایسی بھی موجود ہیں جن پر کسی اچارن کرنے والے کا نام نہیں۔ ان میں سے ایک بانی یہ "جپ جی" بھی ہے۔ جہاں تک اس بانی کا تعلق ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوا کہ یہ کس کی بیان کردہ ہے، تاہم سکھ لوگ عموماً اسے گورو نانک جی کی بیان کردہ ہی تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے:

> "خواہ اصل بانی پر گورو گرنتھ صاحب کی دوسری بانیوں کی طرح بانی بیان کرنے والے کا نام درج نہیں تاہم یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اس بانی کے بیان کرنے والے گورو نانک جی ہی تھے۔" ۳

اس بانی کی ابتدا میں ایک شلوک درج ہے جو "جپ" لفظ کے بعد دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ ہوسی بھی سچ ۱

گورو گرنتھ صاحب کا دوسری جگہ یہی شلوک سکھمنی کی ۱۷ ویں پوڑی سے قبل درج کیا گیا ہے اور سکھمنی گورو ارجن جی کی بیان کردہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ شلوک گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر ہوتا ہے۔ ۴ اب یہ بات وثوق سے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ شلوک گورو نانک جی کا بیان کردہ ہے یا گورو ارجن جی کا، کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کی ابتداء میں یہ اس بانی میں شامل ہے جسے سکھ بابا نانک کی تسلیم کردہ کرتے ہیں۔ اور سکھمنی پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے جو اس بات کی علامت ہے

کہ سکھمنی کے بیان کرنے والے پانچویں گورو ارجن دیو جی ہیں اور یہ شلوک دونوں بانیوں میں درج ہے۔ لیکن بغیر کسی عنوان کے، یعنی نہ تو اس پر محلہ ا درج ہے اور نہ محلہ ۵۔

اس کے علاوہ اس جپ جی کے آخر میں یہ شلوک درج ہے:

پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت
دوس رات دوئے دائی دایا کھیلے سگل جگت ۲

مگر یہی شلوک گوروگرنتھ صاحب میں کچھ معمولی سے فرق کے ساتھ دوسری جگہ بھی درج ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان بھی دیا گیا ہے جو یہ واضح کرتا ہے کہ یہ شلوک گورونانک جی کا بیان کردہ نہیں بلکہ اس کے اچارن کرنے والے سکھوں کے دوسرے گورو انگد جی ہیں۔ ۳

سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک بھی یہ پون گورو والا شلوک گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے اور انھوں نے ہی اسے "جپ جی" میں شامل کردیا تھا۔ اور اس طرح واروں کے ساتھ ساتھ شلوک شامل کرنے کے خیال کی بنیاد رکھ دی تھی۔ ۴

اس جپ جی سے متعلق بعض سکھ ودوانوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جہاں گورو انگد جی نے اس میں اپنا شلوک زائد ملا کر اس میں اضافہ کیا ہے وہاں اس میں کچھ کمی بھی کی ہے، چنانچہ اس سلسلے میں ایک سکھ ودوان سنت سورج سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"بعض آدمیوں کا یہ یقین ہے کہ جپ جی کی چالیس پوڑیاں تھیں۔ لیکن گورو انگد جی نے دو پوڑیاں کم کر کے ۳۸ رہنے دی تھیں۔"۱

جن لوگوں کا یہ خیال ہے وہ اپنے خیال کے مطابق اس سلسلے میں مندرجہ ذیل شبد بھی پڑھا کرتے ہیں:

ایہہ جپ کرتے پورکھ کا نانک کیا بکھان
جگت ادھارن کارنے دھروں ہو یا فرمان!

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کی ابتدائی بانی بھی سکھ ودوانوں کی بحث کا ایک خاص موضوع ہے اور سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے نزدیک اس میں بھی ردوبدل کیے گئے ہیں۔ اور یہ ردوبدل گورونانک جی کے جانشین اور سکھوں کے دوسرے گورو انگد جی کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔

(۲۱)

سودر کی بانیاں

جپ جی کے بعد اور سری راگ سے پہلے کچھ متفرق راگوں کے شبد درج ہیں جو اس طرح ہیں:

سودر

راگ آسا محلہ ۱

سودر تیرا کیہا سو گھر کیہا

جت بہہ سرب سمالے ۱

یہ شبد کچھ تھوڑے بہت فرق کے ساتھ جپ جی کی ۲۷ ویں پوڑی میں آچکا ہے۔ ۲ اور گوروگرنتھ صاحب کے راگ آسا میں اسے تیسری بار نقل کیا گیا ہے۔ ۳

آسا محلہ ۱

سن وڈا آکھے سب کوئے ۴

یہ شبد بھی گوروگرنتھ صاحب میں راگ آسا میں موجود ہے۔ ۵

آسا محلہ ۱

آکھاں جیواں وسرے مرجاؤ

-----------------۱

یہ شبد دوبارہ راگ آسا میں درج کیا گیا ہے۔ ۲

راگ گوجری محلہ ۴

ہر کے جن گورو ستگور ست پورکھا ۔

بنوں　　کروں　　گور　　پاس

- - - - - - - - - - - - - - - - - ۳

اس شبد کو بھی راگ گوجری میں دوبارہ جگہ دی گئی ہے۔ ۴

راگ گوجری محلہ ۵

کاہے　رے　من　چتو　ہے　اوم

جاں　آ　ہر　ہر　جیو　پر　یا

- - - - - - - - - - - - - - - - - ۵

اس شبد کو بھی گوروگرنتھ صاحب میں راگ گوجری میں دوبار نقل کیا گیا ہے۔ ۶

راگ آسا محلہ ۴

سو پورکھ

سو پورکھ نرنجن ہر پورکھ نرنجن

ہر　اگما　اگم　اپارا

- - - - - - - - - - - - - - ۷

اس شبد کو بھی راگ آسا میں دوبارہ درج کیا گیا ہے: ۱

آسا محلہ ۴

توں　کرتا　سچیار　مینڈا　سائیں

- - - - - - - - - - - - - - - - - ۲

یہ شبد گوروگرنتھ صاحب کے راگ آسا میں دوبارہ موجود ہے۔ ۳

آسا محلہ ۱

تت　سروڑے　بھئی　لے　نواسا

پانی　پاوک　تنہے　کیسا ۴

گوروگرنتھ صاحب میں راگ آسا میں یہ شبد دوبارہ شامل کیا گیا ہے۔ ۵

سوہلا

راگ گوڑی دیپ کی محلہ ۱

جے گھر کیرت آکھیئے کرتے ہوئے بیچارو۶

یہ شبد پھر راگ گوڑی میں دوبارہ موجود ہے۔۷

راگ دھناسری محلہ ۱

گگن میں تھال روچند دیپک بنے
تار کا منڈل جنک موتی
- - - - - - - - - - - - - - - ۸

یہ شبد بھی راگ دھناسری میں دوبارہ درج ہے۔۱

راگ گوڑی پوربی محلہ ۴

کام کرودھ نگر بہہ بھریا
مل سا دھو کھنڈل کھنڈا ہے
- - - - - - - - - - - - - - - - - ۲

اس شبد کو بھی گوروگرنتھ صاحب میں دوبارہ نقل کیا گیا ہے۔۳

راگ گوڑی پوربی محلہ ۵

کروں بینتی سنو میرے میتا
سنت ٹہل کی بیلا
- - - - - - - - - - - - - - - ۴

یہ شبد بھی کچھ تھوڑی سی ترتیب کی تبدیلی کے ساتھ گوروگرنتھ صاحب میں دوبارہ درج ہے۔۵

یہ سب کے سب شبد اس جگہ کس نے درج کر دیے، اس بارے میں سکھ ودوانوں کو اختلاف ہے۔ایک صاحب کا اس سلسلے میں یہ بیان ہے کہ گورو ارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب کی دوسری جلد جب بوڑے سندھو سے لکھوائی تھی تو اس میں ان شبدوں کو یہاں درج کروادیا تھا۔۶ لیکن اس کے برعکس ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے ان شبدوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

> "پہلی جلد میں جو اس وقت کرتار پور میں موجود ہے، سو پورکھ کی بانی سودر کے ساتھ نہیں لکھی۔ لیکن معلوم نہیں کہ کب سے بھائی گورداس والی جلد میں درج ہوگئی ہے۔"[۱]

گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی موجود ہیں جن میں یہ شبد یہاں درج نہیں ہیں۔[۲]

سردار جی بی سنگھ جی نے ان شبدوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

> "کرتار پور والی پہلی جلد میں اور اسی طرح ۱۷۱۸ بکرمی کی جلد میں یہ چاروں شبد درج نہیں ہوئے۔ ظاہر ہے کہ یہ پہلی جلد میں نہیں تھے۔ اور رہراس والا حصہ اس جلد میں کسی پرانے "گٹکے" سے نقل کیا گیا تھا جس میں یہ شبد درج نہیں تھے۔ خواہ وہ اس کا حصہ بن چکے تھے۔ پہلی جلد کے تیار ہونے کے بعد وہ رہ گئے نظر آئے ہوں گے جس پر بوڑھے سندھو نے گورو جی کی اجازت سے اپنے تیار کردہ شبد گوروگرنتھ صاحب میں درج کر دیے۔"[۲]

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۴، ۳۴۸
۲ گورو گرنتھ صاحب ۱۱
۳ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱، ۳۶۵
۴ گورو گرنتھ صاحب ۱۲
۵ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱، ۳۵۷
۶ گورو گرنتھ صاحب ۱۱
۷ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱، ۱۵۷
۸ گورو گرنتھ صاحب ۱۳
۹ گورو گرنتھ صاحب راگ دھنا سری ۶۶۳
۱۰ گورو گرنتھ صاحب ۱۳
۱۱ گورو گرنتھ صاحب راگ ۱۷۰
۱۲ گورو گرنتھ صاحب ۱۳
۱۳ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵، ۲۰۵
۱۴ راگ مالا منڈن ۱۰۴، راگ مالا کھنڈن ۱۷
۱۵ بانی بیورا
۱۶ پراچین بیڑاں ۱۹۷، ۲۱۹، گورو گرنتھ صاحب دیاں بیڑاں دے بھید ۲، کرتار پوری بیڑ دے درشن ۴، ۱۵، کرتا پوری بیڑ دا پرکاش ۴، ۷ شائع کردہ گورمت پریس امرتسر
۱۷ پراچین بیڑاں ۱۱۹

(۲۲)

(۱) سری راگ

گوروگرنتھ صاحب میں راگ کو سب سے پہلے جگہ دی گئی ہے اور اس میں گورو نانک، گورو امرداس، گورو رامداس اور گورو ارجن کی بیان کردہ بانی درج ہے۔ نیز بھگت بانی میں بھگت کبیر، ترلوچن، بینی اور روداس کی بانی شامل ہے۔ نیز سری راگ کی وار میں کچھ شلوک گورو انگد جی کے بھی بیان کردہ ہیں۔

مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس راگ کی ابتداء میں یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱]

اس کے برعکس گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں پورا مول منتر دیا گیا ہے۔ جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد [۲]

اسی طرح موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس راگ میں محلہ ۲ کی بانی کے ساتھ ہی محلہ ۴ کی بانی شروع کردی گئی ہے۔ [۳] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہاں پر یہ مول منتر بھی دیا گیا ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد [۴]

(۲) محلہ ۴ کی بانی کے ساتھ ہی محلہ ۵ کی بانی درج ہے۔ [۵] قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ بھی محلہ ۵ کی بانی سے پہلے یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پر ساد [۶]

(۳) سری راگ کی اشٹپدیوں کو بھی ملا کر ہی درج کیا گیا ہے یعنی محلہ ۴ کی بیان کردہ

یاں ختم ہونے پر ساتھ ہی محلہ ۵ کی اشٹپد یاں شروع کر دی گئی ہیں۔[7] گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہاں پر بھی چھوٹا مول منتر درج ہے جیسا کہ:

اک اونکار ست گور پرساد [8]

(۴) گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ بانی کی ترتیب مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کی ترتیب سے مختلف ہے۔ چنانچہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے ۲۱ ویں شبد "مٹھا کر کے کھایا کوڑا۔۔۔۔۔۔ کے بعد ۲۲ واں شبد گوئل آیا گوئلی" درج ہے[9] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں "گوئل آیا گوٹلی" کے شبد سے قبل تین اور شبد درج ہیں۔ جو یہ ہیں:

(۱) سنت جناں بل بھائیاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) گور پرمیسر پوجیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۳) سنت جنو من بھائیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔[10]

گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپہ ٹائپ میں ان شبدوں کا نمبر ۲۸، ۲۹، ۳۰ ہے۔ اور گوئل آیا گوٹلی کے ساتھ یہ شبد درج ہیں:

(۱) سچرو سہے سہیلڑی۔۔۔۔۔۔۔

(۲) سچ ہردھن پوج ستکورو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۳) وکرت سوکرت مدھے سنسار۔۔۔۔۔

(۴) تیرے بھروسے پیارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں ان شبدوں کا نمبر ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ ہے۔

(۵) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروامرداس کے شبدوں کے ساتھ ہی گوروارجن کے شبد درج ہیں[11] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہاں مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

ایک اونکار ست گور پرساد"[12]

(۶) اس راگ میں ایک جگہ محلہ ۱ گھر ۳ کی بانی درج ہے۔ اس بانی کے ساتھ ہی گوروارجن جی کا بیان کردہ شبد "پے پائے منائی سوئے" درج ہے۔[13] گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں

میں اس شبد سے قبل یہ مول منتر بھی دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱۴]

(۷) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے چھنت جہاں ختم ہوتے ہیں وہاں محلہ ۵ کے چھنت شروع ہونے سے قبل مول منتر دیا گیا ہے۔ جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱۵]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔[۱۶]

(۸) سری راگ میں محلہ ۵ کے دو چھنت ایک جگہ درج ہیں۔ ان کی ابتدا میں یہ مول منتر بھی موجود ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱۷]

اور اس کے بعد پھر محلہ ۵ کے بیان کردہ چھنت ہی درج ہیں۔[۱۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی نسخے میں یہ مول منتر درج نہیں ہے۔[۱۹]

(۹) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں جہاں محلہ ۴ کے بیان کردہ شبد "ونجارا" کے نام پر درج ہیں وہاں چھوٹا مول منتر

اک اونکار ست نام گور پرساد

دیا گیا ہے[۲۰] یہ مول منتر قلمی گرنتھ صاحب میں نہیں ہے۔[۲۱] قلمی گرنتھ صاحب میں اس کی جگہ ایک اونکار ست گور پرساد ہے۔[۲۲]

یہ تبدیلیاں تو گورو گرنتھ صاحب کے کاتب صاحبان کی لاپرواہی کا ہی نتیجہ ہیں۔ کیونکہ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ:

"شروع شروع میں نقل نویس (گورو) گرنتھ صاحب کو محض بانی کا ایک مجموعہ ہی خیال کرتے تھے اور شبدوں کی ترتیب میں ردوبدل کرنا کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے۔"[۲۳]

سری راگ کی بانی میں گورو ارجن جی کی تبدیلی

گورو ارجن جی نے بابا نانک صاحب کا ایک شبد سری راگ میں درج کیا ہے جو اس

طرح ہے:

پوتھی پوران کمایئے   سچ بوجھن آن جلایئے
ایہہ تیل دیوارایوں بلے   کر چانن صاحب تو ملے[۲۴]

یہ شبد بھی اپنی اصل شکل میں درج نہیں کیا گیا، اصل میں یہ شبد یوں تھا:

قرآن کتیب کمایئے
بھو دئی ات تن لایئے
سچ بوجھن آن جلایئے
بن تیل دیوا ایوں بلے
کر چانن صاحب ایوں ملے[۲۵]

گوروارجن جی نے بابا نانک کے بیان کردہ اس شبد میں علاوہ اور معمولی تبدیلیوں کے "قرآن کتیب کمایئے" کو "پوتھی پوران کمایئے" میں بدل دیا۔ حالانکہ پوتھیوں اور پورانوں سے متعلق گورونانک جی کا یہ نظریہ تھا:

پوتھی پنڈت رہے پوران[۲۶]

یعنی پوتھیاں، پنڈت اور پوران اب منسوخ ہو چکے ہیں۔ کون محقق اور سمجھدار انسان اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ "پوتھیاں" "پنڈت" اور "پوران" منسوخ قرار دینے والا ایک سمجھدار انسان لوگوں کو "پوتھی" اور "پورانوں" پر عمل کرنے کی تلقین کر سکتا تھا۔ یہ تو گوروارجن جی کی تحریف ہے کیوں کہ اس بارے میں ان کی رائے کچھ مختلف تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

پوتھی پرمیشر کا تھان[۲۷]

یعنی پوتھی اللہ تعالیٰ کے مقام کا پتا دیتی ہے۔

الغرض اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ گوروارجن جی نے بابا جی کے کلام میں حسب پسند تبدیلیاں کی ہیں اور اس بارے میں اپنے ذاتی خیالات اور عقائد کو مقدم کیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ گوروارجن جی کو یہ شبد محرف و مبدل صورت میں ملا ہو۔

سری راگ کی وار

گورو گرنتھ صاحب میں مختلف راگوں میں ۲۲ واریں درج ہیں۔ جو مختلف شخصیتوں کی بیان کردہ ہیں۔ سکھ ودوانوں نے اس امر کو بیان کیا ہے کہ واروں کی موجودہ صورت اور ترتیب گورو ارجن صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ ان سے قبل یہ واریں محض پوڑیوں کی شکل میں تھیں، یعنی ان میں کوئی بھی شلوک شامل نہیں تھا۔

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں سری راگ کی وار محلہ ۴ کے نام پر درج ہے۔ اس وار میں مختلف گورو صاحبان کے بیان کردہ شلوک درج ہیں۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بعض شلوکوں کے بیان کرنے والے مختلف بیان کیے گئے ہیں جیسا کہ:

(۱) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسری پوڑی کے شروع میں دیا گیا دوسرا شلوک گورو انگد جی کے نام پر درج ہے[۲۸] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۲۹]

(۲) چوتھی پوڑی کی ابتدا میں درج شلوک جو قدرت کر کے وسیا سوئے کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۳۰] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر گورو امرداس جی کا نام درج ہے۔[۳۱]

(۳) اس چوتھی پوڑی کا دوسرا شلوک جو گور سبھا ایونہ پایئے سے شروع ہوتا ہے، چھاپا ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے نام پر درج ہے۔[۳۲] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب یہی شلوک گورو انگد جی کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۳۳]

(۴) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں "ہوں ہوم کرتی سب موئی۔۔۔۔۔" درج ہے۔ یہاں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔[۳۴] گویا کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ہے۔[۳۵] لیکن قلمی نسخے میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے۔[۳۶]

(۵) اس پوڑی میں دوسرا شبد جو گلیں اسیں چنگیاں سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۳۷] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۳۸]

(۶) اس وار کی گیارہویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "نانک سو سو رادریام" کے الفاظ سے شروع ہے، چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسے گورو امرداس جی نے اچارن کیا تھا۔ قلمی گورو گرنتھ صاحب اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے، گویا کہ یہ شلوک گورو نانک جی نے بیان کیا تھا۔[۳۹]

(۷) ۱۴ ویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر دیا گیا شلوک "سو بھگوتی جو بھگو نتے جانے" موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔[۴۰] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۴۱]

(۸) ۱۵ ویں پوڑی کے شروع میں درج شلوک جو "سر سائیں نہ نویں" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو انگد کے نام پر درج ہے[۴۲] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔[۴۳]

(۹) ۱۶ ویں پوڑی پر دیا گیا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۴۴] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر گورو ارجن کا نام دیا گیا ہے۔[۴۵]

(۱۰) ۲۰ ویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک گورو نانک کے نام پر دیا گیا ہے جو کہ کبہ ذومنی کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔[۴۶] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ہے۔[۴۷]

(۱۱) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "شدھ"

کا لفظ دیا گیا ہے[۴۸] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ "شدھ"
لفظ نہیں دیا گیا۔[۴۹] ہمارے پاس چھاپہ پتھر کا ایک مطبوعہ گورو گرنتھ
صاحب ہے، اس میں یہ "شدھ" لفظ موجود نہیں ہے۔[۵۰]

سری راگ کی بھگت بانی

سری راگ میں جو بھگت بانی درج ہے یہ بھی گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے مطابقت نہیں کرتی۔ چنانچہ بعض موٹے موٹے فرق ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔:

(۱) بھگت بانی کے ابتداء میں کبیر جی کی بانی درج کی گئی ہے۔ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے بیان کردہ شبدوں کے درمیان ترلوچن جی کا بیان کردہ شبد "مایا موہ من آگلڑا" دیا گیا ہے۔[۵۱] لیکن قلمی نسخوں میں یہ شبد اس جگہ نہیں ہے۔[۵۲]

(۲) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کی بانی کے درمیان میں چھوٹا مول منتر بھی دیا گیا ہے۔[۵۳] لیکن قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہے۔[۵۴]

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کی بانی کے درمیان ترلوچن کے بیان کردہ شبد کے بعد اچرج ایک سنورے پنڈیا درج ہے۔[۵۵] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ شبد درج نہیں ہے۔[۵۶]

اس کے علاوہ اس راگ کی بھگت بانی کے شروع میں یہ عنوان دیا گیا ہے کہ:

ایک اونکار ست گور پرساد
سری راگ کبیر جیو کا[۵۷]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد
سری راگ بانی بھگتاں کی کبیر جیو کی[۵۸]

اس راگ میں اور بھی متعدد چھوٹے موٹے فرق ہیں جنھیں ہم سر دست نظر انداز کیے دیتے ہیں۔

حوالہ جات

1 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴
2 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶، ورق ۳۸
3 گوروگرنتھ صاحب راگ سری راگ محلہ ۱، ۳۹
4 گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۳۷، ۱۳۸
5 گوروگرنتھ صاحب سری راگ ۴۲
6 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۸
7 گوروگرنتھ صاحب سری راگ ۷۰
8 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱، ۳۲، ۵۱
9 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰
10 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵
11 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۰
12 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳، ۲۴
13 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۳
14 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴، ۳۴
15 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۶
16 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۷۳ ورق ۶۷ ورق ۲۵
17 گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپا ٹائپ ۸۰
18 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹
19 گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپہ ٹائپ ۸۱

20 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۸
21 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶، ۲۷
22 پراچین بیڑاں بارے ۱۰۰
23 گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱، ۲۵
24 جنم ساکھی ولائت والی ۱۴۹، جنم ساکھی میکالف والی ۱۷۰، جنم ساکھی بھائی بالے والی ۱۷۴، جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی ۱۷۴
25 گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱، ۱۰۳
26 گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵، ـــــ
27 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۳
28 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷
29 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۳
30 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷
31 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۴
32 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷
33 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۴
34 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۴
35 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹
36 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵
37 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸
38 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۶
39 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷
40 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۰
41 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹
42 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۹

43 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹
44 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۹
45 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹
46 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۱
47 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹
48 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۱
49 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰
50 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۷۵
51 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۲
52 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴
53 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۳
54 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴، گوروگرنتھ ورق ۷۵
55 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۲
56 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴
57 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۱
58 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴

(۲) راگ ماجھ

موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں اس راگ کو سری راگ کے بعد جگہ دی گئی ہے اور اس میں گورونانک، گوروامرداس، گوروردام داس اور گوروارجن جی کی بیان کردہ بانی درج ہے۔ نیز راگ ماجھ کی وار میں گوروانگد جی کے بیان کردہ بعض شلوک بھی شامل کیے گئے ہیں۔ اور بھگتوں کے نام پر اس راگ میں کوئی شبد درج نہیں کیا گیا۔ اس راگ میں جو بانی درج ہے وہ پراچین قلمی نسخوں سے اپنی ترتیب کے لحاظ سے کچھ مختلف ہے، مثلاً؛

(۱) موجودہ گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں محلہ ۴ کی بیان کردہ بانی کے ساتھ محلہ ۵ کی بانی بغیر مول منتر کے دی گئی ہے۔ البتہ اس کے درمیان کچھ خالی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ ۱ لیکن قلمی نسخوں میں درمیان میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے۔ ۲

(۲) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کی بیان کردہ اشٹپدی کے ساتھ ہی محلہ ۳ کی اشٹپد یاں دی گئی ہیں۔ اور درمیان میں مول منتر نہیں دیا گیا۔ ۳ اس کے برعکس قلمی نسخوں میں یہاں مول منتر موجود ہے۔ ۴

(۳) محلہ ۳ کی اشٹپد یاں ختم ہونے کے بعد محلہ ۴ کی اشٹپد یاں درج ہیں جہاں پر قلمی نسخوں میں مول منتر موجود ہے۔ ۵ لیکن مطبوعہ نسخوں میں اس جگہ مول منتر نہیں دیا گیا۔ ۶

(۴) اسی طرح محلہ ۵ کی اشٹپد یاں بھی محلہ ۴ کی اشٹپد یوں کے ساتھ ملا کر درج کی گئی ہیں اور کوئی مول منتر نہیں دیا گیا۔ ۱ لیکن قلمی نسخوں میں اس جگہ بھی مول منتر درج ہے۔ ۲

(۵) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی بیان کردہ ۴ اشٹپد یوں کے بعد پھر محلہ ۵ کی ایک اشٹپدی گھر ۳ کے عنوان پر درج ہے۔ لیکن اس سے پہلے چھوٹا مول منتر بھی دیا گیا

ہے۔ ۳ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اس جگہ پر کوئی مول منتر نہیں ہے۔ ۴

(٦) چھاپہ ٹائپ کے مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب محلہ ۵ کے عنوان پر درج شدہ بانی "دن رین" سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۵

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے۔ ٦

راگ ماجھ کی وار

گوروگرنتھ صاحب میں راگ ماجھ میں گورونانک کی بیان کردہ ایک وار درج ہے۔ اس وار میں بھی دوسری واروں کی طرح مختلف گور صاحبان کے شلوک درج ہیں۔ چونکہ وہ گورو صاحبان بابا نانک کے بعد ہوئے ہیں، اس لیے وہ شلوک بعد میں ہی اس وار کا حصہ بنائے گئے ہیں۔

اس وار میں بھی چھوٹے موٹے بہت سے فرق پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے آغاز میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ
گور پرسادا

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۲

(۲) دوسری پوڑی میں دیا گیا پہلا شلوک "جیو پائے تن ساجیا" موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک صاحب کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۳ لیکن قلمی گوروگرنتھ میں اسے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۴

(۳) نویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر گورونانک کا بیان کردہ ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:

محلہ ۱ بھار اٹھارہ میوا ہووے گرڑا ہوئے سواؤ
چند سورج درئے پھردے رکھیئے ہچل ہوئے اٹھاؤ

بھی تو ہے صلاحنا آکھن لہگ نہ جاؤ ٥

گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں یہ شلوک اس جگہ درج نہیں ہے۔ ٦

(٤) ١٤ ویں پوڑی میں جو شلوک "شیہاں باجاں چرگاں کوہیاں" سے شروع ہوتا ہے۔ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں تو اس کی پانچ سطریں ہیں ٧ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی آخری سطر "جیتے ہی جیو ہیں لے ساہا۔ جیوالے تا کہ اساہ" غائب ہے اور صرف چار سطریں ہی درج ہیں۔

(٥) ١٦ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "جو کل کیرت پر گٹ" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ الیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں اس پر محلہ ٢ کا عنوان درج ہے۔ گویا کہ اسے گورو انگد جی نے اچارن کیا تھا۔ ٢

(٦) ١٨ ویں پوڑی میں پہلا شلوک محلہ ٢ کے عنوان پر درج ہے۔ ٣ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہی شلوک اسی پوڑی پر محلہ ١ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ٤

(٧) اس ١٨ ویں کا دوسرا شلوک پون گورو پانی پاما تا دھرت مہت ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ٢ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شبد گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے۔ ٥ لیکن اسی گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک جپ جی کے آخر میں بھی دیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ٢ کا کوئی عنوان درج ہے۔ ٦

(٨) ٢٢ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہے۔ ٧ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ٨

(٩) اس وار کے آخر میں "شدھ" دیا گیا ہے ٩ مگر گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں "شدھ" نہیں ہے۔ ١٠ اور چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ "شدھ" کا لفظ موجود نہیں۔ ١١

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۶
۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۷۷
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰
۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۳، ۳۵
۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۴، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۳، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲
۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹
7 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۰
8 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶، ورق ۴۲، ورق ۹۴
9 گوروگرنتھ صاحب چھاپا ٹائپ ۱۳۲
10 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۵
11 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۶
12 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۷
13 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۷
14 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۷
15 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸
16 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴
17 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲
18 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵
19 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۴
20 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۸
21 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۵ ۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۷۔

(۳)

راگ گوڑی

گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے نمبر پر راگ گوڑی درج ہے۔اس راگ میں گورونانک، گورورام داس، گوروامرداس، گوروارجن اور گوروتیغ بہادر کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ اس میں بھگت کبیر، نام دیو اور روداس کی بانی بھی شامل ہے۔ اس راگ میں درج شدہ شبدوں کی ترتیب بھی قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہے، جیسا کہ:

(۱) گورونانک کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۳ویں شبد سے قبل گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے۔۱ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں دیا گیا۔۲

(۲) اٹھارویں شبد سے قبل بھی قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر درج ہے۔ ۳ مگر گوروگرنتھ صاحب کے ٹائپ نسخوں میں اس جگہ مول منتر نہیں ہے۔ ۴

(۳) محلہ ۱ کے شبدوں میں ۲۰ ویں شبد سے پہلے مجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں چھوٹا مول منتر درج ہے۔ ۵ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہے۔۶

(۴) گورورام داس کے نام پر درج شبدوں میں چھٹے شبد کے بعد اور ساتویں شبد سے قبل گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ا

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں ہے۔ ۲

(۵) محلہ ۴ کے نام پر درج شدہ بانی میں بھی فرق ہے یعنی مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب ۱۳ اور

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب آپس میں نہیں ملتے۔ ۴

(٦) گورورام داس کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۸ ویں شبد کے بعد اور نویں شبد سے قبل گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۵

لیکن مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں دیا گیا۔ ٦

(۷) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں ۱٦٦ سے ۱٦۸ تک گورورام داس جی کی بانی پر "گوڑی بیراگن محلہ ۴" کا عنوان دیا گیا ہے لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ "بیراگن" لفظ نہیں ہے۔ ۷

(۸) اس کے آگے جو بانی درج ہے، اس کا عنوان "گوڑی پوربی محلہ ۴" یا "محلہ ۴ گوڑی پوربی" ہے۔ قلمی نسخوں میں پوربی کا لفظ عنوان میں شامل نہیں ہے۔ ۹

(۹) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں "گوڑی پوربی محلہ ۴" کے ساتھ ہی راگ گوڑی ماجھ محلہ ۴ کی بانی شروع ہوجاتی ہے۔ ۱۰ قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۱۱

(۱۰) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں ۱۷٦ سے ۱۸۵ تک کچھ بانی گوڑی گواریری محلہ ۵ کے عنوان پر درج ہے۔ گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ان شبدوں کے عنوان درج کرتے وقت "گواریری" کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ ۱

(۱۱) گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں گوڑی گواری محلہ ۵ کی بانی کے درمیان ایک جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے۔ ۲ قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہے۔ ۳

(۱۲) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی بانی میں ایک جگہ ۱۷۴ تک سیریل نمبر دیا گیا ہے ۴ اور اس کے آگے چل رہی بانی میں یہ نمبر موجود نہیں۔ ۵ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ سیریل نمبر سرے سے ہی غائب ہے۔ ٦

(۱۳) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں محلہ ۵ کی بانی کے درمیان ایک جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے۔ ۷ قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے۔ ۸

(۱۴) اسی راگ میں "گوڑی پوربی محلہ ۵" کے عنوان پر ۲۰۴ پر کچھ بانی درج ہے۔

یہاں اس کے درمیان میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے لیکن یہ مول منتر قلمی نسخوں میں نہیں ہے۔۵ محلہ ۵ کی چل رہی بانی میں آگے چل پھر چھوٹا مول منتر درج ہے ۱۰ یہ مول منتر بھی قلمی نسخے سے غائب ہے۔۱۱

(۱۵) راگ گوڑی میں "چھنت محلہ ۱" کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد ۱

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۲

اسی طرح چھنت محلہ ۳ پھر یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد ۳

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اس کی جگہ یہ مول منتر ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۴

(۱۶) موجودہ گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ نسخوں میں باون اکھری کی ۳۴ ویں پوڑی پر ایک شلوک درج ہے۔ جو داسہہ ایک نہار یہ سب کچھ دیون ہار سے شروع ہوتا ہے۔۵ گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخے میں یہ شلوک نہیں ہے۔۶

گوڑی سکھمنی محلہ ۵

راگ گوڑی میں سکھمنی محلہ ۵ کے نام پہ بھی ایک بانی درج ہے۔ یہ بانی سکھوں میں اچھی شہرت یافتہ ہے کیونکہ اسے روزمرہ کی عبادت میں داخل کیا گیا ہے۔ اس کی کل ۲۲ اشٹپدیاں ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اس کی ۱۶ اشٹپدیاں ہی تھیں۔ بقیہ ۱۶ اشٹپدیاں گوروارجن جی نے گورونانک کے فرزند اکبر بابا سری چند کی فرمائش پر اچارن کی تھیں۔۷ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ۱۸ اشٹپدیاں سری چند کی بیان کردہ ہیں۔۸

اس سکھمنی کی ۱۷ ویں اشٹپدی کے شروع میں گورونانک جی کی طرف منسوب شدہ جپ جی کا ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:

آدِ سچ جگاد سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ ا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شلوک بابا سری چند نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔

گوڑی کی وار

راگ گوڑی میں گورو رام داس جی کی بیان کردہ وار بھی درج ہے۔ اور اس وار میں اکثر شلوک گورو رام داس جی کے بیان کردہ ہی درج ہیں۔ لیکن ۲۰ پوڑی کے شروع میں جو شلوک درج ہے، چھاپہ ٹائپ کے مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ درج ہے۔ ۲ مگر چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۴ مرقوم ہے۔ ۳

(۲) پوڑی ۲۷ پر جو شلوک درج ہے، موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ لکھا ہوا ہے۔ ۴ یعنی اسے گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شلوک بھی گورو رام داس جی کا ہی بیان کردہ ہے کیونکہ وہاں پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۵

(۳) پوڑی ۳۰ پر دیا گیا شلوک جو "تہان ہووے اندروں لوبھی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مطبوعہ گرنتھ (چھاپہ ٹائپ) سے گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۶ لیکن چھاپہ پتھر گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ مرقوم ہے۔ ۷

(۴) ۳۳ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک جو "ستگور کے جی کی سار نہ جاپے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب (چھاپہ ٹائپ) میں گورو رام داس جی کا اچارن کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ا لیکن قلمی گوروگرنتھ میں اس پر محلہ ۵ مرقوم ہے۔ ۲

(۵) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ درج ہے۔ ۳ یہ لفظ نہ تو چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں دیا گیا ہے ۴ اور نہ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں ہے۔ ۵

(٦) اس وار کی ۲۴ ویں پوڑی سے قبل گورو امر داس کے نام پر ایک شلوک درج ہے جو مایا دھاری ات انا بولا کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔٦ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس شلوک کو گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔٧

گوڑی کی وار محلہ ۵

اس راگ میں دوسری وار گورو ارجن جی کی بیان کردہ ہے اس میں بھی شلوک دیے گئے ہیں اور یہ شلوک گورو ارجن جی کے ہی بیان کردہ ہیں۔ اس وار کے آخر میں "سدھ کیجیے"٨ کے الفاظ درج ہیں۔ اس بارے میں شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:

"شدھ کرو۔ یہ بھائی گورداس جی کو گورو ارجن جی کی ہدایت ہے کہ وہ اس میں زیر زبر کو اچھی طرح دیکھ کر درست کرلیں۔ اور اگر کہیں کوئی غلطی ہو تو وہ بھی ٹھیک کرلیں۔"١

اس کے علاوہ اور بھی کئی سکھ کتب میں یہ مرقوم ہے کہ یہ "سدھ کیجیے" کے الفاظ بھائی گورداس جی کے لیے استعمال کیے گئے ہیں تاکہ وہ اسے درست کرلیں۔ ٢

پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے اس "شدھ کیجیے" کے بارے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ سکھ بزرگوں کو ہدایت ہے کہ وہ اس وار کی غلطیاں درست کرلیں۔ ٣

الغرض اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ وار قابل اصلاح ہے۔ کیونکہ سکھ وددان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بھائی گورداس جی نے جن واروں کے آخر میں "سدھ" درج کیا ہے وہ انھوں نے درست کرلی تھیں۔ اور یہ "سدھ" اس غرض کے لیے لکھا تھا کہ یہ وار درست کرلی گئی ہے۔ ۴

یہاں یہ بیان کردینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی بیان کردہ اس وار کے آخر میں "سدھ کیجیے" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ۴ اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے بھی اس کے بغیر ہی ہیں۔٦

نیز چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں اس راگ کے تمام شبدوں کی تعداد بھی درج کی گئی ہے جو یوں ہے:

"۲۰۔ ۲ شلوک وار نال ۲ ۴۲ گوڑی راگ کا جملہ چوپدے ۲۵۱۔ ۴۴

اشٹپدیاں ۱۱۔ چھند ۱۔ گرنتھ باون اکھری۔ تتھا سکھمنی۔ ۱، تھتی ۱۔ وار ۲
متن کا جملہ ۳۱۱*۱

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب سے تمام میزان غائب ہے۔ ۲ البتہ گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں ضرور موجود ہے۔ ۳

راگ گوڑی کی بھگت بانی

راگ گوڑی میں بھگت کبیر، نام دیو اور روداس کی بانی درج ہے۔ اس بھگت بانی کی ابتداء میں مول منتر دیا گیا ہے وہ اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد ۴

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے پراچین نسخوں میں یہ مول منتر یوں درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۵

(۲) کبیر جی کے ہر شبد کے شروع میں "گوڑی کبیر جی" کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۶ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے صرف گوڑی کا عنوان مرقوم ہے۔ یعنی وہاں کبیر جی کا لفظ نہیں دیا گیا۔ ۷

(۳) کبیر جی کے شبدوں میں ۱۴ نمبر کا جو شبد درج ہے اس پر یہ عنوان دیا گیا ہے:

گوڑی کبیر جی کی نال رلائے لکھیا محلہ ۵ (۱)

یہ عنوان بتاتا ہے کہ یہ شبد کبیر جی اور گوروارجن جی کا بیان کردہ ہے۔ اس کا کون سا حصہ کبیر جی نے اچارن کیا تھا اور کون سا گوروارجن جی نے، وہ اس شبد سے واضح نہیں ہوتا۔

ایک سکھ وودوان نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"گوڑی راگ میں کبیر جی کے ۱۴ ویں شبد کا عنوان یہ ہے۔ گوڑی کبیر جی کی نال رلائے لکھیا محلہ ۵۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ شبد گوروجی کو مکمل شکل میں نہیں ملا اور اس میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ یا سطور ملا کر اسے مکمل کر دیا گیا۔"۲

لیکن اس کے برعکس ایک اور سکھ وودوان نے اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ:

"کسی کاتب کی غلطی سے اس شبد سے قبل محلہ ۵ لکھا گیا اور دوسرے
اسے مستند خیال کر کے نقل کرتے چلے گئے اور یہ غلطی پھیلتی چلی گئی۔"۳

گویا کہ اس عنوان میں محلہ ۵ کے الفاظ کسی کاتب کی غلطی سے شامل ہوئے ہیں۔ گورو ارجن جی نے خود ایسا نہیں کیا تھا۔

(۴) راگ گوڑی میں کبیر جی کا ایک شبد "رجس سنین نہ ہر گن گاویں" سے شروع ہوتا ہے۔۴ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس شبد کا آغاز ایسے لوگن سیوں کیا کئے سے ہوتا ہے۔ یعنی یہ ابتدائی دوسطور غائب ہیں۔۵ اور بعض قلمی نسخوں میں اس کے شروع میں مول منتر نہیں ہے۔۶

(۵) بھگت روداس کی بانی سے قبل موجود مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرسادا

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس مول منتر کی بجائے یہ مول دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد۲

(۶) راگ گوڑی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے جملہ شبدوں کا میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

۸۔ ۱۔ ۱۵۔ گوڑی بھگتاں کی کا جملہ ۷۷۔ کبیر جی۔ ۱۔ نام دیو۵۔
روداس جی تن کا جملہ ۸۳۔(۳)

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان شامل نہیں کیا گیا۴ البتہ گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں اس کا رواج ضرور تھا۔۵

(۷) گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں راگ گوڑی میں کبیر جی کے نام پر ایک زائد شلوک درج ہے جو راگ گوڑی تھتی کبیر جی کے بعد اور "ست داراں" سے قبل درج ہے اور وہ اس طرح ہے:

دھرا مروچ ویلڑی تیہ لال سگندھا پھول
اکھرا وہ لکھیو نہیں رے جاپرے قبول۶

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اصل میں کبیر جی کے نام پر ایک پو ا شبد بابا موہن کی پوتھیوں میں تھا جسے گورو ارجن جی نے کبیر جی کا بیان کردہ تسلیم نہیں کیا تھا اور بھائی گورداس جی اسے پوتھیوں سے نقل کر چکے تھے۔ اس لیے اس پر ہڑتال پھیر دی گئی۔ لیکن یہ دونوں سطریں جوں کی توں رہ گئیں۔ ا ہمارے پاس بھی ایک قلمی نسخہ ایسا ہے جس میں یہ دونوں سطریں موجود ہیں۔ ۲

گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں روداس کی چل رہی بانی میں دوسرے شبد کے بعد مول منتر دیا گیا ہے۔ اسی طرح تیسرے شبد کے بعد بھی مول منتر درج ہے۔ ۳ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ ۴

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ گوڑی کی بھگت بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۸۔۱۔۱۵ گوڑی بھگتاں کی کا جملہ ۷۷۔ کبیر جی۔ ۱

نام دیو۔ ۵۔ روداس جی۔ ۳ کا جملہ ۸۳۔ ۵

اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

جملہ بھگتاں کی بانی کا ۷۷ کبیر جی۔ ۱۔ نام دیو۔ ۵۔

روداس جی ۳ کا جملہ ۸۳۔ گوڑی بھگت بانی کی۔ ۶

لیکن موجودہ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔ صرف دو ہندسے "۸۔۱" دیے گئے ہیں۔ ۷

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۵
۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷
۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۶
۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷
۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۶
۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸
۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۸
۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷
۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۵۰
۱۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷، ۴۸
11 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر دار، جھوکی
12 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۱
13 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۶۵
11 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۶۶
15 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۳۵
16 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۲، ۵۴
17 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۶۸
18 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۳
19 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۷۲

20 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۶۰
21 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۷۲
22 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۶، ۵۵، 115
23 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۸ تا ۹۲
24 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۸۵
25 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۲، ۵۹، ۱۲۰
26 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۰۰
27 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۰۱
28 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۶۳
29 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۱۳
30 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۰
31 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۱
32 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۱۰
33 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۴، ۱۳۲
34 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۴۲
35 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۹۶
36 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۴۳
37 گورو گرنتھ صاحب قلمی ۱۱۷
38 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۵۷
39 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۰۹
40 رسالہ گورمت مئی ۱۹۵۷ء، گورودھام دیدار ۱۱۶
41 جیون سری چند ۱۷
42 گورو گرنتھ صاحب ۲۸۵
43 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۱۱

44 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۵۵
45 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۱۵
46 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۳۶
47 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۲۱۵
48 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۵۹
49 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۱۷
50 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۷
51 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۱۸
52 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۶۱
53 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۷
54 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۱۳
55 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۰
56 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۲۳
57 شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۳۲۳
58 بانی بیورا ۱۰، گورست لیکچر ۱۸۷، مہان کوش ۱۴۱، پراچین بیڑاں ۶۵، آسا دی وار مترجم ۹۸، سے بلونڈ دی وار مترجم ۲۸، رسالہ پنجابی ساہت ستمبر ۱۹۴۱ء
59 گورمت نرنے ساگر ۴۰۲
60 پراچین بیڑاں ۶۵، رسالہ پنجابی ساہت ستمبر ۱۹۴۶ء
61 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۶۵
62 گورو گرنتھ صا.ب قلمی ورق ۱۵۰، خالصہ پارلیمنٹ گزٹ فروری ۱۹۵۳ء
63 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۱۱
64 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۲۳
65 گورگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰
66 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۲۳

67 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰

68 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱

69 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۶۵ تا ۲۷۶

70 گوروگرنتھ صاحب گوڑی کبیر ۳۲۱

71 پراچین بیڑاں بارے ۱۳۱

72 پراچین بیڑاں بارے ۳۱۹

73 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۳۲

74 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۳

75 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۶

76 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۴۵

77 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۸۳

78 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۸۴

79 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۴۶

80 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۷

81 بانی بیورا ۲۱، پراچین بیڑاں ۱۸۸

82۔ پراچین بیڑاں ۱۹۰

83 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۰

81 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۴۵، ۳۴۶

85 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۱

86 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۸۴

87 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۹

88 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۴۶

(۴)

راگ آسا

راگ آسا میں گورو نانک، گورو امرداس، گورو رامداس، گورو ارجن جی اور گورو تیغ بہادر جی کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ بھگت کبیر، نام دیو، روداس، دھنا اور فرید کا بیان کردہ کلام بھی شامل ہے۔

(۲) موجودہ گوروگرنتھ صاحب (چھاپہ ٹائپ) میں راگ آسا میں گورونانک جی کی چل رہی بانی میں یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔[۲]

(۳) گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں گورونانک جی کا ایک شبد "کائیا برہما من ہے دھوتی"[۳] سے شروع ہوتا ہے۔ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں "کائیا برہما" کی بجائے "کائیا براہمن" کے الفاظ ہیں۔[۴]

(۴) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کی بانی میں "گھر ۳، گھر ۴ اور گھر ۵" کے شبدوں سے قبل چھوٹے مول منتر دیے گئے ہیں۔

گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہیں۔[۶]

(۵) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں محلہ ۳ کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

"۳۔۳۹۔۱۳۔۵۲"[۱]

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے:

"۴۔۳۹۔محلہ ا۔۱۳۔محلہ ۳۔۵۳"۲

(۶) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کی چل رہی بانی کے پہلے، آٹھویں، گیارہویں اور تیرھویں شبد کے بعد چھوٹا مول منتر درج ہے۔ ۳ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہاں مول منتر نہیں ہے۔ ۴

(۷) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں گوروورام داس جی کی بانی کے آخر میں یہ میزان درج ہے:

"۲۔۳۹۔۱۳۔۱۵۔۶۷"۵

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان ہے:

"۲۔۱۵۔۳۹۔محلہ ا۔۱۳۔محلہ ۳۔۱۵۔محلہ ۴۔جملہ ۶۷"۶

(۸) محلہ ۵ کی چل رہی بانی میں ۳۷۔۳۸۔۳۹۔۵۱۔۱۲۔۱۲۰۔۱۲۲۔۱۲۹۔ ۱۳۵۔۱۴۰۔۱۴۹۔اور ۱۵۱ نمبر کے شبدوں کے بعد چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے۔ ۷ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں ان مقامات پر یہ مول منتر نہیں ہے۔ ۸

(۹) گوروارجن جی کی بانی کے خاتمہ پر موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

"۲۔۷۔۱۶۳۔۱۳۲"۹

لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے:

"۲۔ا۔چوپدیاں کا جملہ۔محلہ ا۔سودر۔ا۔محلہ ۴۔سوپورکھ۔ا۔محلہ ا۔
۳۹۔محلہ ۳۔۱۳۔محلہ ۴۔۱۵۔محلہ ۵۔۔۱۶۳۔محلہ ۹۔ا۔تن کا جملہ
۲۳۳"۱

(۱۰) موجودہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں آسا ئی محلہ ا سے قبل شبدوں کا میزان صرف یوں درج ہے:

"۸۔۳۔ا۔۳"۲

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہاں پر یوں میزان دیا گیا ہے:

"۵۔۴۲۔محلہ ا۔۲۲۔۲۷۔۱۵۔محلہ ۳۔۵۔محلہ ۵۔جملہ

اشٹپدیاں ۴۲ "۳

(۱۱) راگ آسا کی وار شروع ہونے سے قبل گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر راگ آسا میں درج شدہ جملہ بانی کا میزان دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

"۴۔ ۱۔ ۱۴۔ محلہ ۱۔ ۵۔ محلہ ۳۔ ۲ محلہ ۴۔ ۱۴۔ محلہ ۵۔ ۱۴۔ تن کا جملہ" ۴

گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں صرف یہ میزان ہے:

"۴۔ ۱۔ ۱۴" ۵

وار آسا

راگ آسا میں گورونانک جی کی بیان کردہ ایک وار بھی درج ہے۔ اور اس میں شلوک بھی شامل ہیں۔ اس وار کے عنوان " آسا محلہ ۱ وار شلوکاں نال شلوک بھی محلے پہلے کے لکھے" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کی اس وار میں گورونانک کے بیان کردہ شلوک ہی درج ہیں۔ لیکن دوسرے گورو صاحبان کے بیان کردہ شلوک بھی اس میں شامل ہیں۔ ۱

(۲) اس وار کے شروع میں مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں مول منتر یوں درج ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد ۲

مگر بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۲

(۳) اس وار کے شروع میں دوسرے نمبر پر ایک شلوک محلہ ۲ کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ جو اس طرح شروع ہوتا ہے۔ جے سو چندہ اگو ہے سورج چڑھے ہزار۔۔۔" ۴ مشہور سکھ بزرگ بھائی سنی سنگھ جی کے نزدیک یہ شلوک گورونانک جی کا بیان کردہ ہے۔ ۵

(۴) نمبر ۳ پر دیا گیا شلوک جو" نانک گورونا چیتنی " کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے ۶ گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخہ میں اس پر محلہ ۵

دیا گیا ہے۔ ۷

(۵) تیسری پوڑی کے شروع میں محلہ کے عنوان کے ماتحت دیا گیا شلوک جو "وسماو ناد و سماو وید" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے ۸ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں کی رو سے گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے، کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے۔ ۹

(۶) تیسری پوڑی پر دیا گیا شلوک جو "قدرت دسے قدرت نیئے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ سے یہ شلوک گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر ہوتا ہے ا لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو انگد جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۲

(۷) ساتویں پوڑی کا شلوک "ہومیں ایہا ذات ہے" گورو گرنتھ صاحب میں قلمی نسخے میں گورو نانک کے نام پر درج ہے۔ ۳ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۴

(۸) بارھویں پوڑی کا پانچواں شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے ۵ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو انگد جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۶

(۹) پندرھویں پوڑی میں ایک شلوک محلہ ا کے عنوان پر درج ہے ۷ جو "تا ۔ نہ سنیئے بہت او بچے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۸

(۱۰) ۲۱ویں پوڑی کے شروع میں دو شلوک محلہ ۲ کا عنوان کے تحت درج ہیں ۹ یہ دونوں شلوک گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں گورو نانک کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں۔ ۱۰

(۱۱) ۲۲ویں پوڑی کے شروع میں دیے گئے دونوں شلوک موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد جی کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں ا کیونکہ ان پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ان پر محلہ ا مرقوم ہے۔ ۲

(۲) راگ آسا کی وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

"۲۴۔ا۔شلوک واراں نال۔۶۰ آساراگ جملہ چوپدے۔۲ ۳۳۲،۱
اشٹپدیاں ۴۲۔۔۔۔۲۔چھنت ۳۵۔وارا۔جوڑ ۴۱۳" ۳

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں یہ میزان درج نہیں ہے ۴ اور قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان شامل ہے۔۵

(۱۳) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں "شدہ" لفظ دیا گیا ہے ۶ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ "شدہ" لفظ درج نہیں ۷ اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔۸

راگ آسا کی بھگت بانی

راگ آسا میں بھگت کبیر، نام دیو اور روداس کی بانی درج ہے۔اس بانی کی ابتداء میں جو عنوان دیا گیا ہے وہ کچھ مختلف ہے۔چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو
نرویر اکال مورت اجونی سیھنگ گور پرساد
راگ آسا بانی بھگتاں کی کبیر جیو۔نام دیوجیو۔روداس جیوا

اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں مول منتر بھی چھوٹا یعنی "اک اونکار ست گور پرساد" دیا گیا ہے اور بھگتوں کے نام بھی نہیں ہیں۔۲ اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی چھوٹا مول منتر ہی درج ہے۔۳

(۲) بھگت کبیر کی بانی میں گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ۳۳ ویں شبد کے آگے یہ عنوان درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد۔۔۔آسا کبیر جیو کے چوپدے ۴

لیکن مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ اس قسم کا کوئی عنوان نہیں، صرف (آسا) لفظ درج کر کے اس کے بعد کبیر جی کا ۳۴ واں شبد دے دیا گیا ہے۔۵

(۳) بھگت دھنا کی بانی میں محلہ ۵ کا ایک شبد دیا گیا ہے۔جو گوبند۔گوبند۔گوبند سنگ نام یو۔۔۔۔۔کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔۶ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں

اس جگہ یہ محلہ ۵ کا عنوان درج نہیں ہے۔ ۷ بھگت دھنا جی کے تیسرے شبد پر جہاں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کوئی عنوان نہیں دیا گیا ۸ وہاں قلمی نسخوں میں یہ عنوان درج ہے:

"آسا بانی دھنے جی کی" ۹

(۴) گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخوں میں بھگت بانی کے آخر میں آسا راگ کی بانی کا میزان دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

" بھگتاں کی بانی کا جملہ۔ سری کبیر جی کے ۳۷، سری نام دیو جی کے ۵، سری روداس جیو کے ٦، دھنے جی کے ۳، شیخ فرید جی کے ۲، تن کا جملہ ۵۳۔"[۱]

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان درج ہے:

بھگتاں کی بانی کا جملہ ۵۳، سری کبیر ۳۷، سری رام دیو جی کے ۵، سری روداس جی کے ٦، دھنے جی کے ۳، شیخ فرید جیو کے ۲، تن کا جملہ ۵۳۔۵۔[۲] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گرنتھ میں کوئی میزان نہیں ہے۔[۳]

(۵) بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی کہیں کہیں مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں گڑبڑ ہے۔ کبیر جی کے دسویں شبد سے قبل عنوان میں "اک تکے"[۴] بھی درج ہے لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ "دو تکے" الفاظ ہیں۔[۵]

کبیر جی کے ۲۳ ویں شبد کے عنوان میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں "۸ دو تکے، ۷ اک تکا۔ ۱" بھی درج ہے۔[٦] قلمی نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔[۷] اسی طرح اور بھی کئی چھوٹے موٹے فرق پائے جاتے ہیں۔

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۴۸
۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۰، ۳۴۸
۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۵۵
۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۹۱
۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۵۸، ۳۵۹
۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۶، ۱۶۷
7 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۶۵
8 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۰۰
9 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۶۶، ۳۶۸، ۳۶۹
10 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۰تا۲۶
11 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۷۰
12 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۰۴
13 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۹۶، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸
11 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۸تا۱۹۰
15 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۱۱
16 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۳۹
17 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۳۲
18 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۱
19 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ بتھر ۳۸۲

20 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۲
21۔گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۲
22 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۲
23 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۳
24 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۲۳
25 جنم ساکھی بھاءی منی سنگھ ۲۳
26 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۳
27 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۸۲
28 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۶۴
28 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۳
30 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۴
31 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۸۲
32 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۹
33 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۶
34 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۹
35 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰
36 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۱
37 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۶
38 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۴
39 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۷، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۱
40 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۴
41 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۷، گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۱
42 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۹۲
43 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۵

44 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۸

45 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۵

46 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۹۲

47 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۸

48 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۵

49 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۹۳

50 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۱

51 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

52 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۸۴

53 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۸۷

54 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۲

55 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۸۸

56 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۳

57 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۰۳

58 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۳

59 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۸۸

60 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۷۸

61 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۹

62 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۸۱

63 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

(۵)

راگ گوجری

راگ گوجری میں گورو نانک، گورو امرداس، گورو رام داس اور گورو ارجن جی کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ اس راگ میں بھگت کبیر، بھگت نام دیو، بھگت روداس، بھگت ترلوچن، بھگت جے دیو کا کلام بھی شامل ہے۔

(۱) راگ گوجری میں محلہ ۵ کی بانی کے درمیان میں چھوٹا مول منتر درج ہے، جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پر سادا

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ ۲

(۲) گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں گورو ارجن جی کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

چوپدیاں کا جوڑ ۲۔ محلہ ۱۔ ۷۔ محلہ ۳۔ ۷۔ محلہ ۴۔ ۳۲۔ محلہ ۵ تن کا

جملہ ۴۸۔ ۳

مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ اس قسم کا کوئی میزان نہیں ہے۔ ۴

(۳) راگ گوجری کی وار کے شروع ہونے سے پہلے گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں درج شدہ بانیوں کا میزان یوں درج ہے:

محلہ ۱۔ ۵، محلہ ۳۔ ۱، محلہ ۴۔ ۲، محلہ ۵۔ ۱، جملہ اشٹپدیاں کا ۹۔ ۵

مگر مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

"۸۔ ۱۔ ۲" ۱

(۴) راگ گوجری میں سکھ گورو صاحبان کی بانی کے جو عنوان دیئے گئے ہیں، ان میں بھی گوروگرنتھ صاحب کے مختلف نسخوں میں بہت فرق ہے۔ یعنی ان میں الفاظ کی ترتیب میں یگانگت نہیں پائی جاتی۔ کسی نسخے میں کوئی لفظ پہلے دیا گیا ہے اور کسی میں بعد میں۔ اور یہ سب دراصل کاتب صاحبان کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ گوروگرنتھ صاحب کی کتابت میں احتیاط سے کام لیتے تو اس قسم کی گڑبڑ پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔ چنانچہ اس راگ کے شروع میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان درج ہے:

"راگ گوجری محلہ ا چوپدے گھر ا" ۲

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں دیا گیا ہے:

"راگ گوجری محلہ ا گھر ا چوپدے ۳

اس قسم کے فرق عنوانوں میں جگہ جگہ پائے جاتے ہیں۔

راگ گوجری کی وار محلہ ۳

یہ وار گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔ اس میں شلوک بھی شامل ہیں جو ہر ایک پوڑی کے شروع میں دیے گئے ہیں، لیکن ان شلوکوں میں بہت گڑبڑ پائی جاتی ہے۔

(۱) اس وار کی دوسری پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "سچا نام دھیائے سبھو ورتے سچ" ہے۔ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ا لیکن قلمی گرنتھ صاحب میں اسے گورونانک صاحب کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ۲

(۲) اس وار کی تیسری پوڑی سے قبل ایک شلوک "کبیر مکت دوارہ سنکڑا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ گرنتھ صاحب میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے گورو کبیر جی نے بیان کیا تھا ۳ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں اسے گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے ۴ اور ایک اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اس پر محلہ ا کا عنوان دیا گیا ہے گویا کہ یہ شلوک گورونانک نے بیان کیا تھا۔ ۵

(۳) اس تیسری پوڑی سے قبل دوسرا شلوک "نانک مکت دوارہ ات نیکا" بغیر کسی نام کے درج ہے۔ ۶ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔ ۷

(۴) اس وار کے آخر میں " شدہ" لفظ درج ہے لیکن چھاپہ پتھر کے قلمی نسخوں میں یہ " شدہ" لفظ درج نہیں ہے۔ ۹

وار گوجری محلہ ۵

راگ گوجری میں دوسری وار گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے۔ اس وار میں بھی سلوک درج ہیں اور ان میں بھی گڑبڑ پائی جاتی ہے۔

(۱) پانچویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر دیا گیا شلوک جو " مرت سمرت پربھ اپنا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، بغیر کسی نام کے درج ہے ا گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے۔ ۲

(۲) ااویں پوڑی کے شروع میں بھی ایک شلوک بغیر عنوان کے درج ہے ۳ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے ۴ اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی اس پر محلہ ۵ درج ہے۔ ۵

(۳) ۱۵ویں پوڑی کے شروع میں یہ شلوک درج ہے:

گوٹ بھگن تس لاگتے جسنوں وسرے ناؤں

نانک ان دن بلپتے جیوں سنے گھر کاؤں ۶

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شلوک درج نہیں ہے۔ ۷

(۴) اس وار کے آخر میں بھی " شدہ" لفظ درج ہے۔ ۸ گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے اور قلمی نسخوں میں یہ " شدہ" لفظ درج نہیں ہے ۹

(۵) اس کے علاوہ اس وار کے آخر میں راگ گوجری کے شبدوں کا میزان چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یوں درج ہے:

۲۱۔ ۲۔ شلوک وار نال۔ ۴۲۔ محلہ ا۔ ۲۔ محلہ ۳۔ ۷۔ محلہ ۴۔ ۷ محلہ ۵۔ ۳۲۔ جملہ چوپدے۔ ۴۸۔ محلہ ا۔ ۵۔ محلہ ۳۔ ا۔ محلہ ۴۔ ا۔ محلہ ۵۔ ۲۔ جملہ اشٹپدیاں ۹ واراں ۲۔ تن کا جملہ ۱۵۹ جو مطبوعہ گرنتھ میں نہیں ہے۔ ۲

راگ گوجری بھگت بانی

راگ گوجری میں بھگت کبیر، بھگت نام دیو، بھگت روداس، بھگت ترلوچن اور بھگت جے دیو کی بانی درج ہے۔ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں بھگت بانی کے آخر میں بھگتوں کی بانی کا میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

۵۔ ا۔سری کبیر جیو کے۔ ۲۔سری نام دیو جی کے۔ ۲۔سری روداس جیو کا۔ا۔سری ترلوچن جیو کے۔ ۲۔ جے دیو جی کا۔ا۔ جملہ۔ ۸۳

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے۔ ۴

(۲) اس راگ گوجری میں ترلوچن جی کے نام پر دو شبد درج ہیں ۵ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں دو کی بجائے تین شبد ملتے ہیں۔ اور یہ تیسرا شبد "ترلوچن ٹن لے پرانی مانگو جو سنسار پرکتا" کے الفاظ پر ختم ہوتا ہے۔ ۶

اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی فرق پائے جاتے ہیں جو گوروگرنتھ صاحب کے کاتبوں کی لاپرواہی کا نتیجہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ ۷

حوالہ جات

1 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۲

2 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۸

3 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۳

4 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۳

5 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۳

6 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۸

7 گورو گرنتھ صاحب ۴۸۹

8 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۸۹

9 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۹

10 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۲

11 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۹

12 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۲

13 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۱

14 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۹

15 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۲

16 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۱۷

17 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۲۸: گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۵

18 گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۱۹

19 گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۹، گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۴۔ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۵

20 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۰
21 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۳۰
22 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۵
23 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۲
24 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۲۳۱
25 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۴
26 گوروگرنتھ صاحب قلمی ۲۳۶ چھاپہ پتھر ۴۳۳
27 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۳۳
28 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۴
29 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۳۵
30 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۶
31 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۶
32 پراچین بیڑاں ۱۹۰
33 ملاحظہ ہو گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۴۔۵۲۵ قلمی ۲۳۷

(۶)

راگ دیوگندھاری

اس راگ میں گورو رام داس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر جی کا کلام درج ہے اور بھگتوں کے نام پر کوئی بانی شامل نہیں کی گئی۔

(۱) محلہ ۴ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں تیسرا شبد چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس پر محلہ ۵ کا عنوان ہے[1] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کا عنوان نہیں ہے۔ بلکہ اسے محلہ ۴ کے عنوان کے تحت ہی لکھا گیا ہے۔[2]

(۲) محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ بانی میں جہاں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں ہر شبد کا عنوان "محلہ ۵ " دیا گیا ہے[3] وہاں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں "دیوگندھاری" لفظ عنوان کے طور پر دیا گیا ہے۔[4] قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی محلہ ۵ کا عنوان درج ہے۔[5]

(۳) گورو ارجن جی کے نام پر درج شدہ بانی میں ۲۳ ویں شبد کے بعد چھوٹا مول منتر درج ہے جو یہ ہے:

اک اونکار ست گور پرساد[6]

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج نہیں ہے۔[7]

(۴) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں نویں گورو کی بانی کے آخر میں سکھ گورو صاحبان کی درج شدہ بانی کا میزان دیا گیا ہے جو یہ ہے:

دیوگندھاری کا جملہ محلہ ۴۔ ۶۔ محلہ ۵۔ ۳۸۔ محلہ ۹۔ ۳۔ تن کا جملہ ۴۷[1]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں دیا گیا۔ ۲

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

"محلہ ۴۔۶۔محلہ ۵۔۸۔۳محلہ ۹۔ ۳۔جملہ ۷۴" ۳

(۵) اس راگ میں گوروتیغ بہادر کے نام پر جو بانی درج کی گئی ہے اس کا عنوان چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ دیا گیا ہے:

راگ دیوگندھاری محلہ ۹ ۴

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کا عنوان یوں درج ہے:

راگ دیوگندھاری محلہ ۹ دپدے ۵

یعنی چھاپہ ٹائپ میں عنوان میں دپدے لفظ نہیں ہے اور قلمی میں موجود ہے۔

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۳۶
۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۷
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۳۷ تا ۴۳۹
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۸ تا ۵۳۱
۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۸۔۲۳۹
۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۳۳ .
۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۰ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۰
8 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۴۳
9 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۳۶
10 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۶
11 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۳۶
12 گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۱

(۷)

راگ بہاگڑا

راگ بہاگڑا میں بھی صرف تین گوروصاحبان گورورام داس، گوروارجن اور گوروتیغ بہادر کے نام پر بانی ہے اور کسی بھگت کے نام پر کوئی شبد نہیں ہے۔ اور اس کی ترتیب یہ ہے۔ پہلے گورو ارجن جی کی بانی، پھر گوروتیغ بہادر جی کی، پھر گورورام داس جی کی بانی دی گئی ہے اور پھر گوروارجن جی کی بانی درج ہے۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروتیغ بہادر جی کی بانی پر چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو یہ ہے:

اک اونکار ست گور پرسادا

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پور کھ پرساد۲

(۲) راگ بہاگڑا کی وار شروع ہونے سے قبل درج شدہ بانی کا میزان چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس طرح دیا گیا ہے:

۴۔۶۔۹۔ چوپدے۔ محلہ ۵۔۱۔ محلہ ۹۔۱، چھنت محلہ ۴۔۶۔ چھنت محلہ ۵۔۹ تن کا جملہ ۱۷۔۳

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے۔۴

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں بہاگڑا محلہ ۵ گھر ۲ کی بانی سے قبل یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست نام گور پرساد۵

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۱

راگ بہاگڑے کی وار

راگ بہاگڑا میں گورورام داس جی کی بیان کردہ وار بھی درج ہے۔اس وار میں بھی شلوک ہیں۔ جو گورورام داس جی کے علاوہ گوروامرداس جی، گورونانک جی اور کبیر جی کے بیان کردہ ہیں۔ نیز بھائی مردانہ کی طرف سے بھی دو شلوک شامل کیے گئے ہیں۔

(۱) اس وار کی ساتویں پوڑی میں دوسرا شلوک درج ہے جو "اندھے چانن تا تھیئے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورورام داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۲ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شلوک گوروامرداس جی نے بیان کیا تھا۔ ۳

(۲) گیارھویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا پہلا شلوک جو "بن ستگور سیوے جی کے۔۔۔۔۔" سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے عنوان کے تحت دیا گیا ہے ۴ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان ہے۔ ۵

(۳) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ دیا گیا ہے ۶ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ لفظ نہیں ہے ۷ اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی "سدھ" لفظ درج نہیں۔ ۸

(۴) راگ بہاگڑا کی وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان ہے:

"۲۱۔ ا۔ شلوک واراں نال ۴۔ ۲۔ بہاگڑے راگ کا جملہ چوپدے۔

۱۵۔ وار۔ ا۔ تن کا جملہ ۱۸" ۱

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان موجود ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں کوئی میزان نہیں دیا گیا۔ ۳

(۵) چھاپہ ٹائپ کے موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں ۱۵ویں پوڑی کا دوسرا شلوک جو "ستگورو فرمایا کاری ایہہ کریہو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ محلہ ۳ کے عنوان کے تحت میں

درج ہے ۴ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج نہیں ہے۔ ۵

(۶) ۲۰ ویں پوڑی سے قبل ایک شلوک "کلی اندر نانکا جناں دا اوتار" درج ہے۔ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے ۶ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان ہے۔ ۷

(۷) گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں "ہندو موے بھولے والا" شلوک گورونانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۸ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اسے گوروامرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۹

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۳۷
۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۱
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۵۳
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۴۸
۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۴۲
6 گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۱۷۳
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۱
۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۵۵
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ۵۵۲
۱۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۶
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۶
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۶۰
۱۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹
۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۶۰
۱۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹
۱۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۶
۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۴
۱۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۲
۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۶
۲۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۷
۲۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۶
۲۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۷

(۸)

راگ وڈہنس

راگ وڈہنس میں گورونانک صاحب گوروامرداس اور گوروارجن جی کی بانی درج ہے اور بھگتوں کے نام پراس راگ میں بھی کوئی شبد شامل نہیں کیا گیا۔

(۱) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک جی کے بیان کردہ تیسرے شلوک سے قبل (جوموری رن جھن لایا سے شروع ہوتا ہے) چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے الیکن چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ کوئی مول منترنہیں دیا گیا۔۲

(۲) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اشٹپدیوں سے پہلے یہ میزان درج ہے:

"۱۔ ۹۔ محلہ ۱۔ ۳۔ محلہ ۳۔ ۹۔ محلہ ۴۔ ۳۔ محلہ ۵۔ ۹۔ جملہ ۲۴ چوپدے۔"۳

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان درج ہے ۴ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب سے یہ میزان غائب ہے۔۵

(۳) اس راگ میں گورونانک کے نام پر درج "الاہنیاں" سے قبل گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں یہ میزان درج ہے:

"۴۔ ۳۔ چھنت کا جملہ محلہ ۱۔ ۲۔ محلہ ۳۔ ۶۔ محلہ ۴۔ ۶۔ محلہ ۵۔ ۳۔ ستارہ چھنت۔ ۱۷"۶

قلمی گوروگرنتھ میں بھی اس قسم کا میزان درج ہے الیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی میزان درج نہیں ہے ۲

(۴) وڈہنس کی وار سے قبل بھی چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں شبدوں کا میزان

درج ہے جو یہ ہے:

"۴۔ ۴۔ محلہ ا۔ ۵۔ محلہ ۹" ۳

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں دیا گیا ہے:

"۴۔ ۵۔ ۹" ۳

(۵) گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں راگ وڈھنس میں محلہ ۳ کے نام پر درج شدہ اشٹپدیوں میں دوسری اشٹپدیوں سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے ۵ لیکن موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے ٦

وڈھنس کی وار

اس راگ میں گورورام داس جی کے نام پر ایک وار درج ہے، اس میں بھی شلوک شامل ہیں جو مختلف گوروصاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) پہلی پوڑی کے شروع میں تیسرے نمبر کا شلوک گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۷ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا نہیں بلکہ گورونانک جی کا بیان کردہ ہے۔ ۸

(۲) اس وار کی ۱۹ ویں پوڑی پر دیا گیا دوسرا شلوک جو شبدے سار نہ آئیو کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، اس وار میں تو گورو امرداس جی کے نام پر دیا گیا ہے ۱ اور یہی شلوک اسی گوروگرنتھ صاحب راگ کی وار میں ۱۷ ویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر دیا گیا ہے جس پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے۔ گویا کہ یہ گورونانک جی نے اچارن کیا تھا۔ ۲

(۳) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں راگ وڈھنس کی وار کی ۲۰ ویں پوڑی پر دیے ہوئے دونوں شلوک گورونانک صاحب کے نام پر درج کیے گئے ہیں ۳ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ گورو امرداس کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں۔ ۴

(۴) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ دیا گیا، ۵ چھاپہ پتھر کے اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ "سدھ" لفظ نہیں دیا گیا۔ ٦

(۵) اس وار کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں یہ میزان بھی دیا گیا ہے:

"۲۱۔ شلوک وار نال۔ ۴۳۔ ۱۔ وڈ ہنس راگ کا جملہ۔ چو پدے ۲۴۔

اشٹپد یاں۔ ۲۔ چھنت۔ ۱۱۔ الاہنیاں وار۔ ۱۔ تن کا جملہ ۵۳۔" ۷

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان اس طرح دیا گیا ہے:

" شلوک وار نال۔ ۴۳۔ وڈ ہنس کا جوڑ بڑا چو پدے۔" ۸

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی میزان نہیں دیا گیا۔ ۱

(۶) اس وار کی بیسویں پوڑی پر دیے گئے دونوں شلوک؛

گھر میں مندھ و دیش پر۔۔۔۔۔۔

نانک گالی کوڑیاں۔۔۔۔۔۔۔۔

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کیے گئے ہیں گویا کہ یہ دونوں شبد گورو نانک جی کے بیان کردہ ہیں ۲ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں ان دونوں شلوکوں پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ شلوک گورو نانک جی کے نہیں بلکہ گورو رام داس جی کے بیان کردہ ہیں ۳

(۷) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس وار کی ۲۱ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "ستگو رونہ سیو یو مورکھ اندھ گوار" گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۴ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔ ۵

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۶۱

۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۷

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۶۷

۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۲

۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۶۴

۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۷۸

۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۷

۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۷۸

۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۸۴

۱۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۰

۱۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۹

۱۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۶۵

۱۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۸۵

۱۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۸۴ قلمی ورق ۲۶۰

۱۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۹۴

۱۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۹۱

۱۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۹۳

۱۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۴

۱۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۹۴

۲۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۹۲ قلمی ورق ۲۶۴

۲۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۹۲

۲۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۴

۲۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۹۴

۲۴ گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ ٹائپ ۵۹۴

۲۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۴

۲۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۸۹

۲۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۹۴

(۹)

راگ سورٹھ

اس راگ میں پانچ گورو صاحبان؛ گورو نانک، گورو امرداس، گورو رامداس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر جی کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ بھگت کبیر جی اور بھگت روداس اور بھگت بھیکھن جی کے نام پر بھی کچھ بانی شامل ہے۔

(۱) راگ سورٹھ میں محلہ ۹ کی بانی کے آخر میں ۱۳۹ ویں شبد کے بعد یہ میزان گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخے میں دیا گیا ہے:

"۳۔ ۱۲۔ محلہ ۱۔ ۲۔ محلہ ۱۔ ۳۔ محلہ ۹۔ محلہ ۵۔ بنے ۹۴۔ محلہ ۹۔ ۱۲۔
تن کا جملہ ۱۳۹۔ جوڑ چوپدے۔"۱

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان دیا گیا ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کوئی میزان نہیں ہے۔ ۳

(۲) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں راگ سورٹھ کی وار سے قبل سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کا میزان درج ہے، جو یہ ہے:

"۱۔ ۳، جملہ اشٹپدیاں۔ ۲۔ محلہ ۱۔ ۴، محلہ ۳۔ ۳، محلہ ۵۔ ۳،
جملہ ۱۰۰۔"۴

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی میزان موجود ہے ۵ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب سے اسے حذف کر دیا گیا ہے۔ ۶

(۳) اس راگ میں گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو تیغ بہادر کے نام پر ۱۲ شبد درج ہیں الیکن بعض پراچین قلمی نسخوں میں اس راگ میں ۱۲ کی بجائے ۱۳ شبد درج ہیں اور ۱۳

واں شبد "سادھوا یہہ جگ کیمل تماشہ" سے شروع ہوتا ہے۔ ۲

راگ سورٹھ کی وار

راگ سورٹھ میں گورورام داس جی کے نام پر ایک وار درج ہے جس میں شلوک بھی شامل ہیں، جو مختلف گوروصاحبان کے نام پر درج ہیں۔

(۱) اس وار کی ۱۶ ویں پوڑی کے شروع میں شلوک نمبر ۲ درج ہے جو "اک وجھیئے اک دبنے" سے شروع ہوتا ہے۔ یہ شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروامرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۳ لیکن چھاپہ پتھر اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۴ اس کے علاوہ کرتار پوری جلد میں بھی اس پر محلہ ۱ کا عنوان ہی درج ہے۔ ۵

(۲) ۲۸ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک ۶ کا اور چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروارجن جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۷ اسی طرح دوسرے شلوک پر چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے ۸ اور چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۳ درج ہے۔ ۹

(۳) راگ سورٹھ کی وار کے آخر میں بھی "سدھ" درج ہے ۱۰ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے ۱۱ اور نہ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں ہی ہے۔ ۲

(۴) اس کے علاوہ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں راگ سورٹھ کی وار کے آخر میں یہ میزان درج ہے:

"۲۹۔ شلوک ۵۸۔ جملہ۔ سورٹھ۔ چوپدے ۱۳۹۔ اشٹپدیاں۔ ۱۰۔
وار اک۔ ۱۔ ۱۵۰ جملہ۔" ۳

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں بھی یہ میزان درج ہے ۴ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے۔ ۵

(۵) اس وار کی ۲۵ ویں پوڑی سے قبل دیا گیا شلوک "ہرداس سیوں پریت ہے ہرداس کومت" موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں گورورام داس جی کے نام پر درج ہے ۶ لیکن بعض قلمی نسخوں میں اس پر گوروامرداس جی کا نام دیا گیا ہے۔ ۷

راگ سورٹھ کی بھگت بانی

راگ سورٹھ میں بھگت بانی بھی موجود ہے۔اس میں چار بھگتوں کا کلام شامل ہے۔

(۱) کبیر جی کے تیسرے شلوک کے آخر میں یہ سطر درج ہے:

کہہ کبیر جن بھئے خالصے پریم بھگت جہہ جانی ۸

بعض سکھ وِدوانوں کا بیان ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس سطر میں مذکور کے لفظ خالصے کو خلاصے سے تبدیل کیا تھا۔یعنی پہلے اس جگہ "خلاصے" کا لفظ تھا جس کی جگہ گورو گوبند سنگھ جی نے خالصہ لکھ دیا تھا۔۱

بعض وِدوانوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس جگہ کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ یہاں پہلے سے ہی خالصے لفظ تھا۔۲ بعض وِدوان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اصل لفظ خالصے ہی ہے۔۳

پرنسپل جودھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں "خالاصے" لفظ ہے ۴ اور ایک وِدوان کا بیان ہے کہ آج کل گورو گرنتھ صاحب میں "خالاصے" لفظ غلط ہے۔۵ بعض نے لکھا ہے کہ قدیمی لفظ "خالاصے" ہی ہے ۶ اور بھگت بانی کے نسخوں میں لفظ خالاصے ہی طبع ہوا ہے۔۷ ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ اصل پاٹھ خلاصے ہی ہے۔۸

گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر میں یہ لفظ خلاصے ہی طبع ہوا ہے۔۹ اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ لفظ خلاصے ہی لکھا گیا ہے۔۱۰ گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں خلاصے یا خالصے کی بجائے خاصلے درج ہے۔۱۱

(۲) گورو گرنتھ صاحب کے موجودہ مروجہ چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں کبیر جی کی "گھر ایک وگھر دو" کی بانی ملا کر بھی درج کی گئی ہے۔یعنی ان کے درمیان کوئی مول منتر نہیں دیا گیا۔لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہاں چھوٹا مول منتر درج ہے۔جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ا

(۳) گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں کبیر جی کے آٹھویں شبد کے ساتھ یہ سطور بھی درج ہیں:

اودھو سو جوگی گور میرا اس پد کا کرے نبیرا

رہاؤ دوجا ۲

چھاپہ ٹائپ کے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ سطریں شامل نہیں ہیں۔ ۳

(۴) کبیر جی کے شبد "یہ پرپنچ کر پردھن لیاوے" سے قبل موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے ۴ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں ہے۔ ۵

(۵) نام دیو کے شبدوں میں ۱ اور ۲ کے بعد گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں چھوٹے مول منتر دیے گئے ہیں ۶ لیکن مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں دیا گیا اور بانی ملا کر ہی لکھی گئی ہے۔ ۷

(۶) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں بھگت بانی کا کوئی میزان نہیں دیا گیا ۸ لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ میزان ہے:

"۲۔ ۲۔ کبیر جی کے ۱۱۔ نام دیو جی کے ۳۔ روداس جی کے ۷۔ بھیکھن جی کے ۲۔ جملہ ۲۴" ۱

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان موجود ہے۔ ۲

(۷) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں کافی گڑ بڑ ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر کی بانی میں صرف نمبر ہی دیے گئے ہیں ۳ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے ہر شبد کے بعد سورٹھ لفظ درج کیا گیا ہے۔ ۴

(۸) کبیر جی کے نویں شبد کا عنوان چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ ہے:

"سورٹھ" ۵

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس کی بجائے یہ عنوان دیا گیا ہے:

"سورٹھ کبیر جی" ۶

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۲۳
۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۰
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۳۴
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۳۰
۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۳
۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۲
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۳۴
۸ پراچین بیڑں ۲۸۸
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۴۸
۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۳۵ وقلمی گوروگرنتھ صاحب ورق ۲۸۶
۱۱ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۶۴۸
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۳
۱۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۳۹
۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۳
۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۳۹
۱۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۴
۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۳۹
۱۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸
۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۳۹

۲۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸
۲۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۴
۲۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۲
۲۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۹
۲۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۴
۲۵ تواریخ گوروخالصہ اردو ۱۸۸ و سنکھیپ جیون چرتر گوروگوبند سنگھ ۱۸۴ و بھگت بانی مترجم گیانی بشن سنگھ ۲۲۰ و گورمت تہاس گوروخالصہ ۳۳۹
۲۶ شبد ارتھ گوروگرنتھ صاحب ۶۵۴؛ مہان کوش ۱۳۰۷ و گورمت فلاسفی و ۵۲ لیکچر ۱۸۰ بھگت بانی سمپر دائی بھائی بھگوان سنگھ ۱۴۸
۲۷ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء
۲۸ بھگت بانی مترجم پرنسپل جودھ سنگھ ۱۶۳
۲۹ سنکھیپ جیون چرتر گوروگوبند سنگھ ۱۴۸
۳۰ بھگت بانی مترجم گیانی بشن سنگھ ۲۲۰ و گوروگرنتھ صاحب مترجم نارائن سنگھ ۶۰۱
۳۱ بھگت بانی مترجم بیدی کاکا سنگھ ۱۸۶ و بھگت بانی سمپر دائی بھائی بھگوان سنگھ گیانی ۴۸۷
۳۲ رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء
۳۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۴۱
۳۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۸ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۹۔
۳۵ پراچین بیڑاں ۱۹۵
۳۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۲۸۸
۳۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۲۸۸
۳۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۶
۳۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۶
۴۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۲۸۹

۴۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۲۸۹

۴۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۷

۴۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۹

۴۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۴۴

۴۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۰

۴۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۴ تا ۶۵۶

۴۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۴۰ تا ۵۴۱ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸، ۲۸۹

۴۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۶

۴۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۹

(۱۰)

راگ دھناسری

اس راگ میں گورو نانک، گورو امرداس، گورو رام داس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کی بانی درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھگت کبیر، نام دیو، روداس، ترلوچن، سین پیپا اور دھنا کے نام پر بھی بانی درج ہے۔۱

(۱) اس راگ میں گورو نانک صاحب جی کا ایک شبد آرتی کے نام پر درج ہے۔۱ یہ شبد اس سے قبل گوروگرنتھ صاحب کے شروع میں بھی آچکا ہے۔۲

(۲) محلہ ۳ کے نام پر درج بانی میں چھٹا شبد موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو امرداس جی کے نام پر ہی درج ہے۔۳ اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شبد گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے۔۴

(۳) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو ارجن کے نام پر درج شدہ بانی میں ۲۴ویں شبد کے بعد اور ۲۵ شبد سے قبل چھوٹا مول منتر درج ہے ۵ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔۶

(۴) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۹ کی بانی کے خاتمے پر یہ میزان دیا گیا ہے:

"۲۔ ۴۔ ۵۷۔ محلہ ۱۔ ۹۔ محلہ ۳۔ ۹۔ محلہ ۴۔ ۱۳۔ محلہ ۵۔ ۵۷۔
محلہ ۹۔ ۴۔ جملہ چوپدے۔ ۹۳۔ جوڑ۔"۷

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ میزان دیا گیا ہے ا لیکن موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے۔۲

(۵) راگ دھناسری محلہ ۱ کے نام پر دو اشٹپدیاں درج ہیں۔ یہ اشٹپدیاں "گور ساگر رتنی بھرپورے" سے شروع ہوتی ہیں اور "نانک سہج پائے گن گائے" پر ختم ہوتی ہیں۔ ۳ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ دو اشٹپدیاں اس جگہ درج ہیں ہیں ۴ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخے میں یہ دونوں اشٹپدیاں یہاں سے غائب ہیں۔ ۵

(٦) راگ دھناسری میں بھگت بانی سے قبل سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانیوں کا میزان درج ہے، جو اس طرح ہے:

"۴۔ ۱۔ جملہ ۵۔ اشٹپدیاں۔ ۳۔ چوپدے۔ ۹۳۔ جملہ۔ ۱۔ ۱۔ جوڑ۔" ٦

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان موجود ہے ۷ لیکن چھاپہ ٹائپ کے موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی میزان نہیں دیا گیا۔ ۸

راگ دھناسری بھگت بانی

اس سے قبل بیان کیا گیا ہے کہ راگ دھناسری میں بھگت کبیر، نامدیو، روداس، ترلوچن، سین، پیپا اور دھنا کی بانی درج ہے۔

(۱) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھگت سین، بھگت پیپا، بھگت دھنا، کی بانی سے قبل مول منتر دیے گئے ہیں، جو اس طرح ہیں:

اک اونکار ست گور پرساد

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ان بھگتوں کے شبدوں سے قبل کوئی مول منتر نہیں دیا گیا اور تمام بانی ملا جلا کر درج کی گئی ہے۔ ۲

(۲) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں میزان دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

"کبیر جیو۔ ۵۔ نامدیو جیو۔ ۵۔ روداس جی۔ ۳۔ ترلوچن جی۔ ۱۔ سری سین جی۔ ۱۔ پیپا جی۔ ۱۔ دھنا جی۔ جملہ۔ ۱٦۔" ۳

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان درج ہے۔ ۴

(۳) راگ دھنا سری میں مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب (چھاپہ ٹائپ میں) بھگت نام دیو کے نام پر پانچ شبد درج ہیں ۵ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں نام دیو جی کی بانی میں ایک شبد زائد درج ہے، جو اس طرح ہے:

سات سمندر جاں کی ہے کرتی دھرتی جاں کو بیٹو
تاس دھنی یگ سوئے نہ ساکو ابڑ وجاں کو پیٹو۱۰
باپ گو دلیاں بل جاں سیو میں تو بھو نمبڑیا لیئے سیو
میں تو بورڑو جیوے سیوا ۔ رہاؤ
کرو اڑھائی دھرتی ماں گے باون روپ انتو
تاس دھنی یگ سوئے نہ ساکو یگ ایوڈ ہے جاں کو۔۳
ادھڑو سنگ ادھڑو مانس نکسیو سوامی جاں کو۳
تاس دھنی یگ سوئے نہ ساکوں ناکھ ایوڈ ہے جاں کو۔۴
نامے چے سوامی روڑو ٹھاکر مادھو کرشن مراری
دکھ رنجن بھے بھنجن سوامی پریتم بنواری۱

(۴) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی فرق ہے۔

(۵) کبیر کی بانی میں قلمی گوروگرنتھ صاحب میں ہر شبد کے بعد دھنا سری لفظ شامل کیا گیا ہے ۲ لیکن مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب سے دھنا سری لفظ حذف کر دیا گیا۔ ۳

(٦) نام دیو اور رو داس کی بانی کا بھی یہی حال ہے۔ اس میں بھی جہاں قلمی نسخوں میں ہر شبد کے بعد دھنا سری لفظ دیا گیا ہے، ۴ وہاں مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے۔ ۵

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۶۳

۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳

۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۶۵

۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۴۸

۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۷۷

۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۷

۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۸۵

۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰

۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۸۵

۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۸۵،۶۸۶

۱۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰

۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۶۴

۱۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۶۸

۱۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۳

۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۹۱

۱۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۹۵

۱۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۱

۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۳۰۵۔ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

۲۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۹۴

(۱۱)

راگ جتیسری

راگ جتیسری میں تین گورو صاحبان گورو رام داس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کا کلام درج ہے نیز ایک بھگت روداس کی بھی کچھ بانی شامل ہے۔

(۱) اس راگ کے شروع میں چھوٹا مول منتر درج ہے جو یہ ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۱

اس کے برعکس چھاپہ پتھر اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکار ست نام کرتار پورکھ نربھو نرویر

اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد ۲

(۲) جتیسری محلہ ۵ گھر ۳ کے شبد کی ابتدائی سطر چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں اس طرح ہے:

کوئی جانے کون ایہاں جگ میت ۳

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر میں اس کی بجائے یہ مرقوم ہے:

"کوئی جانے کون جگ میتا" ۴

(۳) محلہ ۵ کی بانی کے آخر اور محلہ ۹ کی بانی سے پہلے (درمیان میں) بانی کا کوئی میزان چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں نہیں ہے ۵ اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

"۲۔ ۹۔ ۱۳۔ چوپدے۔ تتھا دپدے۔ تن کا جملہ۔ ۱۱۔ محلہ ۴۔ ۱۳۔
محلہ ۵۔ ۲۴۔ ۱"

(۴) محلہ ۹ کی بانی کے آخر میں بھی چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں کوئی میزان نہیں ہے ۲ البتہ چھاپہ پتھر میں یہ میزان درج ہے:

"۳۔۱۱۔محلہ ۴۔ ۱۳۔محلہ ۵۔ ۳۔محلہ ۹۔تن کا جملہ ۲۷۔"۳

راگ جتیسری کی وار محلہ ۵

راگ جتیسری میں گوروارجن کی بیان کردہ وار بھی درج ہے۔اس وار میں شلوک بھی شامل ہیں۔

(۱) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں نہ تو "سدھ" لفظ ہے اور نہ کوئی میزان دیا گیا ہے۔ ۴ اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

"شلوک ۴۰ ۔۱۔محلہ ۴۔ ۱۱۔محلہ ۵۔ ۱۳۔محلہ ۹۔ ۳۔چھنت محلہ ۵۔
۳۔جملہ ۳۱۔جوڑ۔"۵

راگ جتیسری بھگت بانی

اس راگ میں صرف سورداس کا بیان کردہ ایک شبد درج ہے جس کا عنوان مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں دیا گیا ہے کہ:

"جتیسری بانی بھگتاں کی"۶

یہ عنوان ظاہر کرتا ہے کہ گویا اس راگ میں ایک سے زائد بھگتوں کا کلام درج ہے۔ شبد ارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ عنوان یوں ہے:

"شبد روداس جی کا جتیسری"۱

ہمارے پاس دو قلمی گوروگرنتھ صاحب ہیں جن میں یہ عنوان اس طرح ہے:

"جتیسری۔بانی بھگت۔روداس جی کی۔"۲

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں ایک بھگت کی بجائے جمع کے صیغہ کا استعمال کسی غلطی کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

اس راگ میں بھی عنوانوں میں الفاظ آگے پیچھے درج کیے گئے ہیں چنانچہ شروع میں مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں جتیسری محلہ ۴ گھر۔۱۔ چوپدے ۳ کا عنوان دیا گیا ہے لیکن چھاپہ پتھر اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں ہے؛ جتیسری محلہ ۴ چوپدے گھر۔۱ ۴۱ اور محلہ ۵ کی بانی کے شروع میں چھاپہ ٹائپ میں یہ عنوان ہے؛ جتیسری محلہ ۵ گھر ۳۔۵ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ عنوان ہے؛ جتیسری محلہ ۵۔ چوپدا۔ گھر ۳ ۴۲ اسی طرح عنوانوں کے اور بھی چھوٹے موٹے فرق موجود ہیں۔

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۹۲

۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۱ قلمی ورق ۳۰۸ و قلمی ورق ۲۲۰

۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۰۰

۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۵

۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۰۳

۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۷

۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۰۳

۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۷

۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۰

۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۸۳

۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۰

۱۲ گوروگرنتھ صاحب شبدارتھ ۷۱۰

۱۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۰ ورق ۲۲۵

۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۹۶

۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۲ قلمی ورق ۳۰۵

۱۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۰۰

۱۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۶

(۱۲)

راگ ٹوڈی

مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں راگ جتیسری کے بعد راگ ٹوڈی دیا گیا ہے ا
لیکن گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں راگ جتیسری اور راگ ٹوڈی کے
درمیان راگ جیجاونتی درج ہے اور اس میں گوروتیغ بہادر کے بیان کردہ چار شبد ہیں، جو یہ ہیں:

(۱) رام سمر رام سمر۔۔۔۔۔ (۲) رام بھج رام بھج۔۔۔۔۔

(۳) رے من کون گت ہوئے ہے (۴) بیت جے ہے جنم۔۔۔۔ ۲

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں راگ جیجاونتی تمام راگوں کے آخر میں اکیسواں
راگ درج کیا گیا ہے اور اس میں گوروتیغ بہادر جی کی بانی درج ہے۔ ۳

راگ ٹوڈی میں گورورام داس، گوروارجن اور گوروتیغ بہادر کا کلام درج ہے۔

اس کے علاوہ نام دیو جی کے نام پر بھی تین شبد درج کیے گئے ہیں۔

(۲) اس راگ میں بھگت بانی شروع ہونے سے پہلے سکھ گوروصاحبان کے نام پر درج
شدہ بانی کا میزان صرف یہ دیا گیا ہے:

"۲۔۱۔۳۱" ۴

اس کے برعکس قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

"۲۔۱۔۱۔محلہ ۴۔۳۰۔محلہ ۵۔محلہ ۹۔۱۔تن کا جملہ ۳۱" ۵

راگ ٹوڈی بھگت بانی

راگ ٹوڈی میں صرف نام دیو کے نام پر تین شبد درج ہیں۔ لیکن عنوان اس پر بھی ایسا دیا
گیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گویا اس راگ میں ایک سے زائد بھگتوں کی بانی شامل کی گئی

ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

"ٹوڈی بانی بھگتاں کی"[1]

اس کے برعکس گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان دیا گیا ہے:

"ٹوڈی بھگت نام دیو جی کی"[2]

الغرض چھاپہ ٹائپ میں درج شدہ عنوان درست نہیں۔ یہ بھی کسی کاتب کی مہربانی کا نتیجہ ہے کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس راگ میں تمام بھگتوں کا کلام شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں اس راگ میں صرف ایک ہی بھگت نام دیو جی کے تین شبد درج ہیں جو یہ ہیں:

(۱) کوئی بولے نروا کوئی بولے دور۔۔۔۔۔

(۲) کون کو کلنک رہیو رام نام لیت ہی۔۔۔

(۳) تین چھندے کھیل آچھے۔۔۔۔۔[3]

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۱
۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۸۴ و قلمی ۳۱۱ قلمی ورق ۵۲۵
۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۵۲
۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ۷۱۸
۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۱۴
۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۸
۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۴
۸ گورو گرنتھ صاحب ۷۱۸

(۱۳)

راگ بیراڑی

اس راگ میں صرف دو گورو صاحبان گورورام داس اور گورو ارجن کی بانی درج ہے، یعنی گورورام داس جی کے سات شبد ہیں اور گورو ارجن جی کا صرف ایک شبد درج ہے۔

(۱) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں راگ بیراڑی کی ابتدا میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد[1]

اس کی بجائے چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ پورا مول منتر درج ہے، جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[2]

(۲) اس بانی کا عنوان چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ ہے: "راگ بیراڑی محلہ ۴ گھر ا دوپدے" لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں درج ہے:

"راگ بیراڑی محلہ ۴ دوپدے گھر ا"[3]

(۳) اس کے آخر میں چھاپہ ٹائپ میں یہ میزان ہے: "۷۔۱۔۲" لیکن چھاپہ پتھر میں یہ میزان یوں ہے: "۷۔۱۔۲ جوڑ" اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں "جملہ بیراڑی کا ۷" مرقوم ہے۔[4]

(۱۴)

راگ تلنگ

اس راگ میں چار گورو صاحبان یعنی گورو نانک، گورو رام داس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کی بانی درج ہے۔ نیز بھگت کبیر اور نام دیو کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۵ کے نام پر ایک شبد درج ہے جو "خاک نور کردم عالم دنیائے" کے الفاظ سے شروع ہوا ہے۔ مشہور سکھ سکالر سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک یہ شبد گورو نانک جی کا بیان کردہ ہے جو کسی کاتب کی غلطی سے گورو ارجن کی طرف منسوب ہو گیا ہے۔[۵]

(۲) اس راگ میں سکھ گورو صاحبان کے نام پر جو بانی درج ہے، اس کی ترتیب گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی اور چھاپہ پتھر کے نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ چنانچہ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے پانچ شبدوں کے بعد پھر گورو نانک جی کی بانی درج ہے[۶] لیکن چھاپہ پتھر میں اس جگہ گورو تیغ بہادر کی بانی کو درج کیا گیا ہے اور اس کی ترتیب میں بھی فرق ہے۔[۷]

(۳) محلہ ۱ کی بانی سے پہلے یعنی گورو ارجن کی بانی سے قبل شبدوں کا میزان نہیں دیا گیا[۸] البتہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں اس جگہ میزان درج ہے جو اس طرح ہے:

"۲۔ ۵ ۵۔ محلہ ۱۔ ۲۔ محلہ ۴۔ ۵۔ جملہ ۱۲"[۹]

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے۔[۱۰]

(۴) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں محلہ ۱ اور محلہ ۴ کی بانی ملا کر درج کی گئی ہے۔ یعنی ان کے درمیان کوئی مول منتر نہیں ہے[۱۱] لیکن چھاپہ پتھر میں گورو نانک کے شبد کے بعد گورو امرداس جی کے شبد سے پہلے یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد[۱۲]

(۵) گورورام داس کے شبد کے بعد گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

۲۲۔ ۲۔ محلہ ۱۔ ۵۔ محلہ ۴۔ ۲۔ محلہ ۵۔ ۵۔ محلہ ۹۔ ۳۔ جملہ ۱۷۔ [۱۳]

لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی میزان نہیں ہے۔ [۱۴]

راگ تلنگ بھگت بانی

اس راگ میں صرف دو بھگتوں (کبیر اور نام دیو) کے تین شبد درج ہیں۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں ان تینوں شبدوں کو ملا کر درج کیا گیا ہے لیکن گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں کبیر جی کے شبد کے بعد یعنی نام دیو جی کے شبد شروع ہونے سے پہلے یہ عنوان دیا گیا ہے اور مول منتر بھی درج کیا گیا ہے، جیسا کہ:

اک اونکار ست گور پرساد

تلنگ نام دیو جی [۱۵]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ مول منتر نہیں دیا گیا اور عنوان بھی صرف نام دیو ہی دیا گیا ہے۔ [۱۶]

(۱۵)

راگ سوہی

اس راگ میں چار گور، صاحبان گورو نانک، گورو امرداس، گورورام داس اور گورو ارجن کے نام پر بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ کچھ شبد بھگت کبیر، روداس اور شیخ کبیر جی کے نام پر بھی درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۱ کے نام پر درج شدہ بانی میں پہلے شبد کے بعد یعنی دوسرے شبد کے آغاز میں مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱۷]

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ [۱۸]

(۲) اس راگ میں محلہ ۵ کے نام پر درج بانی کے ۳۸ ویں شبد کے شروع میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱۹]

لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ [۲۰]

(۳) اس راگ میں محلہ ۵ کے شبدوں میں ۵۱ ویں شبد کے آغاز میں مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے:

جو کچھ کرے سوئی پربھ مانے   اوئے رام نام رنگ رائے [۲۱]

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یوں مرقوم ہے:

جوا چھا کرے سوے پربھ مانے   اوئے رام نام رنگ رائے [۲۲]

(۴) محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں قلمی گوروگرنتھ صاحب و چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب

میں یہ میزان درج ہے:

"چوپدے۔ دپدے۔ ۹۔ محلہ ۱۔ ۱۵۔ محلہ ۴۔ ۵۸۔ محلہ ۵۔ تن کا
جملہ ۸۳۔"[۲۳]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ اس قسم کا کوئی میزان درج نہیں ہے۔[۲۴]

(۵) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اشٹپدیوں کے بعد کافی گھر کی بانی درج ہے اور اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کافی گورونانک کی بیان کردہ ہے[۲۵] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس کافی کو گوروارجن کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے، کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔

(۶) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں "دنیا نہ صلاح جومرونجی" کے الفاظ سے شروع ہونے والی بانی گوروامرداس جی کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہے[۲۶] لیکن اس بانی کو گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں گوروارجن جی کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۲۷]

(۷) "میرجی خصم اگم ہے کت بدھ ملیا جائی" کے الفاظ سے شروع ہونے والی بانی چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروامرداس کے نام پر درج ہے[۲۸] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اسے گوروارجن کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۲۹]

(۸) گوروگرنتھ صاحب میں "کوئی آن ملاوے میرا پریتم پیارا" کے الفاظ سے شروع ہونے والی بانی کو چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے[۳۰] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی اور چھاپہ پتھر کے نسخوں میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔[۳۱]

(۹) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں "بچی" کے عنوان پر درج شدہ بانی سے قبل یہ میزان دیا گیا ہے:

۸۔ ۲۔ ۵۔ ۱۶۔[۳۲]

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ عنوان درج ہے:

"۸۔ ۲۔ ۵۔ محلہ ۱۔ ۵۔ محلہ ۳۔ ۴۔ محلہ ۴۔ ۲۔ جملہ اشٹپدیاں ۱۶
جوڑ۔"[۳۳]

(۱۰) راگ سوہی میں گن ونتی کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں اس بانی پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے، [۳۴] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے [۳۵] اور بعض قلمی نسخوں میں اس پر کسی بھی گورو کا نام نہیں ہے۔ [۳۶]

(۱۱) گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس "گن ونتی" کے شبد کے بعد یہ میزان درج ہے:

۳۔۵۔ محلہ ۱۔ ۴۔ محلہ ۳۔ ۲۔ محلہ ۴۔ ۵۔ محلہ ۵۔ کوچجی۔ تتھا۔ سوچجی۔
تتھا۔ گن ونتی۔ جملہ ۱۹ [۳۷]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے۔ [۳۸]

(۱۲) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۴ نام پر درج شدہ بانی کے آخر میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

۴۔۲۔۶۔۱۸ [۳۹]

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:

"۴۔۲۔۶۔۵۔۷۔۶ چھنت جوڑ ۱۸" [۴۰]

(۱۳) محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

۵ محلہ ۱۔ ۷۔ محلہ ۳۔ ۶۔ محلہ ۴۔ ۱۱۔ محلہ ۵ تن کا جملہ ۲۹ [۴۱]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

۴۔۱۔۱۱ [۴۲]

راگ سوہی کی وار

راگ سوہی میں گوروامرداس جی کے نام پر ایک وار بھی درج ہے اور اس وار میں جگہ جگہ مختلف گوروؤں کے نام پر شلوک بھی درج ہیں۔ ان شلوکوں میں بہت گڑبڑ ہے۔

(۱) چوتھی پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک جو "سوہا رنگ سپنے نسی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج ہے [۴۳] لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر گوروامرداس کا نام دیا گیا ہے۔ [۴۴]

(۲) اس وار کی ساتویں پوڑی میں چار شلوک گورو انگد جی کے نام پر درج ہیں [۴۵] لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں پہلا شلوک جو "جنی چلن جانیا سے کیوں کرے وتھار" سے شروع ہوتا ہے، گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔[۴۶]

اسی طرح دوسرا شلوک بھی محلہ ۳ کے عنوان کے تحت درج ہے [۴۷] لیکن تیسرا شلوک جو "بدھا چٹی جو بھرے نہ گن نہ اپکار" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شلوک درج نہیں ہے۔[۴۸] ایک قلمی نسخے میں یہ شبد گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۴۹] اور چوتھا شلوک قلمی گوروگرنتھ صاحب میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۵۰]

(۳) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں ۸ ویں پوڑی پر دیا گیا شلوک "جناں بھوتن ناہیں بھو" گورو انگد جی کے نام پر درج ہے۔[۵۱] قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۵۲]

(۴) اس وار کی دسویں پوڑی سے پہلے دیا گیا شلوک "واہ خصم تو واہ" چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۵۳] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں یہ شلوک گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۵۴]

(۵) گیارھویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا ایک شلوک موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کے نام پر درج ہے [۵۵] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس شلوک کو گورو امرداس جی کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۵۶]

(۶) اس وار کی ۱۴ ویں پوڑی پر دیا گیا شلوک "چوراں یاراں رنڈیاں کٹنیاں دیبان" موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۵۷] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں اسے گورو امرداس کے نام پر ظاہر کیا گیا ہے۔[۵۸]

(۷) ۱۵ ویں پوڑی پر درج شدہ پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے [۵۹] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۶۰]

(۸) اس ۱۵ ویں پوری پر درج شدہ تیسرا شلوک جو "سیھے کنت رتیاں" کے الفاظ سے

شروع ہوتا ہے چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج ہے،[۶۱] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر گوروانگد جی کا نام دیا گیا ہے۔[۶۲]

(۹) ۱۷ویں پوڑی کا پہلا شلوک "دیوا بلے اندھیرا جائے" چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج ہے[۶۳] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گوروامرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۶۴]

(۱۰) ۱۷ویں پوڑی کا دوسرا شلوک جو "شبدے سار نہ آئیو" سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج ہے[۶۵] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گوروارجن کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[۶۶] جبکہ ایک اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے۔[۶۷]

(۱۱) ۱۸ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج ہے[۶۸] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اس پر محلہ ۲ دیا گیا ہے۔[۶۹]

(۱۲) اس ۱۸ویں پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروانگد کے نام پر درج ہے[۷۰] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورونانک کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔[۷۱]

(۱۳) ۱۹ویں پوڑی کا پہلا شلوک "پہل بسنتے آگمن" چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج ہے[۷۲] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گوروانگد کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۷۳] مگر ایک اور قلمی نسخے میں اس جگہ یہ شلوک درج ہی نہیں ہے۔[۷۴]

(۱۴) اس ۱۹ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "پہلے پسنتے آگن تس کا کرو بیچار" چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروانگد کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۷۵] لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا یہ شلوک گوروانگد نے نہیں بلکہ گوروامرداس نے بیان کیا تھا[۷۶] اور ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورونانک کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

(۱۵) ۲۰ویں پوڑی کا پہلا شلوک ایک گوروگرنتھ صاحب میں گوروانگد کے نام پر درج ہے[۷۷] مگر دوسرے گوروگرنتھ صاحب میں اسے گوروامرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۷۸]

(۱۶) اس وار کے آخر میں اور بھگت بانی سے قبل قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

شلوک وار نال ۴۔ ۴۷۔ سوہی کا جملہ چوپدے۔ دوپدے۔
۱۸۲ اشٹپد یاں ۱۶ چھنت ۲۹۔ وار۔ ۱۔ تن کا بملہ۔ ۱۳۱۔ کوچجی۔ سوچجی۔
گن ونتی ۳۔[۷۹]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے۔[۸۰]

راگ سوہی بھگت بانی

موجودہ گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں راگ سوہی میں صرف تین بھگتوں کا کلام درج ہے جن کے نام یہ ہیں:

(۱) کبیر جی[۸۱]　　(۲) روداس جی[۸۲]　　(۳) فرید جی[۸۳]

لیکن اس بانی پر جو عنوان دیا گیا ہے وہ یہ ہے:

"راگ سوہی بانی سر کبیر جی۔ تتھا سبھناں بھگتاں کی"[۸۴]

اس عنوان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس راگ میں گوروگرنتھ صاحب کے تمام بھگتوں کی بانی درج کی گئی ہے لیکن جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں، اس راگ میں صرف تین بھگتوں کی بانی درج ہے۔ باقی کسی اور بھگت کا کوئی شبد اس میں درج نہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یا تو اس راگ میں سے بقیہ تمام بھگتوں کی بانی خارج کر دی گئی ہے اور یا پھر یہ عنوان کسی کاتب کی مہربانی کے نتیجہ میں درج ہو گیا ہے جو مطبوعہ گرنتھوں میں جوں کا توں شامل ہو گیا ہے۔ گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان بھی کچھ مختلف ہے۔ چنانچہ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں ہے:

راگ سوہی بانی سری کبیر جی کی۔ تتھا ہور نال بھگتاں کی۔[۸۵]

گو عنوان بھی کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے کیونکہ گوروگرنتھ صاحب میں جہاں بھی بھگت بانی درج کی گئی ہے، وہاں اس قسم کا کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔ تاہم اس عنوان میں وہ بات نہیں جو موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض ایسے قلمی گوروگرنتھ صاحب بھی موجود ہیں جن میں اس جگہ اس قسم کا

کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔[۸۰] اس سے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ "تھا سھناں بھگتاں کی" کے الفاظ کتابت کی غلطی سے گورد گرنتھ صاحب کا حصہ بن گئے ہیں۔

(۲) اس راگ کے آخر میں مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے:

"۲ ـ ۳"[۸۷]

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے میزان یوں دیا گیا ہے:

"۲ ـ ۳ ـ بھگتاں کی سوہی کا جملہ"[۸۸]

(۱٦)

راگ بلاول

راگ بلاول میں گورو نانک، گورو امرداس، گورو رام داس، گورو ارجن، گورو تیغ بہادر کی بانی درج ہے۔ نیز بھگت کبیر، بھگت نامدیو، بھگت سدھنا کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے بیان کردہ چار شبدوں کے بعد گورو امرداس جی کی بانی درج ہے۔ اور اس بانی سے قبل چھوٹا مول منتر

"اک اونکار ست گور پرساد"

دیا گیا ہے[۸۹] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں۔[۹۰]

(۲) محلہ ۱ کی اشٹپدیاں درج کرنے سے قبل اور محلہ ۹ کی بانی کے بعد قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

"چوپدے۔ تھادوپدے۔ ۴۔ محلہ ۱۔ ٦۔ محلہ ۳۔ ۷۔ محلہ ۴۔ ۱۲۹۔
محلہ ۵۔ ۳۔ محلہ ۹۔ ۱۱۴"[۹۱]

لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں ایسا کوئی میزان نہیں ہے۔[۹۲]

(۳) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں محلہ ۵ کی بیان کردہ اشٹپدیاں ختم ہونے پر یہ میزان دیا گیا ہے:

"محلہ ۱۔ ۲۔ محلہ ۳۔ ۱۔ محلہ ۴۔ ٦۔ محلہ ۵۔ ۲۔ تن کا جملہ ۱۱"[۹۳]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں میزان شامل نہیں کیا گیا۔[۹۴]

(۴) محلہ ۵ کے نام پر درج چھنت کی بانی میں ۱۰ شبدوں کے بعد یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد[۹۵]

قلمی نسخوں میں یہاں پر یہ مول منتر درج نہیں ہے[96]

(۵) چھنت محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۴۔۲۔۵[97]

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ عنوان ہے:

"۴۔۲۔۵۔۹۔ جملہ چھنت کا ۲۹۔ محلہ ۱۔ ۲۔ محلہ ۴۔ ۵۔ محلہ ۵۔ تن کا جملہ جوڑ ۹"[98]

(۶) گوروگرنتھ صاحب کے اردو ایڈیشن میں محلہ ۱ کی اشٹپد یوں سے پہلے دو شبد محلہ ۵ کے عنوان پر درج ہیں جو اس طرح ہیں:

(۱) ہر کے نام بناں ودکھ پاوے۔۔۔۔

(۲) جاں میں بھجن رام کو ناہیں۔۔۔۔۔[99]

یہ دونوں شبد گورمکھی ایڈیشن میں محلہ ۹ کے عنوان کے تحت درج ہیں۔[100]

راگ بلاول کی وار محلہ ۴

یہ وار گورو رامداس جی کی بیان کردہ ہے۔ اس میں شلوک بھی شامل ہیں جو مختلف گورو صاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں ۵ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک گورو امرداس کے نام پر درج ہے[101] گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس شلوک کو گورو رامداس جی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔[102]

(۲) اس وار کی آٹھویں پوڑی چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہے[103] لیکن موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورورامداس کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[104] اور اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج نہیں ہے۔[105]

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں ۱۱ ویں پوڑی سے قبل دو شلوک درج ہیں اور ان پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے[106] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ دونوں شلوک گورو امرداس جی کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں۔[107]

(۴) اس وار کے آخر میں شدھ لفظ دیا گیا ہے [۱۰۸] گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ شدھ لفظ درج نہیں ہے۔ [۱۰۹]

(۵) اس وار کے آخر میں گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان دیا گیا ہے:

شلوک ۲۷۔ وارنال۔ چوپدے۔۸ ۱۴۸۔ اشٹپدیاں۔۱۱۔ چھنت ۹

تھتی وار۔۱۔ جملہ جوڑ ۱۷۳ [۱۱۰]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے۔ [۱۱۱]

راگ بلاول بھگت بانی

اس راگ میں تین بھگتوں کبیر، نامدیو اور سدھنا کی بانی درج ہے اور اس بانی کے آخر میں قلمی گوروگرنتھ صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۴۔۱۔ جملہ ۱۶۔ جملہ جوڑ بھگتاں کی بانی کا۔۱۶ [۱۱۲]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں ایسا کوئی میزان نہیں۔ [۱۱۳]

(۲) گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں بھگت بانی کا آخری شبد دھنے بھگت کے نام پر درج ہے [۱۱۴] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شبد دھنے بھگت کے نام پر دیا گیا ہے۔ [۱۱۵]

(۳) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی الفاظ کی ترتیب کا فرق ہے۔ موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں بھگت بانی کے شروع میں عنوان میں صرف بلاول کا لفظ دیا گیا ہے [۱۱۶] لیکن قلمی نسخوں میں بلاول سے پہلے راگ لفظ موجود ہے۔ [۱۱۷] اسی طرح نام دیو اور رود اس کی بانی سے قبل بھی قلمی نسخوں میں راگ لفظ موجود ہے [۱۱۸] لیکن موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں صرف بلاول درج ہے اور راگ لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ [۱۱۹]

(۱۷)

راگ گونڈ

اس راگ میں صرف دو گورو صاحبان گورو رام داس اور گورو ارجن جی کی بانی شامل ہے اور بھگت کبیر، نامدیو اور روداس کے بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) راگ گونڈ میں محلہ ۵ کی بیان کردہ اشٹپد یاں شروع ہونے سے قبل یہ میزان درج ہے:

۴۔۲۰۔۲۲۔۶۔۲۸[۱۲۰]

اس کے برعکس قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۴۔۲۰۔۲۲۔ جملہ گونڈ کے چوپدے ۲۸ محلہ ۴۔۶۔ محلہ ۵۔۲۲۔

تناں کا جملہ جوڑ ۸۸[۱۲۱]

راگ گونڈ بھگت بانی

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ راگ گونڈ میں بھگت کبیر، نام دیو اور روداس کی بانی درج ہے۔

(۱) گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں بھگت بانی کے آخر میں یہ میزان ہے:

۴۔۲۔۱۱۔۷۔۲۔۹۔۴ جوڑ [۱۲۲]

مگر قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:

۴۔۲۔ کبیر جی۔۱۱۔ نام دیو جی۔۷۔ روداس جیو۔۲۔ تن کا جملہ جوڑ[۱۲۳]

(۱۸)

راگ رام کلی

راگ رام کلی میں گورونانک، گوروامرداس، گورورامداس، گوروارجن اور گوروتیغ بہادر کی بانی کے علاوہ کبیر جی، نام دیو جی، روداس جی اور بینی جی کے بھی کچھ شبد درج ہیں:

(۱) راگ رام کلی محلہ ۱ کی اشٹپدیوں سے قبل درج شدہ بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے:

۳۔ ۳۔محلہ ۱۔ ۱۱۔محلہ ۳۔ ۱۔محلہ ۴۔ ۶۔محلہ ۵۔ ۶۔محلہ ۹۔ ۳۔ جملہ ۸۷۔ جوڑ [۱۲۴]

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے:

۳۔ ۳۔ ۸۱ [۱۲۵]

(۲) رام کلی انند محلہ ۳ سے پہلے جس قدر بانی ہے اس کا میزان یوں ہے:

۸۔ ۳۔ ۸۔ ۲۲ [۱۲۶]

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے:

۸۔ ۳۔ ۸۔ جملہ اشٹپدیاں کا محلہ ۱۔محلہ ۹۔محلہ ۳۔ ۵۔محلہ ۵۔ ۸۔ ۲۲ جوڑ [۱۲۷]

راگ رام کلی

انند محلہ ۳

اس راگ میں "آنند محلہ ۳" کے نام پر ایک بانی درج ہے جو "انند بھیا میری مائے ستگور میں پایا" کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں اس بانی کی کل ۴۰ پوڑیاں درج ہیں جو سب گورورام داس کے نام پر ہی درج کی گئی ہیں، لیکن سکھ ودوان اس بات کو

تسلیم کرتے ہیں کہ اصل میں اس بانی کی ۳۸ پوڑیاں گورو امرداس جی کی بیان کردہ ہیں اور باقی دو پوڑیاں ان کی بیان کردہ نہیں ہیں۔ ان میں سے ۳۹ویں پوڑی گورو رامداس جی کی بیان کردہ ہے اور چالیسویں پوڑی گوروارجن جی نے بیان کی تھی اور انند میں گورو امرداس جی کے نام پر درج کر دی تھی۔ جیسا کہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے لکھا ہے:

"اس بانی کی ۳۸ پوڑیاں (گورو امرداس جی نے) خود بیان کی تھیں اور ۳۹ویں پوڑی چوتھے گورو جی نے اچارن کی اور ۴۰ویں پوڑی پانچویں گوروارجن جی نے بیان کر کے اس بانی کو مکمل کر دیا۔ یہ بات آج تک گورو امرداس جی کی نسل میں مشہور ہے۔"[۱۲۸]

نیز شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ مرقوم ہے:

"پرانی روایت یہ ہے کہ ۳۹ویں پوڑی چوتھے گورو جی کی بیان کردہ ہے اور ۴۰ویں پوڑی پانچویں گورو نے بیان کی تھی۔"[۱۲۹]

گوروگرنتھ صاحب میں جہاں کہیں بھی ایک گورو کی بیان کردہ بانی میں کسی دوسرے گورو کا بیان کردہ کوئی شبد یا شلوک درج ہے تو عام طور پر اس کے اچارن کرنے والے گورو کا عنوان دے دیا گیا ہے، مگر انند صاحب میں درج شدہ ان ۳۹ویں اور ۴۰ویں پوڑیوں پر ایسا کوئی عنوان درج نہیں ہے۔ گویا موجودہ گوروگرنتھ صاحب سے تو یہی واضح ہوتا ہے کہ انند کی ۴۰ کی ۴۰ پوڑیاں تیسرے گورو امرداس جی کی ہی بیان کردہ ہیں۔ لیکن حقیقت میں ان کی ۳۸ پوڑیاں ہیں۔ باقی دو پوڑیاں ان کی بیان کردہ نہیں، یونہی ان کی طرف انھیں منسوب کر دیا گیا ہے۔

بھائی کیسر سنگھ چھبر کا بیان ہے کہ گورو امرداس جی نے یہ بانی انند جی کی پیدائش کے موقع پر بیان کی تھی، جیسا کہ ان کا بیان ہے:

بابا نند جی جنمے تاں انند سی بنیا
پوڑیاں چالی گورو امرداس جی بھنیا[۱۳۰]

ایک اور سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"اس طرح انند ۱۵۹۴ بکرمی میں بنایا گیا آپ نے بیان کیا ہے۔ اس وقت گورو نانک صاحب زندہ تھے اور گورو امرداس جی نے ابھی سکھ دھرم

اختیار نہیں کیا تھا۔"[131]

رام کلی سد

راگ رام کلی میں "سد" نام کی ایک بانی درج ہے۔ یہ بانی سکھ ودوانوں کی بحث کا ایک خاص موضوع ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ سد گورو امرداس جی کے بیٹے پوتر ، بابا سندر جی نے بیان کی تھی[132] اس سد کے آخر میں بھی سندر نام موجود ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

کہے سندر سنو سنتو سب جگت پیریں پائے جیو[133]

ایک صاحب نے بیان کیا ہے کہ بابا سندر نے یہ سد چھوٹی عمر میں بیان کی تھی اور وہ گورو رام داس جی کی وفات کے وقت موجود تھے۔[134] اس کے برعکس دوسرے ودوان کا بیان ہے کہ بابا سندر جی کی پیدائش ۱۶۶۰ بکرمی کے قریب یعنی گورو امرداس جی کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔[135] اگر گورو گرنتھ صاحب کے تیار ہونے کا زمانہ بقول کیسر سنگھ چھبر ۱۶۵۸ء تسلیم کیا جائے تو سندر کی پیدائش سے قبل گورو گرنتھ بن چکا تھا۔ اس صورت میں اس سد کی کیا پوزیشن ہو سکتی ہے؟

اس سد میں گورو امرداس جی کی وفات کے وقت کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔ کیسو گوپال پنڈت کو پوران کی کتھا کرنے کے لیے بلانا، پنڈ، پتل، کریا، دیا اور پھول ہر سر میں ڈالنے وغیرہ رسومات کا ذکر ہے جو خود سکھ ودوانوں کے نزدیک گورمت کے خلاف رسومات ہیں۔[136]

ایک سکھ ودوان نے اس سد کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"اس میں گورو امرداس جی کی وفات کے حالات مذکور ہیں جو بابا سندر جی نے، جو اس وقت موجود تھے، بیان کیے ہیں۔"[137]

اس کے برعکس ایک اور ودوان کا بیان ہے:

"سد کی بانی میں گورمت کے خلاف یعنی پوشیدہ طور پر ہندو دھرم کا پرچار کیا ہے، یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سندر جی گورو امرداس جی کی وفات کے وقت موجود نہیں تھے۔ سد کا وجود گورو ارجن جی کی وفات کے وقت تک کہیں نہیں ملتا۔"[138]

اس سد میں یہ مرقوم ہے:

انتے سنکور یو لیا میں پچھے کیرتن کریو نربان جیو
کیسو گوپال پنڈت سدیو ہر ہر کتھا پڑھے پوران جیو
ہر کتھا پڑھیے ہر نام سنیے بیباں ہر رنگ گور بھاوے
پنڈ۔ پتل۔ کریا دیوا۔ پھُل ہر سر پاوے

سد کے اس حصے کے بارے میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"کتھا وکھیان کے علم میں ابھی سکھ ماہر نہیں ہوئے۔ اس لیے کیسو گوپال پنڈت کو بلا لینا اور اسے کہنا کہ وہ اس پوران کو پڑھے جس میں گناہوں کو مٹانے والے خدا تعالیٰ کی حمد ہو۔"[۳۹]

ایک اور سکھ ودوان کا اس سلسلہ میں یہ بیان ہے کہ:

"سد میں کیسو گوپال پنڈت سدیو ہر ہر کتھا پڑھے پوران جیو۔ بیبان ہر رنگ گورا بھاوے پنڈ، پتیل، کریا، پھُل ہر سر پاوے وغیرہ گورمت کے خلاف باتیں نقل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔۔۔۔۔سد کی رچنا گورمت کے خلاف یعنی اندرونی طور پر ہندو دھرم کا پرچار ہے۔"[۴۰]

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ کیسو گوپال ایک پنڈت تھا جو گورو امرداس کے زمانے میں ان کے دربار میں پورانوں وغیرہ کی کتھا کیا کرتا تھا۔[۴۱]

راگ رام کلی چھنت محلہ ۵

گورو گرنتھ صاحب کے مروجہ نسخوں میں راگ رام کلی میں گورو ارجن کے نام پر کچھ چھنت بھی درج ہیں۔ ان میں سے ابتدائی چار چھنت تو مکمل صورت میں درج ہیں لیکن پانچواں چھنت نامکمل ہے۔ اس کی صرف دو سطور ہی موجودہ مروجہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب سے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ چھنت ادھورا ہے کیونکہ نہ تو اس میں نانک لفظ بطور تخلص کے استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب کے تمام شبدوں اور شلوکوں کے آخر میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور نہ اس کے آگے کوئی ہندسہ درج ہے۔ حالانکہ یہ دونوں علامتیں کسی شبد یا شلوک کے خاتمے کے لیے

ضروری ہیں اور ان دونوں سطور کے بعد نہ صرف یہ کہ نیا شبد شروع ہوتا ہے بلکہ ایک نئی بانی درج ہے، جس پر یہ مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۱۳۲]

گورو گرنتھ صاحب میں ہر جگہ یہ طریق ہے کہ جب بھی کوئی بانی ختم ہو اور اس کے آگے کوئی نیا شبد یا نئی بانی شروع ہو، تو ختم ہونے والے شبد کے آگے اس بانی کے شبدوں کی تعداد بتانے کے لیے ہندسے درج کیے جاتے ہیں اور مول منتر سے قبل تو ایسے ہندسوں کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے، لیکن یہاں پر کوئی ایسا ہندسہ نہیں۔ یہ بات اس چھنت کے ادھورا اور نامکمل ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔

جب ہم اس چھنت کی تحقیق کے پیش نظر سکھ لٹریچر کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہم پر یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اس چھنت میں گورو ارجن جی نے خود اپنے بیٹے گورو ہرگوبند جی کی پیدائش اور اس سے متعلقہ رسومات کی ادائیگی کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:

> "سری کرتار پور والی بیڑ میں اس شبد کی صرف دو سطریں درج ہیں لیکن بھائی بنوں کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں چار پدوں (۱۶ سطروں) کا چھنت دیا ہے۔ مضمون بالک ہرگوبند جی کی خوشی میں شکریہ ہے۔" [۱۳۳]

ایک اور سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:

> "یہ صاف نظر آتا ہے کہ گورو ہرگوبند کے جنم سے لے کر شادی تک کا تمام حال اس میں درج ہے۔ ہرگوبند جی کے جنم کی گورو ارجن کو بہت خوشی ہوئی تھی، جس طرح کہ کئی شبدوں سے ظاہر ہے؛ جنم، ودھائی، زنار، پاندہ کے پاس بٹھانا، منگنی، لگن، برات، بیاہ کی تمام رسومات ادا کی گئیں، باجے بجائے گئے اور گورو صاحب یہ تمام باتیں کرنے کے بعد خوش ہوئے۔" [۱۳۴]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں کہ بھائی بنوں کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں اس چھنت کی ۱۶ سطریں ہیں۔ [۱۳۵]

اس میں کوئی شک نہیں کہ گورو گرنتھ صاحب کے اکثر پراچین قلمی نسخوں میں یہ شبد اپنی

پوری شکل میں درج ہے یعنی وہاں اس کی ۲۴ سطریں موجود ہیں، جبکہ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف دو سطریں ہی دی گئی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس گورو گرنتھ صاحب کے تین قلمی نسخے ہیں اور ان تینوں میں یہ چھنت پورے کا پورا درج ہے۔[136] ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس چھنت کی وہ بائیس سطریں یہاں نقل کر دیں جو موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے غائب کر دی گئی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

رام کلی محلہ ۵

ران جھنجھڑا گاؤ سخی ہر ایک دھیاو ہو سنکور تم سیو سخی من چنڈرا پھل پاو ہو
گور دھیایا کرم پائیا انوپ بالک جمیا سنکور ساچے بھیج دیا چر جیوں وڈ پنیا
مہاں انند ہوآ سدا منگل ہر گن گاو ہو جن کہے نانک پھل پاترا سنکور پورکھ دھیاو ہو
امرت بھوجن اکتر کرے پروار بلائیا ونڈیو امرت نام ہرے جت ست تر پتایا
سنکور سب کے ونڈ کیتی سگل بھاؤ دوائیا کرماں اوپر ونڈ ہوئی خالی کوئی نہ جائیا
سب سکھ سگت بھئی اکتر مہاں انند سمائیا بنونت نانک سام ہر کی سرب سکھ میں پائیا
دیتی سگل کرائیا ہر سیوں لو لائی بھدن انیت کرائیا گور گیان جپائی
گور گیان چپیا سکھ وا چٹال بالک پائیا سگل ودیا سمپورن پڑھیار دے منائیا
جیون وار نام کرن برتھا کوئی نہ جائی بنونت نانک داس ہر کا میرا پربھ انت سکھائی
سادھ سنت اکتر کرے بالک کرو منگیوا تھاپے سجن جن کڑم بھلے ونڈیو امرت میوا
امرت پائیا گور گیان دوڑائیا سگل دکھ مٹایا لگن لکھائیاں دھروں آئیا دیاہ کڑم دوائیا

اجرج جنج بتائی ٹھاکر من جن ڈھکے سب دیوسرا
جن کہے نانک کاج ہوآ وجے انحد طور[147]

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ اس چھنت کی ۲۲ سطریں گورو گوبند سنگھ جی نے بدیں وجہ خارج کر دی تھیں کہ اس چھنت میں سر منڈوانے کا رواج پایا جاتا تھا اور گورو گوبند سنگھ جی سکھوں کے لیے سر کے بال رکھنا ضروری خیال کرتے تھے۔ اس لیے انھوں نے گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کی ۲۲ سطریں گورو گرنتھ صاحب سے خارج کروا دی تھیں۔ جیسا کہ

مرقوم ہے:

بھدن انیت کا مرض خیال   بائیس تک اس کی وئی نکال[148]

یہ بالکل درست ہے کہ راگ رام کلی کے اس چھنت میں سرمنڈوانے کا جواز پایا جاتا ہے اور یہ مرقوم ہے کہ گوروارجن جی نے اپنے بیٹے گورو ہر گوبند جی کا منڈن سنسکار کیا تھا جیسا کہ مرقوم ہے:

بھدن انیت کرائیا گور گیان جپائی   ریتی سگل کرائی آ ہر سیول لو لائی

اس کی موجودگی میں گوروگوبند سنگھ جی اپنے سکھوں کو سر کے بال رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انھوں نے بقول بدھولانا کے مصنف کے، اس چھنت سے ۲۲ سطریں خارج کر دیں اور اس طرح یہ شبد موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں نامکمل شکل اختیار کر گیا۔

اور بھی بعض سکھ مصنفین نے گوروگوبند سنگھ جی کا گوروگرنتھ صاحب میں اس قسم کی تبدیلیاں کرنا تسلیم کیا ہے۔[149]

اس شبد کے نامکمل رہ جانے سے متعلق ایک سکھ ودوان نے ایک عجیب مضحکہ خیز وجہ بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جب گوروارجن نے اس چھنت کی دو سطریں بیان کی تھیں تو باورچی نے آکر خبر دی کہ کھانا تیار ہے۔ گورو صاحب نے کھانے کے احترام کے پیش نظر چھنت کو نامکمل ہی چھوڑ دیا اور کھانا کھانے چل دیے۔ اس کے نزدیک اس چھنت سے متعلق بقیہ بائیس سطور جو گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں پائی جاتی ہیں، وہ کسی نامعلوم شخص نے اپنے پاس سے بنا کر گوروارجن جی کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ گوروارجن جی نے خود اس چھنت کو مکمل نہیں کیا تھا۔"[150]

اگر یہ بات درست ہے کہ گوروارجن جی نے کھانے کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس چھنت کو ادھورا چھوڑ دیا تھا، تو کھانے سے فراغت پانے کے بعد اس کی تکمیل کی جا سکتی تھی۔

اصل بات یہی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ بدھولانا کے مصنف کا بیان ہے کہ گوروگوبند سنگھ نے اس چھنت کی ۲۲ سطریں خارج کر دی تھیں کیونکہ اس کی موجودگی میں وہ سر کے بال رکھنا سکھ

مذہب کا حصہ قرار نہیں دے سکتے تھے۔

رام کلی محلہ ا دکھنی اونکار

گورو گرنتھ صاحب میں ایک بانی دکھنی اونکار کے نام پر درج ہے جسے گورو نانک کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ نام اس بانی کو کیوں دیا گیا، اس بارے میں سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب کا بیان ہے کہ دکھنی طرز کی رام کلی جیسا کہ پربھاتی دکھنی، وڈہنس دکھنی، بلاول دکھنی، مارو دکھنی ہے، اور دکھنی لفظ کا تعلق راگ رام کلی سے ہے، اونکار سے نہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین نسخوں میں دکھنی اونکار مرقوم ہے۔[151] ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بانی دکھن دیش میں اپدیش کرنے کے لیے بیان کی تھی، اس لیے اس کا نام دکھنی اونکار ہے۔[152]

اس سلسلے میں ایک اور سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ چونکہ اس بانی میں دکن کے پنڈتوں کو نصائح کی گئی ہیں، اس لیے اس کا نام دکھنی اونکار رکھا گیا ہے۔[153]

ایک اور سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

> "دکھنی اونکار کے کچھ بھی معنی نہیں ہیں یہ غلطی سکھوں میں عام پھیلی ہوئی ہے۔ اونکار وہ بانی ہے جو بنارس کے پنڈتوں کے سامنے بیان کی گئی تھی، نہ کہ دکن میں مہاراشٹر کے پنڈتوں کے سامنے۔"[154]

(۲) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس بانی کا عنوان رام کلی محلہ ا دکھنی اونکار ہے۔[155] سردار گنڈا سنگھ جی کے نزدیک یہ عنوان درست نہیں۔ ان کے نزدیک اس کا صحیح نام یہ ہونا چاہیے: "راگ رام کلی اونکار بانی دکھنی"۔[156]

رام کلی سدھ گوشٹ

راگ رام کلی میں ایک بانی سدھ گوشٹ کے نام پر بھی درج ہے۔ اس پر محلہ ا کا عنوان دیا گیا ہے جس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ بانی گورو نانک جی نے اچارن کی تھی۔ لیکن ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

> "بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بانی گورو ارجن جی نے بیان کی ہے۔ گورو

نانک صاحب کی بحث کو اپنے الفاظ میں قلم بند کیا ہے۔"[157]

اس سدھ گوشٹ میں بعض ایسے لوگوں سے بھی گورو نانک کی بحث کروائی گئی ہے جو آپ سے برسوں بلکہ صدیوں قبل اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ سردار جی بی سنگھ جی نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"سدھ گوشٹ میں بھی چرپٹ لوہار۔پا وغیرہ جوگیوں کو مخاطب کیا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ یہ جوگی ناتھ گورو نانک جی سے بہت پہلے ہوئے تھے۔اور گورو نانک جی ان سے کبھی مل نہیں سکتے تھے۔"[158]

ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ اصل میں یہ جوگی چرپٹ اور لوہار۔پا وغیرہ وہ نہیں تھے جو پہلے ہو چکے تھے، بلکہ بابا جی کے ہم عصر تھے اور انھوں نے اپنے نام پہلے مشہور جوگیوں کے نام پر رکھے ہوئے تھے۔[159]

راگ رام کلی کی وار محلہ ۳

یہ وار چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں سکھوں کے تیسرے گورو امرداس جی کے نام پر درج ہے[160] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں اس وار کو گورو رامداس کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔[161] اس وار میں بھی ہر ایک پوڑی کے ساتھ ساتھ شلوک درج ہیں اور ان شلوکوں میں کافی گڑبڑ ہے۔

(۱) اس وار کی پہلی پوڑی کے شروع میں دیا گیا دوسرا شلوک جو "من سکھ دوکھ کا کھیت ہے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔[162] لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[163]

(۲) تیسری پوڑی کا شلوک "بھرم بھلائی سب جگ پھری" مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[164] لیکن قلمی نسخے میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج نہیں ہے۔[165]

(۳) گیارہویں پوڑی میں درج شدہ شلوک مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں

گورونانک کے نام پر درج ہے[۱۶۶] لیکن قلمی نسخوں میں یہ شلوک گوروامرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۱۶۷] اور چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں بھی یہ شلوک گوروامرداس کے نام پر درج ہے۔[۱۶۸]

(۴) بارھویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے تحت درج ہے[۱۶۹] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہی شلوک محلہ ۳ کے تحت درج ہے۔[۱۷۰]

(۵) تیرھویں پوڑی کا شلوک "نانک آکھے رے مناں سنیئے سکھ صحیح" چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر ہے۔[۱۷۱] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گوروامرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔

(۶) ۱۴ویں پوڑی کا شلوک "سنسر دان دے اندر روایا" چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے تحت درج ہے[۱۷۲] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔[۱۷۳]

(۷) ۱۵ویں پوڑی کے پہلے دو شلوک مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے تحت درج ہیں۔[۱۷۴] قلمی نسخوں میں یہ دونوں شلوک محلہ ۳ کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں۔[۱۷۵]

(۸) ۱۶ویں پوڑی کے شروع کے دو شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہیں[۱۷۶] اور تیسرے شلوک پر کسی بھی گورو کا نام درج نہیں ہے۔ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پوڑی کے پہلے دونوں شبدوں پر گوروامرداس جی کا نام درج ہے[۱۷۷] اور تیسرے شلوک پر گورو انگد کا نام دیا گیا ہے۔[۱۷۸]

(۹) اٹھارھویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک جو نانک چنتامت کرو کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، ایک گوروگرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہے،[۱۷۹] دوسرے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورونانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۱۸۰] اور تیسرے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کے اچارن کرنے والے گوروامرداس جی معلوم ہوتے ہیں۔[۱۸۱]

(۱۰) ۲۱ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج ہے[۱۸۲] اور دوسرا شلوک بغیر کسی نام کے درج کیا گیا ہے۔[۱۸۳] لیکن قلمی نسخوں میں پہلا شلوک گوروامرداس کے نام پر دیا گیا ہے[۱۸۴] اور دوسرے شلوک کے شروع میں محلہ ۱ کا عنوان

درج ہے۔[185]

(11) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ درج ہے[186] مگر قلمی نسخوں میں "سدھ" لفظ نہیں ہے۔[187]

(12) اس وار کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

شلوک وار نال ۵۲[188]

لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے۔[189]

راگ رام کلی کی وار محلہ ۵

راگ رام کلی میں یہ دوسری وار گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ اس وار میں بھی جگہ جگہ شلوک درج کیے گئے ہیں۔

(۱) اس وار کی ۱۲ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک گورو ارجن کے نام پر درج ہے[190] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہی شلوک گورو نانک کا ظاہر کردہ بیان کیا گیا ہے۔[191]

(۲) پوڑی ۲۰ ویں کے شروع میں دو شلوک محلہ ۵ کے عنوان کے تحت درج ہیں اور ان دونوں شلوکوں کی ابتدا میں کبیر کا نام مرقوم ہے۔ گویا کہ ان شلوکوں کے اچارن کرنے والے گورو ارجن جی نہیں بلکہ کبیر جی ہیں۔ اس طرح یہ دونوں شلوک دونوں شخصیتوں کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک اس طرح ایک ایک شلوک کا دو دو شخصیتوں کی طرف منسوب کیا جانا کاتب صاحبان کی غلطی اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔[192] سردار جودھ سنگھ جی پرنسپل کے نزدیک جو شبد شلوک گورو گرنتھ صاحب میں دو شخصیتوں کی طرف منسوب کیے گئے ہیں، ان کی وجہ یہ ہے کہ وہ شبد شلوک گورو ارجن جی کو نامکمل صورت میں دستیاب ہوئے تھے، آپ نے ان کی تکمیل خود کی ہے۔ اس لیے ان میں اپنا نام بھی ساتھ دے دیا ہے اور اس طرح وہ شبد یا شلوک دو دو شخصیتوں کی طرف منسوب ہو گئے ہیں۔[193] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے شلوک پر محلہ ۱ کا عنوان ہے۔[194]

(۳) پوڑی ۲۱ ویں پر درج پہلا اور دوسرا شلوک محلہ ۵ اور شیخ فرید کے نام پر درج ہیں۔ گویا کہ یہ شلوک دونوں نے بیان کیے ہیں۔ یہ بھی یا تو کتابت کی غلطی ہے اور یا پھر ان شلوکوں کی

تکمیل گوروارجن نے کی ہے اور اس پر فرید جی کے نام کے ساتھ اپنا نام بھی دے دیا ہے۔

(۴) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ موجود ہے [۱۹۵] مگر چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔[۱۹۶]

رائے بلونڈ اور ستا ڈوم

راگ رام کلی میں تیسری وار رائے بلونڈ اور ستا ڈوم کے نام پر درج ہے۔ اس وار میں پانچ سکھ گورو صاحبان کی بے حد مدح سرائی کی گئی ہے۔ اس وار کے مصنفین سے متعلق ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ "رام کلی کی وار رائے بلونڈ تتھا ستا ڈوم آکھی" لکھنا ظاہر کرتا ہے کہ انھوں نے سکھ دھرم اختیار نہیں کیا تھا۔[۱۹۷] ایک اور سکھ ودوان کا بیان ہے کہ رائے بلونڈ اور ستا ڈوم دونوں ہی ذات کے میراثی تھے[۱۹۸] نیز ایک اور سکھ ودوان نے یہ لکھا ہے کہ ستا اور بلونڈ دونوں ہی گوروارجن کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے۔[۱۹۹]

ان دونوں کا آپس میں کیا رشتہ تھا، اس بارے میں سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ دونوں آپس میں بھائی بھائی تھے[۲۰۰] اور بعض نے انھیں باپ بیٹا ظاہر کیا ہے۔[۲۰۱]

شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں ان سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ مردانہ کی اولاد میں سے ستا اور بلونڈ دو بھائی گوروانگد جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے۔[۲۰۲] اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی بلونڈ اور ستا بھائی مردانہ کی اولاد میں سے نہیں تھے، بھائی مردانہ چوہنبڑ ذات کا میراثی تھا۔ اور ستا اور بلونڈ موکھڑ ذات کے میراثی تھے۔[۲۰۳] سردار جی بی سنگھ جی نے ان دونوں سے متعلق یہ لکھا ہے کہ رائے بلونڈ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، ہندو تھا اور راؤ تھا۔ دوسرا نصف حصہ اس وار کا ستے ڈوم نے بیان کیا ہے، جو مردانہ کی نسل سے تھا۔[۲۰۴] گویا کہ ان دونوں کا آپس میں کوئی خاندانی رشتہ نہ تھا، بلکہ ایک ہندو تھا اور دوسرا مسلمان۔ بعض نے یہ لکھا ہے کہ ستا اور بلونڈ دونوں ڈوم تھے اور گوروارجن جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے۔[۲۰۵] بعض کے نزدیک یہ گوروانگد جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے۔[۲۰۶] ان کے بارے میں سکھ تاریخ میں یہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کی بہن کی شادی تھی[۲۰۷] (لیکن بعض مورخین کے نزدیک بہن

کی نہیں بلکہ بیٹی کی شادی تھی ۲۰۸) اور یہ بیٹی ان دونوں میں سے کس کی تھی، اس بارے میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے،۲۰۹ البتہ ایک وِدوان نے ستے کی بیٹی بیان کی ہے۔ ۲۱۰ اس شادی کے موقعے پر انھیں ان کی حسبِ خواہش رقم نہ مل سکی اور یہ گوروگھر سے ناراض ہو گئے اور کیرتن کرنا ترک کر دیا۔ گوروصاحب خود انھیں لینے کے لیے گئے، مگر یہ پھر بھی نہ آئے جس کے نتیجہ میں ان کے منہ زخموں سے بھر گئے اور انھیں دوسروں سے بات کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ آخر یہ بھائی لدھا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بھائی لدھا نے سر منہ منڈوا کر ان کو گوروصاحب سے معافی دلوائی ۲۱۱ جس پر دونوں نے یہ وار گوروصاحبان کی مدح میں گائی، جسے گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب میں درج کروا دیا۔ بعض وِدوانوں کے نزدیک اس واقعے کا تعلق گوروانگد جی سے ہے۔ ۲۱۲ اس سلسلے میں بعض سکھ وِدوانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ واقعہ گوروانگد جی کے زمانہ میں نہیں ہوا تھا۔ ۲۱۳ بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ قصہ گوروامرداس جی کے زمانہ میں پیش آیا تھا ۲۱۴ اور بعض کے نزدیک اس قصے کا تعلق گوروارجن جی سے ہے۔ ۲۱۵

الغرض اس قصے کے متعلق سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ نیز بعض سکھ وِدوانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ واران دو میراثیوں نے مختلف اوقات میں یعنی ہر ایک گورو کے گدی پر بیٹھنے کے وقت بیان کی تھی ۲۱۶ لیکن اس کے برعکس ایک سکھ وِدوان کا یہ بیان ہے کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ گوروصاحبان کے گدی پر بیٹھنے کے وقت یہ پوڑیاں پڑھی جاتی تھیں۔ اس لیے اسے "ٹکے دی وار" کہا جاتا ہے لیکن تیسرے گورو اور دوسرے گوروصاحبان کی تاریخ میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں۔ ۲۱۷ گیانی بشن سنگھ جی نے دونوں باتیں ایک جگہ جمع کر دی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ گوروارجن جی کے زمانے میں ہوا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ وار گوروانگد جی کی گورِیائی کے وقت پڑھی گئی تھی۔ ۲۱۸

مسٹر میکالف نے اس وار کی ابتدائی پانچ پوڑیاں بلونڈ کی اور آخری تین پوڑیاں ستے کی بیان کردہ تسلیم کی ہیں ۲۱۹ لیکن اس کے برعکس پروفیسر صاحب سنگھ نے لکھا ہے کہ اس کی پانچ پوڑیاں ستے ۲۲۰ نے اور تین پوڑیاں بلونڈ نے اچارن کی ہیں۔ ۲۲۱ ایک اور وِدوان کا بیان ہے کہ یہ ڈوم ہر ایک گورو کی گدی نشینی کے وقت ایک پوڑی بیان کرتے رہے ۲۲۲ لیکن اس کے برعکس ایک اور سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ یہ ڈوم ہر ایک گورو کی گدی نشینی کے

وقت ایک پوڑی بیان کرتے رہے۔ ۲۲۳

اس بانی کے بارے میں بھی سکھ ودوانوں کا ایک خیال تو یہ ہے کہ گورو ارجن جی نے خود ہی اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروایا تھا۔ یہ واران ڈوموں نے گورو ارجن جی کی خدمت میں بیان کی تھی اور انھوں نے سُن کر اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:

"رام کلی کی وار بلونڈ تھا ستے ڈوپ آکھی ۔۔۔۔۔۔ گورو گرنتھ صاحب میں کسی اور بانی کے ساتھ آکھی لفظ استعمال نہیں ہوا۔ یہ عنوان گورو ارجن جی نے لکھا ہے ۔۔۔۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وار بلونڈ اور ستے نے گورو جی کے حضور بیان کی تھی۔"۲۲۴

لیکن اس کے برعکس ایسے ودوان بھی سکھوں میں موجود ہیں جن کے نزدیک یہ وار ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کروائی بلکہ ان کی وفات کے بعد ان کے دشمنوں نے ان کی منشا کے خلاف اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دیا۔ ۲۲۵

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس وار میں گورو نانک سے لے کر گورو ارجن جی تک پانچ گورو صاحبان کی مدح سرائی کی گئی ہے ۲۲۶ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں چھٹے گورو ہر گوبند جی کی تعریف کے شبد بھی پائے جاتے ہیں۔ ۲۲۷ بعض سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ رائے بلونڈ اور ستا ڈوم گورو ہر گوبند جی کے زمانے تک زندہ رہے اور اس وار کا وہ حصہ جس میں چھٹے گورو صاحب کی مدح سرائی کی گئی ہے، ان دونوں کا بیان کردہ ہے۔ ۲۲۸ جن دو پوڑیوں میں گورو ہر گوبند کی مدح سرائی کی گئی ہے، وہ یہ ہیں:

پنجائن کائیاں پلٹ تھائیں چھپویں کیون تواس
اتر یا اوتار کے بال روپی سب گن تاس
پچھے قدرت گھتوئین دھرتک تو لیون اکاس
نہ تس چڑھائیون رات گھت قدرت کیون پرگاس
آئے واؤ نہ ڈولئی پربت جیویں کولاس
نانک انگد امر داس گورو ارجن توں رامداس
پنجائتیں کائیاں پلٹ تھائے چھپویں کیو نواس ۹

انبر دھرت وچھوڑئین دن تھماں گگن کھلوآ
بابے توں وڈیائیون سونی کھوے چندو آ
چودہ رتن نکالیون کل اندر چانن ہو آ
اگے ڈوبلی جاندی سی میدنی دے ہتھیں آپ کھلوآ
نانک انگد امر گور ارجن بھی آپے ہوآ
پنچائن آپ ورتیا چھپیا پورکھ بھی آپے ہوآ[۲۲۹]

پروفیسر صاحب سنگھ جی کے نزدیک یہ مندرجہ بالا دونوں پوڑیاں کسی نامعلوم شخص نے بعد میں شامل کی ہیں۔ انھیں گوربانی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔[۲۳۰]

اس وار میں سکھ گورو صاحبان کی تعریف جس رنگ میں کی گئی ہے، وہ خود سکھ ودوانوں کے نزدیک سکھ دھرم کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے، کیونکہ یہ میراثی سکھ دھرم کے عقائد اور تعلیمات سے سراسر ناواقف تھے۔[۲۳۱] ایک ودوان نے اس وار میں بیان کردہ سکھ گورو صاحبان کی تعریف سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ اس میں سکھ گورو صاحبان کی خوشامد کی گئی ہے۔[۲۳۲]

اس وار کے متعلق ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ یہ "ٹکے کی وار" ہے اور گورو ارجن جی کی کسی ناراضگی کو دور کرنا اس وار کا منشاء نہیں تھا۔[۲۳۳] لیکن ایک دوسرے صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اسے "ٹکے کی وار" کہنا بے بنیاد ہے۔ یہ وار گورو ارجن جی کی ناراضگی کو دور کرنے کے لیے اچارن کی گئی تھی۔[۲۳۴]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس وار کے آخر میں گوربانی کا میزان بھی درج ہے، جو اس طرح ہے:

۸۔ ۱۔ ۳۔ جملہ رام کلی۔ چوپدے سے ۸۱۔ اشٹ پدیاں ۲۲۔
انند۔۱۔ سد۔ ۱۔ چھنت رتی۔ ۶۔ اونکار ۱۔ سدھ گوشٹ۔۱۔
واراں ۳۔ جملہ ۱۱۶ جوڑ۔[۲۳۵]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس قسم کا کوئی میزان درج نہیں ہے۔[۲۳۶]

راگ رام کلی کی بھگت بانی

اس راگ میں چار بھگتوں، کبیر، نامدیو، روداس اور بینی کے نام پر کچھ شبد درج ہیں جن کے عنوان قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہیں۔ یعنی قلمی نسخوں میں ہر شبد کے شروع میں رام کلی لفظ دیا گیا ہے[۲۳۷] اور مطبوعہ نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔[۲۳۸] نیز بھگت بانی کے آخر میں قلمی نسخوں میں یہ میزان موجود ہے:

"کبیر جیو۔ ۱۱۔ نامدیو جیو۔ ۴۔ روداس جی۔ ۱۔ بینی جیو۔ ۱۔ جملہ جوڑ ۱۸۔"[۲۳۹]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں ایسا کوئی میزان نہیں ہے۔[۲۴۰]

(۲) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں نام دیو کی بانی کے شبد گھر ۱ و گھر ۲ ملا کر درج کیے گئے ہیں[۲۴۱] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں گھر ۱ اور گھر ۲ کے شبدوں کے درمیان یہ مول منتر بھی دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد [۲۴۲]

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۹

۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۹۷ وقلمی ورق ۳۱۴ وقلمی ورق ۲۲۸

۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۹ وقلمی ورق ۳۱۴

۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۳۰ چھاپہ پتھر ۵۹۲ قلمی ورق ۳۱۴

۵ پراچین بیڑاں ۴۱۸

۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۴

۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۹۷ وقلمی ورق ۳۱۶، قلی ورق ۲۲۹

۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۴

۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۹۵

۱۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۶

۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۵

۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۹۲ قلمی ورق ۳۱۶

۱۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۹۷

۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۶

۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۳۱۷

۱۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۷

۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۸

۱۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۰

۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۱۱

۲۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۴۴
۲۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۴۸
۲۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۶
۲۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۱۶؛ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۲۶
۲۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۵۰
۲۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۵۱
۲۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۷
۲۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۵۵
۲۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۳۳۱
۲۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۵۶
۳۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۲۸
۳۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۵۷
۳۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۲۱ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۹
۳۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۶۳
۳۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۲۵
۳۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۶۳
۳۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۲
۳۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۱
۳۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۱
۳۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۶۳
۴۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۷۷
۴۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۶
۴۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۰
۴۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۵

۴۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۶

۴۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۴۵

۴۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۷

۴۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۴۵ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۱ و ورق ۲۴۹

۴۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۴۵ و قلمی ورق ۲۴۹

۴۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۴۵ و قلمی ورق ۲۴۶

۵۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

۵۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۱

۵۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۸

۵۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۱

۵۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۸

۵۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

۵۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۹

۵۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

۵۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۰

۵۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲۔ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

۶۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۹

۶۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

۶۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۰

۶۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲

۶۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۱

۶۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰

۶۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۱

۶۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰

۶۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۹۴
۶۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۱
۷۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰
۷۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۱
۷۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰
۷۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۱
۷۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲
۷۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰
۷۶ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی ۷۹۱
۷۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۴۸
۷۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۱
۷۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰
۸۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲
۸۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۲
۸۳ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی ۷۹۳
۸۴ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی ۷۹۴
۸۵ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی ۷۹۲ چھاپہ پتھر ۶۴۹
۸۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۱
۸۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
۸۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۴
۸۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
۹۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۸۲
۹۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۵۲
۹۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۷

۹۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۲

۹۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۰

۹۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۳۸

۹۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۴۷

۹۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۳

۹۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۴۸

۹۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۴۸

۱۰۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ اردو ایڈیشن ۲۶۔۱۳۲۵

۱۰۱ گورو گرنتھ صاحب گورمکھی ایڈیشن ۳۰۔۸۳۱

۱۰۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۰

۱۰۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۹

۱۰۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۹۶

۱۰۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۲

۱۰۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۴

۱۰۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۶ و قلمی ورق ۷۶۰

۱۰۸ گورو گرنتھ صاحب ۸۶۵

۱۰۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۶۶ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷۰

۱۱۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۳

۱۱۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۵

۱۱۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۸۶

۱۱۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۸

۱۱۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷۸

۱۱۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۸

۱۱۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۶۶

۱۱۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۷

۱۱۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۸

۱۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۷۔۸۵۸

۱۲۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۶۹

۱۲۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷۲

۱۲۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۵

۱۲۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۷۵

۱۲۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۸۵

۱۲۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۰۳

۱۲۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۱۶

۱۲۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۲

۱۲۸ بانی بیورا ۵

۱۲۹ شبدارتھ گوروگرنتھ ۹۲۲

۱۳۰ آدبیڑ داسنکلنا کال ۱۴

۱۳۱ آدبیڑ داسنکلنا کال ۲۳

۱۳۲ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۳

۱۳۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۲۴

۱۳۴ سدسدھات مصنفہ گیانی سردول سنگھ ۵

۱۳۵ سنکور بناں پکی ہور ہے بانی ۱۳۳

۱۳۶ سنکور بناں پکی ہور ہے بانی ۱۳۹

۱۳۷ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۴

۱۳۸ سنکور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۴۳

۱۳۹ سدسدھانت ۴۳

۱۴۰ سنکور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۴۲

۱۴۱ تواریخ گوروخالصہ

۱۴۲ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۷

۱۴۳ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۷

۱۴۴ پراچین بیڑں ۲۰۰

۱۴۵ مہان کوش ۱۳۱۲

۱۴۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی راگ رام کلی چھنت محلہ ۵ ورق ۲۹۳ وگوروگرنتھ صاحب قلمی راگ رام کلی چھنت محلہ ۵ ورق ۳۹۲ وگوروگرنتھ صاحب قلمی راگ رام کلی چھنت محلہ ۵ ورق ۴۸۲

۱۴۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۴ ورق ۳۹۲ ورق ۴۸۲ و پراچین بیڑں ۲۰۰۔۱۹۹ و بدھولانا ۳ وغیرہ

۱۴۸ بدھولانا ۳

۱۴۹ گوروگرنتھ صاحب دیاں بیڑاں دے بھید ۲ وکرتار پوری بیڑ دا پرکاش ۴ ۷ کرتار پوری بیڑ دے درشن ۱۵،۴

۱۵۰ گوروگرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ دیباچہ ۳

۱۵۱ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۹ بانی بیورا ۲۱۱

۱۵۲ بانی بیورا ۲۱۱

۱۵۳ گورمت نرنے ساگر ۳۹۸

۱۵۴ پراچین بیڑاں ۱۷۸

۱۵۵ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۹

۱۵۶ اتہاسک یادگاراں ۶۱

۱۵۷ بانی بیورا ۱۱۱

۱۵۸ پراچین بیڑاں ۳۱۸

۱۵۹ پراچین بیڑں بارے ۱۲۷

۱۶۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۴۷

۱۶۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۹

۱۶۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۴۷
۱۶۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۷۲۷
۱۶۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۴۷
۱۶۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۳
۱۶۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۰
۱۶۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰
۱۶۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۷۷۳
۱۶۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۲
۱۷۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰
۱۷۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۳
۱۷۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۳
۱۷۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱
۱۷۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۸۴
۱۷۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۰۱
۱۷۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۴
۱۷۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱
۱۷۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱ و قلمی ورق ۴۰۶
۱۷۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۵
۱۸۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۷۷۶
۱۸۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱
۱۸۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۶
۱۸۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۶
۱۸۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۲
۱۸۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۶ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۳ و گورو گرنتھ صاحب

چھاپہ پتھر ۷۷۷

۱۸۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۶

۱۸۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۲ قلمی ورق ۴۰۷

۱۸۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۷

۱۸۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۵۶

۱۹۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۶۴

۱۹۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۹

۱۹۲ پراچین بیڑاں ۳۱۶

۱۹۳ پراچین بیڑاں بارے ۱۳۱

۱۹۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۰

۱۹۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۶۶

۱۹۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۷۸۴ و قلمی ورق ۴۱۰

۱۹۷ گوروبنساولی ۸۸

۱۹۸ ناواں تے تھاواں دا کوش ۶۷

۱۹۹ رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء

۲۰۰ گوروپرتاب سورج سنگھ راس ۱۳ انسو ۴۳ گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۴ و مہان کوش ۴۲۶ و گورو گرنتھ کوش ۴۷ او بائی واراں مترجم ۲۹۵ دیریا سری گوروگرنتھ صاحب ۱۹۸ دس گورمت پرکاش ۲۱۴

۲۰۱ گوروبنساولی ۸۸ و تواریخ گوروخالصہ پنتھ ۷۷ ۴؛ مہان کوش ۲۵۲۵

۲۰۲ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۹۶

۲۰۳ ستے بولنڈ کی وار مترجم ۵۹، ۳، ۷ کجھ دھارمک لیکھ ۹۷

۲۰۴ رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۶ء

۲۰۵ سنکور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۴۴

۲۰۶ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۶۶ و میکالف اتہاس حصہ اول صفحہ ۲۸

۲۰۷ دس گورمت پرکاش ۲۱۴ و ناواں تے تھاواں دا کوش ۶۶ و تواریخ گوروخالصہ صفحہ ۲۳۶ ۷ و

گورمت اتہاس گوروخالصہ ۹۲

۲۰۸ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۶ وسوڈھی چیتکار ۱۹۸ وستے بلونڈ کی وار مترجم ۶۲

۲۰۹ کجھ ہوردھارمک لیکھ ۷۶

۲۱۰ کجھ دھارمک لیکھ ۹۳، ۹۷

۲۱۱ گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے، ودربار صاحب امرتسر مصنفہ سردارادھم سنگھ ۹۰ حاشیہ

۲۱۲ میکالف اتہاس حصہ اول ۲۸ وگوروگرنتھ صاحب چھاپہ کے شبدارتھ ۹۲۶

۲۱۳ کجھ دھارمک لیکھ ۸۹ وستے بلونڈ کی وار مترجم ۵۸

۲۱۴ مہاپرکاش منقول از گورپرتاپ سورج سمپادت ۲۱۰۸ وسوڈھی چیتکار ۹۳

۲۱۵ تواریخ گوروخالصہ ۷۷۸

۲۱۶ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۶۸ ورسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۶ء

۲۱۷ سنکوربناں ہوربھی ہے بانی ۱۴۹

۲۱۸ گوروگرنتھ صاحب مترجم گیانی بشن سنگھ

۲۱۹ میکالف اتہاس حصہ اول ۲۸ ودھارمک لیکھ ۸۸

۲۲۰ کجھ ہوردھارمک لیکھ ۹۵

۲۲۱ کجھ ہوردھارمک لیکھ ۱۰۱

۲۲۲ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۶۶

۲۲۳ کجھ ہوردھارمک لیکھ ۸۸

۲۲۴ کجھ ہوردھارمک لیکھ ۶۹ وستے بلونڈ دی وار مترجم ۳۱

۲۲۵ کجھ ہوردھارمک لیکھ ۷۳ وسنکوربناں ہوربھی ہے بانی ۱۵۲

۲۲۶ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی ۹۶۶ تا ۹۶۸

۲۲۷ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۲۸ وراگ مالاکھنڈن ۶۱۹ ومہان کوش ۷۴۲ وپراچین بیڑاں ۴۳

۲۲۸ پراچین بیڑاں ۴۴ وشبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۹۶۸ وستے بلونڈ کی وار مترجم ۵۲

۲۲۹ پراچین بیڑاں ۲۱۴

۲۳۰ ستے بلونڈ دی وار مترجم ۶۴ وکجھ ہودھارمک لیکھ ۱۰۴

۲۳۱ سنکو ربناں ہور کچی ہے بانی ۱۴۹، ۱۵۰
۲۳۲ پراچین بیڑاں ۴۳۔۴۴
۲۳۳ پراچین بیڑاں ۴۳۔۴۴
۲۳۴ کجھ ہور دھارمک لیکھ ۱۰۰
۲۳۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۱
۲۳۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۶۸
۲۳۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۱ تا ۴۱۳
۲۳۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۲ تا ۹۷۶
۲۳۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۳
۲۴۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۴
۲۴۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۳
۲۴۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق

(۱۹)

راگ نٹ نارائن

راگ نٹ نارائن کے تحت گورو گرنتھ صاحب میں صرف دو گورو صاحبان گورو رامداس اور گورو ارجن جی کے چند شبد درج ہیں اور بھگتوں کے نام پر کوئی بانی شامل نہیں کی گئی۔ اس میں درج شدہ عنوان بھی قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہیں، انیز قلمی نسخوں میں اس راگ کے آخر میں بانی کا میزان درج ہے جو یہ ہے:

۸۔۶۔ چھکا۔ جملہ ۲۵ ۲

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

۸۔۶۔ چھکا ۳

(۲) اس راگ میں گورو ارجن کے نام پر درج شدہ دو پدوں سے قبل چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۴

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے۔ ۵

(۲۰)

راگ مالی گوڑا

اس راگ میں بھی صرف دو گورو صاحبان گورورام داس اور گوروارجن جی کے کچھ شبد درج ہیں اور بھگت نام دیو کی بانی شامل کی گئی ہے۔اس راگ میں درج شدہ شبدوں کے جو عنوان دیے گئے ہیں وہ قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہیں۔مثلاً نام دیو کی بانی کا عنوان گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ ہے:

راگ مالی گوڑا بھگت نام دیو جی کی بانی ا

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان اس طرح درج ہے:

مالی گوڑا بانی بھگت نام دیو جی کی ۲

(۲۱)

راگ مارو

اس راگ میں گورونانک، گوروامرداس، گورورام داس، گوروارجن جی اور گوروتیغ بہادر جی کے نام پر بانی درج ہے، اوراس کے علاوہ چار بھگتوں، کبیر، نام دیو، جے دیواور روداس کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں گوروارجن جی کے نام پر درج شدہ بانی کے درمیان موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں نویں شبد کے بعد چھوٹا مول منتر درج ہے جواس طرح ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۱

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ ۲

(۲) محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۳ویں شبد کے بعد گوروگرنتھ صاحب قلمی نسخوں میں یہ عنوان دیا گیا ہے۔

"مارومحلہ ۵" ۳

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ عنوان موجود نہیں ہے۔ ۴

(۳) قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اشٹ پدیوں سے قبل گوروتیغ بہادر کے نام پر درج شدہ بانیوں کے بعد یہ میزان دیا گیا ہے:

جملہ۔ چوپدے۔ محلہ ۱۔ ۱۲۔ محلہ ۳۔ ۵۔ محلہ ۴۔ ۸۔ محلہ ۵۔ ۳۲۔ محلہ ۹۔ ۳۔ جملہ ۶۰ ۵

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ میزان نہیں دیا گیا۔ ۶

(۴) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کے نام پر درج شدہ اشٹ پدیوں میں سے پانچویں اشٹ پدی بھی گورونانک کے نام پر درج ہے الیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں

یہ اشٹ پدی گوروامرداس کے نام پر درج کی گئی ہے [۲] اوراس کی ترتیب بھی مختلف ہے۔

(۵) گوروگرنتھ صاحب کے بعض مطبوعہ نسخوں میں گورو نانک کے نام پر درج شدہ ساتویں اشٹ پدی میں ایک جگہ "آنتر آتس" لفظ درج ہے۔ [۳] شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس کی جگہ "آنتر آتم" لکھا گیا ہے [۴] اور ساتھ ہی یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ:

"یہاں آتس لفظ غلط ہے۔" [۵]

یہ غلط لفظ کس نے شامل کروایا، اس کا کوئی پتا نہیں دیا گیا۔

(۶) گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اشٹ پدیوں کے آخر میں یہ میزان درج ہے:

"۸۔۲۔۸۔جوڑ۔محلہ ا۔اا۔محلہ ۳۔ا۔محلہ ۵۔۸۔جملہ ۲۰" [۶]

مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یہ عنوان نہیں دیا گیا۔ [۷]

(۷) راگ مارو میں ایک شبد گوروارجن جی کے نام پر درج ہے جو "اللہ اگم خدائی بندے" سے شروع ہوتا ہے اور "حق حکم خدایا بوجھ نانک بند خلاص تیرا" کے الفاظ پر ختم ہوتا ہے۔ [۱] بعض سکھ وِدوانوں نے اس شبد کو گورونانک صاحب کا بیان کردہ ظاہر کیا ہے۔ [۲]

(۸) راگ مارو کی وار کے شروع ہونے سے قبل گوروگرنتھ صاحب قلمی نسخوں میں درج شدہ بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے:

۱۵۔ا۔۱۴۔۲۲۔محلہ ا۔۲۴۔محلہ ۳۔۲۔محلہ ۴۔۱۴۔محلہ ۵۔جملہ

سوہے ۶۲۔جوڑ [۳]

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس کی جگہ یہ میزان درج ہے:

۱۵۔ا۔۱۴۔۲۲۔۲۴۔۲۔۱۴۔۶۲ [۴]

(۹) گوروامرداس کے نام پر سوہے درج ہیں۔اس میں گیارھویں سوہے میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ درج ہے:

میرا پربھ ساچا اسر سنگھارن گور کے شبد بھگت نستارن

میرا پربھ ساچا سد ہی ساچا سر ساہاں پاتشاہا ہے [۵]

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ تینوں سطریں درج نہیں ہیں۔ [۶]

(۱۰) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروارجن کے نام پر بھی سوہے درج ہیں۔

اس میں دوسرے سوہے سے قبل یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۷

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر شامل نہیں ہے۔ ۸

(۱۱) چوتھے سوہے کے بعد پھر یہ مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۱

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ بھی یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ ۲

(۱۲) چھٹے سوہے سے قبل پھر یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۳

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ بھی یہ مول منترنہیں ہے۔ ۴

(۱۳) ۱۴ویں سوہے سے قبل بھی یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۵

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ مول منترنہیں دیا گیا۔ ۶

راگ مارو کی وار محلہ ۳

اس راگ میں گوروامر داس جی کی بیان کردہ ایک وار درج ہے۔ اس میں جگہ جگہ شلوک بھی دیے گئے ہیں، جو دوسرے گوروصاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) پہلی پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورورام داس کے نام پر درج ہے۔ ۷ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گوروامر داس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۸

(۲) دوسری پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروامر داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۹ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ گورونانک کے نام پر درج ہے۔ ۱۰

(۳) تیسری پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گورونانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۱ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے تیسرے گوروامر داس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ۲

(۴) ۵ویں پوڑی سے قبل درج شدہ شلوک "محل کچی مڑوری" چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ

صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے ۳ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ۴

(۵) ۸ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کی طرف منسوب کیا گیا ہے ۵ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسی شلوک کو گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ٦

(٦) ۱۱ویں پوڑی سے قبل دوسرا شلوک گورو امرداس کے نام پر درج ہے جو اس طرح ہے:

آپ اپالے کرئے آپ آپے ندر کرے
آپ دے وڈیائیاں کہہ نانک سچ سوئے ۷

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شلوک درج نہیں ہے۔ ۸

(۷) ۱۴ویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "بھولتن بھیۓ من وسے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے ۹ اور قلمی گورو گرنتھ صاحب سے یہ تیسرے گورو امرداس کا بیان کردہ معلوم ہوتا ہے۔ ۱

(۸) ۱۵ویں پوڑی کا پہلا شلوک "سنیئے ایک وکھایئے" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے۔ ۲ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے ۳

(۹) ۱٦ویں پوڑی کا دوسرا شلوک موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔ ۳ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پہلے گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۴

(۱۰) ۱۷ویں پوڑی کا پہلا شلوک جو "اس جگ میں سنتی دھن کھٹیا جنہاں ستگور ملیا پربھ" آنے سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو کا بیان کردہ بیان کیا گیا ہے ۵ مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پانچویں گورو کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ٦

(۱۱) ۱۹ویں پوڑی کا پہلا شلوک محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج ہے۔ ۷ قلمی گورو گرنتھ

صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے ۸

(۱۲) اس پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے ۹ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۱۰

(۱۳) ۲۰ ویں پوڑی کے شروع میں درج شدہ شلوک

آپے جانے کرے آپ آپے آنے راس
تسے اگے نانکا کھلئے کیچ ارداس

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے۔ ۱
قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۲

(۱۴) گوروگرنتھ صاحب میں ایک شبد راگ مارو کی ۲۱ ویں پوڑی سے قبل درج ہے جو "مایا منوں وساریئے" سے شروع ہوتا ہے۔ ۳ یہی شلوک دوسری مرتبہ بھی گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے ۴ اور گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں اس شلوک کو گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۵ لیکن موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ ۶

(۱۵) ۲۲ ویں پوڑی سے قبل دیا گیا شلوک "جن کو اندر گیان ہے" موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے ۷ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۸

(۱۶) اس وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں "سدھ" لفظ دیا گیا ہے۔ ۹ یہ لفظ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب اور قلمی گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں درج نہیں ہے۔ ۱۰

(۱۷) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

"۲۲۔۱" ۱۱

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:

"۲۲۔شلوک۔۴۸۔۱" ۱

وار مارو محلہ ۵

راگ مارو میں دوسری وار گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ اس میں بھی شلوک درج ہیں۔

(۱) اس وار کا جو عنوان دیا گیا ہے، وہ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ چنانچہ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس کا یہ عنوان درج ہے:

مارو وار محلہ ۵ ڈکھنے محلہ ۵ ۲

بعض قلمی نسخوں میں یہ عنوان یوں ہے:

مارو کی وار شلوک نال محلہ ۵ ڈکھنے محلہ ۵ ۳

(۲) پانچویں پوڑی میں دیا گیا تیسرا شلوک جو "بھورے بھورے روہڑے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے۔ ۴ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے ۵

(۱) اس وار کے آخر میں موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے:

"۲۳۔۱۔ ۲" ۶

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان ہے:

۲۔ ۳۔ اشلوک وار نال ۶۹۔ جملہ مارو کا چوپدے ۶۰

اشٹ پدیاں ۲۰ سولہے ۶۲۔ وار ۲۔ جملہ ۱۴۴ جوڑ ۷

قلمی نسخوں میں بھی اسی قسم کا میزان درج ہے۔ ۱

راگ مارو بھگت بانی

راگ مارو میں بھگت کبیر، نام دیو، جے دیو اور روداس کے نام پر بانی درج ہے۔

(۱) اس راگ میں بھگت کبیر کے شبدوں کے عنوان کچھ مختلف ہیں۔ قلمی نسخوں میں "مارو" لفظ ہر شبد سے قبل دیا گیا ہے اور کبیر کے نویں شبد کا عنوان "مارو کبیر جی" دیا گیا ہے۔ ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان درج نہیں ہے۔ ۳

(۲) کبیر کی بانی کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں "رام سمر پچھتا ہیگا" شبد درج کیا گیا ہے۔ ۴ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شبد درج نہیں ہے۔ ۵

(۳) کبیر جی کے شبدوں کے آخر میں چھاپہ پتھر اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

"۲ ـ ۲ ـ کبیر کا شبد" ٦

لیکن مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں "کبیر کا شبد" کے الفاظ "نام دیو کے شبد" کے عنوان سے جوڑ دیے گئے ہیں، گویا گورو نام دیو کی بانی کا عنوان یہ ہے:

"کبیر کا شبد راگ مارو نام دیو جی" ٧

(۴) راگ مارو میں نام دیو کی بانی کے بعد اور جے دیو کے شبد کے قبل کبیر جی کے نام پر ایک شبد درج ہے جو "دین بسار یو رے دیوانے دین بسار یو رے" سے شروع ہوتا ہے۔۱ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ شبد درج نہیں کیا گیا۔۲

(۵) جے دیو کی بانی کے بعد پھر ایک شبد کبیر جی کے نام پر درج ہے جو "رام سمر پچھتا ہیگا من" سے شروع ہوتا ہے۔۳ گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں اس جگہ یہ شبد درج نہیں بلکہ اس کی بجائے "گگن دمامہ یاجیو پریو شان گھاؤ" کا شلوک کبیر جی کے نام پر درج ہے۔۴

(٦) راگ مارو میں بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں میراں بائی کے نام پر بھی ایک شبد درج ہے جو یہ ہے:

من میرا بید ھیو مائی کول نین اپنے گنا
تیکھن تیر بیدھ سر یر رور گیو مائی
تنت منت اوکھدھ کرو گو پیر نہ جائی
ہے کوڈ اپکار کرے کھٹن درد ری مائی
سکٹ ہوں تم دور نھیں بیگ ملیو آئی
میراں گردھر سوامی دیاں تن کی تپت بجھائی ری مائی
کنول نین اپنے گنی اپنے گن بادھیو مائی ۵

سکھ وددان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شبد گوروگرنتھ صاحب کے پراچین نسخوں میں موجود ہے۔٦

جنم ساکھی بھائی بالا میں اس میراں بائی کو بھگتوں میں شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:

سارے یاراں بھگت ہن میراں بائی ادھ پچھان

- -

میراں بائی بھگتنی ادھی کر کے تارا

یعنی میراں بائی کا درجہ عورت ہونے کی وجہ سے نصف ہے اور کل بھگت ۱۲ ہیں۔

سکھ وِدوانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک میراں بائی کی بانی خود گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروائی تھی۔ ۲ اس کے برعکس ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گورو ارجن کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں میراں بائی کی بانی درج نہیں ہے ۳ بلکہ بھائی بنوں نے اسے گورو گرنتھ صاحب میں شامل کیا تھا۔ ۴ ایک وِدوان بیان کرتے ہیں کہ گورو تیغ بہادر جی نے جو گورو گرنتھ صاحب اپنی بانی درج کروا کر تیار کروا دیا تھا، اس میں بھی میراں بائی کا شبد درج کروا دیا تھا۔ ۴

بھگت بانی کے سمپر دائی ترجمہ مصنفہ بھائی بھگوان سنگھ جی گیانی میں بھی میراں بائی کا یہ شبد درج ہے۔ ۵

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۵ و مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۸۰
۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۶
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۸۳
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۸
۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۹
۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۸
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۸۸
۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۰۱
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۱۱
۱۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۵
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۰۸
۱۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۵
۱۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۰۸
۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۱۱ قلمی ورق ۴۲۰
۱۵ گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ مفید عام پریس ۹۴۰
۱۶ گوروگرنتھ صاحب مطبوعہ (شبدارتھ) ۱۰۱۳
۱۷ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۰۱۳
۱۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۹
۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۲۰
۲۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۳ تا ۱۰۸۴
۲۱ تواریخ گوروخالصہ ۲۲۵ نانک پربودھ ۲۰۱

۲۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۲
۲۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۴
۲۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۶
۲۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۳
۲۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۳
۲۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ۳۳۸
۲۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۷۵
۲۹۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۹
۳۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۷۶
۳۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۹
۳۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۵
۳۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲
۳۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۷
۳۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲
۳۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۷
۳۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
۳۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۷
۳۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
۴۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۸
۴۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۴
۴۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۸۹
۴۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
۴۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۷
۴۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
۴۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۰
۴۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۴

۴۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۷
۴۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۱
۵۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
۵۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۲
۵۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
۵۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۲
۵۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
۵۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۳
۵۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
۵۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۳
۵۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۵
۵۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۳
۶۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۱۹
۶۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۵
۶۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۳
۶۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۳
۶۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۸۴
۶۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۹۴
۶۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۸۵ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۵ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۵
۶۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۴
۶۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۵
۶۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۴
۷۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۵
۷۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۵
۷۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۸۶

۷۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۲

۷۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۹۲

۷۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۸

۷۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۸، ۴۵۹

۷۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۳ تا ۱۱۰۵

۷۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

۷۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۵

۸۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۹۴ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵۹

۸۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۵

۸۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۵

۸۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

۸۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۶

۸۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

۸۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر راگ مارو ۸۹۵ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۰ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۶ و پریا سنگم گوروگرنتھ صاحب ۷۸۵

۸۷ پراچین بیڑاں ۱۵۲، ۱۶۹، ۳۱۳، واتہا سک یادگاراں ۱۳ و گورو بنساولی ۱۸۱

۸۸ جنم ساکھی بھائی بالا ۲۱۴

۸۹ تواریخ گوروخالصہ چھاپہ پتھر ۲۰۵ و چھاپہ ٹائپ ۴۷۸ گورمت نرنے ساگر ۳۸۴ و دربار صاحب

۸۸ پراچین بیڑاں ۱۶۹

۹۰ پراچین بیڑاں ۴۱۶

۹۱ پراچین بیڑاں ۲۱۸

۹۲ بھگت بانی سمپر دائی مترجم

(۲۲)

راگ تکھاری

اس راگ میں صرف تین گورو صاحبان، گورو نانک، گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی درج ہے۔ نیز بھگتوں کے نام پر کوئی شبد درج نہیں۔

(۱) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں اس راگ کے شروع میں یہ مول منتر دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۱

اس کے برعکس پراچین قلمی نسخوں میں یہ مول منتر پورا دیا گیا ہے۔ یعنی اس طرح مرقوم ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد ۲

(۲) اس راگ کے آخر میں موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں شبدوں کا میزان اس طرح دیا گیا ہے:

۴۔ ۱۔ ۱۱ ۳

چھاپہ پتھر کے نسخوں میں اس کی بجائے یہ میزان دیا گیا ہے:

۴۔۱۔ تکھاری محلہ ۱۔ ۶۔ محلہ ۴۔ ۴۔ محلہ ۵۔۱ ۴

قلمی نسخوں میں بھی اسی قسم کا میزان درج ہے۔ ۵

(۲۳)

راگ کیدارا

اس راگ میں گورو رامدس اور گورو ارجن جی کا کلام درج ہے اور بھگت کبیر اور بھگت روداس جی کے بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ کے شروع میں موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر

اکال مورت اجونی سیھنگ گور پرساد۲

اس کے علاوہ اس بانی کے عنوان میں بھی کچھ فرق ہے۔

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یوں مرقوم ہے:

کیدارا محلہ ۴ گھر ۱ ۳

چھاپہ پتھر اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے:

(۱) راگ کیدارا محلہ ۴ چوپدے گھر ۴

(۲) راگ کیدارا۔ محلہ ۴ جویدا ۵

(۲) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں گوروارجن کے نام پر درج شدہ بانی میں ۵واں شبد کیدارا محلہ ۵ کے عنوان کے تحت درج ہے الیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کی بجائے محلہ ۴ درج ہے۔ ۲

(۳) محلہ ۵ کی بانی میں ااویں شبد کے شروع میں یہ مرقوم ہے:

کیدارا محلہ ۵ رسنارام رام بکھان ۳

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں کیدارا محلہ ۵ نہیں ہے اور رسنارام رام بکھان کی بجائے ہررام رام بکھان درج ہے۔ ۴

(۴) راگ کیدارا میں بھگت بانی سے پہلے سکھ گوروصاحبان کی بانی کا کوئی میزان نہیں ۵ لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

کیدارے کا جملہ چوپدے۔دوپدے ۷ اچھنت۔ ا۔تن کا جملہ ۱۸ ۶

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی میزان موجود ہے۔ ۷

(۵) چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں راگ کیدارا میں گوروارم داس کے نام پر درج شدہ بانی میں پہلے شبد کے بعد اور دوسرے شبد سے پہلے یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۸

لیکن قلمی نسخے میں اس جگہ یہ مول منتر شامل نہیں ہے۔ ۹

راگ کیدارا بھگت بانی

اس راگ میں بھگت کبیر اور بھگت روداس کی بانی درج ہے۔

(۱) گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں کبیر کے شبدوں پر کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔ ۱ لیکن چھاپہ پتھر اور قلمی نسخوں میں ہر شبد پر یہ کیدارا کا لفظ عنوان کے طور پر دیا گیا ہے۔ ۲

(۲) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں "جملہ" ۳ اور قلمی نسخوں میں "جملہ ۷" درج ہے۔ ۴ لیکن موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی لفظ نہیں۔ صرف یہ ہندسے دیے گئے ہیں۔ "۳۔ا" ۵

شبد درج ہے جو" ورت نہ رہوں نہ ماہ رمضانا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔اس شبد کے شروع میں محلہ ۵ کا عنوان درج ہے لیکن آخر میں تخلص کے طور پر کبیر کا نام ہے جیسا کہ" کبیرا یہہ کیا دکھانا" ا لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں" کہ کبیر" کی بجائے" کہ نانک" کے الفاظ درج ہیں۔ ۲

(۲۴)

راگ بھیروں

اس راگ میں پانچ گورو صاحبان گورو نانک، گورو امرداس، گورو رام داس اور گورو ارجن کے نام پر بانی درج ہے۔ اور بھگت کبیر جی، بھگت نام دیو جی اور بھگت روداس جی کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۵ کی اشٹ پدیاں شروع ہونے سے قبل سابقہ شبدوں کی تعداد یہ دی گئی ہے:

۲۔۱۔۵۷۔۸۔۲۱۔۷۔۵۷۔۹۳

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ تعداد یوں مذکور ہے:

جملہ ۵۱ چوپدے۔ جوڑ ۸۔ محلہ ۱۔۲۱۔ محلہ ۳۔۷۔۵۷۔ محلہ ۴۔۷۔۵۷۔

محلہ ۴۔۵۔ تن کا جملہ ۹۳ ۲

(۲) بھگت بانی شروع ہونے سے قبل درج شدہ بانی کی تعداد صرف یہ درج ہے:

"۸۔۳۔۶" ۳

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:

"بھیروں کا جملہ۔ چوپدے ۹۳۔ اشٹ پدیاں۔ ۶۔ تن کا جملہ ۹۹" ۴

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے۔ ۵

(۳) بانی کبیر جی میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں نویں شبد کے شروع میں یہ مول منتر اور عنوان درج ہے:

اک اونکار گور پرساد

بھیروں کبیر جی۔ گھر ۲ ۱

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ یہ مول منتر اور عنوان موجود ہے ۲ لیکن موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ ایسا کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔ ۳

(۴) کبیر جی کے درج شدہ شبدوں میں ۱۵واں شبد ایسا ہے جو گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ ذیل میں ہم وہ شبد درج کرتے ہیں:

گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر	گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ
بھیروں	
مو غریب کو گجرا دے	ستر سے سالار ہے جاں کے
مجلس دور محل کو پادے	سوا لاکھ پیغمبراں تاں کے
ستر سے سالار ہے جاں کے	شیخ جو کہیے کوٹ اٹھاسی
سوا لاکھ پیغمبراں تاں کے	چھپن کوٹ جاں کے کھیل خلاصی
شیخ جو کہیئے کوٹ اٹھاسی	مو غریب کو گجراوے
چھپن کوٹ جاں کے کھیل خلاصی	مجلس دور محل کو پاوے
تیس کروڑی ہے کھیل خانہ	تیس کروڑی ہے کھیل خانہ
چوراسی لاکھ پھیرے دیوانہ ۴	چوراسی لاکھ پھرے دیوانہ

(۵) کبیر جی کے نام پر درج اشٹ پدیوں کا عنوان موجودہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یہ دیا گیا ہے:

بھیروں کبیر جی اشٹ پدی گھر ۲ ۱

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان یوں درج ہے:

بھیروں کبیر جی کیاں اشٹ پدیاں گھر ۲۲

چونکہ یہ اشٹ پدیاں ایک سے زائد ہیں، اس لیے قلمی نسخوں کا عنوان زیادہ صحیح ہے۔

(۶) کبیر جی کی بانی کے آخر میں شبدوں کا میزان موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں صرف یہ درج ہے:

"۸-۲-۱۸-۲۰" ۳

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں درج ہے:

۸-۲-اشٹ پدیاں-چو پدے-۱۸-تن کا جملہ-۲-کبیر جیو ۴

(۷) نام دیو جی کی بانی میں چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ہر شبد کے شروع میں "بھیروں" کا لفظ عنوان کے طور پر درج ہے۔ ۵ لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھیروں کا لفظ شامل نہیں کیا گیا۔ ٦

(۸) نام دیو کے چوتھے شبد کے شروع میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں مول منتر بھی درج ہے اور یہ عنوان بھی ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۷

بھیروں اشٹ پدیاں نام دیو جی گھر ۱

لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ نہ تو اس قسم کا عنوان دیا گیا ہے اور نہ چھوٹا مول منتر ہی درج ہے۔ بلکہ صرف یہ ہندسے دیے گئے ہیں:

۹- ۳- ۵- ۱

(۹) نام دیو جی کے شبد "جو گور دیوتاں ملے مرار" ۱ سے قبل گورو گرنتھ صاحب قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر "اک اونکار ست گور پرساد" ۲ دیا گیا ہے لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ چھوٹا مول منتر درج نہیں، ۳ صرف گھر ۲ کا عنوان درج کیا گیا ہے اور اس کے بعد شبد شروع کر دیا گیا ہے:

(۱۰) نام دیو کے مندرجہ بالا شبد کے بعد گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں "اک اونکار ست گور پرساد" درج کر کے اس کے بعد "بھیروں نام دیو جیو" کے عنوان سے "آؤ قلندر کیسوا کر ابدالی بھیسوا" کا شبد لکھا گیا ہے۔ ۴ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ پہلے روداس جی کا شبد "بن دیکھے بچے نہیں آسا" درج ہے اور اس کے بعد بھگت نام دیو جی کا شبد "آؤ قلندر کیسوا کر ابدالی بھیسوا" دیا گیا ہے اور اس کے شروع میں عنوان کے طور پر نام دیو درج ہے۔ ۵ گورو گرنتھ صاحب کی عام ترتیب کے لحاظ سے نام دیو کی بانی ایک جگہ درج ہونی چاہیے تھی لیکن یہاں نام دیو کی بانی کے درمیان میں روداس جی کا شبد آ گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بے

ترتیبی کسی کاتب کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔

(۱۱) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

۴۔ ۱۲۔ بھگتاں کی بانی کا جملہ

۲۰ کبیر جی۔ ۱۲ نام دیو جی۔ ۱۔ روداس جی۔ تن کا جملہ ۱۳۳

اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ درج ہے:

بھگتاں کی بانی کا جملہ ۲۰ کبیر جی۔ ۱۲۔ نام دیو جی۔ ۱۔ روداس جی۔

جوڑ ۳۳ ۲

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی میزان نہیں دیا گیا۔ صرف یہ ہندسے درج کیے ہیں:

۴۔۱ ۳

راگ بھیروں بھگت بانی

جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا گیا ہے کہ راگ بھیروں میں صرف تین بھگتوں کبیر جی، نام دیو جی اور روداس جی کے نام پر ہی بانی درج ہے اور اس بانی میں کچھ بے ترتیبی سی ہے۔

(۱) کبیر جی کے نام پر درج شبدوں میں سے نویں شبد پر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اور قلمی نسخے میں یہ عنوان دیا گیا ہے:

اک اونکار ست گور پرساد

کبیر جی گھر ۲ ۳

چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ کوئی مول منتر درج نہیں اور نہ کبیر جی گھر ۲ کا عنوان ہی دیا گیا ہے۔[۴]

(۲) کبیر جی کے ہر شبد کے شروع میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی نسخوں میں "بھیروں" کا لفظ عنوان کے طور پر درج ہے ۵ لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی عنوان نہیں ہے۔ ۶

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۷

۲ گورو گرنتھ ساحب قلمی ورق ۴۶۰، گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۱۷

۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۵

۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۴۶۴

۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۱۸

۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۴، گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۳

۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۱۸

۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۴

۱۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۵

۱۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۲۰

۱۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۶

۱۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۲۱

۱۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۷

۱۵ اورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۲۳

۱۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۹

۱۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۶

۱۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۱۸
۱۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۲۴
۲۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۲۳، ۱۱۲۴
۲۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۹، ۹۱۰ قلمی ورق ۴۶۶
۲۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۱۰
۲۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۶
۲۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۲۴
۲۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۵۳
۲۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۶
۲۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۵۷
۲۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۸۷
۲۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۷
۳۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۳۶
۳۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۸
۳۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۳۹ قلمی ورق ۴۷۸ و قلمی ورق ۳۶۶
۳۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۵۹
۳۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۳۸ تا ۹۴۱ و قلمی ورق ۴۷۳ تا ۴۷۹
۳۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۵۷ تا ۱۱۶۲
۳۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۳۹
۳۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۸
۳۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۵۹
۳۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۴۰
۴۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۹
۴۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۲

۴۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۹

۴۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۳

۴۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۴۲ تا ۹۴۵

۴۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۲۳ قلمی ورق ۴۷۹ تا ۴۸۰

۴۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۳ تا ۱۱۶۶

۴۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۴۴ قلمی ورق ۴۶۸

۴۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۵

۴۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۸

۵۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۶

۵۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۹

۵۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۷

۵۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۴۳

۵۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۱

۵۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۷

(۲۵)

راگ بسنت

اس راگ میں پانچ گوروصاحبان گورونانک، گوروامرداس، گوروارجن اور گوروتیغ بہادر کے نام پر بانیاں درج ہیں۔ نیز چار بھگتوں، کبیر، رامانند، نام دیواور روداس کے نام پر بھی کچھ شبد دیے گئے ہیں۔

(۱) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورونانک کے شبدوں کے درمیان چوتھا شبد گوروامرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔۱ اس شبد کے متعلق شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ یہ شبد متعدد قلمی نسخوں میں گورونانک کے نام پر درج ہے۔۲ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب ۳ اور قلمی نسخوں میں بھی یہ شبد گورونانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔۴

(۲) اس راگ میں محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۷ویں شبد کے بعد اور ۱۸ ویں شبد سے پہلے یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکارست گور پرساد ۵

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ مول منتر درج نہیں ہے۔۶

(۳) گوروگرنتھ صاحب میں گوروتیغ بہادر کے نام پر درج شدہ بانی کی ترتیب اس راگ میں کچھ مختلف ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ ترتیب اس طرح ہے:

(۱) سادھو ایہہ تن متھیا جانو۔۔۔۔۔

(۲) پاپی ہیئے میں کام بسائے۔۔۔۔۔

(۳) مائی میں دھن پایو ہرنام۔۔۔۔۔

(۴) من کہاں بساریو رام نام۔۔۔۔۔۔۔

(۵) کہاں بھولیو رے جھوٹھے لوبھ لاگ۔۔۔۔۔۱

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں شبد مندرجہ ذیل ترتیب سے درج کیے گئے ہیں:

(۱) سادھوا یہہ من متھیا جانو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) مائی میں دھن پائیو ہر نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۳) پاپی ہیئے میں کام بسائے۔۔۔۔۔۔۔

(۴) من کہاں بساریو رام نام۔۔۔۔۔۔

(۵) کہاں بھولیو رے جھوٹھے لوبھ لاگ۔۔۔۔ ۳

(۴) گورو تیغ بہادر کی بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

چوپدیاں کا جملہ ۶۳۔محلہ کے ۱۲۔محلہ ۳۔محلہ ۴۔۷۔محلہ ۵۔۱۱۔محلہ ۵۔۹۔تن کا جملہ ۶۳ ۳

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے ۴ لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے۔۵

(۵) راگ بسنت میں گورونانک کے نام پر ایک شبد درج ہے جو نو ست چودہ تین چار کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔گورو ارجن جی نے اس شبد کو درج کرتے وقت اس میں بہت ردو بدل کیے ہیں۔چنانچہ ذیل میں اس شبد میں کی گئیں تبدیلیاں ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:

گورو گرنتھ صاحب سے پہلے کا شبد	گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ شبد
راگ بسنت محلہ ۱	اک اونکار ست گور پرساد
نوست چودہ تین چار	بسنت منڈول محلہ ۱ گھر ۲
کر ملت چار بہالی	نوست چودہ تین چار
چارے دیوے چوہتھ دیئے	کر مہنت چار بہالی
ایکا ایکا واری	چارے دیوے چوہتھ دیئے

بابا مہروان مدھ سودن مادھو	ایکا ایکا واری
ایسی سکت تمہاری	مہردان مدھو سودن مادھو
گھر گھر لشکر پاوک تیرا	ایسی سکت تمہاری
دھرم کرے سکداری	گھر گھر لشکر پاوک تیرا
بھانے چنگی بھاوے مندی	دھرم کرے سکداری
ایسی ندر تمہاری	دھرتی ریگ ملے اک ویرا
دھرتی دیگ چڑھی اک بیرا	بھاگ تیرا بھنڈاری
بھاگ تیرا بھنڈاری	نا صابور ہووے پھر منگے
ناصابور ہووے پھر منگے	نارو کرے خواری
نارد کرے خواری	پونجی مار پوے نت مدگر
پونجی مار پوے نت مدگر	پاپ کرے کتواری
پاپ کرے کتوالی	بھاوے چنگا بھاوے مندا
لب اندھیرا بندی خانہ	جیسی ندر تمہاری
اوگن پیر لوہاری	آد پورکھ کو اللہ کہیے

گوروگرنتھ صاحب سے پہلے کا شبد	گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ شبد
آد پورکھ کو اللہ کہیئے	شیخاں آئی داری
شیخاں آئی داری	دیول دیوتیاں کر لاگا
دیوی دیوتیاں کرلاگا	ایسی کیرت چالی
ایسی کیرت چالی	کوزہ بانگ نماز مصلیٰ
کوزہ بانگ نواج مصلیٰ	نیل روپ بنواری
نیل روپ بنواری	گھر گھر میہاں سمناں جیاں
ایکو میاں لسمناں جیاں	بولی اور تمہاری
نولی اور تمہاری	جے توں میر مہیپت صاحب

جے توں میر مہیپت صاحب   قدرت کون ہماری
قدرت کون ہماری   چارے کونٹ سلام کریں گے
چارے کونٹ سلام کرینگے   گھر گھر صفت تمہاری
گھر گھر صفت تمہاری   تیرتھ سمرت پن دان
رام رحیم ایک خدائے   کچھ لاہا ملے دہاڑی
ہر دم سدا چتاری   نانک نام ملے وڈیائی
کہہ نانک ہوں تاں کو بندہ   میکا گھڑی سمالی۲
سر پر پار اتازی۱

(٦) راگ بسنت کی وار سے قبل گوروصاحبان کی بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے:

اا۔اشٹ پدیاں۔محلہ ا۔۸۔محلہ ۴۔ا۔محلہ ۵۔ ۲۔جملہ۔اا ا

چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے۔ ۲

راگ بسنت کی وار

راگ بسنت میں ایک وار ہے جس کی صرف تین پوڑیاں ہی درج ہیں اور شلوک کوئی بھی نہیں۔ یہ وار گوروارجن جی کے نام پر درج ہے اور اس طرح شروع ہوتی ہے:

ہر کا نام دھیائے کے ہو ہریا بھائی
کرم لکھنتے پائیے ایہہ رت سوہائی۳

اس وار کے نامکمل رہ جانے کی وجہ سکھ کتب میں یہ مرقوم ہے کہ جب گوروارجن جی نے یہ وار بیان کرنی شروع کی، اور ابھی صرف تین پوڑیاں یعنی ۱۵ سطریں ہی بیان کی تھیں کہ باورچی نے گوروصاحب کو یہ اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے، گوروصاحب نے اس وار کو نامکمل ہی چھوڑ دیا اور کھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ وار نامکمل رہ گئی۔ ۴

یہ روایت گھڑنے والوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ اگر فی الحقیقت گوروارجن جی نے کھانے کے احترام کے لیے اس وار کو درمیان میں چھوڑ دیا تھا تو آپ کھانے سے فراغت پانے کے بعد اسے مکمل کر سکتے تھے۔

ایک اور وددان نے اس وار کے نامکمل رہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ گورو ارجن جی نے اسے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شروع کیا تھا، اس لیے یہ نامکمل رہ گئی اور نہ اس میں دوسری داروں کی مانند شلوک درج کیے جاسکے اور نامکمل شکل میں ہی گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دی گئی۔ ا

یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ وار اس راگ میں درج نہیں ہے بلکہ گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں ہے۔ ۲ نیز گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ملتے ہیں جن میں اس وار میں مزید پوڑیاں بھی شامل ہیں۔ یہ اضافہ کس نے کیا؟ اور کب کیا؟ اس بارے میں سکھ تاریخ بالکل خاموش ہے۔ ۳

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس بسنت کی وار پر محلہ ا کا عنوان دیا گیا ہے ۴ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے گورو نانک نے اچارن کیا تھا۔ سردار جی بی سنگھ کے نزدیک اس وار پر محلہ ا کا لکھا جانا کسی کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے ۵ نیز آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ وار گورو ارجن کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں کی گئی تھی۔ ۶

راگ بسنت بھگت بانی

راگ بسنت میں بھگت کبیر، رامانند، نام دیو اور روداس کے شبد درج ہیں۔

(ا) کبیر جی کے نام جو بانی درج ہے، اس میں ہر ایک شبد کے شروع میں "بسنت" لفظ بطور عنوان کے درج کیا گیا ہے ۷ لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں کسی شبد کے شروع میں یہ لفظ درج نہیں ہے۔ ا

(۲) رامانند جی کی بانی پر موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ عنوان دیا گیا ہے:

رامانند جی۔ گھر۔ ا ۲

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان ہے:

بسنت گھر۔ ا۔ بانی بھگت رامانند جی ۳

(۳) نام دیو کے شبدوں میں بھی ہر ایک شبد کے شروع میں "بسنت" لفظ کے عنوان کے طور پر درج ہے ۴ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے ۵

(۴) روداس کے شبد کے بعد پھر کبیر کا شبد درج ہے ۶ حالانکہ کبیر کی جملہ بانی ایک جگہ درج ہونی چاہیے تھی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ایک قسم کی بے ترتیبی سی ہے۔

(۵) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کوئی میزان درج نہیں ہے ۷ لیکن چھاپہ پتھر میں یہ میزان موجود ہے:

۴۔ا۔بھگتوں کے بسنت کا جملہ۔۹۔کبیر جی تھا

راما نند جی۔ ۳۔ نام دیو۔ا۔روداس جیو۔ جملہ ۱۳

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے۔۹

(۶) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں بھگت کبیر کے نام پر درج شدہ بانی کی ترتیب بھی مختلف ہے۔ چنانچہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تو کبیر کے ساتویں شبد کے بعد راما نند کا شبد اور پھر نام دیو کی بانی درج ہے اور اس کے بعد روداس کے نام پر بانی درج ہے۔ آخر میں پھر کبیر جی کے نام پر ایک شبد درج ہے جو "سرہ کی جیسی تیری چال" سے شروع ہوتا ہے ا گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کا یہ شبد کبیر کی بانی میں ہی (یعنی راما نند جی کے شبد سے قبل) آٹھویں نمبر پر درج ہے۔ ۲

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۲۹

۲ گورو گرنتھ صاحب شبدارتھ ۱۱۶۰ حاشیہ

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ۹۴۷

۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۱ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۹

۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۸۵

۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۷ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷۴

۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۸۷

۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۶۱-۶۲

۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۶۲

۱۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۸

۱۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۸۷

۱۲ پراچین بیڑاں ۴۲۱، ۴۲۲ و جنم ساکھی قلمی

۱۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۱

۱۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۶۷

۱۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۳

۱۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۳

۱۷ گورمت نرنے ساگر ۳۸۱ و جیون بھائی گوروداس مصنفہ سنت سمپورن سنگھ حصہ دوم ۸۲ و پراچین بیڑاں ۵۷ و شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۱۹۳

۱۸ آد بیڑ دا سنکالنا کال ۵۷

۱۹ پراچین بیڑاں ۱۸۶، ۱۸۸، ۲۳۸

۲۰ راگ مالا کھنڈن ۲۱

۲۱ پراچین بیڑاں ۱۷۳، ۱۷۷، ۱۳۸، ۲۳۸

۲۲ پراچین بیڑاں ۱۷۳

۲۳ پراچین بیڑاں ۲۳۹

۲۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۶۸ تا ۹۶۹ قلمی ورق ۴۹

۲۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۳ تا ۱۱۹۴

۲۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۵

۲۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۶۶

۲۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۱

۲۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۶

۳۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۶

۳۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۹۶

۳۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۷۰

۳۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۱

۳۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۶۵، ۱۱۶۶

۳۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷۸

(۲۶)

راگ سارنگ

اس راگ میں گورونانک، گوروامرداس، گوروراماداس، گوروارجن اور گوروتیغ بہادر کے بیان کردہ شبد درج ہیں۔ نیز سارنگ کی وار میں بعض شلوک گوروانگدجی کے نام پر بھی شامل ہیں اور بھگت کبیر، نام دیو اور روداس کی بانی بھی درج ہے۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۱ اور محلہ ۴ کے نام پر جو بانی درج ہے اس کے عوان چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب ۱ میں اور چھاپہ پتھر اور قلمی نسخوں میں مختلف ہیں ۲

(۲) محلہ ۴ کی بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

۲۔۶۔۳۔ ۳

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

۲۔۶۔۱۳۔۳۔۱۳۔۱۲۔ ۴

(۳) گوروارجن کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۴۱ ویں شبد کی پہلی سطر چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یوں درج ہے:

گور مل ایسے پربھو دھیائیا۵

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ سطر یوں درج ہے:

گور ملئے پر بھو دھائیا۶

(۴) ۷۴ ویں شبد کی پہلی سطر پھر مختلف ہے، یعنی چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:

اب میر و سہسا دوکھ گیا۱

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ سطراس طرح ہے:

میر و سہسا دوکھ گیا۲

یعنی اس جگہ "اب" لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔

(۵) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں گوروتیغ بہادر کی بانی سے قبل درج شدہ شبدوں کا یہ میزان دیا گیا ہے:

۲۔۱۰۔۱۳۹۔۳۔۱۳۔۱۵۵ ۳

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے صرف یہ میزان ہے:

۳۔۱۰۔۱۳۹ ۴

(۶) ۹ویں گورو کی بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۲۔۴۔۳۰۔۱۳۔۱۳۹۔۴۔۱۵۹ ۵

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

۲۔۴۔چوپدیاں کا جملہ۔محلہ ۱۔۳۔محلہ ۴۔۱۳۔محلہ ۵۔۱۳۹۔محلہ

۹۔۴۔جملہ ۱۵۹ ۶

قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان اسی طرح درج ہے۔۷

(۷) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی اشٹ پدیوں کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۱۲۔۱۔۲۔۲۔۳۔۷۔ ۱

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے:

۱۳۔۱۔۲۔اشٹ پدیوں کا جملہ۔محلہ ۱۔۳۔محلہ ۳۔۳۔محلہ ۵۔۲۔

جملہ ۷ ۲

قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان اسی طرح درج ہے۔۳

سارنگ کی وار

راگ سارنگ میں گورو رامداس کے نام پر ایک وار درج ہے۔ اس میں دوسرے گورو صاحبان کے شلوک بھی شامل ہیں۔

(۱) اس وار کی پہلی پوڑی کا دوسرا شلوک "جوں نہ بھیجے راگی نادی بیدی" سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج ہے ۴ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج نہیں اور گورو انگد کے بیان کردہ پہلے شلوک کے ساتھ ملا کر درج کیا گیا ہے۔ ۵

(۲) دوسری پوڑی کے شروع میں درج شدہ شلوک "آپ اپائے نانکا آپے رکھے دیک" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہے ۶ لیکن قلمی نسخوں میں اس شلوک کو پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۷

(۳) ۶ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "نانک تلیئے تول جے جیو پچھے پائے"
موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۱ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے دوسرے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۲

(۴) ۱۵ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "کاپڑ کاٹھ رنگا پارانگ" محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج ہے۔ ۳ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ محلہ ۱ کا عنوان درج نہیں ہے۔ ۴

(۵) سولہویں پوڑی کا پہلا شلوک جو "کتھا کہانی بیدی آنی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے ۵ مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۶

(۶) اٹھارویں پوڑی کا پہلا اور دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں چوتھے گورو رامداس جی کے نام پر درج ہے۔ ۷ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ دونوں شلوک پہلے گورو نانک کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ ۸

(۷) ۲۰ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "جیسا کرے کرواوے تیسا" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے۔ ۹ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو

نانک کے نام پر درج کر دیا گیا ہے۔ ۱۰

(۸) ۲۳ ویں پوڑی کا پہلا اور دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس کے نام درج ہے۔ ۱۱ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ دونوں پہلے گورو نانک کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں۔ ۱۲

(۹) ۲۴ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "پڑھ پڑھ پنڈت مونی تھکے" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۲

(۱۰) اسی ۲۴ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔ ۳ چھاپہ پتھر کے قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے چوتھے گورو رامداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۴

(۱۱) ۲۶ ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب محلہ ۳ کے عنوان کے تحت درج ہے۔ ۵ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے۔ ۶

(۱۲) اسی پوڑی کا دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو کے نام پر درج ہے۔ ۷ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۸

(۱۳) ۳۴ ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گورو گرنتھ صاحب میں چوتھے گورو رامداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ۹ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا ہے۔ ۱۰

(۱۴) ۳۵ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "امر دے پرواہے" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے ۱۱ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے گویا کہ یہ شلوک گورو رامداس نے بیان کیا تھا۔ ۱۲

(۱۵) ۳۵ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۱ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر پہلے گورو نانک کا نام دیا گیا ہے۔ ۲

(۱۶) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں ۳۵ ویں پوڑی پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے گویا یہ

پوڑی گوروارجن کی بیان کردہ ہے ۳ مگر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پوڑی پر محلہ ۵ کا عنوان درج نہیں۔ اس طرح یہ پوڑی بھی گورورام داس کی بیان کردہ ثابت ہوتی ہے۔ ۴

(۱۷) ۳۶ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "سبھے جی سال اپنی مہر کر" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گوروارجن کے نام پر درج ہے۔ ۵ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے تیسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ۶

(۱۸) اس پوڑی کا دوسرا شلوک بھی مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۷ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورونانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ ۸

(۱۹) اس وار کے آخر میں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں "شدھ" لفظ درج ہے ۹ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ "شدھ" لفظ درج نہیں کیا گیا۔ ۱۰

(۲۰) اس وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان بھی دیا گیا ہے:

شلوک ۷۳۔ وارنال۔ سارنگ کا جملہ چوپدے۔ ۱۵۹

اشٹ پدیاں چھنت ۸۔ وار۔ ۱۔ جملہ ۱۶۸ 1

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا میزان دیا گیا ہے ۲ لیکن مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے۔ ۳

راگ سارنگ بھگت بانی

راگ سارنگ میں بھگت کبیر، نام دیو اور سورداس کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) کبیر جی کے نام پر درج شدہ شبدوں میں دوسرا شبد چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے عنوان پر درج ہے، گو اس کے آخر میں تخلص کے طور پر نانک کی بجائے کبیر کا لفظ ہی مرقوم ہے۔ ۴ اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ شبد گوروارجن کے نام پر ہی درج ہے ۵ مگر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان نہیں دیا گیا اور اسے کبیر جی کا بیان کردہ شبد ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ ۶

(۲) نام دیو کے شبدوں پر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ ۱۸۸۳ء اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں سارنگ کا لفظ عنوان کے طور پر دیا گیا ہے ۷ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ

صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے۔ ۸

(۳) راگ سارنگ میں بھگت سورداس کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے لیکن ایک شبد کو صرف ایک سطر ہی دی گئی ہے، جو یہ ہے:

چھاڈ من ہر بے مکھن کو سنگھ" ۹

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں یہ ایک سطر بھی شامل نہیں کی گئی۔ ۱

سردار کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ بھائی بنوں کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد مکمل صورت میں درج ہے۔ ۲

ہمارے پاس چھاپہ پتھر کا ایک گورو گرنتھ صاحب ہے جو کئی مقامات پر بھائی بنوں کے تیار کردہ اور موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے بہت مختلف ہے۔ اس میں بھگت سورداس جی کا یہ شبد مکمل صورت میں موجود ہے اور وہ اس طرح ہے:

چھاڈ من ہر بے مکھن کو سنگ
کہاں بھیئے پیپائے پیائے بکھ نہ تجے بھینگ
کاگا کہاں کپور چو غائے سوان نوائے گنگ
خر کو کہاں اگ کو لیپن مرکٹ بھوکھ نہ انگ
پاہن پتست بان نہ بیدھے ریتے ہوئے نکھنگ
سور داس اوئے کاری کمر یا چڑھت نہ دوجے رنگ ۳

اس کے علاوہ یہ شبد گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی موجود ہے ۴ البتہ ہمارے پاس ایک قلمی نسخہ ایسا بھی ہے جس میں اس کی ایک سطر درج ہے ۵ اور وہ سطر گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ کے برعکس "ہر کے سنگ بسے ہرلوگا" کے شبد میں شامل کی گئی ہے اور اس کے بعد کبیر جی کا بیان کردہ شبد "ہر بن کون سہائی من کا" درج کر دیا گیا ہے۔ ۵

بھگت بانی سمپر دائی ٹیکہ میں جسے بھائی بھگوان سنگھ جی گیانی نے شائع کیا ہے، بھگت سورداس کا یہ مکمل شبد درج ہے ا لیکن بھگت بانی کے دوسرے ٹیکوں (ترجموں) میں اس کی صرف ایک سطر ہی درج کی گئی ہے۔ چنانچہ پرنسپل جودھ سنگھ جی نے اپنی بھگت بانی مترجم میں اس شبد کی

ایک سطر درج کر کے یہ نوٹ دیا ہے کہ:

"یہ شبد سورداس کا ہے مگر ایک ہی سطر درج کی گئی ہے۔"۲

اس کے علاوہ گیانی بشن سنگھ جی نے بھی اپنے بھگت بانی کے ترجمہ میں اس شبد کی ایک ہی سطر درج کی ہے اور یہ نوٹ دیا ہے:

"یہ مکمل شبد بھائی بنوں کی جلد میں ملاحظہ کر لیں۔"۳

اور پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے لکھا ہے کہ:

"اس شبد کا مکمل پاٹھ دیکھنا چاہتے ہو تو بھائی بنوں کی جلد میں دیکھ لو۔"۴

اس شبد کے ادھورا رہ جانے کی وجوہات سکھ وِدوانوں نے مختلف بیان کی ہیں۔ چنانچہ شبد ارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ یہ شبد گوروارجن جی نے اس لیے مکمل صورت میں درج نہیں کیا کہ اس میں بے مکھ کو سانپ ہاتھی، کوے، گدھے اور کالی کملی سے مشابہت دی گئی تھی۔ اور اس کی اصلاح کی کوئی امید بیان نہیں کی گئی اور گوروجی نے صرف اشارہ کرنے کے لیے ایک سطر درج کر دی اور باقی شبد چھوڑ دیا معلوم ہوتا ہے۔ ۵

پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی بیان کرتے ہیں کہ جب گوروارجن نے سورداس کو بانی بیان کرنے کے لیے کہا تو انھوں نے راگ سارنگ میں "چھاڈمن ہر بے مکھن کو سنگ بیان کرنا شروع کیا۔ ابھی ایک سطر ہی بیان کی تھی کہ آپ کی توجہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں لگ گئی اور آپ مراقبہ میں چلے گئے۔ گوروجی نے کچھ دیر انتظار کیا لیکن جب بھگت جی مراقبہ سے واپس نہ لوٹے تو گوروجی نے خود ہی اس کے لیے ایک شبد بیان کر کے درج کر دیا۔۱

سردار جی بی سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ کرتار پور والے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شبد مکمل درج تھا۔ بعد میں کسی نے اس پر ہڑتال پھیر کر اسے مٹانے کی کوشش کی لیکن بدقسمتی سے پہلی سطر جو اس کے اوپر لکھے پر مانند کے شبد کے ساتھ ملی ہوئی تھی، باقی بچ گئی۔ جو گوروگرنتھ صاحب اس کرتار پور والے گوروگرنتھ صاحب کو مستند سمجھ کر نقل کیے جاتے رہے، ان میں صرف یہ پہلی سطر ہی لکھی جاتی رہی۔ ۲

گوروگرنتھ صاحب کے بعض ایسے نسخے بھی ملتے ہیں جن میں یہ ایک سطر بھی درج نہیں ہے۔ ۳

(۲) راگ سارنگ میں ایک شبد سارنگ محلہ ۵ سورداس کے نام پر درج ہے اور اس کے آخر میں بھی سورداس کا نام آیا ہے۔ اس شبد کے متعلق سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چونکہ یہ شبد گوروارجن جی کو نامکمل صورت میں ملا ہے، اس لیے آپ نے اس کی تکمیل خود کی ہے اور اس میں سورداس کے ساتھ ہی اپنا نام بھی شامل کر دیا ہے ۴ لیکن اس کے برعکس ایک اور صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی ایک چیز کے دو مصنف نہیں ہو سکتے، ۵ نیز ایک اور وِدوان نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ اصلاح (محلہ ۵) کاتب صاحبان نے کی ہے اور گورو ہرگوبند جی کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ گویا کہ اس شبد کے ساتھ محلہ ۵ کے الفاظ گوروارجن جی نے شامل نہیں کیے تھے بلکہ گوروگرنتھ صاحب کے کاتب صاحبان میں سے کسی نے لکھ دیے ہیں اور اس کے بعد اس کا رواج ہی پڑ گیا ہے۔ ا ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ایسا بھی ہے جس میں محلہ ۵ کے الفاظ نہیں ہیں۔ ۲

(۳) راگ سارنگ میں بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے:

۲۔۱۔۹۔۳

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے:

بھگتاں کی سارنگ کا جملہ ۹ ۴

اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اسی قسم کا میزان درج ہے ۵

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ 1197 تا ۱۲۰۰
۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۷۱ قلمی ورق ۴۹۲، ۴۹۳
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۰۲
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۷۵
۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۱۳
۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۸۳
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۱۳
۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۸۴
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۱۳
۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۹۸
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۲
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۹۹
۱۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۴
۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۱
۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۰۲
۱۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۵
۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۷
۱۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۲
۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۷

۲۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۶

۲۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۹

۲۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۲

۲۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۴

۲۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۴

۲۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۳

۲۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

۲۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۴

۲۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۴ و قلمی ورق ۵۰۸

۲۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۵

۳۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۴

۳۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۶

۳۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۵

۳۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۶

۳۴ گوروگرنتھ قلمی ورق ۳۹۵

۳۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۶

۳۶ گوروگرنتھ چھاپہ پتھر ۱۰۱۱

۳۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۷

۳۸ گوروگرنتھ قلمی ورق ۵۰۹

۳۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۴۷

۴۰ گوروگرنتھ قلمی ورق ۳۹۵

۴۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۰

۴۲ گوروگرنتھ قلمی ورق ۳۹۶

۴۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۰

۴۴ گوروگرنتھ قلمی ورق ۵۱۱

۴۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۲

۴۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۶

۴۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۱

۴۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۱۵

۴۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۱

۵۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۷

۵۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۱

۵۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۱

۵۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۱

۵۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۱۶

۵۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۶

۵۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۱۶

۵۷ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۱

۵۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۱

۵۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۱۶

۶۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۸۱

۶۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۲

۶۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۱۶ و قلمی ورق ۵۱۱

۶۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۲

۶۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۵۳

۶۵ پراچین بیڑں ۱۱۵، ۱۸۱

۶۶ مہان کوش ۱۲ ۱۳

۶۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر گیان پریس گوجرانوالہ ۱۰۱۷ و قلمی گوروگرنتھ صاحب ۵۱۲

۶۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی راگ سارنگ ورق ۳۹۷۔ اتہاسک یادگاراں ۱۳ وگوروگرنتھ صاحب قلمی راگ سارنگ ورق ۶۱۲

۶۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۴۳

۷۰ بھگت بانی مترجم ۱۲۶۴

۷۱ بھگت بانی مترجم پرنسپل جودھ سنگھ جی ۳۴۳ حصہ دوم

۷۲ بھگت بانی مترجم گیانی بشن سنگھ ۴۷۱

۷۳ بھگت بانی مترجم پنڈت تاراسنگھ نروتم ۳۶۰

۷۴ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۲۵۳

۷۵ گوروگرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ گیانی ۳ دیباچہ

۷۶ پراچین بیڑں ۲۴ دستکور بناں ہورکچی ہے بانی ۷۶

۷۷ پراچین بیڑں ۲۱۸

۷۸ پراچین بیڑں بارے ۱۳۰

۷۹ کجھ ہور دھارمک لیکھ ۷۵، وستے بلونڈ دی وار مترجم

۸۰ پراچین بیڑں ۳۱۵

۸۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۷

۸۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۳

۸۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۷

۸۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۲

(۲۷)

راگ ملہار

اس راگ میں گورو نانک، گورو امرداس، گورو رامداس اور گورو ارجن جی کے نام پر بانی درج ہے، نیز بھگت نام دیو اور بھگت روداس کے نام پر بھی کچھ شبد شامل ہیں۔

(۱) گورو نانک کے نام پر درج شدہ شبدوں میں پانچویں شبد کی ابتداء میں یہ مرقوم ہے:

پروارا پر دھن پر لوبھا ہومیں بکھے بکارا

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ سطر یوں درج ہے:

پردھن پروارا پر لوبھا ہومیں بکھے بکار ۲

(۲) محلہ ۳ کے نام پر درج شدہ بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

۵۔۴۔۱۳۔۹۔۱۳۔۲۲ ۳

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

۵۔۴۔۱۳۔۹۔۲۲۔ ۴

(۳) محلہ ۴ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں دوسرے شبد پر یہ عنوان درج ہے:

"ملہار محلہ ۴" ۵

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ محلہ ۴ مرقوم نہیں ہے۔ ۶

(۴) محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں یعنی اشٹ پدیوں سے قبل درج شدہ بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے:

۳۔۸۔۳۰ ۱

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

"چوپدیاں کا جملہ۔محلہ ۱۔۹۔محلہ ۳۔ ۱۳۔محلہ ۴۔۹۔محلہ ۵۔ ۳۰۔
جملہ ۶۱" ۲

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان اس طرح ہے:

"۳۔۸۔۳۱۔ جملہ جوڑ۔ چوپدے۔۶۱۔محلہ ۱۔۹۔محلہ ۳۔ ۱۳۔
محلہ ۴۔۹۔محلہ ۵۔۳۱۔تن کا جملہ جوڑ ۶۲" ۳

(۵) چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ پانچ اشٹ پدیوں کے بعد محلہ ۳ کی بیان کردہ اشٹ پدیاں شروع ہوتی ہیں ۴ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں ان اشٹ پدیوں کو بھی گورونانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ۵

(۶) اس راگ میں درج شدہ اشٹ پدیوں کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۸۔۱۔۳۔۵۔۸ ۶

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے:

"جوڑ اشٹپدیاں کا۔۸۔محلہ ۱۔۵۔محلہ ۳۔ ۳۔تن کا جملہ ۸" ۷

(۷) راگ ملہار میں درج چھنت محلہ ۵ کے عنوان میں الفاظ کی ترکیب میں کچھ فرق ہے ۸ اور اس کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

"۴ـ۱۔اشٹ پدیاں کا جملہ محلہ ۱۔۵۔محلہ ۳۔ ۳۔محلہ ۵۔چھنت ۱۔
جملہ ۹" ۱

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان موجود ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ میں یہ میزان نہیں ہے۔ ۳

راگ ملہار کی وار محلہ ۱

راگ ملہار میں پہلے گورو کے نام پر ایک وار درج ہے۔اس میں دوسرے گورو صاحبان کے نام پر بھی شلوک شامل ہیں جو اس وار میں بعد میں داخل کیے گئے ہیں اور ان میں کافی گڑبڑ ہے۔

(۱) پہلی پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "گورملیئے من رہیئے" مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے ۴ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر دیا گیا ہے۔۵

(۲) تیسری پوڑی کے دوسرے شلوک پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے۔۶ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔۷

(۳) چوتھی پوڑی کے شروع میں دیے گئے دونوں شلوک مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہیں ۸ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں ان دونوں شلوکوں کو پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔۹

(۴) چھٹی پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک جو "ادنو ادنو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج کیا گیا ہے۔۱

(۵) ۱۴ویں پوڑی کے شروع کے شلوک "جو رات نہ وہادی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج ہے ۳ مگر چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے ۴

(۶) ۱۵ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے عنوان کے تحت درج ہے ۵ مگر قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔۶

(۷) ۱۹ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج ہے ۷ مگر قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کو تیسرے گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔۸

(۸) ۲۰ویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "راتیں کال گھٹے دن کال" دیا گیا ہے۔ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے ۹ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔۱۰

(۹) ۲۱ویں پوڑی کا پہلا شلوک ایک گوروگرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج ہے ۱۱ مگر دوسرے گوروگرنتھ صاحب میں اسے تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا

ہے۔۱

(۱۰) ۲۲ویں پوڑی کا پہلا شلوک "ناؤں فقیرے پاتشاہ" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے ۲ لیکن ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر تیسرے گورو امرداس کا نام دیا گیا ہے ۳ اور بعض قلمی نسخوں میں اس شلوک کو پہلے گورو نانک صاحب کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔۴

(۱۱) ۲۴ویں پوڑی کا پہلا شلوک "پونے پانی گنی جیو" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے۔۵ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔٦

(۱۲) ۲٦ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "نانک دنیا کیاں وڈیاں" دوسرے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے۔۷ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔۸

(۱۳) ۲۷ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں پہلے گورو نانک کے نام پر دیا گیا ہے۔۹ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر تیسرے گورو امرداس کا نام درج ہے۔۱۰

(۱۴) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ درج ہے ۱۱ یہ "سدھ" لفظ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی نسخوں میں نہیں ہے۔۱۲

(۱۵) اس وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

شلوک وار نال ۵۸۔ ملہار کا جملہ چوپدے۔٦۱۔

اشٹ پدیاں تتھا چھنت ۹۔ وار۔ ا جملہ ۱۲۸ ا   ا

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں کیا گیا۔۳

راگ ملہار بھگت بانی

اس راگ میں صرف دو بھگتوں کے نام پر بانی درج ہے یعنی بھگت نام دیو اور رو داس کے

نام پر۔

(۱) بھگت روداس کی بانی میں تیسرے شبد سے پہلے موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۴

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔ ۵

(۲) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۳۔۱۔۳ ۶

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان ہے:

۳۔۱۔۳۔۵۔جملہ ۵ ۷

(۳) موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں روداس کی چل رہی بانی کے درمیان میں یہ مول منتر درج ہے:

ایک اونکار ست گور پرساد ۱

گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ عنوان شامل نہیں کیا گیا۔ ۲

حوالہ جات

ا گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۵
۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۱۹
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۶۴
۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۵
۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۶۵
۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۶
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۳
۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۳۳
۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۸
۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۶
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۳۵
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۸
۱۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۰
۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۸ وقلمی ورق ۵۲۰
۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۳۷
۱۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۰
۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۸
۱۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۸
۱۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۵

۲۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۹
۲۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۵
۲۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۰
۲۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۵
۲۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۹
۲۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۶
۲۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۵
۲۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۴۲
۲۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۴
۲۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۳
۳۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۶
۳۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۷
۳۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۷
۳۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸
۳۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۷
۳۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸
۳۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۸
۳۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی منقول از پراچین بیڑں ۲۲۸
۳۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸
۳۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۸
۴۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸
۴۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۰
۴۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۹
۴۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۰

۴۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۹

۴۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۱

۴۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۵

۴۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۸۴

۴۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۵

۴۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۱

۵۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۳

۵۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶

۵۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۳

۵۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶

۵۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۳

۵۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶

(۲۸)

راگ کانڑا

اس راگ میں صرف دو گورو صاحبان گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی شامل ہے۔ نیز بھگت نام دیو جی کا صرف ایک شبد ہی درج ہے۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں اس راگ کے شروع میں پورا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرسادا

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں اس جگہ چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو یہ ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۲

(۲) اس راگ میں گورو رامداس کی بیان کردہ اشٹ پدیوں سے قبل درج شدہ بانی کا یہ میزان درج ہے:

۲۔۵۔۵۰۔۱۲۔۶۲ ۳

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان یوں دیا گیا ہے۔

۲۔۵۔۵۰۔چوپدے جملہ محلہ ۴۔۱۲۔محلہ ۵۔۵۰۔

جملہ ۶۲ ۴

(۳) اشٹ پدیوں کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں شبدوں کا میزان درج ہے، جو اس طرح ہے:

اشٹ پدیوں کا جملہ ۶۔محلہ ۴۔چھنت۔۶۔محلہ ۵۔۱۔جملہ ۲۔۱

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں میزان شامل نہیں کیا گیا۔ ۳

راگ کانڑے کی وار محلہ ۴

اس راگ میں گورو رامداس کے نام پر ایک وار بھی درج ہے۔ اس میں شلوک بھی شامل ہیں جو مختلف سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) اس وار کے شروع میں ایک شلوک "رام نام ندھان ہر" سے شروع ہوتا ہے۔ یہ شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس کا بیان کردہ ظاہر کیا ہے ۴ لیکن چھاپہ پتھر میں یہ گورو نانک کے نام پر درج ہے۔ ۵

(۲) پوڑی چار پر دیا گیا شلوک جو "ہر ہر امرت نام رس" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے عنوان کے تحت درج ہے، ۶ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۷

(۳) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "سدھ" لفظ دیا گیا ہے ۸ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ "سدھ" لفظ شامل نہیں کیا گیا۔ ۹

(۴) راگ کانڑا کی وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان ہے:

وار نال شلوک ۷ ۳۔ کانڑے کا جملہ چوپدے۔ ۶۲۔ اشٹ پدیاں ۶۔

چھنت۔ ۱۔ وار۔ ۱۔ جملہ۔ ۷ ۱

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس میزان کو شامل نہیں کیا گیا۔ ۳

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۴
۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶
۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۰۸
۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۱
۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۶۵
۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۲
۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۱۲
۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۱۲
۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۶۵
۱۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۱۴
۱۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۳
۱۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۱۸
۱۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۷۰ و قلمی ورق ۵۳۵
۱۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۷۰
۱۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۵
۱۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۱۸

(۲۹)

راگ کلیان

اس راگ میں گورورامداس اور گوروارجن جی کی بانی شامل کی گئی ہے اور کسی بھگت کے نام پر کوئی شبد درج نہیں ہے۔

(۱) گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اشٹ پدیوں سے پہلے یہ میزان درج ہے:

۲۔۷۔۱۰ | ۱

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان دیا گیا ہے:

چوپدیاں کا جملہ ۴۔۷۔محلہ ۵۔۱۰۔جملہ۔۲۱۷

(۲) راگ کلیان کی بانی کے آخر میں یہ میزان درج ہے:

۸۔۶۔چھکا۔۱ ۳

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

۸۔۶۔چھکا۔۱۔کلیان کا جملہ چوپدے۔۱۷۔اشٹ پدیاں۔۴۔

جملہ۔۲۲ ۴

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے۔ ۵

(۳۰)

راگ پربھاتی

اس راگ میں گورونانک، گوروامرداس اور گوروارجن جی کی بانی درج ہے اور بھگت کبیر، نام دیو، بینی کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں گورونانک کے نام پر درج شدہ شبدوں میں سے ۱۲ویں شبد کی چوتھی سطر یوں ہے:

نام بناں کیسے آچار ۱

لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ سطر یوں درج ہے:

نام بناں کیسے گن آچار ۲

(۲) راگ پربھاتی محلہ ۳ کی بانی میں دوسرا شبد گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں گورونانک کے نام پر درج ہے ۳ لیکن یہ شبد مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر ہی دیا گیا ہے۔۴

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب محلہ ۳ کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۴۔۷۔۷۔۱۷۔۷۔۲۴ ۵

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ میزان درج نہیں ہے۔۶

(۴) محلہ ۴ کی بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۲۔ ۱۔ ۱۷ ۱

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے:

۲۔۱۔۱۷۔۷۔۷۔۳۱ ۲

(۵) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ پر بھاتی کی محلہ ۵ کی بانی کے بعد یعنی اشٹ پدیاں شروع ہونے سے قبل یہ میزان درج ہے:

چوپدیوں کا جملہ۔محلہ ۱۔۱۷ محلہ ۳۔ ۷۔محلہ ۴۔۷۔محلہ ۵۔۱۵۔ جما
۴۶ ۴

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ یہ میزان درج ہے ۵ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

۲۔۲۔۱۵ ۲

(۶) راگ پر بھاتی کے آخر میں یعنی سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کے بعد چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

۸۔۳۔۲۔۷۔۱۲۔ ۷

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

۸۔۳۔ پر بھاتی کا جملہ۔چوپدے ۴۶۔اشٹ پدیاں ۱۲۔

جملہ ۵۸۔۸

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے۔۹

راگ پر بھاتی بھگت بانی

اس راگ میں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ بھگت کبیر، نام دیو اور بینی کے نام پر کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

بھگتاں کی پر بھاتی کا جملہ ۹

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹا پ کے گورو گرنتھ صاحب میں نہیں ہے۔۳

(۳۱)

راگ جیجاونتی

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس راگ میں صرف گوروتیغ بہادر کے نام پر چار شبد درج ہیں ۱اس کے علاوہ کسی اور گورویا بھگت کا بیان کردہ کوئی شبد درج نہیں ہے۔گوروتیغ بہادر کی بانی گوروارجن کی وفات کے کافی عرصہ بعد گوروگرنتھ صاحب میں شامل کی گئی تھی۔گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک گوروارجن جی کی تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب میں بھی راگ جیجاونتی میں بانی درج تھی۔ ۲وہ بانی کسی اور گورویا بھگت کی بیان کردہ ہی ہوسکتی ہے کیونکہ گوروتیغ بہادر جی تو اس زمانہ میں ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں راگ جیجاونتی میں درج شدہ گوروتیغ بہادر کی یہ بانی راگ جتیسری کے بعد درج ہے۔ ۳

حوالہ جات

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۲۳
۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۷۴
۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۲۶
۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۷۷
۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۸
۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۳۰
۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۸۷
۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۳
۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۳۳
۱۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۳۵
۱۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۱
۱۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۳۷
۱۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۸۵
۱۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۲
۱۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۳۴۱
۱۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۴
۱۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۴۱
۱۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۴۹

۱۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۹۴
۲۰ گورو گرنتھ صاحب ۵۴۷
۲۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۹۷
۲۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۸
۲۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۵۱
۲۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۵۲
۲۵ تواریخ گورو خالصہ
۲۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۷۴ و قلمی ورق ۱۱۳ و قلمی ورق ۲۲۵

متفرق بانیاں

شلوک سہس کرتی محلہ ۱

گوروگرنتھ صاحب میں ۳۱ راگوں میں درج شدہ بانی کے بعد کچھ شلوک وغیرہ بھی درج ہیں جن میں پہلے نمبر پر شلوک سہس کرتی شامل ہیں۔ موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر چار شلوک درج ہیں۔ یہ شلوک گوروارجن جی تک کیونکر پہنچے، اس بارے میں سکھ ودوانوں نے مختلف روایات بیان کی ہیں چنانچہ اکثر سکھ ودوان تو یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ شلوک کرشن لال اور ہرلال بنارس سے گوروارجن جی کے پاس لائے تھے اور گوروارجن جی نے ان سے یہ شلوک لے کر گوروگرنتھ صاحب میں درج کر دیئے لیکن سردار اودھم سنگھ جی نے بیان کیا کہ یہ شلوک دراصل بنارس کے پنڈتوں کرشن لال اور ہرلال ہی کے بیان کردہ تھے۔ ۱

لیکن جہاں تک گوروگرنتھ صاحب کا اپنا تعلق ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان چاروں شلوکوں میں سے صرف پہلا شلوک ہی گورونانک کا بیان کردہ ہے۔ بقیہ تینوں شلوک گورونانک جی کے بیان کردہ نہیں ہیں ۲ چنانچہ ان تینوں میں سے پہلا شلوک جو "نہپھلنگ تس جنمس" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، راگ ماجھ کی وار میں ۲۳ پوڑی میں درج ہے وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شلوک گوروانگد جی کا بیان کردہ ہے۔ ۳

بقیہ دو شلوک بھی راگ آسا کی وار میں درج ہیں۔ وہاں ان پر محلہ ۲ مرقوم ہے جن سے ان کا گوروانگد جی کے بیان کردہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ۱

(۲) شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ کرتارپور والے گوروگرنتھ صاحب میں ان تینوں شلوکوں سے قبل مول منتر دیا گیا ہے ۲ جو انھیں پہلے شلوک سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ایسا ہے جس میں ان تینوں شلوکوں سے قبل یعنی پہلے شلوک کے بعد یہ مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۳

شلوک سہس کرتی محلہ ۵

محلہ ا کے نام پر درج شدہ شلوکوں کے بعد محلہ ۵ کے نام پر شلوک درج ہیں۔

(ا) موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں ان شلوکوں کی ابتداء میں پورا مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر اکال
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد ۴

لیکن گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۵

(۲) اس بانی میں درج شدہ پہلا شلوک "کہتج ماتا کہتج پتا۔۔۔" چرپٹ ناتھ کی تصنیف سے لیا گیا ہے۔۔۔۔ یہ گوروارجن جی کا بیان کردہ نہیں ہے۔ ٦

(۳) سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک "میہہ عیب دھرمنگ" کا شلوک جو ان شلوکوں میں دسواں شلوک ہے اور ۴٦واں شلوک "کا سنگ نرک بسرا منگ" بھی چرپٹ کی تصنیف سے لیے گئے ہیں۔ یہ گوروارجن جی کے اپنے بیان کردہ نہیں ہیں۔ ا

اس کے علاوہ بعض لوگوں کے نزدیک ان سہس کرتی شلوکوں کی زبان بھی درست نہیں ہے اور بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ ۲

گاتھا محلہ ۵

سہس کرتی شلوکوں کے بعد گوروگرنتھ صاحب میں گاتھا نام کی بانی محلہ ۵ کے عنوان کے تحت درج ہے۔ گاتھا بھی دراصل سہس کرتی بولی کا دوسرا نام ہے ۳ لیکن بانی بیورا میں یہ مرقوم ہے کہ گاتھا دراصل ایک چھنت کا نام ہے جو علم موسیقی سے تعلق رکھتا ہے۔ ۴

پھنہے محلہ ۵

اس عنوان کے تحت بھی گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں گوروارجن جی کی کچھ بانی درج ہے۔ اس کے کل شبد ۲۳ ہیں۔ اس بانی کا نام پھنہے کس وجہ سے رکھا گیا ہے اس بارے شبدارتھ

گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے:

"[پھنہے: پھر، بار بار] یہ ایک چھنت کا نام ہے جس میں لفظ بار بار (جیسا کہ ہرہاں) آتا ہے۔۵

ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس بارے میں یہی رائے ظاہر کی ہے۔۶

چوبولے محلہ ۵

اس نام کی ایک بانی جو ۱۱ شبدوں پر مشتمل ہے، گوروگرنتھ صاحب صاحب کے آخری اوراق میں گوروارجن کے نام پر درج ہے۔ گیانی گیان سنگھ پنڈت تارا سنگھ نروتم اور سردار اودھم سنگھ وغیرہ سکھ وِدوانوں کے نزدیک یہ چوبولے سمن، موسن، جمال اور پتنگ کے بیان کردہ ہیں۱ لیکن بعض وِدوانوں کے نزدیک گوروارجن جی نے ان چاروں کے خیالات کی ترجمانی میں خود ہی بنائے ہیں۔۲

ان چوبولوں میں ان چاروں کے نام مذکور ہیں جیسا کہ

۱۔ سمن جوں اس پریم کی دم کیوں ہوتی ساٹ ۳

۲۔ موسن پریم پرم کے گنوایک کتا کرم ۴

۳۔ نچ کیچ نمرت گھتی کرنی کمل جمال ۵

۴۔ پرگٹ بھیوسب لوہ میں نانک ادھم پتنگ ۶

ان شبدوں میں مذکورہ الفاظ سمن موسن، جمال اور پتنگ کے بارے میں شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یہ مذکور ہے کہ یہ سکھوں کے نام تھے۔۷

ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ سمن اور جمال دو بھائی تھے اور موسن اور تپنگ ان کے بیٹے تھے۔۸

ان دونوں کے بارے میں سکھ کتب میں عجیب وغریب روایات پائی جاتی ہیں۔۹

حوالہ جات

اور بار صاحب ۸۹ حاشیہ
۲ پراچین بیڑں ۵۷ حاشیہ
۳ گورو گرنتھ صاحب ۱۴۸
۴ گورو گرنتھ صاحب ۴۶۹
۵ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۳۵۳
۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۸
۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۵۳
۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۸
۹ پراچین بیڑاں ۵۷
۱۰ پراچین بیڑں ۵۷
۱۱ گورمت ترنے ساگر ۳۸۸،۳۸۷
۱۲ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۳۶۰
۱۳ بانی بیورا ۱۶۱
۱۴ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۳۶۱
۱۵ بانی بیورا ۱۶۱
۱۶ تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ۲۰۵ و گورمت ترنے ساگر ۳۸۴ و در بار صاحب ۸۸
۱۷ بانی بیورا ۱۷ و گرمت لیکچر ۱۹۹ و گورو باولی ۸۰
۱۸ گورو گرنتھ صاحب ۱۳۶۳

۱۹ گوروگرنتھ صاحب ۱۳۶۴
۲۰ گوروگرنتھ صاحب ۱۳۶۴
۲۱ گوروگرنتھ صاحب ۱۳۶۴
۲۲ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۳۶۳، ۱۳۶۴
۲۳ گورمت لیکچر ۱۹۹
۲۴ بانی پرکاش ۸۸۰ و گورمت لیکچر ۱۹۹

شلوک بھگت کبیر جی

گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں بھگت کبیر جی کے نام پر ۲۴۳ شلوک درج ہیں۔ ان شلوکوں میں بعض شلوک سکھ گورو صاحبان کی طرف بھی منسوب کیے گئے ہیں۔ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ، قلمی نسخوں اور موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں درج شدہ کبیر جی کے شلوکوں کی ترتیب بھی کچھ مختلف ہے اور تعداد میں بھی کمی بیشی ہے۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے نام پر ۱۵واں شلوک یہ درج ہے

کبیر سنتن کی جھنگیاں بھلی پھٹھ کوستی گاؤں
آگ لگو تو دھول ہر جہہ نا ہی ہر کو ناؤں ا

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک شامل نہیں کیا گیا۔ ۲

(۲) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ۲۸واں شلوک یوں درج ہے:

کبیر مرتا مرتا جگ موآ مر بھی نہ جانیا کوئے
ایسے مرنے جو مرے بہر نہ مرنا ہوئے ۳

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک بھی اس جگہ درج نہیں کیا گیا۔ ۴

(۳) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے ۵۹ویں شلوک کے بعد گورو نانک کے نام پر ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:

مکت دوارہ ات نیکا نانا ہوئے سو جائے
ہومیں من استھول ہے کیونکہ وجدے جائے
ستگور ملئے ہومیں گئی جوت رہی سب آئے
ایہہ جیو سدا مکت ہے سہجے رہیا سمائے ا

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ شلوک اس جگہ کبیر جی کے شلوکوں میں درج ہے۔ ۲

لیکن موجودہ گوروگرنتھ صاحب سے اسے خذف کردیا گیا ہے۔ ۳

(۴) کبیر جی کے ۶۵ ویں شلوک کے بعد چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے نام پر یہ شلوک درج ہے:

نانک مہندی کر کے رکھیا جو شہہ ندر کرئے
آپے پیسے آپے گھسے آپے ہی لائے لئے
ایہہ پرم پیالہ خصم کا جے بھاوے تے دیئے ۴

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی یہ شلوک اس جگہ موجود ہے ۵ لیکن چھاپہ ٹائپ کے موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک درج نہیں کیا گیا۔ ۶

(۵) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں کبیر جی کے ۲۰۹ ویں شلوک پر محلہ ۵ کا عنوان بھی درج ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

محلہ ۵۔

کبیر کو کر بھوکنا کرنگ پچھے اٹھ ڈھائے ۷

چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ کا عنوان درج نہیں ہے۔ ۸

(۶) کبیر جی کے شلوکوں میں ۲۰۹۔ ۲۱۰ شلوک محلہ ۵ کے عنوان کے تحت درج ہیں ۹ یہی شلوک اس سے قبل راگ رام کلی کی دار کی پوڑی ۲۰ پر درج ہیں۔ وہاں پر بھی ان دونوں شلوکوں پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے ۱۰ البتہ قلمی گوروگرنتھ صاحب میں دوسرے شلوک پر جو "چاول کارنے سکھ" کو کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ محلہ ۵ کے بجائے محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے ۱ نیز ۲۱ نمبر پر درج شدہ شلوک بھی راگ رام کلی کی وار میں ۱۹ ویں پوڑی میں دوسرے نمبر پر دیا گیا ہے۔ ۲

(۷) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں ۲۲۰ واں شلوک جو "چنتا بھی آپ کرائسی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، محلہ ۳ کے نام پر درج ہے ۲ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۴

(۸) اس کے علاوہ چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں ۷۶ اور ۸۸ شلوکوں سے پہلے کبیر کا لفظ دیا گیا ہے ۵ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں ان شلوکوں کے شروع میں کبیر

لفظ نہیں ہے۔٦

(٩) ١١٢ کے شلوک کے شروع میں کبیر لفظ نہیں ہے ۷ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس شلوک کے شروع میں کبیر لفظ موجود ہے۔٨

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۶۵
۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۰۸
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۶۶
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۰۸
۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۰
۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۳
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۶۷
۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۰
۹ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۳
۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۶۷
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۷۵
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۷
۱۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۷۵
۱۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۶۵
۱۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۰
۱۶ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۷۶۔۹۶۵
۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۷۶
۱۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر

۱۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۸ـ۱۳۶۹

۲۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۱

۲۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۷۰

۲۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۲

شلوک شیخ فرید جی

گوروگرنتھ صاحب میں کبیر جی کے شلوکوں کے بعد فرید جی کے نام پر ۱۳۰ شلوک درج کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض شلوک سکھ گوروصاحبان کے بیان کردہ بھی ظاہر کیے گئے ہیں:

(۱) فرید جی کے ۱۲ ویں شلوک کے بعد محلہ ۳ کے عنوان کے تحت ایک شلوک درج ہے جو "فریدا کالی دھولی صاحب سدا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو امراس ۵ بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۱ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان نہیں ہے ۲

(۲) ۱۴ ویں شلوک سے قبل قلمی گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۲ کا عنوان درج ہے۔ ۳ موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ عنوان نہیں ہے۔ ۴

(۳) فرید جی کے ۶۴ ویں شلوک سے قبل چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں فرید کا لفظ شامل کیا گیا ہے ۵ اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ یہ لفظ شامل ہے۔ ۶ لیکن مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ یہ لفظ نہیں ہے۔ ۷

(۴) ۸۸ ویں شلوک میں موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں فرید کا لفظ شروع میں درج ہے۔ ۸ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ پر یہ لفظ نہیں دیا گیا۔ ۹

(۵) ۱۰۴ کا شلوک موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے ۱ لیکن مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۲

(۶) ۱۰۵ نمبر کے شلوک پر چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں پانچویں گورو کا نام دیا گیا ہے۔ ۳ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ موجود نہیں ہے۔ ۴

(۷) ۱۰۶ نمبر کے شلوک سے قبل چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ وغیرہ کا کوئی عنوان نہیں ہے ۵ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ۶

(۸) شلوک نمبر ۱۰۹ اور ۱۱۰ پر چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے ۷ لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ عنوان درج نہیں ہے۔ ۸

(۹) ۱۱۳ ویں شلوک سے قبل چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں فرید لفظ درج ہے ۱۱ اور مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں فرید لفظ نہیں ہے۔ ۱۲

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۸۳
۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۲۳
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸۳
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۲۳
۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸۲
۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۹
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸۳
۸ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۹
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸۳
۱۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۹
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۲۴
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸۴

بھاٹوں کے سویئے

گوروگرنتھ صاحب کے آخری اوراق میں ۱۳۸۵ سے ۱۴۰۹ تک بھاٹوں کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ یہ بھاٹ کون تھے، اس بارے میں بھی سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں اوران خیالات میں تضاد بھی بے حد پایا جاتا ہے۔

پہلا خیال

ان بھاٹوں سے متعلق پہلا خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ بھاٹ چاروں ویدوں کے اوتار تھے۔ یعنی ایک ایک وید چار چار انسانوں کی شکل اختیار کر کے گوروارجن جی کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور یہ سویئے سکھ گوروصاحبان کی مدح میں اچارن کیے تھے۔ ۱ بھائی سنتوکھ جی نے ان بھاٹوں کے بارے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ بھاٹ گوروصاحبان کی مدح سرائی کرنے کے بعد انسانوں سے ویدوں کی شکل میں تبدیل ہو گئے تھے۔ ۲

بھائی ویر سنگھ ایسے ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ ویدوں کا انسانی شکل اختیار کر کے گوروارجن جی کی خدمت میں حاضر ہونا ناممکنات میں سے نہیں ہے ۳ لیکن اس کے برعکس ایک اور ودوان نے بیان کیا ہے کہ ویدوں کا جو خالص کتابیں ہیں انسانوں کی شکل میں آنا کون تسلیم کرسکتا ہے۔ اس قصے کا تمام ڈھانچہ بے بنیاد اور نامکمل ہے اور جھوٹا ہے۔ کتابیں کبھی انسان نہیں بن سکتیں ۱۔ ایک اور ودوان نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ بھاٹ چاروں ویدوں اور برہما کے اوتار نہیں تھے بلکہ ویدی وغیرہ چار نسلوں کے راء اور بھاٹ تھے۔ ۲

دوسرا خیال

ان بھاٹوں کے بارے میں سکھ ودوانوں کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ ویدوں کے اوتار نہیں بلکہ ویدوں کے عالم فاضل تھے۔ اکثر ویدوں کے عالموں کو بھٹا چاریہ کہا جاتا تھا۔ ۳ بعض

لوگوں نے دیش جاتی کی عورت کے بطن سے شودر کی اولاد کو بھاٹ بیان کیا ہے۔۴ اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے، بھاٹ نسل کوئی خاص اہمیت رکھنے والی قوم نہیں اور نہ یہ لوگ عالم فاضل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مفت خوروں کی طرح نقال اور چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ کسی بڑے راجہ مہاراجہ وغیرہ کی تعریف کر دی اور انعام حاصل کر لیا۔ اسی طرح بیاہ شادیاں کے موقعہ پر یہ لوگ دولہا اور اس کے خاندان کی مدح سرائی کرتے ہیں اور انعام وصول کرتے ہیں۔ ان کی بگڑی ہوئی شکل آجکل کے بھانڈے ہیں۔ ۵

الغرض بعض ودوانوں کے نزدیک یہ بھاٹ ہندوؤں کا ایک بہت ادنیٰ قسم کا فرقہ ہے۔ ان کا کام بھیک مانگ کر گزارا کرنا اور بڑے لوگوں کی مدح سرائی کرنا ہے۔۶ مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے ان بھاٹوں کے متعلق مندرجہ ذیل خیال کا اظہار کیا ہے:

سچ داتا رو سار کے منگتیاں نوں منگن جاہی
پڑھدے بھٹ کوت کر کوڑ کوست مکھوں الاہی ۷

بھائی گورداس جی نے ان بھاٹوں کو بھیک مانگنے والے اور جھوٹے لوگوں میں شمار کیا ہے۔ سردار جی بی سنگھ جی نے ان سے متعلق اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ا

تیسرا خیال

گوروگرنتھ کوش میں ان بھاٹوں کا تعارف مندرجہ ذیل الفاظ میں کروایا گیا ہے:

"بھاٹ ایک عزت کا لقب ہے جو پہلے صاحبزادوں کو اور بعد میں بڑے بڑے ودوانوں کو دیا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ شاعر جن کا کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے۔ یہ حق کے متلاشی اور اچھے ودوان تھے۔"۲

بعض اور سکھ ودوانوں نے بھی ان کا حق کا متلاشی ہونا بیان کیا ہے۔ ۳

خود گوروگرنتھ صاحب سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ یہ بھاٹ ایک سال تک تلاشِ حق کے لیے سرگرداں رہے جیسا کہ ان بھاٹوں کے سوئیوں میں ہی ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:

رہیو سنت ہوں ٹول سادھ بہتیرے ڈٹھے سنیا سی تپسی مکھوں اے پنڈت مٹھے
برس ایک ہوں پھریو کہنے نہ پو چولایو کہتیاہ کہتی سنی رہت کو خوشی نہ آئیو

ہر نام چھوڑ دو جے لگے تن کے گن ہوں کیا کہیو
گور دی ملائیو بھکھیا جو تو رکھیے تو رہیو ۴

یعنی ہم ایک سال تک حق کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ اب خدا تعالیٰ نے گورو ملا دیا ہے۔ جس طرح تو رکھے گا ہم اسی میں خوش رہیں گے۔ ایک اور ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ انھیں اپنے بارے میں کوئی خبر نہ تھی۔ ۵

چوتھا خیال

ان بھاٹوں سے متعلق ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ سکھ گورو صاحبان کے خاندانی بھاٹ تھے جو ان کی خوشی کی تقاریب میں مدح سرائی کیا کرتے تھے۔ ۱

بھاٹوں کی تعداد

گورو گرنتھ صاحب میں جن بھاٹوں کی بانی درج ہے ان کی تعداد کے بارے میں بھی سکھ ودوانوں کو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد ۱۷ تھی اور ان کے نام یہ تھے:

"(۱) بھکھے (۲) کل (۳) کلسہار (۴) نل (۵) جلن (۶) دل
(۷) مسل (۸) جل (۹) بھل (۱۰) ہربنسی (۱۱) جالپ (۱۲) بل
(۱۳) کیرت (۱۴) گوبند (۱۵) داس (۱۶) سوانگ (۱۷) متھرا۔" ۲

لیکن ایک ودوان نے ان کی تعداد صرف ۱۲ بیان کی ہے۔ ۳

بعض سکھ ودوانوں نے ان بھاٹوں کی تعداد صرف گیارہ بیان کی ہے۔ ۴ پروفیسر پیارا سنگھ جی پدم نے ان کی تعداد ۱۴ بتائی ہے۔ ۵ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس بارے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:

پانچ سوئیوں کے مصنفین کا نام نہیں ملتا۔ ۶

بھاٹوں کی بانی کا نام

ان بھاٹوں کی بیان کردہ بانی سے متعلق جس کا نام سوئیے ہے، ڈاکٹر چرن سنگھ جی یہ بیان کرتے ہیں کہ بھاٹوں نے اپنی بھاٹ زبان میں سوئیے بنائے ہیں جن میں "سور ٹھے"، "چھپے" "جھولنے" اور "کبت" وغیرہ شامل ہیں۔ سو یہ بھاٹوں کی شاعری ہے۔۔۔۔۔۔ سوئیا عام طور پر

سات "بھگن" یا سات "تگن" پر بنایا جاتا ہے۔ ۱

اس سے معلوم ہوا کہ ویدوں کے ان لاثانی وِدوان بھاٹوں کے بیان کردہ سوئیوں کا نام وزن کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ البتہ یہ نام ان کی بھاٹ زبان کے لحاظ سے دیا گیا ہے۔

بھاٹوں کی بانی کا مضمون

بھاٹوں کی بانی میں بیان کردہ مضمون سکھ گوروصاحبان کی مدح سرائی ہے اور یہ مدح سرائی دوسکھ وِدوانوں کے نزدیک خوشامد بھری بانی اور حد سے بڑھا ہوا مبالغہ ہے۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ نے بیان کیا ہے کہ یہ خوشامد بھری بانی بھاٹوں کی اولاد نے ہی لا کر دی ہوگی۔ ۲ ایک اور سکھ وِدوان نے اس بانی کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ بھاٹوں کی بیان کردہ بانی کا سدھانت بہت ادنیٰ ہے اور سکھ مذہب کے خلاف ہے۔ اور بھاٹوں کی کوئی تاریخ نہیں ملتی۔ ۳

شرک کی تعلیم

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ بھاٹوں نے اپنی بانی میں سکھ گوروصاحبان کی مدح سرائی کی ہے اور اس مدح سرائی میں اس حد تک کہا ہے کہ:

(۱) آپ نارائن کلا دھار جگ میں پرور یوا

(۲) جوت روپ ہر آپ گورونانک کہایو ۲

(۳) انگد انت مورت نِج دھاری ۳

(۴) گورو رامداس کارن کرن جو تورا کھیں تو رہو ۴

(۵) ستگورکو سیوا الکھ گت جاں کی سری رام داس تارن ترن ۵

(۶) بھن متھرا کچھ بھید نہیں گورارجن پرتکھ ہر ۶

ان مندرجہ بالا شبدوں میں بھاٹوں نے سکھ گوروصاحبان کو خدا تعالیٰ قرار دیا ہے جو حد درجہ کا شرک ہے۔ کوئی بھی انسان خدا تعالیٰ نہیں بن سکتا۔

گورونانک نے خود اپنے بارے میں فرمایا ہے:

(۱) ہم آدمی ہاں اک دمی مہلت مہت نہ جانا ۷

(۲) مانس مورت نانک نام ۸

یعنی ہم انسان ہیں اور میرا نام نانک ہے۔

گوروگوبند سنگھ جی فرماتے ہیں:

جے ہم کو پرمیشر اچر ہیں تے سب نرک کنڈموں پر ہیں ۹

ایک سکھ وِدوان نے ان بھاٹوں کی بانی سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

بھٹ رچنا کے سدھانت کا گوربانی رد کرتی ہے ۱۰

اس بانی میں بھاٹوں نے سکھ گوروصاحبان کو ہندو اوتاروں سے تشبیہ دی ہے اور انھیں نرسنگھ وغیرہ کا اوتار قرار دیا ہے ا نیز ذات پات کا پرچار بھی کیا ہے اور سکھ گوروصاحبان کو بھلہ اور سوڈھی وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا ہے۔ ۲ اس سلسلے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

جب خود گوروصاحبان کا عقیدہ ذات پات کے خلاف ہے تو ان بھاٹوں کو کیا حق ہے کہ وہ زبردستی انھیں پچھلی ذاتوں کے نام سے یاد کریں۔ یہ تو گورو لقب کی توہین ہے۔ ۳

ان سوئیوں کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۲۔۲۱۔۹۔۱۱۔۱۰۔۱۰۔۲۲۔۶۰۔۱۲۲ ۴

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:

۲۔۲۱۔۹۔۱۰۔۲۲۔سوئییوں کا جملہ۔۱۴۲۔۲۰۔ بھاٹاں کے ۱۲۲

تن کا جملہ جوڑ ۱۴۲ ۵

اور چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ صرف یہ میزان دیا گیا ہے:

۲۔۲۱۔سوئییوں کا جملہ ۱۴۲ ۶

حوالہ جات

۱ جیون بھائی گورداس جی مصنفہ سنت سمپورن سنگھ ۸۹ وبھگت مال ۵۳۶ وسوڈھی چمتکار ۲۰۹ وبھگت بانی مترجم سمپر دائی ۱۳۷۰ وگور پرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۲انسو ۴۸ وگور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ وسنکور بناں ہورکچی ہے بانی ۱۹۳
۲ گور پرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۳انسو ۴
۳ گور پرتاپ سورج سمپادت ۱۲۳۲
۴ سنکور بناں ہورکچی ہے بانی ۱۹۵،۱۹۹
۵ پراچین بیڑاں ۴۳
۶ گور پرتاپ سورج گرنتھ سمپادت ۲۱۲۷ وبھگت بانی مترجم ۶۳۰ وناواں تے تھاواں کوش ۱۴۴ ودربار صاحب ۸۸
۷ جہان کوش ۲۷۰۶
۸ سنکور بناں ہورکچی ہے بانی ۱۹۲
۹ سنکور بناں ہوکچی ہے بانی ۱۹۲
۱۰ واراں بھائی گورداس ۱۶پوڑی ۶
۱۱ پراچین بیڑاں ۴۳
۱۲ گوروگرنتھ کوش ۱۰۸۴
۱۳ ناواں تے تھاواں داکوش ۱۴۴
۱۴ گوروگرنتھ صاحب ۱۳۹۶
۱۵ سوڈھی چمتکار ۲۰۵
۱۶ پراچین بیڑں ۴۳
۱۷ گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ وسنکور بناں ہورکچی ہے بانی ۱۹۲ وگوروگرنتھ کوش ۱۰۸۱ وگور پور پرکاش محل ۵ مندر ۴، بھگت بانی سمپر دائی ۱۳۷۰ وسوڈھی چمتکار ۲۰۹ وجیون بھائی گورداس ۸۹ بانی

بیورا چکر ۳۵

۱۸ رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۶ء

۱۹ گورمت فلاسفی ۱۵۶ و گورمت لیکچر ۱۸۷

۲۰ رسالہ پنج دریا اگست ۱۹۴۶ء

۲۱ بانی بیورا ۹۶

۲۲ بانی بیورا ۹۲

۲۳ پراچین بیڑں ۴۳، ۴۴

۲۴ ست گور بناں پور کچی ہے بانی ۲۵

۲۵ بھاٹوں کے سوئے محلہ تیجے کے ۱۳۹۵

۲۶ بھاٹوں کے سوئے محلہ پانچویں کے ۱۴۰۸

۲۷ بھاٹوں کے سوئے محلہ چوتھے کے ۱۴۰۵

۲۸ بھاٹوں کے سوئے محلہ تیسرے کے ۱۳۹۵

۲۹ بھاٹوں کے سوئے محلہ چوتھے کے ۱۴۰۲

۳۰ بھاٹوں کے سوئے محلہ پانچویں کے ۱۴۰۹

۳۱ گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۶۶۰۱

۳۲ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۵۵۰۱

۳۳ دسم گرنتھ ۵۱

۳۴ ستگور بناں ہور کچی ہے بانی ۲۵۱

۳۵ گورو گرنتھ صاحب سوئے محلہ چوتھے کے ۲۴۱۲

۳۶ گورو گرنتھ صاحب سوئے محلہ تیجے کے ۱۳۹۳

۳۷ ستگور بناں ہور کچی ہے بانی ۲۴۳

۳۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۰۹

۳۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۶۹

۴۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۴۵

شلوک واراں تے ودھیک

گوروگرنتھ صاحب میں ۱۴۱۰ سے ۱۴۲۹ تک شلوک واراں تے ودھیک درج ہیں۔ ان میں محلہ ۱ محلہ ۳ محلہ ۴ اور محلہ ۵ کے بیان کردہ شلوک شامل ہیں اور ان کے بعد محلہ ۹ کے شلوک درج ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں ان شلوکوں کی ترتیب میں فرق ہے، چنانچہ بعض میں یہ شلوک بھگت کبیر، بھگت فرید اور بھاٹوں کے سوئیوں سے پہلے درج کیے گئے ہیں۔۱

(۲) قلمی گوروگرنتھ صاحب میں ان شلوکوں سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد ۱

لیکن اس کے برعکس مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں ان شلوکوں سے قبل مکمل مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد۲

اس کے علاوہ ان شلوکوں میں یہ گڑبڑ بھی ہے کہ اگر مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں ایک شلوک محلہ ۱ کا بیان کیا گیا ہے تو دوسرے گوروگرنتھ صاحب میں اسی شلوک کو کسی اور گورو کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں ایک شلوک محلہ ۳ کے شلوکوں میں "برہمن کیلی گھات۔۔۔" کا درج ہے جو کہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں نمبر ۴ پر درج ہے۱ لیکن یہی شلوک چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے شلوکوں میں درج ہے اور وہاں اس کا نمبر ۳۲ ہے۔۲ اور گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں بھی اس شلوک کو محلہ ۱ کے شلوکوں

میں نمبر ۳۲ پر درج کیا گیا ہے۔ ۳

(۲) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب محلہ ۱ کے شلوکوں کے آخر میں ایک شلوک "پورے کا کیا سب کچھ پورا۔۔۔" درج ہے۔ اس کا نمبر ۳۴ ہے ۴ لیکن اسی شلوک کو چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے شلوکوں میں نمبر ا پر درج کیا گیا ہے ۵

(۳) گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں محلہ پہلے کے شلوکوں میں شلوک نمبر ۲۹ گورونانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۶ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخے میں اس شلوک کو گوروانگد جی کا اچارن کیا ہوا بتایا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے۔ ۷

(۴) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ میں شلوک محلہ ۳ کے کل ۶۷ شلوک درج ہیں ۸ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں ان کی تعداد ۶۸ ہے اور نمبر ۵۹ پر ایک شلوک زائد درج ہے جو اس طرح ہے:

بھے وچ سب اکار ہے زبھوہر جیو سوئے
ستگور سویئے ہرمن وسے تتھے بھوکدے نہ ہوئے
دشمن دکھ تس نیڑ نہ آوے پوہ نہ سکے کوئے
گورمکھ من ویچاریا جو تس بھاوے سو ہوئے
نانک آپ پت رکھسی کارج سوارے سوئے ا

گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ مندرجہ بالا شلوک محلہ ۳ کے شلوکوں میں ۵۹ نمبر پر درج ہے۔ ۲

ہمارے پاس ایک قلمی نسخہ ایسا بھی ہے جس میں ان شلوکوں کی تعداد ۶۲ ہے اور ابتدائی شلوکوں کی ترتیب میں بہت گڑبڑ ہے۔ ۳

(۵) موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں ایک شلوک محلہ ۱ کے شلوکوں میں ۲۸ پر درج ہے۔ اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے اور وہ ایک ہی سطر ہے جو اس طرح ہے:

لاہور شہر امرتسر صفتی دا گھر ۴

اس بارے میں ایک سکھ وووان نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ گوروامرداس جی کا بیان کردہ نہیں ہوسکتا کیونکہ امرتسر نام اس قصبہ کا پانچویں گورو کے زمانہ میں ہوا ہے۔ پہلے اس کا نام چک رامداس

اور پھر رام داس پور تھا۔ اس سے پہلے اسے بھیسنیہ کہتے تھے۔ ۵

یہ شلوک واراں تے ودھیک کے عنوان کے تحت گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں کیوں درج کیے گئے۔ اس بارے میں بھی سکھ ودوانوں کے دو نظریے ہیں، جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ جب گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب مرتب کروایا تو ایک سکھ یہ شلوک لے کر آ گیا۔ چونکہ گورو صاحب گوروگرنتھ صاحب مرتب کروا چکے تھے، اس لیے ان شلوکوں کو آخر میں درج کروا دیا گیا۔ ٦

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ گوروارجن جی نے سکھ گورو صاحبان کی بیان کردہ واروں میں جگہ جگہ شلوک شامل کیے اور ان واروں کو ایک نئی ترتیب دی۔ اور جو شلوک زائد بچ گئے انھیں شلوک واروں تے ودھیک کا عنوان دے کر آخر میں درج کروا دیا۔ ۱

شلوک محلہ ۹

گوروارجن جی کے بیان کردہ شلوکوں کے بعد گوروتیغ بہادر کے بیان کردہ شلوک درج ہیں۔ بقول گیانی گیان سنگھ صاحب گورو صاحب موصوف نے یہ شلوک کوئلوں سے دیواروں پر اور درخت کے پتوں پر لکھے ہوئے تھے اور گوروگوبند سنگھ جی نے انھیں گوروگرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا۔ یہ کل ۵۷ شلوک ہیں۔ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ان کی ترتیب موجودہ گوروگرنتھ صاحب سے کچھ مختلف ہے۔

(۱) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں تیغ بہادر جی کا ۱۶واں شلوک "بھے ناس درمت ہرن۔۔۔" ہے ۲ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک ۲۰ نمبر پر درج ہے۔ ۳

(۲) چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں ۳۰واں شلوک "من مایا میں پھدھ رہو بسریو گوبند نام" ہے ۴ لیکن چھاپہ پتھر کے گرنتھ صاحب میں ۳۰واں شلوک "ایک بھگت بھگوان" ہے۔ ۵

(۳) چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں ۳۲واں شلوک "تیرتھ رت اردان کر من میں دھرے گمان" ہے۔ ۱ چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ شلوک ۴٦واں ہے۔ ۲

(۴) نمبر ۳۳ سے لے کر نمبر ۴٦ تک جس قدر شلوک درج ہیں ان کی ترتیب چھاپہ پتھر

کے گوروگرنتھ صاحب سے بہت مختلف ہے۔ ۳

(۵) ۵۳ ویں شلوک سے قبل چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں "دوہرا" لفظ درج ہے۔ ۴ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ لفظ درج نہیں ہے۔ ۵

(۶) ۵۴ واں شلوک "بل ہوآ بندھن چھوٹے سب کچھ ہوت اپائے" درج ہے۔ چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱۰ درج ہے ۶ اور قلمی گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں بھی اس پر محلہ ۱۰ کے الفاظ مرقوم ہیں لیکن چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱۰ کا کوئی عنوان درج نہیں۔

(۷) گوروتیغ بہادر کے بیان کردہ ان شلوکوں کے آخر میں شلوکوں کا میزان یوں ہے:

۱_۵۷ ۷

اس کی بجائے چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:

شلوکوں کا جملہ محلہ ۱_۳۳_محلہ ۳_۶۸_محلہ ۴_۳۰_محلہ ۵_۲۲_

محلہ ۹_۵۷_جملہ ۲۱۰ ۸

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی اسی قسم کا میزان دیا گیا ہے۔ ۱

یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ چونکہ گوروتیغ بہادر کے یہ شلوک گوروارجن کی وفات کے کافی عرصے بعد گوروگرنتھ صاحب میں درج کیے گئے، اس لیے ان میں گوربانی کے اصول مدنظر نہیں رکھے گئے۔ چنانچہ سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ ان شلوکوں میں گوربانی میں استعمال شدہ زیروں زبروں کے اصول پورے نہیں اترتے۔ ۲

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۴ وورق ۴۴۰
۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۴ وورق ۴۴۰
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۱۰ و چھاپہ پتھر ۱۱۴۵
۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۱۳
۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۴۱۳
۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۰
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۱۲
۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۴۷
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۱۲ و چھاپہ پتھر ۱۱۴۷
۱۰ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۵
۱۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۱
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۵۵
۱۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۷۳
۱۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۹
۱۵ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۱۲
۱۶ پراچین بیڑاں ۲۹۵ ۶ و گورمت نرنے ساگر ۳۸۳
۱۷ امہان کوش ۵۱۵ و ستے بلونڈ دی وار مترجم ۱۶ آسا دی وار مترجم ۲۴
۱۸ بانی بیورا ۱۳ و شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۴۱۰ و پراچین بیڑاں ۵۷

۱۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۵۹

۲۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۷

۲۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۷

۲۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۰

۲۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۰

۲۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۸

۲۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۸ و قلمی ورق ۵۷۵ و چھاپہ پتھر ۱۱۶۰

۲۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۹

۲۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۱ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ورق ۵۷۶

۲۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۱ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ۵۷۶ و شبدارتھ ۱۴۲۹

۲۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۹

۳۰ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۱

۳۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۷۶

۳۲ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۴۲۶

منداونی محلہ ۵

موجودہ چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۹ کے شلوکوں کے بعد منداونی نام کی ایک بانی درج ہے۔ اس بارے میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہاں گوروگرنتھ صاحب ختم ہو جاتا ہے۔ ان کے نزدیک منداونی کے معنی بند کرنا، ختم کرنا، روک ڈالنا اور حد باندھنا وغیرہ ہیں۔[1]

لیکن سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک اس کے معنی بند کرنا یا ختم کرنا نہیں بلکہ پہیلی اور بجھارت ہے[2] اور جن لوگوں نے منداونی کے معنی پہیلی یا بجھارت بیان کیے ہیں انھوں نے اس سلسلہ میں سابقہ مصنفین کی کتب میں بھی تحریف کرنے سے دریغ نہیں کیا، جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:

> "افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بھائی ویر سنگھ نے سوسائٹی کے گوروگرنتھ کوش اور ڈاکٹر چرن سنگھ کے بانی بیورا کے نئے ایڈیشنوں میں سے اصل مصنفین کے بیان کردہ معنی تبدیل کر دیے ہیں اور "منداونی" اور "مداونی" کو ایک لفظ ظاہر کر کے اپنی علمیت اور قابلیت کو بھاری ٹھیس پہنچائی ہے۔ کسی مصنف کے بیان کردہ معنوں کو تبدیل کر دینا درست نہیں ہے۔"[3]

ایک اور سکھ ودوان نے اس منداونی کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

> "منداونی بند کرنے یا ڈھاپنے کے لیے نہیں بلکہ برات کی باندھی گئی تھالی کو کھولنے کے لیے ہے۔"[1]

بعض لوگوں کے نزدیک یہ شبد گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب کے خاتمے پر خدا تعالیٰ کے شکریے کے طور پر اچارن کیے تھے۔[2] لیکن اس کے برعکس سکھوں میں ایسے ودوان بھی

موجود ہیں جن کے نزدیک منداونی کے ان دونوں شبدوں کا گوروگرنتھ صاحب کے خاتمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

گوروارجن جی نے اپنے بیاہ کے موقعے پر برات کی باندھی گئی تھالی کو کھولنے کے لیے بنائی تھی۔ وست یا "دستو" قدیمی پنجابی میں مٹھائی کو کہتے ہیں۔"[۳]

یہی صاحب ایک اور مقام پر بیان کرتے ہیں:

"اسے گوروارجن جی کی شادی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"[۴]

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:

"صاف ظاہر ہے کہ شلوک "تیرا کیتو جانو ناہیں" واراں سے بچ گئے۔ عام شلوکوں میں سے ایک شلوک ہے اور خاص کر گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں مہد کے طور پر نہیں بنایا گیا تھا۔ اسی طرح منداونی والا شلوک "تھال وچ تن دست پیئو۔۔۔۔ برہم پسارو" خاص طرح کی ایک بانی تھی۔۔۔۔۔ منداونی بند کرنے یا ڈھاپنے کے لیے نہیں ہے بلکہ برات کی باندھی گئی تھالی کو کھولنے کے لیے ہے۔ یہ منداونی بھی گوروگرنتھ صاحب کی جلد تیار کرنے کے بعد خاص طور پر مہر لگانے کے لیے نہیں بنائی گئی تھی۔ یہ دونوں شلوک جنھیں آج کل منداونی کہتے ہیں، گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں پہلی جلد میں ہرگز نہیں درج کیے گئے تھے۔ اور نہ بھاٹوں کے سوئیوں کے بعد کچھ درج تھا۔ گوروگرنتھ صاحب کا خاتمہ بھاٹوں کے سوئیوں پر ہوتا تھا۔"[۱]

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں منداونی کے یہ دونوں شلوک گوروارجن کے نام پر بھاٹوں کے سوئیوں اور گوروتیغ بہادر کے شلوکوں کے بعد اور راگ مالا سے پہلے درج ہیں [۲] لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں دوسرا شبد جو "تیرا کیتا جاتو ناہیں" سے شروع ہوتا ہے اور "تن من تھیو سے ہریا" پر ختم ہوتا ہے، گوروارجن کا بیان کردہ نہیں بلکہ گورونانک کا فرمودہ ظاہر کیا گیا ہے، کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے [۳] اور گوروگرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی

نسخوں میں اس شبد کی منداونی کے شلوک "تھال وچ تن وست پیئو" سے پہلے محلہ ۵ کے شلوکوں میں شامل کیا گیا ہے اور وہاں اس کا نمبر ۲۳ ہے۔ ۴ موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے شلوکوں کی تعداد ۲۲ ہے ۵ اور یہ شلوک ان میں شامل نہیں ہے۔ سردار جی بی سنگھ کے نزدیک بھی بعض پراچین قلمی گوروگرنتھ صاحب ایسے ہیں جن میں یہ شلوک محلہ ۵ کے شلوکوں میں ۲۲ واں شلوک ہے ۶ ان کے نزدیک منداونی کے نام پر درج شدہ یہ شلوک گوروارجن جی نے آخر میں درج نہیں کروائے تھے بلکہ ان کے بعد اس جگہ درج کیے گئے۔ ۷ ایسے گوروگرنتھ صاحب بھی موجود ہیں جن میں یہ منداونی کا ایک شبد بھی کبیر جی اور فرید جی کے شلوکوں سے پہلے درج کیا گیا ہے اور آخر میں نہیں ہے۔ ۸ پنڈت کرتار سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ منداونی گوروارجن نے گوروگرنتھ صاحب کے خاتمے کے لیے نہیں بلکہ سورٹھ کی وار میں درج ہونے کے لیے بنائی تھی۔ جہاں پہیلی کے طور پر شبد بیان کیا ہے اور بعد میں اس پہیلی کا جواب دیا ہے۔ ۱

منداونی کے بعد

موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں منداونی کے بعد صرف راگ مالا ہی درج ہے۔ لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں کچھ اور شبد بھی درج ہیں جو موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں شامل نہیں کیے گئے۔ ان شبدوں کی مختصر تفصیل یہ ہے:

(۱) شلوک محلہ ۱۔ جت در لکھ محمد الکھ برہما بشن مہیش ۱

(۲) شلوک محلہ ۱۔ ایس کلیوں پنج بھیتیوں ۲

(۳) درشٹ نہ رہی نانکا ۳ (۴) بائے آتش ۴

(۵) رتن مالا ۵ (۶) حقیقت راہ مقام کی ساکھی ۶

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گوروارجن جی نے یہ شبد اپنے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب میں جو انھوں نے بھائی گورداس سے تیار کروایا تھا، شامل نہیں کیے تھے، بلکہ بھائی بنوں نے جو گوروگرنتھ صاحب خود تیار کیا تھا، اس میں درج کروائے تھے۔ ۷ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ بھائی بنوں جی نے یہ زائد شبد گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں کروائے تھے ۸ بلکہ ان کے بعد دوسرے لوگوں نے یہ شبد گوروگرنتھ صاحب میں درج کیے تھے۔ ۹ ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ جب بھائی بنوں نے ان زائد شبدوں والا گوروگرنتھ صاحب تیار کر کے گوروارجن کی خدمت میں پیش کیا تو انھوں نے یہ کہا کہ:

> "ہمیں بھی یہ شبد دستیاب ہو جاتے تو ہم بھی انھیں گوروگرنتھ صاحب میں درج کروا دیتے۔"۱۰

اس کے برعکس ایک ودوان کا یہ بیان ہے کہ بابا موہن کی پوتھیوں میں یہ شبد موجود تھے۔

گوروارجن جی نے موہن کی پوتھیوں سے دوسری بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج کروادی لیکن ان شبدوں کو چھوڑ دیا۔ ۲ اس کے برعکس بعض وِدوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گوروارجن جی نے جب گوروگرنتھ صاحب کی دوسری جلد بوڑھے سندھو سے تیار کروائی تو اس میں بھی یہ زائد شبد درج کروادیے ۳ اور اس کے بعد یہ شبد گوروگرنتھ صاحب کا حصہ بن گئے۔ چنانچہ اس وقت گوروگرنتھ صاحب کے اکثر پراچین قلمی نسخے ایسے ملتے ہیں جن میں یہ زائد شبد درج ہیں۔ سردار جی بی سنگھ صاحب نے ایسے گرنتھوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ۴

بھائی ویر سنگھ جی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ "حقیقت راہ مقام" کی ساکھی ۱۶۶۱ بکرمی سے قبل کی ہے۔ ۵

پر یا سری گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر کے آخر میں ہائے آتش، ایس کلیوں پنج ہتھیوں اور رتن مالا وغیرہ بانیوں کا ذکر موجود ہے اور ان کے معنی بیان کیے گئے ہیں۔ ۶

ہمارے پاس گوروگرنتھ صاحب کے تین قلمی نسخے ہیں اور تینوں کے آخر میں یہ زائد بانیاں موجود ہیں اور ان پر عنوان شلوک واراں تے ودھیک دیا گیا ہے۔ اور پہلے نمبر پر جت درلکھ محمدا دوسرے نمبر پر ہائے آتش، تیسرے نمبر پر رتن مالا درج ہے۔ ان میں سے ایک گوروگرنتھ صاحب میں رتن مالا کے بعد راگ مالا اور اس کے بعد حقیقت راہ مقام راج شونا بھ کی اور اس کے بعد کچھ متفرق شلوک درج ہیں اور دوسرے گوروگرنتھ صاحب میں حقیقت راہ مقام کی ساکھی راگ مالا سے پہلے درج ہے اور تیسرے گوروگرنتھ صاحب میں بھی حقیقت راہ مقام کی ساکھی کے بعد راگ مالا درج ہے۔ اور ان دونوں کے آخر میں سیاہی کی بدھی بھی موجود ہے۔

حوالہ جات

۱ بانی بیورا ۲۹۱ و شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۲۹ ۔ ۱ و مہان کوش ۲۶۵۲ و تواریخ گوروخالصہ ۲۷ ۔ ۷
۲ گوروگرنتھ کوش حاشیہ ۱۱۲۹ و شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۴۲۹
۳ رسالہ سنت سپاہی امرتسر مارچ ۱۹۴۶ء
۴ پراچین بیڑاں ۱۹۳
۵ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۴۲۹
۶ پراچین بیڑاں ۱۹۴
۷ پراچین بیڑاں ۲۳۹
۸ پراچین بیڑاں ۱۹۴
۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۰
۱۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۱
۱۱ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۴ و گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱ ۔ ۷
۱۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۲۶
۱۳ پراچین بیڑاں ۵۸، ۱۱۵، ۱۹۲، ۱۹۴
۱۴ پراچین بیڑاں ۱۷
۱۵ پراچین بیڑاں ۱۷، ۹۲، ۲۹۱، ۲۲۰
۱۶ سوچنا ۲، ۲۴
۱۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۱
۱۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۲

۱۹ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۲

۲۰ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۲

۲۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۴

۲۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۶۷

۲۳ گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ واتہاس سکھ گوروصاحبان ۲۰۱

۲۴ پراچین بیڑاں ۱۲۷

۲۵ پراچین بیڑاں ۱۴۰

۲۷ گورپرکاش مصنفہ بھائی موتا سنگھ چھاپہ پتھر ۱۱۴

۲۸ پراچین بیڑاں ۲۰

۲۹ راگ مالاکھنڈن ۔۔ وراگ مالامنڈن ۔ و پراچین بیڑاں ۱۲۱

۳۰ پراچین بیڑاں ۱۲۱، ۱۴۴، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۶۸، ۲۰۲، ۲۱۹، ۲۳۴، ۲۸۲، ۲۸۶، ۲۹۸، ۳۰۴، ۳۲۱، ۳۵۱، ۲۶۲، ۲۸۷، وخالصہ دھرم شاستر ۴۹

۳۱ گورپرتاپ سورج سمپادت ۵۷۷

۳۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۳۷، ۳۳۸

راگ مالا

گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں راگ مالا کے نام پر بھی ایک بانی درج ہے لیکن گورو گرنتھ صاحب کے متعدد قلمی نسخے ایسے ہیں جن کے آخر میں راگ مالا نہیں ہے ا اور بعض قلمی نسخے ایسے بھی ملتے ہیں جن میں یہ راگ مالا زائد بانیوں کے بعد بلکہ سیاہی کی بدھی کے بھی بعد میں درج ہے ۲۔ اور بعض ایسے مطبوعہ نسخے موجود ہیں جن میں راگ مالا چھپی ہوئی نہیں ہے۔ ۳

یہ راگ مالا کافی عرصہ سے سکھ ودوانوں کی بحث کا ایک خاص مضمون بنی ہوئی ہے اور "راگ مالا کھنڈن" اور "راگ مالا منڈن" اور "راگ مالا" وغیرہ نام کی کئی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ پچھلے دنوں پھر سکھ اخبارات میں اس موضوع پر بحث شروع ہو گئی تھی اور فریقین کی طرف سے اس کے حق میں اور اس کے خلاف متعدد مضامین شائع ہوئے تھے۔ ایک فریق اسے گورو ارجن کی بیان کردہ گوربانی تسلیم کرتا ہے اور دوسرا فریق کسی حالت میں بھی اسے گوروبانی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ایک فریق کے نزدیک اس کے نہ پڑھنے سے گورو گرنتھ صاحب کے سادھارن پاٹھ یا اکھنڈ پاٹھ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ ا دوسرا فریق اس کے پڑھنے سے گورو گرنتھ صاحب کے پاٹھ کے ثواب کا ضائع ہو جانا یقین کرتا ہے۔ جسبر جیو کا مورچہ ختم ہونے پر سکھوں نے ایک سو ایک اکھنڈ پاٹھ رکھے تو اس وقت اس کے خاتمے منداونی پر کیے گئے یعنی یہ راگ مالا نہ پڑھی گئی۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا مگر شرومنی گوردوارہ کمیٹی نے اعتراض رد کر دیا اور راگ مالا نہ پڑھی گئی۔ ۲

سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس قسم کی بحث کے پیشِ نظر لکھا تھا کہ:

کرت سماج سدھار ہیں انیک جن
جنہوں نے ودیا کے پرچار کو سنبھالا ہے

ایسے سے انتی کے بیچ گور سکھن کے
سیم پھاس کے گل پڑی راگ مالا ہے ۳

اب تک سکھ کتب میں اس راگ مالا سے متعلق جو خیالات پیش کیے گئے ہیں، وہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

پہلا خیال

راگ مالا سے متعلق پہلا یہ خیال پیش کیا جاتا ہے کہ جب گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تو تمام راگ مع اپنے اہل و عیال کے گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تکلیف کا اظہار کیا کہ لوگ غلط طریق پر راگ گاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انھیں بہت دکھ پہنچتا ہے۔ گورو جی نے انھیں تسلی دی اور گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں یہ راگ مالا درج کروا دی تا کہ لوگ ہر ایک راگ سوچ سمجھ کر گایا کریں اور راگوں کو دکھ نہ دیں۔ ۴

اس خیال کی تائید میں جملہ راگ اپنے بال بچوں کے ساتھ گورو ارجن جی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ گورو گرنتھ صاحب سے یہ سند بھی پیش کی جاتی ہے۔

راگ رتن پروار پریاں   شبد گاون آئیاں ا

یعنی اس وقت روپ راگوں کا بال بچہ راگنیاں شبد گانے کے لیے آئیں اور گورو صاحب کی بانی پریم سے گانے کے باعث جملہ راگ اور راگنیاں پاک ہو گئیں۔ ۲

اس کے برعکس بابو تیجا سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"راگ کسی جاندار چیز کا نام نہیں۔ اپنی آواز کے مختلف جوڑ توڑ کا نام راگ ہے۔ ان بے چاروں نے کیا آنا اور جانا تھا، شکر ہے کہ کہیں گور بلاس کے مصنف کے خیال کے مطابق جوڑیاں (طبلوں)، ڈھولکیوں اور طاؤس وغیرہ کا وفد بھی گورو صاحب کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔" ۳

پنڈت کرتار سنگھ جی نے یہ لکھا ہے کہ:

"کبھی راگ جسم اختیار کر کے نہیں آئے اور نہ آئیں گے۔" ۴

سردار جی بی سنگھ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"راگ راگنیوں کے مرد عورت کی شکلوں میں تصاویر کے سینٹ تو عجائب گھروں میں دیکھے جاتے ہیں لیکن اس مصنف نے اس میں جان ڈال کر گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا اور شکایت کرنا ظاہر کیا ہے۔۔۔
یہ بالکل غلط ہے۔" ۵

بعض اور سکھ وِدوانوں نے بھی راگ مالا سے متعلق اس روایت کی تغلیط کی ہے اور اسے خلافِ حقیقت قرار دیا ہے۔ ٦

دوسرا خیال

راگ مالا سے متعلق دوسرا خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ گورو ارجن جی کی تصنیف ہے اور اسے آپ نے گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں اس لیے درج کیا تھا کہ لوگ راگ مالا کے بیان کردہ راگوں میں گوروگرنتھ صاحب کے شبد گایا کریں۔ اور بعض قلمی گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں راگ مالا پر محلہ ۵ کا عنوان بھی دیا گیا ہے تا کہ گورو ارجن کی تصنیف ثابت ہو سکے ۱ اور بعض قلمی اور مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں انڈیکس میں راگ مالا کے سامنے محلہ ۵ کے الفاظ درج کر دیے گئے ہیں ۲ لیکن اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیے جانے کے بارے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"کسی پروف ریڈر کی غلطی سے گوروگرنتھ صاحب کی چند کاپیوں پر انڈکس میں راگ مالا کے ساتھ محلہ ۵ بھی چھپ گیا تھا۔" ۳

نیز آج سے کئی سال قبل امرتسر سے شائع ہونے والے ایک سکھ اخبار نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ:

"راگ مالا گوربانی نہیں بن سکتی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آئندہ گوروگرنتھ صاحب جو بھی طبع ہو اس میں راگ مالا شامل نہ کی جائے۔" ۴

اس تجویز کے نتیجہ میں گورمت پریس امرتسر اور پنجاب کمرشل پریس کی طرف سے ۱۹۰۷ء میں راگ مالا کے بغیر ہی گوروگرنتھ صاحب شائع کیے گئے تھے ۵ لیکن شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے شائع شدہ کتاب "سکھ رہت مریادہ" میں یہ لکھا ہے کہ:

"راگ مالا کے بغیر گوروگرنتھ صاحب چھاپنے کا کوئی بھی قصد نہ کرے۔"[۱]

گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سکھ پنتھ کا ایک اجتماع ہوا تھا اور اس میں راگ مالا پر غور کیا گیا تھا اور سب نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا تھا کہ راگ مالا گوربانی نہیں، چنانچہ گیانی گیان جی کا بیان ہے کہ:

سمت اُنّی سو چھے (۱۹۰۶) مانہہ   بکرم پاون کتک مانہہ
سنت دیال سنگھ کے ڈیرے   پنتھ اکٹھا بھیو ودھیرے
اس پر بھیو ویچار اپارا   دیپ مال پر ترنے دھارا
بھیو نبیر ویچار یا ہے   راگ مالا گوربانی نہ ہے[۲]

مشہور سکھ مورخ بھائی سنتو کھ سنگھ جی نے اس راگ مالا کے بارے میں یہ رائے دی ہے:

راگ مالا سری گورکرت نہ ہے   منداونی لگ گور بین
ایہہ سدھ نہیں ایہہ گور نے   کدھو سکھ کا ہو لکھ دین[۳]

یعنی یہ راگ مالا گوروجی کی تصنیف نہیں ہے یہ کسی سکھ نے خود ہی گوروگرنتھ صاحب میں درج کردی ہے۔

تیسرا خیال

راگ مالا سے متعلق سکھ ودوانوں نے تیسرا خیال یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ بھائی گورداس جی کی تصنیف ہے جو اس نے گوروارجن کے حکم کے ماتحت گوروگرنتھ صاحب میں درج کی تھی۔ چنانچہ نرائن سنگھ جی گیانی بیان کرتے ہیں کہ:

"یہ سچ اور سولہ آنے سچ ہے کہ راگ مالا بھائی گورداس جی نے بنائی ہے اور گوروارجن جی کے حکم سے گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں درج کی ہے۔"[۱]

ایک اور ودوان کا بیان ہے کہ:

"گور بلاس پاتشاہی چھے کی پیروی میں راگ مالا کو گوروارجن جی کی تصنیف بیان کیا ہے۔ جب سوال ہوا کہ پھر ساتھ محلہ ۵ کیوں نہیں دیا تو

اس جگہ سے ہٹ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ راگ مالا بھائی گورداس نے
گورو جی کے حکم سے بنائی تھی، ادب کی وجہ سے اپنا نام ساتھ شامل نہیں
کیا۔"۲

سکھ مورخین اس امر کو بھی بیان کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے تین مرتبہ بھائی گورداس جی سے یہ کہا تھا کہ وہ اپنی بیان کردہ بانی (واریں اور کبت وغیرہ) گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دیں مگر انھوں نے تینوں مرتبہ انکار کر دیا تھا۔ ۳ لیکن ایک سکھ وِدوان کے نزدیک گورو ارجن جی نے اپنے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں بھائی گورداس کی واریں اور کبت درج کروا دیے تھے۔ ۴

بھائی گورداس جی کے اپنی بانی کو گورو گرنتھ صاحب میں درج کرنے سے انکار کی وجہ سنت ٹہل سنگھ جی نے یہ بیان کی ہے کہ جب تمام بھگتوں کی بانی گورو جی نے گرنتھ میں درج کروا دی تو بھائی جی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کی بانی بھی بھگت بانی سے کم درجہ کی نہیں، ان کی بانی بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونی چاہیے۔ وہ اس خیال میں ہی تھے کہ کسی وجہ سے انھیں گوئند وال جانے کی ضرورت پیش آ گئی۔ وہاں باولی صاحب میں اپنی بانی پڑھتے ہوئے اشنان کرنے لگے اور غوطہ آ گیا اور ست نام سری واہگورو کہنے سے بچ گئے۔ جب امرتسر آئے تو گورو جی نے کہا، بھائی جی اپنی بانی بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دو۔ لیکن بھائی جی نے انکار کر دیا۔ ۱

الغرض سکھ وِدوانوں کا ایک طبقہ راگ مالا کو بھائی گورداس کی بیان کردہ تسلیم کرتا ہے اور دوسرا اِس کا انکار کرتا ہے۔ اس کے نزدیک راگ مالا کو بھائی گورداس کی بیان کردہ تسلیم کرنا خلافِ واقع ہے۔ ۲

چوتھا خیال

راگ مالا سے متعلق سکھ وِدوانوں کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ اسے عالم نام کے ایک شاعر نے بنایا تھا اور کسی نا معلوم سکھ نے اسے گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں درج کر دیا ۳ اور اس کے گورو گرنتھ صاحب میں شامل ہونے کی وجہ ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کی ہے کہ:

"گورو گرنتھ صاحب کا آغاز راگوں کے انڈیکس سے ہوا تھا جو ایک بے

معنی سی گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں کی فہرست تھی اور راگ ودیا کی کسی تسلیم شدہ یا مستند ترتیب سے نہیں تھی۔ راگ اور راگنیوں میں کوئی تمیز نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔اس کے برعکس راگ مالا ایک اچھے شاعر کی تصنیف تھی جس میں چھ راگوں کی تیس راگنیاں (بیویاں) اور ۴۸ چھوٹے راگوں کے نام منظوم کلام میں سائنٹیفک طرح پر ایک لڑی میں منسلک کر دیے گئے تھے۔۔۔۔۔۔اسے جلد یاد کیا جا سکتا تھا۔۱

جو لوگ راگ مالا کو عالم نامی شاعر کی تصنیف تسلیم کرتے ہیں ان میں اس بات کا بھی اختلاف ہے کہ یہ عالم نے کب بنائی تھی؟ بعض لوگوں کے نزدیک تو عالم نے اسے گورو گرنتھ صاحب سے صرف ۲۱ سال قبل بنایا تھا۲ اور بعض کے خیال کے مطابق ۵۱ سال قبل۔ ۳ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس راگ مالا کے عالم وجود میں آنے کا زمانہ گورو گرنتھ صاحب سے ۵۱ سال قبل بیان کیا ہے۔ ۴ اس کے برعکس بھائی ویر سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی سنتو کھ سنگھ نے عالم کی کتاب کی پوری تحقیق کیے بغیر یہ لکھ دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غلطی سو بھا سنگھ نے کروائی تھی اور اس غلطی کی وجہ ۹۹۱ء کا سن تھا جو عالم کی کتاب کے دیباچہ میں دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔عالم شاعر نے اپنی تصنیف کا زمانہ ۱۷۴۷ بکرمی دیا ہے (گویا کہ گورو گرنتھ صاحب سے ۱۱۳ سال بعد)۔۵

لیکن پنڈت کرتار سنگھ جی لکھتے ہیں کہ:

"صاف کیوں نہیں کہتے کہ یہ غلط اور نامکمل ۸، ۷ چھنت کسی تھوڑے پڑھے لکھے گیانی صاحب سنگھ کی راگ منڈلی نے بنوا کر عالم پر ۹۹۱ء میں اس کے ترجمہ کرنے کا الزام دے دیا ہے۔۶

نیز پنڈت جی نے اس سلسلے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر عالم شاعر کو بہادر شاہ کے زمانے میں ہوا تسلیم کیا جائے تو وہ کوئی دوسرا عالم شاعر ہوگا۔ مادھوانل کا مصنف ضرور پہلا عالم ہی ہے جس نے ۹۹۱ء میں مذکورہ بالا تصنیف کی ہے۔ اس سے متعدد سکھ محققین اور غیر سکھ وددوان بھی متفق ہیں۔ ا سردار جی بی سنگھ صاحب نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ اورنگ زیب کے زمانے میں دوسرا عالم ہندی کا شاعر کوئی نہیں گزرا۔ یونہی ایک مذاقیہ گپ بنائی گئی ہے۔ "جودھ" نام بھی

فرصی ہے، جودھ نام والے شخص سے سنسکرت میں مادھوانل کام کندلا کی توقع کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی نھتو یا شیخ سے عربی میں سلمٰی یا شیریں فرہاد کہانی لکھنے کی امید کرنا۔ ۲

پانچواں خیال

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے راگ مالا سے متعلق یہ خیال پیش کیا ہے کہ گورو ارجن جی کے پاس ایک سکھ راگ مالا لایا تھا۔ گورو جی نے اس کی عقیدت کے پیش نظر اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:

"اگرچہ منداونی پر گورو گرنتھ ختم ہو چکا تھا لیکن مسمی شاعر کی تصنیف راگ مالا جو گرنتھ صاحب کی تالیف سے اکانویں برس بیشتر مادھوانل پوتھی میں درج ہے، کوئی معتقد گورو صاحب کی حضوری میں عالم لایا، جو اس کے اعتقاد کی وجہ سے درج کی گئی ہے۔"۳

محض کسی اعتقاد کی وجہ سے راگ مالا کا گورو گرنتھ صاحب میں درج کیا جانا ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔

گیانی جی خود ہی اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بھگتوں کی بانی پسند آنے پر درج کروائی ہے، ایسے ہی منداونی کے بعد راگ مالا بھی لکھوائی گئی ہوگی ۴

چھٹا خیال

اس راگ مالا سے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں راگوں کی فہرست ہے جو گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں انڈیکس کے طور پر درج کی گئی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"گورو گرنتھ صاحب کی بانی کی ابتدا میں شبدوں کا انڈیکس ہے یعنی جس شبد کو ڈھنڈنا ہو، انڈیکس کے ذریعہ آسانی سے مل جائے گا۔ اسی طرح راگوں کا انڈیکس راگ مالا ہے۔۔۔۔۔جس طرح انڈیکس کا براہ راست بانی سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر انڈیکس ہے اسی بانی کا۔ اسی طرح راگ مالا کا بانی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے مگر راگ مالا ہے اسی بانی کی۔

اسی وجہ سے گورو صاحب نے شبدوں کی فہرست اور راگ مالا دونوں کو
بانی کے شروع اور آخر میں درج کروا دیا ہے۔"[1]

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ راگ مالا میں دیے گئے راگوں کی فہرست گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں سے بہت مختلف ہے۔ اس بارے میں سکھ وِدوان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ:

"گورو گرنتھ صاحب کے راگوں کے مطابق راگ مالا میں راگ نہیں ہیں
اور راگ مالا کے راگوں کے مطابق گورو گرنتھ صاحب کے راگ نہیں
ہیں۔"[2]

ساتواں خیال

اس راگ مالا سے متعلق سکھ وِدوانوں نے یہ خیال بھی پیش کیا ہے کہ یہ راگوں کی مردم شماری ہے۔ چنانچہ سنت ٹہل سنگھ جی نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"جب گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کا آغاز کیا گیا، اس وقت موسم سری
راگ کا تھا، اس لیے ابتدا میں سری راگ درج کیا گیا اور آخر میں راگ
مالا بنا کر راگوں کی مردم شماری روپ تعداد بتلائی گئی۔[1]

جہاں تک گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں کا تعلق ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی سے قبل ہر نسخہ اپنے خاتمے کے لحاظ سے بھی دوسرے سے مختلف تھا۔ چنانچہ ایک سکھ وِدوان نے لکھا ہے کہ:

"(گورو گوبند سنگھ جی سے قبل) گورو گرنتھ صاحب کے نسخے کسی خاص
ترتیب سے تیار نہیں کیے جاتے تھے۔ کسی جلد کا خاتمہ سوئییوں پر ہوتا تھا،
کسی کا شلوک واراں تے ودھیک پر۔ کوئی کبیر جی یا فرید جی کے شلوکوں
پر ختم ہوتا تھا اور کوئی کسی اور بانی پر۔ بھائی بنوں کے تیار کردہ نسخوں میں
رتن مالا راجہ شونابھ کی حقیقت وغیرہ زائد بانیاں بھی شامل تھیں۔"[2]

راگ مالا کے راگوں کی ترتیب اور
گورو گرنتھ صاحب کے راگوں کی ترتیب

گورو گرنتھ صاحب میں سب سے پہلے سری راگ لکھا گیا ہے لیکن راگ مالا میں بھیروں کو اوّل جگہ دی گئی ہے۔ اس فرق سے متعلق سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ سنت تہل سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب میں سری راگ کے پہلے نمبر پر درج ہونے کی سات وجوہات لکھی ہیں:

(۱) راگ کے واقف کاروں نے دو طریق بیان کیے ہیں، ایک میں سری راگ مقدم ہے دوسرے میں بھیروں۔

(۲) راگ مالا میں چھ راگ بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں پانچواں سری راگ ہے۔ گورو ارجن جی چونکہ پانچویں گورو تھے، اس لیے انھوں نے سری راگ کو مقدم کیا۔

(۳) چھ راگوں میں پانچواں سری راگ ہے اور وہ پنچ کے طور پر ہے۔ اس وجہ سے گورو صاحب نے ابتداء میں سری راگ کو درج کیا ہے۔

(۴) گورو نانک نے سب سے پہلے سری راگ میں بانی اچارن کی تھی۔ اس لیے سری راگ کو اوّل نمبر پر جگہ دی گئی ہے۔

(۵) سری راگ خوشی سے تعلق رکھتا ہے، اس لیے سری راگ کو پہلے درجہ پر رکھا گیا۔

(۶) چھ راگوں کے چھ موسم ہیں، جن دنوں گورو گرنتھ صاحب مرتب ہوا، سری راگ کا موسم تھا، اس لیے سری راگ کو اوّل جگہ مل گئی۔

(۷) کشتریوں کا ورن سرخ اور سری راگ کا بھی سرخ۔ اس تعلق کی بنا پر سری راگ کو پہلے درج کیا گیا۔ ا

ایک اور وِدوان کا بیان ہے:

> "راگ مالا" ہنومت" کے مطابق جس میں پہلا راگ بھیروی ہے، لیکن "پاتنک مت" میں پہلے سری راگ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے سری راگ درج کیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ پاتنک مت اور ہنومت دونوں کے مطابق ان راگوں کو گایا جا سکتا

ہے۔"۲

گوروگرنتھ کوش میں مرقوم ہے:

"گوروگرنتھ صاحب کی راگ مالا الگ ہے اور علمِ موسیقی کے نقطۂ نگاہ سے باقی تمام سے مختلف ہے۔"۱

یعنی مشہور راگ مالائیں جس قدر بھی ہیں ان سب میں سے گوروگرنتھ صاحب کی راگ مالا الگ ہے۔ یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ گورمت علمِ موسیقی سے بالکل جدا ہے۔ ۲

ان حوالہ جات سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ راگ مالا کا تعلق نہ تو علمِ موسیقی سے ہے اور نہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں سے ہی ان کا واسطہ ہے۔

اس راگ مالا میں صرف چھ راگ ہیں اور ان چھ راگوں کے گھرانوں کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

"راگ مالا میں چھ راگ، ایک ایک راگ کی پانچ پانچ بیویاں اور آٹھ آٹھ بیٹے، اس طرح چوراسی بیان کیے ہیں۔"۳

یعنی "راگ مالا ایک شاعر کی تصنیف تھی جس میں چھ راگ، تیس راگنیاں (بیویاں) اور ۴۸ چھوٹے راگ (بیٹے) جن کے نام منظوم کر کے سائنٹیفک طریق پر ایک خوبصورت لڑی میں منسلک تھے۔"۴

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ راگ صرف ۳۱ ہیں۔ ایک ودوان نے پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ پربھاتی بیان کیا ہے۔ ۵ بعض گوروگرنتھ صاحب ایسے موجود ہیں جن میں پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ پربھاتی درج ہے ۶ لیکن اس کے برعکس بعض ودوانوں نے گوروگرنتھ صاحب کے ۳۱ راگوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ جیجاونتی بیان کیا ہے۔ ۱ موجودہ مروجہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں بھی پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ جیجاونتی ہے۔ ۲

اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ راگ مالا میں ایسے راگ بھی درج ہیں جو گوروگرنتھ صاحب میں شامل نہیں ہیں ۳ اور اسی طرح گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں میں بھی بعض راگ ایسے ہیں جن کا راگ مالا میں کوئی نام ونشان نہیں ملتا۔ ۴

حوالہ جات

۱ راگ مالا کھنڈن ۳۱، ۹۳، و خالصہ رہت پرکاش ۹۶، ۹۷، ۹۸ و پراچین بیڑاں ۳۲۸، رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء

۲ پراچین بیڑاں ۳۸۵ و پراچین بیڑاں ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۵۳، ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۵، ۲۰۲، ۲۱۹، ۲۸۲، ۲۸۶، ۲۹۲

۳ راگ مالا کھنڈن ۲۳ سوچناں ۱، ۹ و پراچین بیڑاں ۱۴۳، و رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۲ء

۴ خالصہ دھرم شاستر ۵۲

۵ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ فروری ۱۹۶۰ء

۶ راگ مالا کھنڈن ۹

۷ گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے چھ وکتھا اپدیش ساگر

۸ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۳ ۹۱۴

۹ راگ مالا منڈن ۳۷

۱۰ راگ مالا کھنڈن ۴۰ وسنکور بناں ہور کچی بے بانی ۱۷۵

۱۱ سوچنا ۲، ۵

۱۲ پراچین بیڑاں ۷۳

۱۳ سنکور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۷۶

۱۴ راگ مالا منڈن ۱۰، ۳۵

۱۵ پراچین بیڑاں ۳۱۹

۱۶ راگ مالا کھنڈن ۴۳ وکتھا اپدیش ساکر ۵۴۳

۱۷ اخبار خالصہ سماچار امرتسر جلد ۲۶ نمبر ۹ ورسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء
۱۸ پراچین بیڑاں ۲۴۶ راگ مالا کھنڈن ۳۳ ورسالہ سنت سپاہی امرتسر ۱۹۴۶ء، سوچنا ۱، ۹ وغیرہ
۱۹ سکھ رہت مریادہ ۷
۲۰ اجار پنتھ سیک ۱۰ اپریل ۱۹۱۸ء ومنقول از سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء
۲۱ گور پرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۳ انسو ۴۸
۲۲ گوروگرنتھ صاحب مترجم دیباچہ ۹
۲۳ پراچین بیڑاں ۳۹۱
۲۴ گورداس پاتشاہی چھ ادھیائے چھ وخالصہ جی دے پنج ہیرے ۲۷۲ وجیون بھائی گورداس مصنفہ سنت سمپورن سنگھ جی ۸۶
۲۵ دربار صاحب ۸۸
۲۶ راگ مالا منڈن ۷۱، ۷۷
۲۷ پراچین بیڑاں ۳۹۱ سوچنا ۲ گورمت سدھاکر ۲۵۵ وگوروگرنتھ کوش ایڈیشن اول ۱۸۶ وبانی بیورا ۳۹ وپنج گرنتھی مترجم ۱۶۱ وتوارخ گوروخالصہ ۳۴۷ میکالف اتہاس ۶۵، ۶۴ وستکور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۷۹ وغیرہ
۲۸ پراچین بیڑاں ۲۴۵ وگورمت سدھاکر ۴۶۸ وغیرہ
۲۹ پراچین بیڑاں ۳۸۷ وستکور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۶۹، ۱۷۴، ۱۸۴
۳۰ گورمت سدھاگر ۴۹۸ وپراچین بیڑاں ۳۴۵
۳۱ اتہاس گوروخالصہ ہندی ۴۸۱
۳۲ توارخ گوروخالصہ ۴۹۸
۳۳ گور پرتاپ سورج بجھاوت ۲۱۲۹
۳۴ سوچنا، ۲   ۱۷
۳۵ سوچنا، ۲   ۲۱
۳۶ رسالہ پنجابی ساہت اگست ۱۹۴۶ء
۳۷ توارخ گوروخالصہ اردو ۹۹

۳۸ تواریخ گوروخالصہ گورمکھی ۲۰۵ چھاپہ پتھر

۳۹ بانی بیورا ۶۶

۴۰ راگ مالا کھنڈن ۸۰ خالصہ رہت پرکاش

۴۱ تاریخ گوروخالصہ ۲۸۱ گورمت سدھاکر ۴۹۹، بانی بیورا ۵۳ سنکور بناں ہورپکی ہے بانی ۵۶

۴۲ راگ مالا منڈن ۳۲

۴۳ تخت دمدمہ صاحب ۱۲

۴۴ راگ مالا منڈن ۳۲ تا ۳۶

۴۶ بانی بیورا ۶۵

۴۷ گوروگرنتھ کوش ۱۳۵۵

۴۸ گوروگرنتھ کوش ۱۳۲۹

۴۹ گورمت نرنے ساگر ۴۰۴ خالصہ دھرم شاستر ۵۴

۵۰ پراچین بیڑاں ۳۴۴، ۳۸۸

۵۱ گورمت نرنے ساگر ۴۰۴

۵۲ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۸۴ گوروگرنتھ صاحب قلمی ۳۱۱

۵۳ بانی بیورا ۴۰، ۶۴

۵۴ گورگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴، ۱۳۵۲

۵۵ بانی بیورا ۴۴، ۵۳، ۵۵، ۶۳

۵۶ راگ مالا کھنڈن ۳۶، ۸۰ وسنکور بناں ہورپکی ہے بانی ۱۷۶

(۳۰)

سیاہی کی بدھی

گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں سب سے آخر میں سیاہی کی بدھی یعنی سیاہی بنانے کی ترکیب درج ہے ا اور بعض گوروگرنتھ صاحب قلمی ایسے بھی موجود ہیں جن میں یہ سیاہی کی بدھی راگ مالا سے پہلے درج کی گئی ہے۔ ۲ چنانچہ ہمارے پاس گوروگرنتھ صاحب کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے جس میں یہ سیاہی کی بدھی مرقوم ہے:

سیاہی کی بدھی ۔ تہنے سیک تھا
ایک حصہ سوہاگہ تیلیا۔ ون تن گھوٹے کرے
دوجی سیاہی کی بدھی
سر ساہی کاجل ۲ گوند کیکر کا اک رتی لاجوردی۔ اک رتی سونا
بجے سار کا پانی۔ تانبے کا بھانڈا۔ نیم کی لکڑی۔ دیوے کا کاجل
دن دیہہ گھسنی ۔ روال رکھنی ۲

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں اس سیاہی کی بدھی کو شامل نہیں کیا گیا۔ لیکن بعض حکم ناموں میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اس کے بغیر گوروگرنتھ صاحب کے پاٹھ کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ ۴

گوروگرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں یہ سیاہی کی بدھی اس طرح ہے:

اک اونکار ست گور پرساد

ا۔ سرساہی کجل دیوے کا پھل۔ ا۔ سرساہی بول
ا۔ سرساہی تیل بچھا کھرا۔ ا۔ سرساہی سنگف (شنگرف)
ا۔ ماشہ بھر سونا کندن پاونا۔ ا۔ ادھ سرساہی کیسر

ا۔ سرساہی ماجو کالے کا ہی ہچھی ا۔ کیسر تول کستوری پچھی خطائی دانے

ایہہ سب وستو کپڑ چھان کرتیاں۔ پھنگرے کے پانی وچ بھیو کے گھوٹنیاں۔ تانبے کا بھانڈا۔ نم کی لکڑی نال ہور مصالحے لے کے تناں دا پانی مصالحاں دے پنج۔ سرساہ لاکھ رنگ کی لینی۔ ۲ سرساہی کنگن کھار ہچھی لینی۔ سرساہ بجے سار لینا۔ سرساہی سوہاگہ لینا۔ ا سرساہی نیلا تھوتھا لینا۔ ادھ سیر ساہی پھٹکڑی لینی۔ ۵ سرساہی انار دانے دے چھلڑ لینے۔ ا

سردار بہادر کاہن سنگھ جی کے نزدیک یہ سیاہی کی بدھی بھائی بنوں نے گورو گرنتھ صاحب صاحب میں درج کی تھی۔ ۲

سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں

گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں لکھنے کا رواج بھی شروع سے ہی چلا آ رہا ہے اور اس کا رواج گورو گرنتھ صاحب کے مؤلف گورو ارجن جی نے ہی کیا تھا۔ چنانچہ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو جی نے اپنے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں اپنے سے قبل کے چار گورو صاحبان گورو نانک، گورو انگد، گورو امرداس اور گورو رامداس کی وفات کی تاریخیں درج کرائی تھیں، جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:

"گورو گرنتھ صاحب کی پہلی جلد میں چار گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں درج تھیں۔"[1]

اور وہ تاریخیں اس طرح تھیں:

اک اونکار ست گور پرساد

چلتر جوتی جوت سماون کا

۱۵۹۶ اسو ودی ۱۰۔ سری بابا نانک جی سمانے

۱۶۰۹ چیت شدی ۴ سری ستگور انگد جی سمانے

۱۶۳۱ بھادوں شدی ۱۵ سری ستگور و امرداس جی سمانے

۱۶۳۸ بھادوں شدی ۳ سری ستگور و رامداس جی سمانے ۲

گورو ارجن جی کی اس تیار کردہ پہلے گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کی اپنی تاریخِ وفات بھی بعد میں شامل کر دی گئی۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ جی کا بیان ہے:

"پانچویں گورو کی تاریخ وفات گورو ہرگوبند جی نے خود درج کروائی یا بھائی گورداس جی یا بھائی بڈھا جی یا کسی اور نے، یہ نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ وہ اصل گورو گرنتھ صاحب موجود نہیں۔"[2]

اس میں پانچویں گورو صاحب کی تاریخِ وفات مندرجہ ذیل الفاظ میں درج کی گئی تھی:

۱۶۶۵ جیٹھ شدی ۴ شکروار سری ستگور و ارجن جی سمانے ۲

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں کہ کرتار پور کے موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں جسے اکثر سکھ لوگ گوروارجن جی کا تیار کردہ اصل گورو گرنتھ صاحب تسلیم کرتے ہیں، گوروارجن جی کی تاریخِ وفات کے علاوہ بابا گورو تا جی اور گورو ہر گو بند جی کی تاریخِ وفات بھی درج ہے اور اس طرح لکھا ہے کہ:

اک اونکار ست گور پرساد

۱۵۹۶ اسو ودی ۱۰۔ سری بابا نانک دیو جی سمانے

۱۶۹۰ چیت شدی ۴ سری ستگورو انگد جی سمانے

۱۶۳۱ بھادوں شدی ۱۵ سری ستگورو امرداس جی سمانے

۱۶۳۸ بھادوں شدی ۳ سری ستگورو رامداس جی سمانے ۲

۱۶۶۳ جیٹھ شدی ۴ شکروار سری ستگورو ارجن جی سمانے ۲

۱۶۹۵ چیت شدی ۱۰ ستگور بابا جی سمانے کیرت پور (مراد بابا گورو تا جی سے ہے۔)

۱۷۰۱ چیت شدی ۵ اتوار۔ نو گھڑیاں رات جاندی نوں سری ستگور کرن کارن سمرتھ کرتا پورکھ نرویر اکال مورت سری ہر گو بند جی سمانے کیرت پور۔ ۳

پرنسپل جودھ سنگھ جی کا بیان ہے کہ کرتار پور کے اس گورو گرنتھ صاحب میں گوروارجن جی کی تاریخِ وفات کے بعد بابا گورو تا جی اور گورو ہر گو بند جی کی وفات کی تاریخیں بعد میں درج کی گئی ہیں۔ ان کا رسم الخط پہلی نوشت سے بالکل مختلف ہے، جیسا کہ ان کا بیان ہے:

"بابا گورو تا جی اور چھٹے گورو (ہر گو بند جی) کے سمت دوسری قلم کے ہیں اور الفاظ کی بناوٹ میں بہت فرق ہے۔"[1]

سردار جی بی سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بابا گورو تا جی اور گورو ہر گو بند جی کی تاریخِ وفات گورو ہر کرشن جی کے ذریعے گورو گرنتھ صاحب میں درج ہوئی تھی، چنانچہ اس سلسلے میں ان کا یہ بیان ہے کہ:

"پانچویں گورو جی کی تاریخ وفات چھٹے گورو کے وقت لکھی گئی۔ اس زمانے

میں کی گئی نقول، جن میں صرف پانچ گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے، وہ بھی موجود ہیں، لیکن آخری دو تاریخوں کا اندراج تاریخی نقطۂ نگاہ سے بہت ضروری ہے۔ پراچین جلدیں اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں رہنے دیتیں کہ یہ دونوں تاریخیں گورو گرنتھ صاحب کی پہلی جلد میں سری ہرکرشن جی کے ہاتھوں ۱۸-۱۷۱۷ء کے شروع میں درج کی گئیں۔ نقول کرنے والے نے صاف صاف ان تاریخوں کو محلہ ۸ کی خاص نوشت بیان کیا ہے۔"۲

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے گورو گرنتھ صاحب موجود ہیں جن میں یہ مرقوم ہے کہ بابا گورو تا جی اور گورو ہرگوبند جی کی تاریخِ وفات گورو ہرکرشن نے درج کروائی تھی۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ نے بھی ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اس گورو گرنتھ میں پانچویں گورو تک وفات کی تاریخیں درج کرنے کے بعد اگلی تاریخِ وفات درج کرنے سے قبل یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ:

"محلہ ۸ اٹھویں جی کا نقل ہے۔ خاص حکم اپنی ہتھیں لکھیا کرتا پورکھ۔"۱

اس کے ساتھ ہی سردار جی بھی سنگھ جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ دونوں تاریخیں گورو ہر رائے کی وفات سے قبل گورو گرنتھ صاحب میں درج ہو چکی تھیں۔ ۲ اس سے ایک اور بات کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ان دنوں "گورو لقب" کو سکھوں میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گورو ہرکرشن جی نے بابا گورو تا جی کو بھی گورو جی کے لقب سے یاد کیا ہے۔ حالانکہ بابا گورو تا جی کو کبھی بھی گوریائی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ البتہ وہ خود گورو کے بیٹے تھے اور ان دنوں گورو ایک خاندانی لقب بن گیا تھا۔ اور یہ درست ہے کہ بابا گورو تا جی بقول سکھ ودوانوں کے گوریائی کی گدی کے لیے نامزد ضرور تھے، ۱۳ اگر ان کی زندگی ان سے وفا کرتی تو شاید وہ گورو ہرگوبند جی کے بعد سکھوں کے گورو بن ہی جاتے۔

(۲) سکھ مصنفین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے دوسرا گورو گرنتھ صاحب بوڑھے سندھو سے ۱۶۶۲ء بکرمی میں مرتب کروایا تھا۔ اس گورو گرنتھ صاحب میں بھی گورو ارجن جی نے چار گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں خود درج کروائی تھیں:

اک اونکار ست گور پرساد

چتر جوتی جوت سماونے کا

۱۵۹۶ اسوودی ۱۰ گورو بابا نانک دیو جی سمانے

۱۶۰۹ چیت شدی ۴ سری ستگورو انگد جی سمانے

۱۶۳۱ بھادوں شدی ۱۵ سری ستگورو امرداس جی سمانے

۱۶۳۸ بھادوں شدی ۳ سری ستگورو رامداس جی سمانے

سری واہگورو۔ سری واہگورو

(۳) بھائی بنوں کے نام پر مشہور شدہ گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے میں بھی سکھ گورو صاحبان کی تاریخِ وفات درج ہے۔ یہ گوروگرنتھ صاحب بقول سکھ مورخین بھائی بنوں نے خود ہی تیار کیا تھا۔ اور اس میں کئی زائد بانیاں بھی شامل کر دی تھیں۔ بعض وِدوانوں کے نزدیک گورو ارجن جی نے اس میں زائد بانیاں دیکھ کر اسے کھاری بیڑ قرار دے کر رد کر دیا تھا۔ ۲ بعض کے نزدیک کھاری بیڑ قرار دینے کے باوجود اس پر تصدیق کے طور پر گورو ارجن جی نے اپنے دستخط بھی کر دیے تھے ۳ اس لیے اس کا درجہ بھی گورو ارجن جی کے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب ایسا ہی ہے۔ ۴ اور بعض ایسے وِدوان بھی ہیں جن کے نزدیک اسے کھاری بیڑ ان معنوں میں کہنا کہ گورو صاحب نے اسے رد کر دیا تھا، خلافِ واقعہ اور بے بنیاد ہے۔ کھاری بیڑ کھارا گاؤں کی نسبت سے کہا جاتا ہے جس طرح کہ گورو ارجن جی کے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب کرتار پور کی نسبت سے کرتار پوری بیڑ کہا جاتا ہے۔ ۵

اس گوروگرنتھ صاحب میں بھی سکھ گورو صاحبان کی تاریخِ وفات درج ہے، لیکن پانچ گورو صاحبان کی تاریخیں تو اک ہی ہاتھ کی نوشت ہیں اور اس کے بعد چھٹے گورو ہرگوبند جی سے لے کر دسویں گورو گوبند سنگھ جی تک سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں مختلف لوگوں نے مختلف اوقات میں درج کی ہیں، کیونکہ ان کے رسم الخط الگ الگ ہیں۔ ۱

(۴) گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں گورو ہرگوبند جی تک ہی سکھ گورو صاحبان کی تاریخِ وفات درج ہے ۲ لیکن بعض گوروگرنتھ صاحب ایسے بھی ہیں جن میں چھ گورو صاحبان کی تاریخِ وفات تو ایک ہی ہاتھ کی نوشت ہے اور ساتویں گورو کی تاریخِ وفات کسی

دوسرے شخص نے بعد میں درج کی ہے۔ ۳

(۵) ایسے گوروصاحبان بھی موجود ہیں جن میں گورونانک جی سے لے کر آٹھویں گوروہر کرشن جی تک سکھ گوروصاحبان کی تاریخ وفات درج ہے۔ ۴

(۶) گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں ایسے گرنتھ بھی پائے جاتے ہیں جن میں گوروتیغ بہادر جی تک نوگوروصاحبان کی تاریخِ وفات درج ہے اور گوروتیغ بہادر کی وفات کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

"۱۷۳۲ مئی مگھر شدی ۵ دیر وار دوئے پہر ایک گھڑی دن چڑھیا سی۔
ستگوروتیغ بہادر جی دلی وچ سانگ ہوا گوروکیتا۔" ۵

ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ایسا ہے جس میں نوگوروصاحبان کی تارتح وفات درج ہے اور گوروتیغ بہادر کی وفات کا تذکرہ مندرجہ بالا الفاظ میں ہی کیا گیا ہے۔ اور بھی ایسے گورو گرنتھ صاحب موجود ہیں جن میں نوگوروصاحبان کی وفات تک تاریخِ وفات دی گئی ہے۔ ۱

(۷) گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں گورونانک جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی تک دس گوروصاحبان کی تاریخِ وفات درج ہے اور گوروگوبند سنگھ جی کی وفات کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

"۱۷۶۴ کتاب شدی ۔۔۔۔۔ گوروگوبند سنگھ جی سمانے" ۲

سردار جی بی سنگھ نے اس بارے میں یہاں ایک نوٹ دیا ہے جو یہ ہے:

"تاریخ جو سکھوں میں تسلیم کی گئی ہے وہ کتک شدی ۵ ۱۷۶۵ ہے، نہ کہ ۱۷۶۴۔ اکھنور کے ایک گوروگرنتھ صاحب میں ۱۷۶۶ درج ہے جو زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ کئی واقعات ایسے ہیں جو ۱۷۶۵ صحیح ماننے سے درست نہیں معلوم ہوتے، البتہ ۱۷۶۶ تسلیم کرنے سے ٹھیک نظر آتے ہیں۔" ۳

ہمارے پاس ایک قلمی گوروگرنتھ صاحب ایسا موجود ہے جس میں گوروگوبند سنگھ جی کی تاریخِ وفات بھی درج ہے۔

(۷) گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جس میں گوروصاحبان کے

علاوہ دوسروں کی وفات کی تاریخیں بھی شامل کی گئی ہیں چنانچہ بابا گورو تا جی کی وفات کی تاریخ کا گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں درج ہونا خود سکھ ودوانوں کو بھی مسلّم ہے اور ان کے نام کے ساتھ گورو کا لقب بھی شامل کیا گیا ہے۔ لیکن بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں بابا گورو تا جی کی تاریخِ وفات کے ساتھ گورو کا لفظ نہیں دیا گیا اور صرف یہ لکھنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے:

"۱۶۹۱ میں چیت شدی ۱۰ انوں سری بابا گورو تا جی سمانے کیرت پور۔"۱

ایک اور گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:

"۱۶۹۵ چیت شدی ۵ چار گھڑیاں دن رہندے سری ست بابا گورو تا جی سمانے۔"۲

(۸) سکھوں کے ساتویں گورو ہر رائے جی کے بڑے بیٹے رام رائے جی سے متعلق سکھوں میں مشہور ہے کہ ایک مرتبہ اسے گورو صاحب نے اپنا نمائندہ بنا کر اورنگ زیب کے دربار میں بھیجا تھا۔ اس نے وہاں جا کر ایک دن بادشاہ کے دریافت کرنے پر بابا نانک جی کا بیان کردہ ایک شبد

مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار

کی بجائے

مٹی بے ایمان کی پیڑے پئی کمہار

پڑھ دیا اور گورو صاحب نے اسے اس طرح بابا نانک کی بانی میں تبدیلی کرنے کی سزا کے طور پر عاق کر دیا اور گوریائی کی گدی سے خارج کر دیا تھا۔ ۳

بھائی سنتو کھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ اورنگ زیب کے دربار میں رام رائے سے صرف شبد کے معنی دریافت کیے گئے تھے، بانی کے تبدیل کرنے کا وہاں کوئی سوال نہ تھا۔ ۴ ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ سکھوں میں آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار کی بجائے مٹی بے ایمان کی پیڑے پئی کمہار پڑھتے ہیں ۵ لیکن رام رائے کے عقیدت مندان کا گوریائی سے محروم رہ جانا ان کی سوتیلی والدہ کے حسد کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ گورو ہر رائے صاحب کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ بعض نے تو ان کی تعداد سات یا آٹھ بیان کی ہے ۱ بعض نے چار بیویاں اور چار لونڈیاں ظاہر کی ہیں ۲ اور ان میں سب سے چھوٹی بیوی سکھوں کے ساتویں

گورو ہر کرشن کی والدہ ماجدہ ہر کرشن کور تھی۔ اس نے بقول رام رائیوں کے رام رائے کو پیدا ہوتے ہی ختم کر دینا چاہا تھا۔ چنانچہ جونہی اس کی پیدائش ہوئی اس نے اسے فوراً زمین میں دفن کروا دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ رام رائے کی والدہ کے بطن سے مردہ لڑکی پیدا ہوئی تھی جسے زمین میں دفن کروا دیا گیا ہے۔ مگر گورو ہر رائے صاحب کو جلد ہی بذریعہ خواب اس واقعہ کی اطلاع مل گئی اور انھوں نے بیدار ہوتے ہی زمین کھدوا کر رام رائے کو نکال لیا تھا اور اس طرح اس کی جان بچ گئی تھی۔ [۳] الغرض رام رائے کے معتقد لوگوں کے نزدیک ان کا گوریائی کی گدی سے محروم رہنا ان کی کسی لغزش کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اس میں بہت بڑا دخل ان کی سوتیلی والدہ ماتا کرشن کور جی کی عداوت کا تھا۔ ایک سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:

"رام رائیوں کی روایت میں جو یہ کہا ہے کہ سوتیلی ماں نے رام رائے کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کروا دیا تھا اور اسی کے باعث رام رائے گورو نہ بن سکے۔ گورو ہر رائے کے بعد یہ سچائی کے بہت نزدیک ہے۔" [۴]

جہاں تک بابا نانک جی کی بانی کے بدلنے کا سوال ہے، اس سے تو شاید ہی کوئی سکھ بزرگ بچا ہو۔ خود گورو گوبند سنگھ جی کے بارے میں سکھ مورخین کو یہ مسلّم ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ گورو نانک جی کے اس قول:

نیل بسترے کپڑے پرے ترک پٹھانیں عمل کیا

کی بجائے یہ پڑھا تھا:

نیل بسترے کپڑے پھاڑے ترک پٹھانیں عمل کیا [۱]

اور اس طرح بابا نانک جی کی بانی کو بدل دیا تھا۔ پس اگر رام رائے نے فی الحقیقت بابا جی کے قول میں "مٹی مسلمان کی" کی بجائے "مٹی بے ایمان کی" بھی پڑھا ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جس سے رام رائے جی کو گوریائی سے محروم کیا جا سکے کیونکہ یہ بات تو خود گورو گوبند سنگھ جی میں بھی پائی جاتی ہے، کیونکہ انھوں نے بابا جی کے قول کو بدل کر پڑھا تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے بھی رام رائے کو سچا گورو کے لقب سے یاد کیا تھا۔ جیسا کہ بھائی سنتو کھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ جی نے یہ فرمایا تھا کہ:

بولے رام رائے تو ہے گور ساچا۔ گور گھر کے ہت سوں چت راچا [۲]

گوروگرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں سکھ گوروصاحبان کی تاریخِ وفات کے ساتھ ساتھ رام رائے کی وفات کی تاریخ بھی درج کی گئی ہے اور اسے سچے گورو کے لقب سے ہی یاد کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

۱۷۴۴ بھادوں شدی ۸ اتوار پنج گھڑیاں دن چڑھے چھپد یں دے
عمل، بہری ست گورورام رائے جی سمانے ۱

اور ایک اور قلمی گوروگرنتھ صاحب میں یہ لکھا ہے کہ:

۱۷۴۴ بھادوں شدی ۸ اتوار پنج گھڑیاں دن چھپد یں عمل سری گورورام
رائے جی سمانے گڑھوال دیس ۲

(۹) سکھ مورخین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گوروگوبند سنگھ جی کے بعد ان کے لے پالک بیٹے اجیت سنگھ نے بھی سکھوں کا گورو کہلوایا تھا۔ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخ کے ساتھ ہی اجیت سنگھ کی تاریخِ وفات بھی درج ہے جیسا کہ سردار جی بی سنگھ نے میلا وڈا برہان پور کے بعض قلمی نسخوں کے ضمن میں ایک گوروگرنتھ صاحب کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ:

"چلانے کی تاریخیں یعنی تاریخِ وفات اجیت سنگھ جی درج ہے۔"۳

بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں دوسرے لوگوں نے بعد میں بابا اجیت سنگھ کی تاریخِ وفات درج کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور اجیت سنگھ کی وفات کا زمانہ ۱۷۸۰ ماگھ شدی ۵ شکر وار دیا ہے۔۴

(۱۰) گوروگرنتھ صاحب کے ایسے قلمی نسخے بھی کہیں کہیں ملتے ہیں جن میں سکھ گورو صاحبان کی تاریخِ وفات کے علاوہ اجیت سنگھ اور ان کے بیٹے ہٹی سنگھ کی وفات کی تاریخیں بھی درج ہیں۔ چنانچہ بابا ہٹی سنگھ جی کی تاریخِ وفات مندرجہ ذیل الفاظ میں مرقوم ہے:

۳۳۲

۱۷۸۰ ماگھ شدی ۵ سری سری واہگورو اجیت سنگھ سمانے دلی وچ شکروار چھ گھڑی دن چڑھے آگے گورو بھادے کا ناوند ہے۔

۱۸۳۹ پھگن شدی ۱۰ بدھ وار دو گھڑیاں دن رہندے ہنسوار سری گورو کون کارن سمرتھ سری واہگورو بھٹی سنگھ جی سمانے۔ ویروار سوا پہر دن۔ انگن چھتر سریت سنگت مل کر کیا۔ برہان پور حسن پورے۔ ۱

اس کے علاوہ ایسے قلمی گورو گرنتھ صاحب بھی موجود ہیں جن میں بعد میں دوسرے لوگوں نے اجیت سنگھ کی تاریخِ وفات اور ان کے بعد آنے والے ہٹھی سنگھ کی تاریخ وفات بھی درج کر دی ہے اور مختلف رسم الخط نظر آرہے ہیں۔ ۲

(۱۱) ایسے قلمی گورو گرنتھ صاحب بھی موجود ہیں جن میں سکھ گورو صاحبان کے خاندان کی مستورات کی تاریخِ وفات بھی درج ہے۔ چنانچہ ایک گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:

۱۷۲۱ کتک ودی ۵ ویروار پہر ڈیڑھ رات گزری۔ سری ماتا بسی جی سمانے ۳

سردار جی بی سنگھ جی نے اس ماتا بسی جی کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"شاید یہ گورو ہر رائے جی کی بیوی اور رام رائے کی ماتا ہو۔" ۴

(۱۲) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں رام رائے کی بیوی ماتا پنجاب کور کی تاریخِ وفات بھی مرقوم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

۱۷۹۸ مئی ویساکھ شدی بدھوار ۵ سری ماتا پنجاب کور جی سمانے گڑ والی دیس ۵ یہ ماتا پنجاب کور رام رائے کی بیوی تھی۔ ۶

حوالہ جات

ا پراچین بیڑاں ۳۷۵

۲ پراچین بیڑاں ۳۸۵ مہان کوش ۵۶۷

۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق آخری و پراچین بیڑاں ۳۷۵

۴ راگ مالا منڈن ۷۲

۵ پراچین بیڑاں ۳۷۴

۶ مہان کوش ۱۳۰۶

۷ پراچین بیڑاں ۲۹۴

۸ پراچین بیڑاں ۲۹۳

۹ پراچین بیڑاں ۲۹۴

۱۰ پراچین بیڑاں ۲۹۳

۱۱ راگ مالا کھنڈن ۸، پراچین بیڑاں ۲۵۸

۱۲ پراچین بیڑاں بارے ۲۳

۱۳ پراچین بیڑاں ۲۳۹، ۲۶۳

۱۴ پراچین بیڑاں ۱۸۵ ۱۵ پراچین بیڑاں ۱۰۰

۱۶ پراچین بیڑاں ۱۰۸

۱۷ گورپد نرنے ۹۴ و راگ مالا کھنڈن ۱۰۵ و راگ مالا ۱۶

۱۸ پراچین بیڑاں ۱۱۰

۱۹ بانی بیورا ۲ و گوروبنساولی ۸۴ تواریخ گوروخالصہ پنتھ ۳۱۴ و گورپرتاپ سورج سمپادت ۲۱۳۸

۲۰ بانی بیورا ۳، گور بلاس پتشاہی چھ ادھیائے ۴

۲۱ تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ۱۴۴ و گورمت اتہاس گورو خالصہ ۱۸۲ و تواریخ خالصہ اردو ۹۹

۲۲ گوردوارے درشن ۵۱۲ و گورمت فلاسفی ۱۵۸، رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۰۳ء

۲۳ پراچین بیڑاں ۱۷۱

۲۴ پراچین بیڑاں ۲۹۳

۲۵ پراچین بیڑاں ۱۷۱

۲۶ پراچین بیڑاں ۲۰۴، ۲۹۰

۲۷ پراچین بیڑاں ۱۵۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۹۴، ۲۱۳، ۱۶۸، ۲۱۹ وغیرہ

۲۸ راگ مالا منڈن ۱۱۴

۲۹ پراچین بیڑان ۳۱۱

۳۰ پراچین بیڑاں ۳۱۲

۳۱ پراچین بیڑاں ۲۸۷

۳۲ پراچین بیڑاں ۲۸۷، ۳۳۳

۳۳ تواریخ گورو خالصہ اردو ۱۳۵، و گورمت لیکچر ۲۶۹ و تواریخ خالصہ گورمکھی ۷۶۹

۳۴ گور پرتاپ سورج گرنتھ راس دانسو ۱۵۷ انک ۶ و مختصر مکمل تواریخ گورو خالصہ ۱۴۰ و تواریخ گورو خالصہ ۷۹۹

۳۵ دساں گورواں دا سنکھیپ جیون چرتر ۱۸

۳۶ گوردوارے درشن ۱۲۴، ۲۳۴ و گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۱۲۱ انک ۲۱۵، سدھی مارگ ۳۱

۳۷ گورو بنسا دلی ۱۳ و تواریخ گورو خالصہ اردو ۱۲۹ و اتہاس گورو خالصہ ۲۱۸

۳۸ سری گورورام رائے اور ان کے چمتکار ۱۲ و چمتکاری بیج ۴ و گورورام رائے کا سنکھیپ جیون چرتر ۸

۳۹ چٹھی سردار جی بی سنگھ مورخہ ۲۸، مئی ۱۹۴۶ء

۴۰ گوردوارے درن ۵۴۵ و جنم ساکھی گورو گو بند سنگھ جی مصنفہ پنڈت دیارام عاکف ۱۶۸ و اتہاس گورو خالصہ ہندی ۳۲۷ تواریخ گورو خالصہ ۱۳۱ تواریخ گورو خالصہ اردو ۱۸۵ و گورمت اتہاس گورو خالصہ ۳۳۵ و جیون کتھا گورو گو بند سنگھ ۵۴ ۳ و گور پرتاپ سورج گرنتھ سچادت ۵۹۵۴ و دس گورو جوت

پرکاش ۲۶۷؛ کلغی دھر ہلاس ۷۵ وپنتھ پرکاش نواس ۳۵، ۲۴۵ وگوردھام دیدار ۲۱۴ وغیرہ

۴۱ گور پرتاپ سورج گرنتھ رت ۲۔ش ۳

۴۲ پراچین بیڑاں ۱۷۲

۴۳ پراچین بیڑاں ۳۳۳

۴۴ پراچین بیڑاں ۳۳۲

۴۵ پراچین بیڑاں ۳۳۱

۴۶ پراچین بیڑاں ۳۳۰

۴۷ پراچین بیڑاں ۳۳۱

۴۸ پراچین بیڑاں ۳۱۳

۴۹ پراچین بیڑاں ۳۱۳

۵۰ پراچین بیڑاں ۱۷۷

۵۱ پراچین بیڑں ۱۷۷

حصہ دوم

گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم اور اس کے اسلامی عناصر

اس حصہ میں گورو گرنتھ صاحب کے چیدہ چیدہ شبد
اور شلوک پیش کیے گئے ہیں تا کہ قارئین گورو گرنتھ
صاحب کے بیان کردہ مسائل سے واقفیت حاصل کر سکیں

روحانیات اور مذہبیات

توحیدِ باری تعالیٰ

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفاتِ کاملہ کو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ گورو گرنتھ صاحب کا خاص اور بنیادی مضمون توحیدِ باری تعالیٰ ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض بھگتوں اور بھاٹوں وغیرہ کے کلام سے مشرکانہ عقائد اور خیالات کی تائید ہوتی ہے، تاہم جہاں تک گورو نانک صاحب کے کلام اور نظریات کا تعلق ہے' وہ مشرکانہ خیالات پر مبنی نہیں ہیں بلکہ شرک کی تعلیم سے بہت بلند و بالا ہیں، اور قرآن شریف میں بیان کردہ صفاتِ الٰہیہ کا ایک گورمکھی چربہ ہیں۔ یعنی باباجی نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کی وہی صفاتِ کاملہ بیان کی ہیں جو قرآن شریف کی مقدس آیات میں جلوہ گر ہیں اور دوسرے سکھ گورو صاحبان اور بعض بھگتوں نے بھی اپنے کلام میں اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان کی ہیں، لیکن گورو ارجن جی کے زمانے میں چونکہ سکھوں میں اوتار فلاسفی وغیرہ خیالات پھر سے عود کر آئے تھے، اس لیے کہیں کہیں شرک کی ملونی بھی موجود ہے۔ چنانچہ ایک سکھ وِدوان نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

> "یہ درست ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانے تک گورو نانک جی کو خدا کہنے اور ماننے کا عقیدہ پیدا ہو چکا تھا۔ .... گورو نانک خود ایسے عقائد کو حد درجہ کا شرک گردانتے اور کبھی گوارا نہ کرتے۔" (۱)

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے بیان کیا ہے کہ:

> "گورو ارجن جی کے زمانے تک اوتار فلاسفی کا مسئلہ سکھوں میں پوری طرح رواج پا چکا تھا۔" ۲

لیکن جہاں تک باباجی کے اپنے کلام کا تعلق ہے، فلاسفی کے لیے کوئی جگہ نہیں بلکہ جا بجا اس کا رد ہے۔

ذیل میں ہم اس سلسلے میں گورو گرنتھ صاحب کے بعض شبد اور شلوک پیش کرتے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور صفاتِ کاملہ کا بیان ہے۔

خدا تعالیٰ ایک ہے

جناب بابا صاحب اور دوسرے سکھ گورو صاحبان نے گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر خدا تعالیٰ کی توحید کو اپنایا ہے اور اس کی صفات کاملہ کو بیان کیا ہے اور یہ بات خاص طور پر بیان کی ہے کہ وہ اپنی خاص صفات میں یکتا ہے۔ یعنی اس کی وہ صفات جو توحید کا خاصہ ہیں کسی دوسری ہستی کی طرف منتقل نہیں کی جاسکتیں، کیونکہ اس طرح شرک لازم آئے گا' چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

صاحب میرا ایکو ہے ایکو ہے بھائی ایکو ہے
آپے مارے آپے چھوڑے آپے لیوے دیے
آپے دیکھے وگسے آپے ندر کریئے
جو کچھ کرنا سو کر رہیا اور نہ کرنا جائی
جیسا در تے تیسو کہیئے
سب تیری وڈیائی ۳

یعنی میرا خالق اور مالک ایک ہی ہے۔ ہاں ہاں بھائی وہ ایک ہی ہے۔ وہی مارنے والا اور زندہ کرنے والا ہے، وہی دیکھ کر خوش ہوتا ہے، وہی جس پر چاہتا ہے اپنے فضلوں کی بارش کرتا ہے یعنی وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (وہ فعال لما یرید ہے۔) اس کے بغیر اور کوئی بھی نہیں جو ان صفات کا حامل ہو سکے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کر رہی ہے۔

صاحب میرا ایک ہے اور نہیں بھائی
کرپا تے سکھ پایا ساچے پر تھائی(۱)

یعنی ہمارا خالق اور مالک ایک ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اس کے فضل سے ہی انسان سکھ اور آرام پا سکتا ہے۔

کہہ نانک گُر کھوئے بھرم ایکو الہٰی پار برھم(۲)

یعنی اے نانک تو اس بات کا اعلان کردے کہ مرشد کامل نے میرے تمام بھرم دور کر دیے ہیں اللہ ایک ہے اور وہ پار برھم ہے۔

لم یلد ولم یولد

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو لم یلد ولم یولد ظاہر کیا گیا ہے، چنانچہ مرقوم ہے:

الکھ اپار اگم اگوچر نہ تس کالی نہ کرماں
جات اجات اجونی سنبھو نہ تس بھاؤ نہ بھرماں
ساچے سچیار وٹہو قربان
نہ تس روپ ورن نہیں ریکھیا ساچے سبد نیان
نہ تس مات پتا ست بندھپ نہ تس کام نہ ناری
اکل نرنجن اپر پر تپر سگلی جوت تمہاری ا

یعنی نہ تو اللہ تعالیٰ کا کوئی شجرہ نسب ہے اور نہ آیندہ کے لیے کوئی نسل ہے، وہ ان تمام باتوں سے بلند اور بالا ہے۔ اس کی شناخت اس کے پاکیزہ کلام کے ذریعہ ہوتی ہے۔

(۲) بید کتیبی بھید نہ جاتا بید مات پتر است بھراتا سنگت ۲
سگلے سیل اپائے سمالے آنکھ نہ لکھنا جاتی ہے ۲

یعنی ویدوں اور دوسری کتابوں نے اللہ تعالیٰ کے راز کو نہیں پایا، وہ ماں باپ اور بھائی بہن وغیرہ رشتہ داروں سے پاک ہے۔ وہ خود ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے اور وہی وراء الوریٰ ہے۔

(۳) کبیر کو سوامی ایسا ٹھاکر جا کو مائی نہ باپورے ۳

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ ہمارا مالک اور خالق ایسا معبود ہے جس کی نہ کوئی ماں ہے اور نہ باپ، یعنی وہ لم یلد ولم یولد ہے۔

خدا تعالیٰ کا سروپ

گورو گرنتھ صاحب میں بعض ایسے شبد بھی درج ہیں جن میں انسانوں کو سمجھانے کے لیے خدا تعالیٰ کا سروپ بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

سہس تو نین نن نین ہے تو ہے کو　　سہس مورت ننا ایک تو ہی

سہس پد بمل نن ایک پد گند　　بن سہس تو گندھ اِو جلت موہی

سبھ مینہ جوت جوت ہے سوئے　　تس کے چانن سب مینہ چانن ہوئے

گر ساکھی جوت پرٹ ہوئے

یعنی اے اللہ تیری ہزار ہا آنکھیں ہیں، مگر در حقیقت تیری ایک بھی (مادی) آنکھ نہیں، تیری ہزار ہا شکلیں ہیں مگر اصل میں تیری ایک بھی (مادی) شکل نہیں، تیرے ہزار ہا پاؤں ہیں، مگر فی الحقیقت تیرا ایک بھی (مادی) پاؤں نہیں ہے۔ تیرے احسانات ہمیں سرور دے رہے ہیں۔ ہر چیز میں تیرا جلوہ ہے اور ہر چیز تیرے کرم سے ہی منور ہے۔ اور وہ نور مرشد کامل کے اپدیش کے ذریعے انسان پر ظاہر ہوتا ہے، اس کے بغیر نہیں۔

(۲) تیرے بنکے لوئن دنت ریسالا　　سوہنے نک جن لنمرے والا

کنچن کایا سوئنے کی ڈھالا　　سودن ڈھالا کرشن مالا جپھو تسیں سہیلیو

تیری چال سہادی مدھر اڑی بانی　　کہہ کن کو کلا ترل جو آنی

ترلا جو نی آپ بھانی اچھ من کی پوریئے

سارگ جیون پگ دھرے ٹھم ٹھم آپ سندھو ریئے ۲

یعنی اے مولا تیری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں اور دانت بھی موتیوں کی مانند ہیں۔ تیرا ناک بہت خوبصورت ہے اور بال بہت لمبے لمبے ہیں۔ تیرا جسم سونے کا ہے۔ اے سہیلیو! اسی کی عبادت کرو۔

اے خدا تیری چال بہت اچھی ہے۔ اور تیرا کلام بہت میٹھا ہے۔ اور تو دل کی تمام مرادیں پوری کرنے والا ہے۔

عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے

گوروگرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی توحید اور صفات کے سلسلے میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ چونکہ وہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے، اس لیے وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے بغیر کسی اور ہستی کی عبادت کرنا سراسر ناجائز ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتے ہیں یا اس کی عبادت میں غیروں کو شریک ٹھہراتے ہیں، وہ خسارے میں رہتے ہیں، چنانچہ مرقوم ہے:

صاحب میرا سدا ہے دسے بدکمائے   اوہ اوہانی کدے نا نہہ نہ آدنگت

سدا سدا سو سیوئیے جو سچ مینہ رہے سمائے   اور دو جا کوّں سیوئیے بنے تے مر

نہچھل تن کا جیو یا جے خصم نہ جائے اپنا آدری کو چت لائے

نانک، یو نہ چاپئی کرتا کیتی دیئے سجائے۱

یعنی ہمیشہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کی جائے جو ہر جگہ موجود ہے۔ کسی ایسی ہستی کی عبادت کرنا جو پیدا ہوتی ہے اور ایک وقت مر جاتی ہے، کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ جو لوگ اپنے حقیقی مالک کو شناخت نہیں کرتے اور دوسرے لوگوں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں، وہ خسارے میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی بھی معاف نہیں کرتا اور اس کی ضرور سزا دے گا۔

ایکو جپ ایکو صالاح   ایک سمر ایکو من آہ

ایکس کے گن گاؤ اننت   من تن جاپ ایک بھگونت

ایکو ایک ایک ہر آپ   پورن پور رہیو پربھ بیاپ

انک بستھار ایک تے بئے   ایک ارادھ پر اچھت گئے

من تن انتر ایک پربھ راتا   گر پرساد نانک اک جاتا۲

یعنی خدائے واحد کی پرستش، حمد اور ذکر کرتے رہنا چاہیے اور اپنا دل بھی خدا تعالیٰ سے ہی لگانا چاہیے۔ کیونکہ حقیقی تعریف اور عبادت کے لائق خدائے واحد ہی ہے اور ہر انسان کو تن من سے اس کی عبادت کرنی چاہیے۔ وہ خدائے واحد ہر جگہ موجود ہے۔ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں ہے اور تمام کائنات اسی ایک کی قدرتِ کاملہ کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے اور اس خدائے واحد کی عبادت

کرنے سے انسان کو کسی اور کی حاجت نہیں رہتی۔ ہمارے تن من میں وہی ایک سمایا ہوا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے مرشد کامل کی نظرِ کرم سے خدائے واحد کو شناخت کر لیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا جو اس نے اپنے بندوں پر محض اپنے فضل سے کیے ہوئے ہیں، ذکر کر کے لوگوں کو اس کی عبادت کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ مرقوم ہے کہ:

جن کیتا مائی تے رتن   گربھ مینہ رکھیا جن کرجتن
جن دینی سوبھا وڈ یائی   تِس پربھ کو آٹھ پہر دھائی

جن کیتا موڑھ تے بکتا   جن کیتا بے سرت تے سرتا
جس پرساد نوے مدھ پائی   سو پربھ من تے بسرت نا ہی
جن دیا نتھاوے کو تھان   جن دیا نمانے کو مان
جن کیتی سبھ پورن آسا   سمروَون رین ساس گرسا

یعنی جس خدا نے انسان کو مٹی سے پیدا کر کے ایک ہیرا بنا دیا ہے اور جس نے ماں کے بطن میں حفاظت کی ہے اور جس نے عزت اور بڑائی بخشی ہے، اس خدائے واحد کو ہم آٹھوں پہر یاد کرتے ہیں اور اسی کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ جس خدا تعالیٰ نے بے وقوف کو عقل عطا کی ہے اور بولنے کی تمیز دی ہے اور جس نے بے سمجھ کو سمجھ بخشی ہے اور جس کے فضل سے ہی انسان کو سب کچھ حاصل ہے، اس خدا تعالیٰ کی یاد کبھی بھی ہمارے دل سے نہیں بھول سکتی۔ جس خدا تعالیٰ نے بے ٹھکانے کو ٹھکانہ دیا ہے، بے عزت کو عزت بخشی ہے اور جس نے ہماری تمام مُرادیں پوری کر دی ہیں، ہم دن رات اور اپنی زندگی کا ہر لحہ اس کی عبادت میں گزارتے ہیں۔

اس پانی تے جن توں گھریا   مائی کا لے ویہر اکرما
اکت جوت لے سرت پریکھا   مات گربھ مینہ جن تو راکھیا
راکھن ہار سما رجناں   سگلے چھوڑ بیچار مناں
جن دیئے تدھ باپ مہتاری   جن دیئے بھرات پُت ہاری
جن دیا تدھ بنتا آدیتا   تس ٹھاکر کو رکھ لیہو چیتا

جن دیا تدھ پون امولا — جن دیا تدھ نہر نر مولا
جن دیا تدھ پاوک بلناں — تس ٹھاکر کی رہو من رسنا
جھتیہ انمرت جن بھوجن دیئے — انتر تھان ٹھہرا دن کو کیئے
بسدھا دیئو برتن بلناں — تس ٹھاکر کے چت رکھ چرناں
پیکھن کو نیتر سنن کو کرناں — ہست کرون باسن رسنا
چرن چلن کو سر کیسوا میرا — من تس ٹھاکر کے پوجھو پیرا
اپو تر پو تر جن تو کریا — سگل جون میںہ تو بہر دھریا
اب تو سجھ بھاوے نہیں سجھے — کارج سورے من پر بھ دھیائجے
ایہاں اوہاں ایکے اوہی — جت کت دیکھئے تت تت تو ہی
تس سیوت من آلس کرے — جس دسریئے اک نمکھ نہ سرے
ہم اپراد بھی نر گنیارے — نہ کچھ سیوا نہ کر مارے

گر بوہتھ وڈ بھاگی ملنا
نانک داس سنگ پاتھر ترپاا

یعنی جس نے تجھے اس پانی (نطفہ) سے بنایا ہے اور مٹی سے تیرا جسم تیار کیا ہے اور جس نے ماں کے پیٹ میں تیری حفاظت کی ہے، اس ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لے اور باقی تمام خیالات کو چھوڑ دے۔ جس نے تجھے باپ اور ماں دیئے ہیں اور جس نے تجھے بھائی اور بیٹے بھی بخشے ہیں اور جس نے تجھے بیٹیاں اور دوست عطا کیے ہیں، اس خالق اور مالک کو اپنے دل میں جگہ دے۔ جس نے تجھے بیش قیمت ہوا دی ہے اور جس نے تجھے بے قیمت پانی دیا ہے اور جس نے تجھے جلانے کے لیے لکڑی دی ہے، اس خالق و مالک کے قدموں میں گر جا جس نے تجھے کئی قسموں کے کھانے عطا کیے ہیں اور تیری رہائش کے لیے رہائش گاہیں بنائی ہیں اور زمین تیرے قیام کے لیے بخشی ہے۔ اس خالق و مالک کے قدموں کو اپنے دل میں جگہ دے جس نے تجھے دیکھنے کے لیے آنکھیں، سننے کے لیے کان، کمائی کرنے کے لیے ہاتھ اور چلنے پھرنے کے لیے پاؤں دیے ہیں۔ اے دل اس خالق و مالک کے قدموں کی پرستش کر جس نے تجھ ناپاک کو پاک کیا ہے اور تمام جہانوں میں تجھے سرداری دی ہے۔ اس خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے انسان کے تمام کام

ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یہاں اور وہاں ایک وہی ہے، جدھر دیکھیں وہی ہے۔ اس کی عبادت کرنے سے دل سستی کرتا ہے حالانکہ اس کو بھلا دینے سے ایک پل بھی نہیں سدھر سکتا۔ ہم گنہگار ہیں، کوئی خوبی بھی نہیں ہے اور نہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے اور نہ کوئی عمل ہی کیا ہے۔ خوش قسمتی سے مرشد کامل مل گیا ہے، ہم پتھر بھی اس کے ساتھ کنارے لگ گئے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا ہر حالت میں ساتھ دیتا ہے

گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے بندوں کا ساتھ دیتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ مشکلات میں گھر جاتا ہے اور اس کی دوستی کا دم بھرنے والے اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں تو اس وقت اگر اس کے دل میں اپنے خالق اور مالک کی عزت اور عظمت قائم رہے تو وہ ان مشکلات پر قابو پا لیتا ہے اور اس کا رب العزت خود اس کے لیے راہیں کھول دیتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:

جاں کو مشکل ات بنے ڈھوئی کوئے نا دے
لاگو ہوئے دشمناں ساکھ بھی بھج کھلے
سبھو بھجے آسرا چکے سبھ اسراؤ
چت آوے اس پار برہم لگے نہ تتی واؤ
صاحب نتانیاں کا تان آئے نجائی تھر سدا گر شبدی سچ جان
جے کو ہووے ویلا ننگ بھکھ کی پیڑ
دمڑا پلے نہ پوے نام کو دیوے دھیر
سوارتھ اسو آؤ نہ کو کرے نہ کچھ ہووے کاج
چت آوے اس پار برہم تا نہچل ہووے راج
جاں کو چنتا بہت بہت دیہی دیاپے روگ
گرہست کٹنب پلٹیا کدے ہرکھ کدے سوگ
گون کرے چو کنٹ کا گھڑی نہ بیسن سوئے

چنت آدے اس پار برہم تن من سیتل سوئے!

جو شخص بہت سی مشکلات میں گھر جائے اور اسے پناہ دینے والا کوئی نہ ملے اور اس کے دشمن بھی اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہوں، یہاں تک کہ اس کے قریبی رشتہ دار بھی اس سے دور بھاگ جائیں اور اس کے تمام سہارے ایک ایک کر کے ختم ہو جائیں، ایسی ناگفتہ بہ حالت اور بے سروسامان انسان کے دل میں اگر خدا کی محبت اور عظمت قائم ہے تو اسے گرم ہوا بھی نہ چھو پائے گی۔ یعنی اس کا قادر خدا تعالیٰ اسے ہر تکلیف سے نجات دلائے گا کیونکہ وہ اپنے کمزور بندوں کا حامی ہے اور وہ ہمیشہ سے ہی ایسا ہے اور ہمیشہ ہی ایسا رہے گا۔ گورو کے ارشاد کے مطابق اس بات کو صحیح اور درست جانو۔

اگر کوئی شخص انتہائی کمزور ہو اور اسے بھوگ ننگ بھی ستا رہی ہو اور اس کے پلے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ ہو اور اسے کسی قسم کا کوئی تسلی دینے والا بھی نہ ملتا ہو اور نہ اس کی ضروریات کو ہی کوئی پورا کرنے والا ہو، ایسے بے سروسامان انسان کے دل میں اگر خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہے تو اسے دائمی حکومت حاصل ہو جاتی ہے۔

جسے تفکرات نے چاروں اطراف سے گھیر لیا ہو اور کئی قسم کی بیماریاں بھی لگ رہی ہوں اور اس کی گھریلو زندگی بھی بہت تلخ گزر رہی ہو، اگر کوئی شخص دن رات سفر میں ہی رہتا ہو اور ایک پل کے لیے بھی کسی جگہ قیام نہ کرتا ہو، ایسے شخص کے دل میں اگر خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہے تو اس کا تن اور من ٹھنڈا رہے گا۔

پورہیا سرب ٹھائیں ہمارا خصم سوئے	ایک صاحب سرچھت دوجا ناٹھ کوئے
جیوں بھارے تیوں راکھ راکھنہاریا	تجھ بن اور نہ کوئے ندر نہاریا
پرتپالے پربھ آپ گھٹ گھٹ ساریئے	جس من وٹھا آپ تس نہ وساریئے
جو کچھ کرے سو آپ آپن بھانیا	بھگتاں کا سہائی جگ جگ جانیا

جپ جپ ہر کا نام کدے نہ جھوریئے

نانک درس پیاس لو چا پوریئے!

یعنی ہر ایک کی داد و فریاد سننے والا اللہ تعالیٰ خود ہی ہے۔

جس کے دل میں وہ خود بستا ہے اسے وہ نہیں بھولتا، جو سب کچھ اپنی مرضی سے کرتا ہے اور

وہ ہمیشہ اپنے بھگتوں کا معاون و مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کبھی بھی خوف زدہ نہیں ہوتے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں اور ان کی مراد پوری ہوتی ہے۔

توکّل علی اللہ

گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور پر توکل کرنا سراسر ناجائز ہے اور اس سلسلے میں یہ واضح تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کو ہر حالت میں اپنے رب پر ہی توکل کرنا چاہیے، چنانچہ لکھا ہے کہ:

مانکھ کی ٹیک بِرتھی سبھو جان دیون کو ایکے بھگوان

جس کے دیئے رہے اگھائے   بوہر نہ ترشنا لاگے آئے
مارے راکھے ایکو آپ   مانکھ کے کچھ نا ہیں ہاتھ
تس کا حکم بوجھ سکھ ہوئے   تس کا نام رکھ کنٹھ پروئے
سمر سمر سمر پربھ ہوئے   نانک بِگھن نہ لاگے کوئے ا

یعنی کسی انسان پر توکل کرنا بالکل فضول ہے۔ خدائے واحد ہی سب کا داتا ہے۔ اس کے دینے سے ہی انسان کو تسلی حاصل ہوتی ہے اور جس کے بعد کسی چیز کی خواہش نہیں رہتی۔ وہی مارنے والا اور حفاظت کرنے والا ہے۔ انسان کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں۔ اس کا حکم شناخت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نام اور ذکر کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے بلکہ اسے دل میں جگہ دینی چاہیے۔ اسی اللہ تعالیٰ کا ذکر بار بار کرتے رہو، کرتے رہو۔ نانک جی کہتے ہیں کہ پھر تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور نہ کوئی روک ہی تمہارے راستے میں حائل ہوگی۔

خدا تعالیٰ سچی توبہ قبول کرتا ہے

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ہر اس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے جو صدقِ دل سے توبہ کرتا ہے اور آئندہ کسی قسم کے گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لکھا ہے:

صاحب رووے وسائے نہ پچھوتا دہی   گناہ بخشنہار شبد کماوہی
نانک منگے سچ گرمکھ گھالیئے   میں تجھ بن اور نہ کوئے ندر نہالیئے ا

یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت کو اپنے دل میں جگہ دینے والا انسان کبھی بھی نہیں پچھتاتا اور ایسے انسان کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے بغیر حقیقی مہربان کوئی بھی نہیں ہے۔

ہر جیو نمانیاں کا مان
بنجیاں چی کرے میرا گووِ تدتیری قدرت کو قربان
جیسا مالک بھائے سو بھائی لکھ اپر ادھ کماوے
کر اپدیش جھڑ کے بہہ بھاتی بوہتر پتاگل لاوے
پچھلے اوگن بخش لیے پربھ آگے مارگ پاوے ۲

یعنی اے مولا تو کمزوروں کا زور ہے اور جس کے پاس کچھ بھی نہیں، اس کے لیے تو سب کچھ ہے اور میں تیری اس قدرت پر قربان ہوں جس طرح ایک بچہ اپنی نادانی اور کم فہمی سے بے شمار غلطیاں کرتا ہے اور اس کا باپ اسے سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے بلکہ بعض اوقات تنبیہ کے لیے اسے کچھ سرزنش بھی کرتا ہے۔ اسی طرح اے مولا تو ہر اس شخص کے جملہ گناہ معاف کر دیتا ہے جو صدقِ دل سے توبہ کر کے آئندہ کے لیے ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

کوئی نندک ہووے ست گورو کا پھر سرن گڑ آوے
پچھلے گناہ ست گر بخش لئے ست سنگت نال رلاوے
جیئوں مینہ وٹھے گلیاں نالیاں ٹوبیاں کا جل جائے
پوسے وچ سرسری سرسری ملت پوتر پاون ہوئے جائے
ایہہ وڈیائی ست گر نرویر وچ جت ملیے
تسنا بھکھ اترے ہر سانت تڑ آوے
نانک اے اچرج ویکھو میرے سچے ہر کا
جے ستگرنوں منے سو سبھناں بھاوے ا

یعنی اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے اموروں کا منکر ہو اور دن رات ان کی تکذیب میں کوشاں رہے، اگر اس کے بعد وہ اطاعت گزاری اور فرمانبرداری اختیار کر لے تو ایسے شخص کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے نیک لوگوں کی جماعت میں داخل کر لیتا ہے۔
جس طرح بارش جب برستی ہے تو اس کا پانی بازاروں اور گلیوں کی نالیوں میں سے بہتا ہوا گنگا میں

جا گرتا ہے اور گنگا میں گر کر وہ خود بھی پاک اور صاف ہو جاتا ہے اور دوسروں کی پاکیزگی اور صفائی کا بھی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صاف پانی میں مل جاتا ہے۔ یہی بڑائی مرشد کامل کی ہے کیونکہ وہ نرویر ہوتا ہے اور اسے کسی سے بھی کوئی دشمنی یا عداوت نہیں ہوتی۔ اس سے تعلق قائم کرنے کے نتیجے میں انسان کے دل سے ہر قسم کی نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میرے مولا کی یہ عجیب شان ہے کہ جو شخص مرشد کامل کو شناخت کر لیتا ہے اور اس پر ایمان لے آتا ہے، وہ ہر ایک کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔

اسنکھ خطے کھن بخشنہارا نانک صاحب سدا دیٔارا۱
سیکھے کتھو نہ چھوٹیۓ کھن کھن بھولنہار
بخشنہارا بخش لے نانک پار اتار۲

یعنی اللہ تعالیٰ انسان کی لاکھوں غلطیاں اور کوتاہیاں پل میں معاف کر دیتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ رحیم و کریم ہے۔۔۔۔ اگر وہ ہم سے حساب کتاب کا معاملہ کرلے تو ہم کبھی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ہم تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشنہار ہے اور وہ اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو کنارے لگا دیتا ہے۔

ہر چیز میں اللہ کا جلوہ موجود ہے

گوروگرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ہر چیز میں خدا تعالیٰ کا جلوہ موجود ہے اور جب کسی شخص کو ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آنا شروع ہو جائے تو وہ حقیقی معنوں میں مواحد کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے اور یہ مقام انسان کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

سگھناں مینہ ایکو ایک وکھانے جاں ایکو ویکھے تاں ایکو جانے
جاں کو بخشے میلے سوۓ اتھے اوتھے سدا سکھ ہوۓ
کہت نانک کون بدھ کرے کیا کرے سوئی مکت جاں کو کرپا ہوۓ
ان دن ہرگن گاوے سوۓ شاستر بید کی پھر کوک نہ ہوۓ۱

یعنی ہر چیز میں خدا تعالیٰ کا جلوہ موجود ہے اور اگر انسان کو یہ مقام حاصل ہو جائے کہ اسے

ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آنے لگ جائے تو ایسا انسان صحیح معنوں میں توحید کا پرستار کہلانے کا مستحق ہے۔ اور یہ مقام محض اپنی کسی کوشش کے نتیجہ میں حاصل ہونا ناممکن ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے، جسے وہ بخشتا ہے وہی حاصل کر سکتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خواہ کوئی کیسی ہی ترکیب کیوں نہ کرے، نجات صرف اسے مل سکے گی جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو اور اسی کو ہی دن رات ذکرِ الٰہی کرنے کی توفیق ملتی ہے اور ایسا شخص اس کے بعد ویدوں اور شاستروں کی طرف سے عائد شدہ رسومات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے بالکل الگ ہے

گورو گرنتھ صاحب میں جہاں اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہر چیز میں موجود ہونا بیان کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ہی اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی مخلوق سے بالکل الگ تھلگ ہے اور اس تمام عالمِ کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

جن اپائی رنگ روائی بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا۲

یعنی جس اللہ تعالیٰ نے اس عالمِ کائنات کی تخلیق کی ہے وہ واحد، یگانہ اور الگ ہے نیز ہر چیز پر اس کی نظر ہے۔

کھماد ہونے کھپ گئے کھوہن لکھ اسنکھ   گنت نہ آوے کنوں گنی کھپ کھپ ہوئے بسنکھ
خصم پچھانے اپنا کھولے بندھ نہ پائے   شبد محلیں کھراتوں کھما سچ سکھ بھائے

کھرچ کھرا دھن دھیان توں آپے وسیہ سریر
من تن مکھ جاپے سدا گن انتر من دھیر
ہونمیں کھپے کھپائسی بیجو وتھ وکار
جنت او پائے وچ پائن کرتا الگ اپار ا

یعنی معافی حاصل کیے بغیر بے شمار لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ جو لوگ اپنے مالک کو پہچان لیتے ہیں، وہ ہر قسم کی سزاؤں سے بچ جاتے ہیں اور انھیں خدا کے دربار میں رسائی حاصل ہو جاتی ہے اور جس خالق نے یہ تمام مخلوق پیدا کی ہے، وہ خود اس سے الگ تھلگ ہے۔

خدا تعالیٰ کے قرب میں زندگی اور دُوری میں موت ہے

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور صفات کے ذکر میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اس سے تعلق قائم کرنے کے نتیجہ میں انسان ابدی زندگی کا وارث ہو جاتا ہے اور اگر انسان اس سے دور ہو جائے تو پھر دائمی موت مرجاتا ہے، جیسا کہ لکھا ہے:

آکھاں جیواں وسرے مر جاؤ — آکھن اوکھا سا چا ناؤ
ساچے نام کی لاگے بھوکھ — تت بھوکھے کھائے چلئے دوکھ
سو کیئوں وسرے میرے مائے — ساچا صاحب ساچے نائے
ساچے نام کی تل وڈیائی — آکھ تھکے قیمت نہیں پائی
جے سبھ ملکے آکھن پاہے — وڈا نہ ہووے گھاٹ نہ جائے
نا اوہ مرے نہ ہووے سوگ — دیندار ہے نہ چوکے بھوگ
گن ایہو ہور نا ہی کوئے — ناکو ہوآ نہ کو ہوئے
جیوڈ آپ تیوڈ تیری ذات — جن دن کر کے کیتی رات
خصم وسایرنہ تے کم جات — نانک آوے باجھ تنات

یعنی ذکرِ الٰہی سے انسان ابدی زندگی کا وارث ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے دُوری کے نتیجے میں انسان پر ابدی موت وارد ہو جاتی ہے لیکن کسی انسان کا سراپا ذکرِ الٰہی بن جانا ایک بہت کٹھن منزل ہے۔ اگر انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت وعظمت قائم ہو جائے تو اس سے دوسرے تمام دُکھ درد دُور ہو جاتے ہیں۔ اے میری ماں بھلا میں ایسے رب العزت کو کیوں بھلا دوں۔ وہ خود حق ہے اور اس کا نام بھی حق ہے۔ خدا تعالیٰ کے دن رات ذکر کرنے سے بھی کوئی اس کی بڑائی کو بیان نہیں کرسکتا۔ اگر تمام دنیا کے لوگ مل کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائیں تو اس سے اس کی شان میں کوئی فرق نہیں آسکتا اور نہ اس طرح وہ بڑا ہوسکتا ہے اور نہ چھوٹا۔ اس خدائے واحد پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہوسکتی بلکہ موت وحیات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس کے خزانے بھرپور رہتے ہیں، وہ لوگوں کو خوب دیتا ہے اور بغیر حساب کے دیتا ہے، لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اس کی سب سے بڑی صفت لیس کمثلہ شئی ہے اور وہ یکتا ہے۔ نہ اس کا

ثانی ماضی میں کوئی تھا اور نہ مستقبل میں کوئی ہو سکتا ہے۔ وہ خود جس عظیم الشان طاقت اور قدرت کا مالک ہے، اس کی بخشش بھی اسی شان کی ہے۔ اس نے دن اور رات کا لامتناہی سلسلہ قائم کیا ہے، وہی ہر دن کے بعد رات کو لاتا ہے۔ جو لوگ ایسے خالق و مالک کو دل سے بھلا دیتے ہیں وہ کمینے اور کم ذات ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ذکر الٰہی کے بغیر انسان کمینہ اور ذلیل ہے۔

ات سندر کلین چتر مکھ گیانی دھن دنت
مرتک کہیئے نانکا جِہ پریت نہیں بھگونت ا

یعنی اگر کوئی بے حد خوبصورت ہو اور اعلیٰ خاندان میں پیدا ہو، وہ خود بہت دانا اور گیانی ہو، مال و دولت کی بھی اسے کوئی کمی نہ ہو، ان سب چیزوں کی موجودگی میں اگر اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم نہیں تو وہ مردہ ہے، اسے زندہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔

پھلیو ستگر سیویا دھن جنم پروان جناں ستگر جیوندیاں مویاں نہ وسرے سیئی پکھ سجان
کل ادھارے اپنا سوجن ہووے پروان
گورمکھ میوئے جیوندے پروان مینہہ منمکھ جنم مرانہہ نانک موئے نہ آکھئیہ گور کے سبد کاہنہ ۲

یعنی وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں اور ان کی زندگیاں ہی مبارک ہوتی ہیں جو زندگی اور موت میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ اپنے کنبے کو بھی بچا لیتے ہیں اور خود بھی خدا تعالیٰ کی درگاہ میں مقبول ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں کا خدا سے تعلق قائم ہو گیا، وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہی رہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں ابدی زندگی کی چادر پہنا دیتا ہے۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں، وہ دائمی موت مر جاتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کے نام پر لگا دی ہیں، ان کو کبھی بھی مردہ نہ کہا جائے۔

روحانی اندھے

گورو گرنتھ صاحب میں روحانیت سے دُور لوگوں کو اندھے قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

اندھے کے رہ دسئے اندھا ہوئے سو جائے
ہوئے سوجا کھانا نکا سوکیوں اُجھر پائے

اندھے ایہہ آکھئیں جن مکھ لوئن نا نہہ
اندھے سیئی نانکا خصمو نہہ گھتھے جائے
صاحب اندھا جو کیا کرے سوجا کھا ہوئے
جیہا جانے تیہو ورتے جے سو آکھے کوئے
جتھے سو وست نہ جا پئی آپے ورتو جان
نانک گاہک کئیوں لئے سکے نہ وست پچھان
سوکوں اندھا آکھیئے جے حکمو نہہ اندھا ہوئے
نانک حکم نہ بجھئی اندھا کہیئے سوئے ا

یعنی اگر کوئی بینائی رکھتا ہے تو وہ راستہ سے بھٹک نہیں سکتا۔ ان لوگوں کو اندھے مت کہو جن کی ظاہری آنکھیں نہیں ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ان کو اندھا کہا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ سے دور ہیں۔ خدا جسے اندھا قرار دے دے، اسے بینائی بھی وہی بخش سکتا ہے۔

اندھا سوئے جے اندھ کماوے تس روے سلوچن ناہیں ۲

یعنی وہی شخص اندھا ہے جسے دل کی آنکھیں حاصل نہیں ہیں اور ظلمت کا شکار ہے کیونکہ وہ اپنی روحانی بینائی کھو چکا ہے اور گمراہی میں مبتلا ہے۔

روحانی بہرے

ایک دنیادار انسان جسے دولت سے محبت ہے گوروگرنتھ صاحب کے نزدیک بہرہ ہے اور اس کی روحانی شنوائی کھو چکی ہے۔

مایا موہے ہر چیتے ناہی جم پر بدھا دکھ سہاہی
انا بول کچھ ندر نہ آوے من مکھ پاپ پچا دینا ا

یعنی جو شخص دولت کا پرستار ہے وہ خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل ہے اور مرنے کے بعد اسے بہت دکھ برداشت کرنا ہوگا۔ وہ اندھا اور بہرہ ہے، اسے کچھ بھی نظر نہیں آرہا۔ وہ من مکھ یعنی گمراہ ہے اور گناہوں میں مبتلا ہے۔

مائیا دھاری ات انا بولا شبد نہ سنئی بہو رول گھچو لا ۲

یعنی دولت کا پرستار اندھا اور بہرہ ہے، اسے کچھ بھی سنائی نہیں دیتا۔

شبد نہ جانے سے اتنے بولے　　　　سے کت آئے سنسارا ۳

یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں جانتے وہ اندھے اور بہرے ہیں اور ان کا دنیا میں آنا بے سود ہے۔ وہ اپنی زندگی کا مقصد پورا نہیں کر سکتے۔

یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں ہر دولت مند کو بُرا نہیں کہا گیا۔ اگر کوئی دولت مند خدا سے غافل نہیں اور دولت پرستی سے اسے نفرت ہے، ایسا شخص دولت مند ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ:

ایہہ مائیا جت ہر وسرے　　　　موہہ اپجے بھاؤ دوجے لایا

کہے نانک گور پرسادی　　　　جناں لو لاگی تنی وچے مائیا پائیا ۴

یعنی دولت جو خدا سے غافل کر دیتی ہے اور لالچ اور دوسری نفسانی خواہشات کو بھڑکاتی ہے، لیکن جن لوگوں کے دلوں میں مرشد کامل کے ذریعے خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جاتی ہے، وہ اس دولت کی موجودگی میں بھی اپنے رب کو پا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ دولت مند ضرور ہوتے ہیں، لیکن انہیں دولت کے پرستار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دولت کا پرستار وہ ہے جو دولت کے نشے میں اندھا ہو اور خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔

روحانی گونگے

بت پرستوں اور مشرکوں کو گوروگرنتھ صاحب میں روحانی گونگے قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

اندھے گونگے اندھ اندھار　　　　پاتھر لے پوجینہ مگدھ گوار

اوہ جان آپ ڈبے تم کہا ترن ہارا

یعنی بت پرست اور مشرک لوگ احمق ہیں اور اندھے اور گونگے ہیں۔ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو بت خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں، وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

روحانی جذامی

خدا تعالیٰ سے غافل لوگوں کو گرنتھ صاحب میں روحانی جذامی قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ

لکھا ہے:

نام وسار من تن دکھ پائیا   مائیا موہ سبھ روگ کمائیا
بن ناوے من تن ہے کشٹی   نر کے واسا پائندا۲۱

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دور ہیں انھیں روحانی اور جسمانی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ مایا کے جال میں پھنس کر برے اعمال بجالاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیے بغیر انسان کا من اور تن دونوں ہی جذامی ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔

روحانی پرندے

گورو گرنتھ صاحب میں ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کا پیغام لے کر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں، روحانی پرندے قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

کبیر داتا ترور ونیا پھل ابکاری جیونت   پنکھی چلے وساوری برکھا پھل پھنت ا

یعنی اے درخت (گورو) آپ ہمیشہ پھل دار رہو، تجھ سے تیرے خادم پھل والے بن کر غیر ممالک میں اس پھل کو تقسیم کرنے کے لیے جاتے ہیں۔

ترور کاٹیا پنکھ من ترور پنکھی پنج   تت چگینہ مل ایک سے تن کو بھاس نہ رنج

اڈینہ تابگل بیگلے تاں کو چوک گھنی   پنکھ تٹے پھاہی پڑی اوگن بھیڑ بہی

بن ساچے کیئوں چھوٹیئے ہرگن کرم منی   آپ چھڈائے چھوٹیئے وڈا آپ دھنی

گر پرسادی چھوٹیئے کرپا آپ کریئے   اپنے ہاتھ وڈائیاں جے بھاوے تے دیئے ۲

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی نیک اور برگزیدہ لوگوں کو روحانی پرندے قرار دیا گیا ہے جو روحانی آسمان پر پرواز کرتے ہیں۔

روحانی جوان اور روحانی بوڑھے

گورو گرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کو ہمیشہ جوان اور بدکار لوگوں کو بوڑھے کہا گیا ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ:

گورمکھ بڈھے کدے ناہیں جنہاں انتر سرت گیان
سدا سدا ہرگن رویں انتر سہج دھیان

اوئے سدا انند بیک ہے دکھ سکھ ایک سمان
تناں ندری اکو آئیا سبھ آتم رام پچھان
من مکھ بالک بردھ سمان ہے جناں انتر ہرسرت ناہیں
وچ ہونمیں کرم کماوندے سبھ دھرم رائے کے جاہیں۱

یعنی نیک لوگ بوڑھے کبھی نہیں ہوتے، وہ ہمیشہ جوان رہتے ہیں اور گمراہ لوگ جوان اور بچے ہونے کی حالت میں ہی بوڑھے ہوتے ہیں۔

روحانی حیوان

گوروگرنتھ صاحب میں روحانیت سے بے پروا اور خدا تعالیٰ سے دور لوگوں کو حیوان قرار دیا گیا ہے، بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں بعض شبد ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

کر کرپا راکھو، راکھوالے   بن بوجھے پسو بھیئے بتیالے۲

یعنی اے ہمارے رب تو اپنے فضل سے ہماری حفاظت فرما۔ بغیر تیری شناخت کے انسان حیوان ہے اور حیوان بھی پاگل۔

من مکھ دن ناوے کوڑیا رپھر ینہ بیتا لیا
پشو مانس چم پلیٹے اندر ہو کا لیا۳

یعنی اللہ تعالیٰ سے دُور لوگ سراپا جھوٹ ہوتے ہیں اور وہ پاگلوں کی طرح پھرتے ہیں۔ ایسے لوگ انسان کی شکل میں حیوان ہوتے ہیں۔

چٹے جن کے کپڑے میلے چت کٹھور جیؤ
تن مکھ نام نہ اوپجے دوجے دیاپے چور جیؤ
مول نہ بوجھینہ آپنا سے پشو آئے ڈھور جیؤ ۴

یعنی جن کا ظاہری لباس تو سفید ہے اور دل بہت ہی سخت ہیں، وہ خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہیں۔ ایسے لوگ اپنی حقیقت کو بھی نہیں جانتے، چنانچہ وہ حیوان ہیں۔

جناں ستگر پرکھ نہ سیو شبد نہ کیتو ویچار

اوئے مانس جون نہ آکھییں پسو ڈھورگا وارا

یعنی جولوگ سچے گورو کے اطاعت گزار نہیں ہیں اور نہ وہ خدا تعالیٰ کی باتوں کی طرف ہی کوئی توجہ دیتے ہیں، ان کو انسان نہیں کہنا چاہیے، وہ حیوان بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

دین بساریو رے دیوانے دین بساریو رے
پیٹ بھرئے پشو آجیئو سیئ مانکھ جنم ہے ہاریو
سادھ سنگت کبھوں نہیں کینی رچو دھیند ھے جھوٹھ
سوآں سو کو بائس جوے بھٹکت چالیئ اوٹھ ۲

یعنی جولوگ دین سے غافل ہیں اور حیوانوں کی طرح پیٹ بھرتے ہیں، ان کی زندگی رائیگاں جارہی ہے۔ اور نیک لوگوں کی کبھی بھی صحبت اختیار نہیں کرتے اور جھوٹے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ ایسے انسان کتے اور سؤر کی مانند دنیا سے اٹھ جاتے ہیں۔

گورمنتر ہنس جو پرانی دھرگنت دھرم بھر سہنہ
کو کر یہنہ سو کر یہنہ گردھبیہ کا کیہہ سر پینہہ تل کھلہہ ۳

یعنی جس شخص نے سچے گورو کی بیعت کر کے اپنا تزکیۂ نفس نہیں کیا، اس کی زندگی پر لعنت ہے۔ وہ گندہ ہے ناپاک ہے۔ ایسا انسان کتے، سؤر، گدھے، کوّے اور سانپ کے برابر ہے۔

بے وقوف لوگ

دنیا میں بے وقوفی اور عقلمندی کے معیار بہت مختلف ہیں۔ ایک کے نزدیک جو بے وقوفی ہے وہ دوسرے کے نزدیک عقلمندی ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں بھی بے وقوفی اور عقلمندی کا ایک معیار پیش کیا گیا ہے اور وہ بھی روحانی معیار ہے۔ چنانچہ گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:

مورکھ ہو وے سوہنے مورکھ کا کہنا
مورکھ کے کیا لکھن ہیں کیا مورکھ کا کرنا
مورکھ اوہ جے مگدھ ہے ہنکارے مرنا
ایت کمائے سدا دکھ دکھ ہی مینہ رہنا
ات پیارا پوے کھوہہ کہہ سجم کرنا

گرمکھ ہوئے سو کرے ویچار راؤس الپشور ہنا
ہرنام جپئے آپ اُدھرے اس پچھے ڈبے بھی ترنا
نانک جو تس بھاوے سو کرے جو دے سوہنا ا

یعنی جو بے وقوف ہے وہ بے وقوف کی باتیں سنتا ہے۔ بے وقوف کی تعریف کیا ہے اور بے وقوف کے کام کیا ہیں۔ وہ بے وقوف اور احمق ہے جو تکبر میں مر رہا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ دکھ ہی دکھ میں رہے گا۔ جب کوئی پیارا کنوئیں میں گر رہا ہو تو کوئی تدارک کرنا چاہیے۔ ایسے موقعہ پر گورمکھ یہ طریق اختیار کرتا ہے کہ وہ خود ایک طرف ہو جاتا ہے تا کہ گرنے سے بچ سکے۔ اور اس طرح جب وہ علیحدگی اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو کنوئیں میں گرنے والا بھی اس کی پیروی میں بچ جاتا ہے۔

(۲) مورکھ سیاناں ایک ہے ایک جوت دوئے ناؤں
مورکھاں سر مورکھ ہے جے نین ماہی ناؤں ا

یعنی بے وقوف اور عقلمند انسان ہونے کے لحاظ سے یکساں ہے اور دونوں میں ایک ہی جوت ہے۔ البتہ بے وقوفوں کا سردار وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا۔

(۳) مورکھ اندھا تت نہ پچھانے ۲

یعنی بے وقوفوں کو بصارت حاصل نہیں۔ وہ حقیقت سے بے خبر ہیں۔

(۴) مورکھ اندھیا اند ھی دھات
کہ کیو کہین کہائن آپ ۳

یعنی بے وقوف اندھے ہیں اور ان کی دوڑ بھاگ بھی اندھی ہے اور بول بول کر اپنا آپ ظاہر کرتے ہیں۔

(۵) مورکھ ہوئے نہ آکھی سوجھے جھوارس تہیں کہیا بوجھے
بکھ کا ماتا جگ سیوں لوجھے ۴

یعنی جو بے وقوف ہے اس کی بصارت کام نہیں دیتی، اس کی زبان بھی شیریں نہیں ہے اور وہ فرمانبردار بھی نہیں ہے۔ مایا کے زہر میں مبتلا لوگوں سے جھگڑتا رہتا ہے۔

(۶) مورکھ پڑھ پڑھ دو جابھاؤ در ڑائیا

بہو کرم کماوے دکھ سبا ئیا
ست گور سیو سدا سکھ پائیا!

یعنی وہ بے وقوف ہے جو پڑھ پڑھا کر شرک میں مبتلا ہے اور بہت کرم کرنے کے باوجود دکھ ہی دکھ اٹھاتا ہے، حقیقی سکھ اور رام سچے گورو کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۷) مورکھ پنڈت حکمت حجت سنجے کرینہ پیار
دھرمی دھرم کرینہ گا واوینہ منگینہ موکھ دوار ۲

یعنی وہ عالم بے وقوف ہیں جو چالاکیاں کرتے رہتے ہیں، کیونکہ ان کا اصل مقصد دولت اکٹھی کرنا ہوتا ہے۔ ایسے دھرم کا خیال کرنے والے بھی بے وقوف ہیں جو دھرم کا کام تو کرتے ہیں لیکن کیا کرایا ضائع کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ اس کے بدلے میں مکتی کی خواہش کرتے ہیں۔

(۸) پھکا درگہ بیٹھے موتھ تھکاں. پھکے پائے
پھکا مورکھ آکھیئے پانا لہے سزائے ۳

یعنی کڑوی زبان والا شخص بے وقوف ہے، اسے جوتے پڑتے ہیں۔

(۹) مورکھ آپ گنائندے مرجینہ ہوئے خوار ۴

یعنی جو لوگ متکبر ہیں وہ بے وقوف ہیں، وہ بھٹکتے پھرتے ہیں اور ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

(۱۰) مورکھ آپ گنائیندا بوجھ نہ سکے کار
منسا مائیا موہنی من مکھ بول خوار ا

یعنی وہ بے وقوف ہے جو متکبر ہے، وہ حقیقی بھگتی والا عمل سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اس کی خواہشات دنیاوی ہوتی ہیں اور اس کی زبان من مکھوں والی ہوتی ہے، جس سے وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

(۱۱) دھر بھگت جنہاں کو بخشیا ہر امرت بھگتی بھنڈارا
مورکھ ہوئے سوان کی ریس کرے تس ملت پلت منہ کارا ۲

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بھگتی کا خزانہ بخش دیتا ہے اور بے وقوف لوگ ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے دین و دنیا میں ان کا منہ سیاہ ہوتا ہے۔

(۱۲) سنتن سیوں بوے اپکاری
مورکھ سیو بولے جھکھ ماری ۳

یعنی نیک لوگوں سے گفتگو کرنے سے انسان کو فائدہ ہی فائدہ ملتا ہے اور بے وقوف لوگوں سے بات چیت کرنا جھک مارنے کے مترادف ہے۔

(۱۳) جو جیئے کی سار نہ جانے تس سیوں کچھ نہ کہیئے اجانے

مورکھ سیونہہ لوجھ پرانی ہر جپیئے پدنر نبانی ہے ۴

یعنی جو شخص دل کی خبر نہیں جانتا اس بے وقوف سے کوئی بات نہ کرو، اس بے وقوف سے کوئی تکرار نہ کرو۔

گورو نانک جی نے بے وقوف کی تعریف بیان کرنے کے بعد اور یہ بتانے کے بعد کہ ان کے نزدیک بے وقوف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے دُور ہے اور اپنے خالق اور مالک کی شناخت سے محروم ہے، یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ اس قسم کے لوگ بے شمار ہیں اور وہ اپنی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا اور وقت گزارا ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد یہ ہے:

۱۔ اسنکھ مورکھ گھورا

۲۔ کیتے مورکھ کھا ہی کھا۲

یعنی بے شمار بے وقوف لوگ خدا تعالیٰ سے دُور ہیں اور وہ بے وقوف اپنی زندگی کا مقصد کھانا پینا ہی تصور کرتے ہیں۔

عقلمند لوگ

گورو گرنتھ صاحب میں عقلمندی کو بھی خالص روحانی بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

چتر سیانا سگھڑ سوئے جن تجیا ابھمان ۳

یعنی صحیح معنوں میں عقلمند اور دانا وہ لوگ ہیں جنھوں نے غرور اور تکبر کو ترک کر دیا ہے۔ گویا کہ گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک مغرور اور متکبر لوگ عقلمند کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر عقلمندی کے بارے میں یہ مرقوم ہے:

سچے شرمے باہرے اگے لیہہ نہ داد

عقل ایہہ نہ آکھیئے عقل گو ایئے باد

عقلی صاحب سیویئے عقلہ پایئے مان

عقلی پڑھ کے بوجھیئے عقلی کیجے دان
نانک آکھے راہ ایہہ ہور گلاں شیطان ا

یعنی سچائی اور شرم کے بغیر خدا تعالیٰ کے دربار میں کوئی قدر نہ ہوگی۔ یہ عقلمندی نہیں کہ انسان فضول جھگڑوں میں اپنی عقل خرچ کر دے، بلکہ صحیح عقلمندی یہ ہے کہ انسان پڑھنے کے بعد اس پر غور کرے اور سوچ سمجھ کر اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ یہی صراطِ مستقیم ہے، اس کے بغیر تمام باتیں شیطان سے متعلق ہیں۔

ایک اور مقام پر اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

سوئی سیانا سوپت دنتا حکم لگے جس میٹھا جییو ۲

یعنی وہی انسان عقلمند اور معزز ہے جسے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم میٹھا محسوس ہوتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔

ایک اور مقام پر یہ درج ہے:

چتر سر وپ سیانا سوئی جو من تیرے بھاویجا ۳

یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقبول ہیں حقیقی معنوں میں وہی عقل مند اور دانا ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی مرقوم ہے کہ:

سوئی چتر سیانا پنڈت سو سورا سو داناں
سادھ سنگ، جن ہر ہر جپیو نانک سو پرداناں ا

یعنی وہی انسان عقلمند، عالم، فاضل، بہادر اور دانا ہے جو نیک لوگوں سے مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور وہی خدا تعالیٰ کا مقبول ہے۔

(۳) گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی انسان محض اپنی عقل اور ہوشیاری سے خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ خدا تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ اس کی عبادت اور اخلاص ہے۔ چنانچہ ہے:

چترائی نہ چینیاں جائے   بن مارے کیوں قیمت پائے ۲

یعنی محض اپنی عقل سے انسان خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتا اور بغیر نفس کو مارے انسان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:

رے جن من مادھو سیوں لائیے چترائی نہ چتر بھج پایئے
کہت کبیر بھگتی کر پائیا بھولے بھائے ملے رگھورائیا ۳

یعنی اے انسان اپنا دل خدا تعالیٰ سے لگا، وہ محض انسانی عقل اور ہوشیاری سے نہیں مل سکتا۔۔۔کبیر جی کہتے ہیں کہ وہ محض عبادت اور اخلاص کے ذریعے ہی مل سکتا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

چترائی سیانپاں کتے کام نہ آیئے
تٹھا صاحب جو دیوے سوئی سکھ پایئے!

یعنی محض ہوشیاری اور عقلمندی کسی کام نہیں آتی۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو بخشش کرے، انسان کو اسی پر توکل کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے۔

اس کے برعکس حقیقی عقلمندی کے بارے میں کہا گیا ہے:

سائی مت سائی بدھ سیانپ جت نمکھ نہ پربھ بسراوے
سنت سنگ لگ ایہہ سکھ پائیو ہرگن سد ہی گاوے ۲

یعنی اصل عقلمندی اور دانائی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو ایک پل کے لیے بھی نظر انداز نہ کرے اور ہمیشہ یاد رکھے۔ اور یہ مقام انسان کو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

(۳) گوروگرنتھ صاحب میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان محض اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے دنیا کمانے پر بھی قادر نہیں ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

سیانپ کا ہو کام نہ آت
جو ان روپیو ٹھاکر میرے ہوئے رہی اوہ بات
دیس کماون دھن جورن کی منسا بیچے نکسے ساس
لشکر نیب خواص سبھ تیاگے جم پورا وٹھ سدھا لس ۳

یعنی انسان کی اپنی سیانپ اور عقلمندی کسی بھی کام نہیں آتی۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی منشا ہوتی ہے وہی ہو کر رہتا ہے۔ جو لوگ محض اپنی عقلمندی کے سہارے پر روپیہ کمانے کی جدوجہد کرتے

ہیں، وہ ناکام ہی رہتے ہیں۔ان کی زندگی کامیاب نہیں کہلا سکتی۔

(۳) گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مذکور ہے کہ ان لوگوں کی عقل بہت تیز ہو جاتی ہے جو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر کے توحید کے پرستار بن جاتے ہیں، جیسا کہ مرقوم ہے:

سبھ میں جانوں کرتا ایک ساد ھ سنگت مل بدھ بیبک

----- --- --- --- -----

بدھی رگاس بھئی مت پوری تاں تے بنسی درمت دوری

ایسی گورمت پائی اے۔ بوڈت گھوراندھ کوپ مینہ نکسئو میرے بھائی رے ا

یعنی سب خدائے واحد کو جانو اور نیک لوگوں کی صحبت میں جا کر اپنی عقل کی تیزی کا سامان کرو۔۔۔۔۔۔اس طرح عقل تیز ہو جائے گی، تم صحیح معنوں میں عقل مند بن جاؤ گے اور بُری عقل تم سے دور ہو جائے گی۔اس طرح تم سیدھا راستہ پالو گے اور ظلمت کے کنوئیں میں گرنے سے بچ جاؤ گے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:

ہر رس چاکھت دھرا پیامن رس لے ہسناں

بدھ پرگاس پرگٹ بھئی الٹ کمل بگناں ۲

یعنی خدا تعالیٰ کے وصال کا شیریں شربت چکھنے سے انسان کا دل خوش ہو جاتا اور اس کی عقل بھی تیز ہو جاتی ہے اور اس کے دل کا پھول دنیا سے الٹ ہو کر کھل جاتا ہے۔

(۴) گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر صحیح عقل مندوں کی یہ علامت بیان کی گئی ہے کہ:

فریدا جے توں عقل لطیف کالے لکھ نہ لیکھ

آپنڑے گریبان مینہ سر نیواں کر دیکھ ا

یعنی اے فرید اگر تو صحیح معنوں میں عقلمند ہے تو پھر اپنے اعمال نامے کو سیاہ نہ بنا اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر محاسبہ کرتا رہ۔

(۵) گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ جو شخص اپنی عقلمندی کے سہارے پر کوئی کام کرتا ہے، وہ کامیابی حاصل کرنے کی بجائے الٹا اور بھی بندھنوں میں پھنس جاتا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

جیتی سیانپ کرم ہوں کیئے تیتے بندھ پرے
جو سادھو کر مستک دھر نیو تب ہم مکت بھئے ۲

یعنی جتنا بھی کوئی شخص ہوشیار ہو کر کام کرتا ہے اتنا ہی وہ اور بندھنوں میں پھنس جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے اور اس کی صحیح راہ نمائی کرتا ہے تو وہ ان بندھنوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

گویا کہ محض اپنی عقل کے سہارا پر کام کرنے سے انسان کامیاب نہیں ہوسکتا۔

گوروگرنتھ صاحب میں صحیح عقل اور دانائی حاصل کرنے کی دعائیں بھی کی گئی ہیں جیسا کہ مرقوم ہے:

سابدھ دیجے جت وسریں ناہیں
سامت دیجے جت تدھ دھیائیں
ساس ساس تیرے گن گاواں اوٹ نانک گور چرنا جیو ۱

یعنی (اے مولا) ہمیں وہ عقل عطا کر جس سے ہم تجھے کسی حالت میں اور کسی وقت بھی نہ بھلا سکیں، اور وہ سمجھ عطا کر کہ جس سے ہم ہمیشہ تیری عبادت کرتے رہیں اور ہر لحظہ تیری حمد کے گیت گاتے رہیں اور تیری ہی پناہ میں رہیں۔

عالم

گوروگرنتھ صاحب کی رو سے محض کتابوں کی ورق گردانی کا نام علم نہیں ہے اور نہ کوئی شخص محض کتابوں کا مطالعہ کرنے سے عالم فاضل کہلا سکتا ہے جب تک کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف اور مخلوق کی ہمدردی کے جذبات موجزن نہ ہوں۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:

مرنا ملاں مرنا   بھی کرتاروں ڈرنا
تاں توں ملاں تاں توں قاضی جاپہہ نام خدائی
جے بہتیرا پڑھیا ہووے کور ہے نہ بھریئے پائی ۲

یعنی اے ملاں ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے اس لیے خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کو شناخت کر لو گے تو پھر ملاں قاضی، یعنی عالم فاضل کہلانے کے مستحق ہوسکو گے۔ محض

کتابیں رٹ لینے سے کوئی شخص ڈوبنے سے بچ نہیں سکتا۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

دانشمند سوئی دل دھووے　　　مسلمان سوئی مل کھووے

پڑھیا بوجھے سو پردان　　　جس سر درگاہ کا نشان۱

یعنی دانشمند وہ ہے جو اپنے دل کو دھو کر ہر قسم کی غلاظتوں سے پاک کر لیتا ہے اور مسلمان وہ ہے جو اپنا تزکیۂ نفس کر لیتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے، وہی خدا تعالیٰ کا مقبول ہوتا ہے اور اسے ہی خدا تعالیٰ کے دربار میں رسائی حاصل ہوتی ہے۔ گویا کہ ایک عالم کے لیے علم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی شناخت نہایت ضروری ہے۔

اس کے برعکس محض ورق گردانی کے بارے میں گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:

پڑھ پڑھ گڈی لا دئینہ پڑھ پڑھ بھریئے ساتھ

پڑھ پڑھ بیڑی پایئے پڑھ پڑھ گڈئینیہ کھات

پڑھیئہ جیتے برس برس پڑھیئہ جیتے ماس

پڑھیئے جیتی آرجا پڑھیئے جیتے ساس

نانک لیکھے اک گل ہور ہوں میں جھکھنا جھاکھ

لکھ لکھ پڑھیا تیتا کڑھیا

بہو تیرتھ بھویا تیتو لویا۲

یعنی گڈوں پر لدی ہوئی کتابوں کو پڑھ لیں، مہینوں کے مہینے اور برسوں کے برس کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہیں حتیٰ کہ اپنی تمام عمر مطالعے میں ہی صرف کر دیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ کام آنے والی صرف ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے خالق اور مالک کو شناخت کر لے۔ اس کے بغیر باقی سب باتیں فضول ہیں اور محض جھگڑے کا باعث ہیں۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:

بھلے بھیکھ بھو یہہ دن راتیں ہوں میں روگ نہ جائی

پڑھ پڑھ لوجھ یاد دکھا نہیہ مل مائیا سرت گوائی۱

یعنی مختلف بھیکھوں میں دن رات پھرنے سے انسان کی خودی اور خود پسندی کی بیماری دور نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ صرف جھگڑا کرنے کی غرض سے مطالعہ کرتے ہیں اور دنیا میں جھگڑے اور فساد کی باتیں پھیلاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:

سبھے نوں سبھ لوچدی بن گور پائیا نہ جائے
پڑھ پڑھ پنڈت جوت کی تھکے بھیکھی بھرم بھلائے
گور بھیٹے سہج پائیا اپنی کرپا کرے رضائے ۲

یعنی خدا تعالیٰ کو سب ڈھونڈتے ہیں لیکن وہ گورو کے بغیر نہیں مل سکتا۔ پنڈت اور جوتشی وغیرہ پڑھ پڑھ کر تھک گئے ہیں اور وہ بھرموں میں پھنس گئے ہیں۔ گورو کو اپنا آپ بھیٹ کرنے سے ہی وہ مل سکتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں ایسے علماء کی مجلس میں بیٹھنے کی تلقین کی گئی ہے جو نیکی اور بدی پر غور کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

ستیں پہریں ست بھلا بہیئے پڑھیاں پاس
اوتھے پاپ پن دیچاریئے کوڑے گھٹے راس
اوتھے ستیہہ کھرے کیجے شاباش
بولن نادل نانکا دکھ سکھ خصمے پاس ۳

یعنی ان عالم فاضل لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے انسان کا فائدہ ہی فائدہ ہے جو نیکی بدی پر غور کرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں تعلیم کو فروخت کرنا بھی ناپسند کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

پاندھا پڑھیا آکھیئے بدیا بچرے سہج سبھائے
ندیا سودے تت لئیے رام نام لو لائے
من مکھ بدیا بکر د ابکھ کھٹے بکھ کھائے
مورکھ سبدّ نہ چینئی سوجھ بوجھ نہ کائے
پادھا گورمکھ آکھیئے چاٹریاں مت دیئے

نام سما لہو نام سنگر وہ لا ہا جگ مینہ لیئے
سچی پئی سچ من پڑھیئے سبد سہو سار
نانک سو پڑھیا سو پنڈت بینا جس رام نام گل ہارا

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں تعلیم کا فروخت کرنا ناپسند کیا گیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ہر وہ عالم قابلِ عزت ہے جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرتا ہے یعنی محض کتابوں کی ورق گردانی پر ہی اس کا انحصار نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

(۱) ودیا ویچاری تاں پرا پکاری!

(۲) گور پرسادی ودیا ویچارے پڑھ پڑھ پاوے مان
آپا مدھے آپ پرگا سیا پائیا امرت نام۳

یعنی جو شخص تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر غور کرتا ہے، وہ اپکاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر غور و فکر کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان عزت اور شہرت حاصل کرتا ہے اور اس طرح اس کے اندر ایک نور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ امرت اسے حاصل ہو جاتا ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ ہے۔

جاہل

گورو گرنتھ صاحب میں جہالت کا معیار بھی روحانی پیش کیا گیا ہے، یعنی گورو گرنتھ صاحب کی رو سے ہر وہ عالم جو متکبر اور مغرور ہے، جاہل ہے اور اس کے برعکس ہر وہ ان پڑھ جو صراطِ مستقیم پر گامزن ہے، عالم اور فاضل ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

پڑھیا مورکھ آکھیئے جس لب لوبھ اہنکار
ناؤں پڑھیئے ناؤں بجھیئے گورمتیں ویچارا

یعنی ہر وہ عالم جاہل ہے جس کے دل میں لالچ، لوبھ اور تکبر کے جذبات موجزن ہیں۔ حقیقی علم خدا تعالیٰ کا نام پڑھنے اور شناخت کرنے کا نام ہے جو مرشد کی ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

پڑھیا ہووے گناہ گار تاں ادمی سادھ نہ ماریئے
جیہا گھالے گھالناں تیہو یہو ناؤں پچاریئے
ایسی کلا نہ کھیڈیئے جت درگاہ گیا ہاریئے
پڑھیا اتے اومیا ویچار اگے ویچاریئے
موہبہ چلے سو اگے ماریئے ۲

یعنی اگر کوئی شخص تعلیم حاصل کرنے کے بعد گناہوں میں مبتلا ہے تو اس کے برعکس وہ اُمّی جو سیدھے راستہ پر چلتا ہے، سزا سے بچ جائے گا۔ یعنی ایک گناہ گار عالم کا علم اسے خدا تعالیٰ کی سزا سے نہ بچا سکے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں جس قسم کے کسی کے اعمال ہوں گے، اسی نام سے اسے پکارا جائے گا۔ اس لیے انسان کو ایسا طریق اختیار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے کہ اسے خدا تعالیٰ کے دربار میں رسوائی حاصل ہو۔ کیونکہ عالم اور اُمّی ان پڑھ کون ہے، اس کا فیصلہ آخرت میں ہوگا اور جو شخص اپنی من مرضی کرتا ہے اسے آخرت میں سزا ملے گی، خواہ اس نے دنیاوی علم کتنا ہی کیوں نہ پڑھا ہو۔

گیانی

گورو گرنتھ صاحب میں ہر اس شخص کو گیانی قرار دیا گیا ہے جو توحید کا پرستار ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا ہے، جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب میں مذکور ہے:

پرنوت نانک گیانی کیسا ہوئے آپ پچھانے بوجھے سوئے
گور پرساد کرے بیچار سو گیانی درگاہ پروان ا

یعنی نانک جی یہ عرض کرتے ہیں کہ گیانی کو کیسا ہونا چاہیے۔ وہ پہلے خود کو پہچان لے پھر وہ خدا تعالیٰ کی شناخت کر سکے گا اور گورو کی مہربانی سے غور و فکر کرے۔ ایسا گیانی خدا تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوگا۔

سوئی سگیانا سو پردھانا جو پربھ اپنا کیتا
کہ نانک جاں دل سوامی تاں سر سے بھائی میتا ۲

یعنی وہی شخص اچھے گیان والا اور خدا تعالیٰ کا مقبول ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنا لیا ہے۔
ایک اور مقام پر گیانی کی تعریف یوں کی گئی ہے:

سوئی گیانی سوئی دھیانی سوئی پورکھ سبھائی
کہہ نانک جس بھئے دیا لاتاں کو من تے بسر نہ جائی ا

یعنی ہر وہ شخص گیانی کہلانے کا مستحق ہے اور ہر وہ دھیانی اور نیک بخت ہے جس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور جس کے دل میں ہر دم اللہ تعالیٰ کی یاد رہتی ہے۔
اس سلسلہ میں گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے:

سوئی گیانی سوئی جن تیرا جس اوپر ریچ آوے
کرپا کرہنہ جس پرکھ بدھاتے سو سدا سدا تدھ دھیاوے ۲

یعنی درحقیقت گیانی وہ ہے اور وہی اللہ کا حقیقی بندہ ہے جس پر اس کا فضل ہے اور وہی اس کی عبادت میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے۔
اسی طرح ایک اور مقام پر یہ درج ہے:

سووڈ بھاگی جس نام پیار تس کے سنگ ترے سنسار
سوئی گیانی جے سمرے ایک سودھنو نتا جس بدھ بلیک
سو کلونتا جے سمرے سوامی ۔ سو پتونتا جے آپ پچھانی ۳

یعنی وہ انسان بہت ہی خوش قسمت ہے جسے اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔ ایسے انسان کے ساتھ مل کر ایک دنیا فلاح پاتی ہے۔ گیانی وہی ہے جو توحید کا پرستار ہے۔ دولت مند وہی ہے جسے حقیقی عقل حاصل ہے۔ اعلیٰ خاندانی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا عبادت گزار ہے۔ اور وہی معزز ہے جس نے خود کو شناخت کر لیا ہے۔
ایک مقام پر گیانیوں کے بارے میں گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:

گیانیاں کا دھن نام ہے سہج کرہنہ واپار
ان دن لاہا ہر نام لین اکھٹ بھرنے بھنڈار
نانک ٹوٹ نہ آوئی دیئے دیون ہارا

یعنی گیانیوں کی دولت اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات ہے اور وہ اسی کی تجارت کرتے ہیں۔

دن رات انھیں خدا تعالیٰ سے نفع ملتا ہے جس کے خزانے ہر وقت بھرپور ہیں اور ان میں کبھی کوئی ٹوٹ نہیں آتی، اور وہ ہمیشہ لوگوں کو دیتا رہتا ہے۔

ایک اور جگہ مرقوم ہے:

جت کھاوے تر پیئے جییاں جگت سماوے
ایہہ دھن کرتے کا کھیل ہے کدے آوے کدے جاوے
گیانی کا دھن نام ہے سدہی رہے سمائے
نانک جن کو ندر کرے تان ایہہ دھن پلے پائے ۲

یعنی روپیہ پیسہ تو خدا تعالیٰ کا ایک کھیل ہے، کبھی یہ آتا ہے کبھی چلا جاتا ہے۔ گیانی کی اصل دولت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ قائم اور دائم ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو وہی اس دولت کو پاسکتا ہے۔

حوالہ جات

۱رسالہ پنجابی ساہت جون ۱۹۴۵
۲رسالہ پنجابی ساہت، مئی ۱۹۴۶
۳ گوروگرنتھ صاحب، اردو ۵۳۲
۴ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱، ۴۲۰ واردو ۶۴۸
۵ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵۸۹۷ واردو ۱۳۳۴
۶ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵۹۷۱ واردو ۹۳۵
۷ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۰۲۱۵ واردو ۱۶۳۸
۸ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۳۹ واردو ۸۱۷
۹ دھناسری محلہ ۱ ۱۳، ۶۶۳اردو ۱۰۴۰
۱۰راگ وڈہنس محلہ ۱ ۵۶۷ واردو ۸۸۹
۱۱راگ وار گوجری شلوک محلہ ۳ ۵۰۹اردو ۷۹۶
۱۲ گوڑی سکھنی محلہ ۱ ۲۸۹ واردو ۴۳۰
۱۳ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۷۱ واردو ۲۴۹
۱۴ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ۹۱۳ واردو ۱۴۶۰
۱۵ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵، ۷۰اردو ۷۶
۱۶ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ۳۹۸ واردو ۶۰
۱۷ گوروگرنتھ صاحب راگ گوری سکھنی محلہ ۵ ۲۸۱ واردو ۴۱۸
۱۸ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ۴۲۰ واردو ۶۴۷
۱۹ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵ ۶۳۴ واردو ۹۷۸

۲۰ گوروگرنتھ صاحب وار بلاول محلہ ۴ ۸۵۵ واردو ۱۳۵۴

۲۱ راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۶۰ واردو ۳۸۸ ۲ راگ گوڑی محلہ ۲۶۱ واردو ۳۸۹

۲۲ راگ ملہار محلہ ۱۲۲۱ واردو ۲۰۱۴ ۲ راگ تلنگ محلہ ۱ ۷۲۳ واردو ۱۱۳۷

۲۳ گوروگرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ ۹۳۷ واردو ۱۴۹۸

۲۴ گوروگرنتھ صاحب راگ محلہ ۱ ۳۴۹۰ واردو ۱۲،۵۲۲

۲۵ گوڑی محلہ ۵ ۲۵۳ واردو ۲۷۴

۲۶ وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ ۶۴۳ واردو ۱۰۰۷

۲۷ راگ رام کلی کی وار شلوک محلہ ۲ ۹۵۴ واردو ۱۵۲۷

۲۸ راگ ملہار کی وار شلوک محلہ ۱ ۱۲۸۴ واردو ۲۱۵۹

۲۹ راگ ماجھ محلہ ۱۱۱ واردو ۱۴۵

۳۰ وار گوڑی شلوک محلہ ۳ ۳۱۴ واردو ۴۶۲

۳۱ راگ سورٹھ محلہ ۳ ۶۰۱ واردو ۹۴۲

۳۲ راگ رام کلہ محلہ ۳ ۹۲۱ واردو ۱۴۷۲

۳۳ بہاگڑے کی وار شلوک محلہ ۱ ۵۵۶ واردو ۸۷۳

۳۴ راگ مارو محلہ ۳، ۱۰۲۴ واردو ۱۷۰۰

۳۵ شلوک کبیر ۱۳۷۷ واردو ۲۱۶۴

۳۶ رام کلی محلہ ۱ ۹۳۴ واردو ۱۴۹۴

۳۷ شلوک واراں تے ودھیک، شلوک محلہ ۳، ۱۴۱۸ واردو ۲۲۰۷

۳۸ راگ گوڑی محلہ ۱، ۲۲۴ واردو ۳۲۶

۳۹ وار ملہار محلہ ۱ ۱۲۸۴ واردو ۲۰۴۹

۴۰ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱، ۷۵۱، واردو ۱۱۸۵

۴۱ شلوک وار تے ودھیک محلہ ۳، ۱۴۱۸ واردو ۲۲۰۷

۴۲ راگ مارو کبیر ۱۱۰۵ اردو ۱۷۶۷

۴۳ سہس کرتی محلہ ۵ ۱۳۵۷ واردو ۲۱۴۵

۴۴ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۴ ۹۵۳ وار دو ۱۵۲۴

۴۵ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ا ۱۰۱۵ و اردو ۱۶۲۸

۴۶ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۳ ۱۰۶۱ وار دو ۱۶۹۶

۴۷ گورو گرنتھ صاحب سارنگ شلوک محلہ ا ۱۲۳۹ وار دو ۱۸۷۹

۴۸ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ا ۴۱۴ وار دو ۶۳۸

۴۹ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳ ۴۲۴ وار دو ۶۵۳

۵۰ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا ۴۶۹ وار دو ۷۲۶

۵۱ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا ۴۷۳ وار دو ۷۳۶

۵۲ گورو گرنتھ صاحب وار ڈہنس شلوک محلہ ۳ ۵۸۹ وار دو ۹۲۳

۵۳ گورو گرنتھ صاحب پر بھاتی محلہ ا ۱۳۴۳ وار دو ۲۱۲۸

۵۴ گورو گرنتھ صاحب سوہی محلہ ۵ ۷۳۵ وار دو ۱۸۵۴

۵۵ گورو گرنتھ صاحب صاحب راگ گونڈ کبیر ۸۷۷ وار دو ۱۳۸۹

۵۶ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۴ ۱۰۷۰ وار دو ۱۷۰۹

۵۷ گورو گرنتھ صاحب چپ جی پوڑی ۱۸ ۴ وار دو ۴

۵۸۔ گورو گرنتھ صاحب جپ جی پوڑی ۲۵ ۵ وار دو ۶

۵۹ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۹۷ وار دو ۳۴۲

۶۰ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ا ۱۲۴۵ وار دو ۱۹۸۸

۶۱ گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۱۰۸۵ وار دو ۱۴۱

۶۲ گورو گرنتھ صاحب راگ محلہ ۵ ۱۰۷۴ وار دو ۱۷۱۵

۶۳ گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ ۱۲۱۲ وار دو ۱۹۴۹

۶۴ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ا ۲۳۱ وار دو ۳۲۲

۶۵ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۲۴ وار دو ۴۹۳

۶۶ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ۲۹۶ وار دو ۶۰۸

۶۷ گورو گرنتھ صاحب راگ نٹ نارائن ۹۷۸ وار دو ۱۵۶۶

۶۸ گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری محلہ ۵ ۴۹۶ واردو ۷۷۴

۶۹ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ۲۷۶ واردو ۵۷۶

۷۰ گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ ۸۱۱ واردو ۱۲۹۰

۷۱ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۶ ۱۳۷۸ واردو ۲۱۶۶

۷۲ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۱۴ اردو ۳۱۱ واردو گورو گرنتھ صاحب ۳۱۱

۷۳ گورو گرنتھ صاحب ماجھ محلہ ۵ ۱۰۰ واردو ۱۲۸

۷۴ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ۲۴ واردو ۳۱

۷۵ گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ ۶۶۲ واردو ۱۰۴۹

۷۶ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ۴۶۸ واردو ۷۲۳

۷۷ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۳ ۱۱۳۱ واردو ۱۸۰۷

۷۸ گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۳، ۶۸ واردو ۸۴

۷۹ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ چلوک محلہ ۲ ۱۴۶، اردو ۲۰۰

۸۰ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ۳۸، واردو ۱۴۹۹

۸۱ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ ۳۵۶ واردو ۵۴۴

۸۲ گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱ ۱۳۲۹ واردو ۲۱۰۹

۸۳ گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ کی وار محلہ ۱ ۱۴۰ واردو ۱۹۰

۸۴ گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱ ۴۷۰ واردو ۷۲۸

۸۵ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ۲۵ واردو ۳۳

۸۶ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ۴۵۳ واردو ۴۹۹

۸۷ گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵، ۶۱۰ واردو ۹۵۶

۸۸ گورو گرنتھ صاحب راگ نٹ نارائن ۹۷۸ واردو ۱۵۶۶

۸۹ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ۱۱۵۰ واردو ۱۸۳۷

۹۰ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳ ۶۸ واردو ۸۴

۹۱ گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳ ۱۲۸۲ واردو ۱۰۴۶

شرک اور بت پرستی

خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ دوسروں کو حاجت روا خیال کرنا اور بتوں کی پرستش کرنا شرک ہے اور بعض قومیں اسے مذہب کا ایک خاص حصہ خیال کرتی ہیں۔ ان کے نزدیک جب تک کسی خاص بزرگ یا دیوتا کی مورتی سامنے رکھ کر عبادت نہ کی جائے، انسان کی توجہ قائم نہیں رہ سکتی اور اس کی عبادت تکمیل نہیں پا سکتی۔ گوروگرنتھ صاحب میں جابجا اس کا رد کیا گیا ہے۔ اور عبادت کے لائق صرف اور صرف خدائے واحد ہی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم چند ایک ایسے شبد نقل کرتے ہیں جن میں مورتی پوجا یا بت پرستی کا رد کیا گیا ہے:

(۱) گھر میں ٹھاکر ندر نہ آوے — گل میں پاہن لے لٹکاوے
بھرمے بولا ساکت پھرتا — نیر برو کے کھپ کھپ مرتا
جس پاہن کو ٹھاکر کہتا — اوہ پاہن لے اس کو ڈبتا
گناہ گار لون حرامی — پاہن ناؤ نہ پار گرامی
گورمل نانک ٹھاکر جاتا — جل تھل مہیل پورن بدھاتا ۱

یعنی بت پرست اور مشرک لوگوں کے خود اپنے اندر خدا تعالیٰ کا جلوہ موجود ہے مگر انہیں دکھائی نہیں دیتا اور گلے میں پتھروں کی مورتیاں لٹکائے پھرتے ہیں۔ ایسے شخص بھرم میں مبتلا ہیں اور پانی کو بلو کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، اس طرح وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ جو لوگ پتھر کی مورتیوں کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ گناہ گار اور نمک حرام ہیں اور پتھروں کی کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگ کنارے کو پا نہیں سکیں گے بلکہ درمیان میں ہی غرق ہوں گے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مرشد کامل یعنی سچے گورو کے ذریعے خدا تعالیٰ کو شناخت کر لیا ہے اور وہ خدا تعالیٰ بحر و بر میں موجود ہے۔ کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں ہے۔

(۲) جو پاتھر کو کہتے دیو — تا کی برتھا ہووے سیو
جو پاتھر کی پائیں پائے — تس کی گھال اجائیں جائے
ٹھا کر ہمرا سد بولتا — سرب جیا کو پربھ دان دیتا
انتر دیو نہ جانے اندھ — بھرم کا موہیا پاوے پھند
نہ پاتھر بولے نہ کچھ دیئے — پھوکٹ کرم نپھل ہے سیو
جے مرتک کو چندن چڑھاوے — اس تے کہو کون پھل پاوے
جے مرتک کو بسٹا ماہ رلائی — تاں مرتک کا کیا گھٹ جائی
کہت کبیر ہوں کہوں پکار — سمجھ دیکھ ساکت گاوار
دوجے بھائے بہت گھر گالے — رام بھگت ہے سدا سکھالے ا

یعنی جو لوگ پتھروں اور مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں اور انہیں خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں، ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں، ان کی محنت برباد ہو جاتی ہے۔ ہمارا خدا تعالیٰ تو ہمیشہ بندوں سے کلام کرتا ہے اور تمام لوگوں پر بخشش کرتا ہے۔ اندھے لوگ یہ نہیں جانتے کہ ان کے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا جلوہ موجود ہے۔ وہ بھرم میں مبتلا ہیں اور اپنے جال میں خود پھنس رہے ہیں۔ پتھروں کی مورتی نہ تو زبان سے بول سکتی ہے اور نہ ہاتھوں سے کسی کو ضرر یا نفع دے سکتی ہے۔ اس کی پرستش بے فائدہ ہے۔ اگر مردہ جسم کو چندن کی چتا کے سپرد کر دیا جائے تو اس کا اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور اگر مردہ جسم کو کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا جائے تو اس سے اس کی کوئی ذلت نہیں ہوتی۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ میں یہ بات پکار کر کہتا ہوں کہ اے بے وقوف لوگو سوچو، سمجھو اور دیکھو۔ شرک میں مبتلا لوگوں کے بہت سے گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ صرف خدائے واحد کی عبادت کرنے سے ہی انسان ہمیشہ کا سکھ اور آرام حاصل کر سکتا ہے۔

(۳) اندھے گونگے اندھاندھار — پاتھر لے پوجہہ مگدھ گوار
اوہ جاں آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہارا

یعنی پتھروں کے پجاری اور مشرک لوگ اندھے اور گونگے ہیں، ظلمت کا شکار ہیں اور بہت بے وقوف ہیں۔ وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جن پتھروں کی وہ پرستش کرتے ہیں وہ خود پانی

میں ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسرے کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

(۴) گھر نارائن سبھا نال   پوج کرے رکھے ناوال
کنگو چنن پھل چڑھائے   پیری پے پے بہت منائے
مانو آن منگ منگ پینے کھائے   اندھی کمی اندھ سزائے
بھکھیاں دیئے نہ مردیاں رکھے   اندھا جھگڑا اندھی متھے ۲

یعنی پنڈت لوگ گنیش وغیرہ دیوتاؤں کی مورتیاں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں اور ان کو نہلاتے بھی ہیں، نیز ان پر کیسر اور پھول بھی چڑھاتے ہیں اور ان کے قدموں پر گر کر گڑگڑاتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے خیرات مانگ مانگ کھاتے ہیں۔ ٹھاکروں کی مورتیاں نہ تو بھوکوں کو کھانا دے سکتی ہیں اور نہ کسی کو موت سے بچا سکتی ہیں۔ یہ سب ان کا اندھا جھگڑا ہے اور اندھی مجلس ہے۔

(۵) دیوا دیوی پوجیئے بھائی کیا مانگوں کیا دیہہ
پاہن نیر بچھالیئے بھائی جل مینہہ بوڈیہہ تیہہ ۳

یعنی اے بھائیو! دیوی اور دیوتاؤں کی پوجا لاحاصل ہے۔ ان سے تم کیا چاہتے ہو؟ اور یہ تمہیں کیا دے سکتی ہیں؟ ان پتھروں کی دیوی دیوتاؤں کو پانی میں ڈال کر دیکھو۔ یہ تو خود ڈوب جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو چیز خود ڈوبنے والی ہو، وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتی ہے۔

(۶) بھبھا بھرم مٹا دہنہ اپنا ایا سنسار سگل ہے سپنا
بھرمے سر نر دیوی دیوا بھرمے سدھ سادھک برہمیوا
بھرم بھرم مانکھ ڈھکائے دتر مہاں بکھم ایہہ مائے
گرمکھ بھرم بھے موہہ مٹائیا نانک تہہ پرم سکھ پائیا

یعنی اے لوگو! اپنا بھرم مٹادو۔ یہ تمام دنیا ایک خواب کی مانند ہے۔ تمام دیوی دیوتا بھرم میں پھنسے ہوئے بھٹک رہے ہیں اور بڑے بڑے سدھ برہما کہلانے والے بھی بھرم میں مبتلا ہیں۔ دوسرے لوگ بھی بھرم کے دھوکے کا شکار ہیں۔ یہ مایا کا بھرم ساگر بہت خطرناک ہے اور بہت مشکل سے انسان کنارے کو پا سکتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے مرشد کامل کے ذریعہ اپنے بھرم کو دور کر دیا ہے، وہی لوگ ہمیشہ کی خوشی پا سکتے ہیں، دوسرے لوگوں کو ہمیشہ کی خوشی حاصل

نہیں ہوسکتی۔

(۷) جو اپجے سو کال سنگھاریا ہم ہر داٹھے گرشبد بیچاریا
مایا موہے دیوی سب دیوا کال نہ چھوڑے بن گرکی سیوا
اوہ ابناسی الکھ ابھیوا
سلطان خان بادشاہ نہیں رہنا نا مونہہ بھولے جم کا دکھ سہنا
میں دھرنام جیوں راکھو رہنا!

کیونکہ ہم نے مرشد کامل کے فرمان پرغور کیا ہے۔تمام دیوی دیوتا مایا کا شکار ہیں اور بھٹک رہے ہیں۔ وہ دوسروں کی نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتے، نجات تو صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے حاصل ہوسکتی ہے۔خدا تعالیٰ غیر فانی ہے۔ باقی تمام بڑے بڑے سلطان خان اور بادشاہ موت کا شکار ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں، انھیں موت کے فرشتے بہت سزا دیتے ہیں۔ میں نے تو خدا پر ہی توکل کیا ہے، جس طرح وہ رکھے ہم اسی طرح خوش ہیں۔

(۸) ماٹی کے کردیوی دیواتس آگے جیو دیہی
ایسے پتر تمہارے کہیے آپن کہیا نہ لیہی
سرجیو کاٹے نہ جیو پوجے انت کال کو بھاری
رام نام کی گت نہیں جانی بھے ڈوبے سنساری
دیوی دیوا پوجہہ ڈولہہ پاربرہم نہیں جانا
کہت کبیرا کل نہیں چیتا بکھیا سیوں لپٹانا

یعنی مٹی کے دیوی دیوتا بنا کر لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں، جاندار چیزیں ان کی بھینٹ چڑھاتے ہیں اور جانداروں کو ذبح کر کے بے جان چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ایسے بزرگ تمھارے ہیں جو خود اپنے منہ سے کچھ مانگ کر بھی نہیں لے سکتے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ سے بہت دُور ہیں اور ان کا انجام ہلاکت ہوگا۔ وہ دیوی دیوتاؤں کی پوجا میں بھٹک رہے ہیں اور خدا کی انھیں معرفت حاصل نہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ ایسے لوگ خدائے لم یلد ولم یولد کی پرستش نہیں کرتے اور زہر سے چمٹ رہے ہیں جو انھیں ہلاکت کے سوا اور کچھ نہ دے گا۔ یعنی جو پیدا ہوتا ہے وہ مرتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہے۔

اوتار فلاسفی

بعض قوموں اور لوگوں کے نزدیک خدا تعالیٰ وقتاً فوقتاً کسی انسان حیوان یا دوسرے جانداروں کی شکل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے، چنانچہ سری رام چندر جی اور سری کرشن جی وغیرہ کو خدا تعالیٰ کے اوتار تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کا مچھلی اور کچھوے کی شکل میں اوتار دھارن کرنا بھی یقین کیا جاتا ہے۔ اس نظریے کو اوتار واد یا اوتار فلاسفی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں ایسے متعدد شبد موجود ہیں جن میں اس اوتار فلاسفی کے عقیدے کو غلط اور بے بنیاد ظاہر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اوتار دھارن کرنے سے بلند اور بالا ہے۔ جناب بابا نانک صاحب نے اپنے مول منتر میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت "اجونی" بھی بیان کی ہے جس کے معانی سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں کہ لامحدود اور غیر مجسم خدا تعالیٰ کسی قسم کا جسم اختیار کر کے خود کو محدود نہیں کرتا۔ یہ اس کی شان کے سراسر خلاف ہے کہ وہ کسی قسم کا جسم اختیار کر کے ہم انسانوں کی طرح دنیا میں پیدا ہو۔ اس سلسلے میں ہم گورو گرنتھ صاحب سے چند ایک شبد بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) تو پار برہم پرمیشر جون نہ آوہی　　تو حکمی سا جینہ سر شٹ ساج سماوہی
تیرا روپ نہ جائی لکھیا کیؤں تجھینہ دھیاوہی　　تو سبھ مینہ ورتے آپ قدرت دیکھا وہی ا

یعنی اے مولا تو پار برہم پرمیشر وارا، الوری ہے، تو کبھی بھی کسی جون کو اختیار نہیں کرتا اور تو نے اپنے امر سے ہی اس تمام عالم کائنات کو پیدا کیا ہے اور اپنے حکم سے ہی ایک دن اس کا خاتمہ کر دے گا۔ تیرا روپ انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ تیری عبادت کیوں نہ کی جائے، ہر چیز میں تیرا جلوہ موجود ہے اور تیری قدرت صاف دکھائی دے رہی ہے۔

(۲) ستگی تھیت پاس ڈار راکھی　　اسٹم تھیت گووند جنماسی
بھرمے بھولے نرکرت کچرائن　　جنم مرن نے رہت نارائن
کہ پجیر کھوا ٹھو چور　　اوہ جنم نہ مرے اسے ساکت دھور
سگل پرادھ دیہہ لور ونی　　سو مکھ جلو جت کئے ٹھاکر جونی
جنم نہ مرے نہ آوے نہ جائے　　نانک کا پربھ رہیو سمائے

یعنی باقی تمام چاند کی تاریخوں (تھوں) کو چھوڑ کر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بھادوں ودی اشٹمی کو خدا تعالیٰ نے اوتار دھارن کیا تھا (یاد رہے کہ یہ سری کرشن جی کا جنم دن ہے، یہ بھرم میں پھنسے ہوئے لوگوں کی ایک فضول بات ہے) خدا تعالیٰ جنم مرن سے بہت بلند اور بالا ہے۔ وہ کبھی بھی کسی انسان یا حیوان وغیرہ کی شکل میں ماں کے بطن سے پیدا نہیں ہوتا۔ جو لوگ پنجیری بنا کر اور دروازے بند کر کے خدا تعالیٰ کو کھلانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ غلطی خوردہ ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ گناہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو روتا ہوا بچہ تصور کرتے ہیں اور پھر اسے چپ کرانے کی سعی کرتے ہیں۔ وہ زبان جل جائے جو یہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے بھی جنم دھارن کیا تھا۔ خدا تعالیٰ پیدائش سے اور موت سے پاک ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اس کو کسی انسان، حیوان، چرند یا پرند کی شکل میں پیدا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس شبد میں نہایت تفصیل سے خدا تعالیٰ کا اوتار دھارن کرنا غلط قرار دیا گیا ہے اور اسے لم یلد ولم یولد تسلیم کیا گیا ہے۔

(۳) لکھ چوراسیہ جیبو جون مینہ بھرمت نند بہو تھا کورے
بھگت ہیت اوتار لیئ ہے بھاگ بڈو پرا کورے
تم جو کہت ہو نند کو نندن نند سو نندن کا کورے
دھرن اکاس دسوویں تا ہیں تب ایہہ نند کہاں تھورے
ٹکٹ نھیں پرے جون نھیں آوے نام نرنجن جا کورے
کبیر کو سوامی ایسو ٹھا کر جا کے مائی پورے ا

یعنی تمھارا نند چوراسی لاکھ جونوں میں گھومتا ہوا بہت تھک گیا ہے۔ اب اس نے عبادت کے لیے اوتار دھارن کیا ہے۔ یہ اس کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ تم یہ کہتے ہو کہ نند کا بیٹا خدا کا اوتار ہے۔ تو نند کا باپ کیا ہوگا؟ کیونکہ تمھارے عقیدہ کی رو سے اگر نند کا بیٹا خدا یا خدا تعالیٰ کا اوتار ہوسکتا ہے تو نند کا باپ تو اس سے بھی بلند اور بالا ہونا چاہیے۔ جب یہ زمین و آسمان نہیں تھے اور مشرق و مغرب کا بھی کوئی وجود نہ تھا، اس وقت تمھارا یہ مصنوعی خدا اور فرضی معبود کہاں تھا؟ یاد رکھو کہ جس ہستی کا نام خدا تعالیٰ ہے وہ کسی بندش یا حدود میں نہیں آتا۔ وہ غیر مجسم اور لا محدود ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں ہم تو ایسے خدا تعالیٰ کو ماننے والے ہیں جو لم یلد ولم یولد ہے۔

(۴) پرتھمے براھما کالے گھرآیا　　برھم کمل پیال نہ پائیا
آ گیا نھیں لینی بھرم بھلائیا۲

یعنی سب سے پہلے برہما موت کا شکار ہو گیا۔ وشنو کے کنول کو زمین کی تہہ تک پہنچ کر بھی معلوم نہ کر سکا اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کی، اس لیے شکوک وشبہات میں مبتلا ہو گیا اور راستہ سے بھٹک گیا۔

(۵) بید پڑھے پڑھ برہے ہارے اک تل نھیں قیمت پائی
سادھک سدھ پھرے بل لاتے تے بھی موہے مائی
دس اوتار راجے ہوئے ورے مہاندیو اودھوتا
رتن بھی انت نہ پائیو تیرا لائے تھکے بھو تا
سہج سوکھ انند نام رہن ہر نتیں منگل گایا
سپھل درشن بھیٹو گور نانک تاں من تن ہر ہر دھائیا!

یعنی برہما پڑھ پڑھ کر تھک گیا۔ اسے ایک رتی بھر بھی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو سکی۔ اور جو دس ۲ اوتار گزرے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے سے انسان خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر سکتا ہے اور خوشی کے گیت گا سکتا ہے، بغیر اس کے نہیں۔

(۶) برہمے گرب کیا نھیں جائیا　　بید کی بپت پڑی پچھتائیا
جہہ پربھ سمرے نھیں من مائیا ۳

یعنی برہما نے تکبر کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کی تھی۔ اس کے نتیجے میں ویدوں کی مصیبت اس کے گلے پڑ گئی تھی اور اس نے بہت افسوس کیا تھا۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اسے اطمینانِ قلب حاصل ہو جاتا ہے۔

(۷) برہما وید پڑھے وادو کھانے　　انتر تاس آپ نہ پچھانے
تاں پربھ پائے گورشبد دکھائے ۱۰

یعنی برہما نے وید پڑھنے کے بعد فساد مچایا تھا۔ اس کے اندر غصہ بہت تھا اور اس نے خود کو پہچانا نہیں تھا۔ اگر کوئی شخص گورو کے احکام کی تابعداری کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو پالیتا ہے۔

(۸) مہا نہ جانیہ بید برہمے نہ جانیہ بھید
اوتار نہ جانیہ انت پرمیشر پار برہم بے انت ۲

یعنی وید اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں جانتے اور برہما کو معرفتِ الٰہی کے راز کا علم نہیں۔ اوتار خدا تعالیٰ کی حقیقت کو نہیں پا سکے۔ خدا تعالیٰ وراء الوریٰ اور بے انت ہے۔

(۹) سنک نندا نت نہیں پایا — وید پڑھے پڑھ برہمے جنم گوایا ۳

یعنی برہما کے دونوں بیٹے سنک اور سنند خدا تعالیٰ کی معرفت کو حاصل نہ کر سکے اور برہما نے وید پڑھ پڑھ کر اپنی زندگی ضائع کر دی۔

(۱۰) تو سچا سچیار جن سچ ورتایا — بیٹھا تاڑی لائے کول چھپایا
برہمے وڈا کہالئے انت نہ پائیا — نہ تس باپ نہ مائے کن تو جائیا
نہ تس روپ نہ ریکھ ورن سبائیا — نہ تس بھوکھ پیاس رجا دھپائیا
گورمینہ آپ سموئے شبد ورتائیا — سچے ہی پتائے سچ سمائیا ۴

یعنی اے مولا تو حق ہے اور ہر جگہ تو نے صداقت کو ہی پھیلایا ہے۔ تیری ہر چیز پر نظر ہے، تجھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ تو خود چھپا ہوا ہے۔ برہما نے خود کو بڑا کہلایا تھا لیکن وہ تیری حقیقت کو نہیں پا سکا تھا۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ ماں، جن کے ذریعے وہ پیدا ہوا ہو۔ اس کی کوئی بھی شکل نہیں اور نہ کوئی جسم ہے۔ وہ ذات اور ورن سے بھی بلند و بالا ہے۔ اسے بھوک یا پیاس نہیں ستاتی۔ وہ خود حق ہے اور حق بات پر خوش ہوتا ہے۔

(۱۱) برہما بشن مہاندیو موہیا — گورمکھ نام لگے سے سوہیا ۱

یعنی برہما بشن اور مہاندیو یہ تینوں دیوتا بھٹک گئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار جو خدا سے لو لگاتے ہیں وہی قابل عزت ہوتے ہیں اور انہی کی بڑائی بیان کی جاتی ہے۔

(۱۲) برہما بشن مہاں دیو ترے گن روگی وچ ہونیں کار کمائی
جن کے کئے تسے نہ چیتہ بیڑے ہر گورمکھ سوجھی پائی ۲

یعنی برہما، بشن اور مہاں دیو تینوں گمراہی میں مبتلا ہیں اور تکبر سے ہی وہ سب اعمال بجا لاتے تھے۔ جس خدا تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا تھا، اس کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ یہ سمجھ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مرشد کامل کے ذریعے دی ہے۔

(۱۳) برہما بشن مہاند یو ترے گن بھلے ہونمیں موہ ودھائیا
پنڈت پڑھ پڑھ مونی بھلے دوجے بھائے پت لائیا
جوگی جنگم سنیاسی بھلے ون گورتت نہ پایا
من مکھ دکھیئے سدا بھرم بھلے نہیں برتھا جنم گوایا
نانک نام رتے سیئی جن سمدھے جے آپ بخش ملائیا۳

یعنی برہما، بشن اور مہان دیو گمراہ ہو گئے تھے۔ ان میں خودی اور لالچ بڑھ گیا تھا۔ پنڈت اور منی پڑھ پڑھ کے بھول گئے تھے۔ انھوں نے خدا تعالیٰ کے سوا دوسری چیزوں سے دل لگا لیا تھا۔ جوگی اور سنیاسی وغیرہ بھی بھول گئے تھے۔ ان سب نے اپنی زندگیاں ضائع کردی تھیں۔

نانک جی کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو ہی اطمینان نصیب ہوا تھا جو خدا تعالیٰ کی طرف آ گئے تھے اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل سے اپنی طرف لگا لیا تھا۔

(۱۴) برہما رشی منی شنکر اندپتے بھیکھاری
مانے حکم سوہے ورسا چے عاقی مرینہ اپھاری
جنگم جودھ جتی سنیاسی گور پورے ویچاری
بن سیوا پھل لبھو نہ پاویں سیوا کرنی ساری ۱

یعنی خواہ کوئی برہما ہو، رشی ہو، منی ہو، شنکر ہو، اندر ہو، اگر وہ خدا تعالیٰ کا حکم مانے گا تو خدا کے دربار میں عزت حاصل کر سکے گا۔ اگر عاقی ہوگا تو وہ نافرمان ہمیشہ کی موت مر جائے گا۔ اس کا برہما ہونا یا رشی منی وغیرہ ہونا اسے ابدی موت سے بچا نہ سکے گا۔ نجات خدا تعالیٰ کی عبادت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے، اس کے بغیر نہیں۔

(۱۵) سہنسر دان دے اندر رو آئیا پرسرام رو وے گھر آئیا
اجے سو روے بھیکھیا کھائے ایسی در گہہ ملے سزائے
رو وے رام نکالا بھیا سیتا لکھن وچھڑ گییا ۳

یعنی ہزاروں کا ونڈ پا کر اندر روتا رہا۔ اور پرسرام بھی اپنی طاقت گنوا کر روتا رہا۔ اور رام چندر جی کا دادا "اج" بھی ایک سادھو کو لید خیرات دے کر آخر روتا رہا کیونکہ وہ لید انجام کار اس کو کھانی پڑی تھی۔ اور رام چندر جی بھی دیس نکالا ملنے پر اور سیتا اور لچھمن کے جدا ہو جانے پر روتے

رہے تھے۔

(۱۶) من میں جھورے رام چند سیتا لچھمن جوگ
ہنو منتر ارادھیا آیا کر سنجوگ ۱

یعنی سری رام چند جی لچھمن اور سیتا کے لیے اپنے دل میں افسوس کرتے تھے۔ خوش قسمتی سے ہنومان آگیا۔

(۱۷) پانڈے تمرا رام چند سوبھی آوت دیکھیا
راون سیتی سر بر ہوئی گھر کی جوئے گوائی تھی ۲

یعنی اے پنڈت ہم نے تیرا رام چندر بھی دیکھا تھا۔ اس کی راون سے لڑائی ہوئی تھی تو اس نے اپنی بیوی گنوادی تھی۔

(۱۸) جگاں جگاں کے راجے کیئے گاویں کراوتاری
تن بھی انت نہ پائیا تگاں کیا کر آکھ ویچاری ۳

یعنی وقتاً فوقتاً متعدد بڑے لوگ راجے بنائے گئے جنھیں لوگ خدا تعالیٰ کا اوتار تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا احاطہ نہ کرسکے۔ یعنی رام چندر اور کرشن وغیرہ اپنے وقت کی بزرگ ہستیاں تھیں۔ خواہ لوگ انھیں خدا تعالیٰ کے اوتار تسلیم کرتے ہیں لیکن وہ بے چارے تو خدا تعالیٰ کا احاطہ نہ کرسکے۔

ویداور شاستر

ہندو دھرم کی مقدس کتاب کا نام وید ہے۔ یہ عام طور پر چار تسلیم کیے جاتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) رگ وید (۲) یجر وید
(۳) سام وید (۴) اتھر وید

گورو گرنتھ صاحب میں ہندو دھرم کی ان مقدس کتب کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے جیسا کہ:

(۱) برہمے گرب کیا نہیں جانیا بید کی بپت پڑی پچھتانیا

جہہ پر بھ سمرے تہیں من مانیا ۱

یعنی برہما نے تکبر کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کی تھی۔ اس کے نتیجے میں ویدوں کی مصیبت اس کے گلے پڑ گئی تھی اور اس نے بہت افسوس کیا تھا۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے:

(۲) مہمانہیں جانیہ بید برہےنہیں جانیہ بھید ۲

یعنی وید خدا تعالیٰ کی حمد سے خالی ہیں:

(۳) پنڈت میل نہ چکئی جے وید پڑھے جگ چار
ترے گن مائیا مول ہے وچ ہون میں نام وسار
پنڈت بھولے دوجے لاگے مائیا کے واپار
انتر ترنا بھوکھ ہے مورکھ بھکیاں موئے گوار
ست گور سیو یئے سکھ پائیا سچے شبد ویچار
اندرونہہ ترسنا بھکھ گئی سچے نالے پیار
نانک نام رتے سہجے رجے جناں ہر رکھیا اردھار ۱

یعنی اے پنڈت! اگر تو چار یگ کے لمبے زمانے میں بھی وید پڑھتا رہے گا تو تجھے دل کی پاکیزگی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس طرح دل کی میل دور نہیں ہو سکتی۔ یہ تو تین گن مایا کی جڑ ہیں اور اس طرح سوائے تکبر کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی انسان غافل ہو جائے گا۔ پنڈت تو گمراہ ہو گئے ہیں اور مایا کی تجارت میں مصروف ہیں۔ یعنی مقصود ان کے جینے سے دنیا کمانا ہے۔ ستگورو کی فرمانبرداری اختیار کرنے سے ہی انسان سچی خوشی حاصل کر سکتا ہے اور اس طرح اندر سے لالچ کی بھوک ختم ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے لگاؤ ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان خدا کا ہو جانے سے خود بخود ہی اطمینان حاصل کر لیتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴) پڑھے رے سگل بید نہ چوکے من کے بھیا ک کھن نہ دھیریز میرے گھر کے پنچا
کوئی ایسورے بھگت جو مائیا تے رہت اک انمرت نام میرے رے سنچا ۲

یعنی سارے وید پڑھ ڈالے ہیں لیکن دل کے شکوک وشبہات دور نہ ہو سکے اور نہ میرے

دل میں بسنے والے کام (شہوت)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، ہنکار (تکبر) ایک پل بھر کے لیے دور ہو سکے۔ کوئی خدا تعالیٰ کا پیارا جو مایا سے پاک ہو، خدا کا زندگی بخش نام میرے دل میں بھر دے۔

(۵) پڑھ پڑھ پنڈت موتی تھکے ویداں کا ابھیاس
ہر نام چت نہ آوئی نہ نج گھر ہوئے واس
جم کال سروں نہ اترے انترکپٹ و ناس ا

یعنی بڑے بڑے رشی اور منی وید پڑھتے پڑھتے تھک گئے لیکن ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم نہ ہو سکی اور نہ انھیں خدا تعالیٰ کے دربار میں رسائی حاصل ہو سکی۔ ان کے سروں سے موت کا فرشتہ نہ اتر سکا کیونکہ ان کے دلوں میں منافقت بھری ہوئی تھی۔

سات سمرت وید چار مکھا گر بچرے
تپے تپسیر جوگیاں تیرتھ گون کرے
گھٹ کر ماں تے دو گنے پوجا کرتا نائے
رنگ نہ لگی پار برھم تاں سر پر نر کے جائے ۲

یعنی شاستر، سمرتیاں اور چاروں ویدوں کو حفظ کر کے ان پر غور بھی کر لے اور ریاضت کرنے کے لیے تیرتھ یاترا بھی کر لے اور نہا کر چھے کرموں سے دوگنے کرم بھی کر لے اور پوجا وغیرہ میں بھی مصروف رہے، لیکن اس کے باوجود اگر اس پر خدا تعالیٰ کا رنگ نہیں چڑھا تو وہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔ کیونکہ یہ مجاہدات خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھے بغیر رائیگاں ہیں۔

(۷) دنس رین برت ار بھیدا ساست سمرت بنسینہ گے بیدا ۳

یعنی دن اور رات اور مختلف قسم کے ورت اور ان کے فرق، نیز شاستر، سمرتیاں اور تمام وید سب کے سب فانی ہیں، ایک دن فنا ہو جائیں گے۔

(۸) چارے وید برہما کو دیئے پڑھ پڑھ کرے وچاری
تاں کا حکم نہ بوجھے پڑا نرک سرگ اوتاری ۴

یعنی چاروں وید برہما کو دیے گئے تھے اور اس نے ان کو پڑھ پڑھ کر ان پر غور کیا تھا لیکن اس نے خدا تعالیٰ کے حکم کو شناخت نہ کیا جس کی وجہ سے وہ نجات حاصل نہ کر سکا۔

(۹) سمرت ساست بید دکھانے بھرمے بھولا تت نہ جانے
بن ستگور سیوے سکھ نہ پائے دکھو دکھ کما دینا

یعنی تمام سمرتیاں، شاستر اور وید پڑھ رہا ہے اور ان کی پیروی کر رہا ہے۔ اس طرح شکوک وشبہات میں پھنس کر اصلیت کو نہیں سمجھ سکتا کیونکہ یہ تو گمراہی کا راستہ بتاتے ہیں۔ سیدھا راستہ تو انسان کو مرشد کامل یعنی امامِ وقت کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

(۹) سگلی رین سودت گل پھاہی ونس جنجال گوائیا
کھن مل گھڑی نہیں پربھ جانیا جن ایہہ جگت اپائیا
من رے کیوں چھوٹس دکھ بھاری
کیا لے آس کیا لے جاوس رام جپو گن کاری
اوندھو کنول من مکھ مت ہوچھی من اندھے سر دھندھا
کال بکال سدا سر تیرے بن ناوے گل پھندا
ڈگری چال نیتر پھن اندھلے شبد سرت نہیں بھائی
شاستر بید ترے گن ہے مائیا اندھلو دھند کمائی
کھوئیو مول لابھ کہو پاوس درمت گیان وہونے
شبد بیچارا رام رس چاکھیا نانک ساچ پتینے ۲

یعنی تمام رات سو کر گزار دی اور دن دوسرے کاموں میں لگا دیا۔ لیکن جس خدا تعالیٰ نے اس عالم کائنات کو پیدا کیا ہے، اس کا ذکر ایک پل بھر کے لیے بھی نہیں۔ اے دل تو عذابِ عظیم سے کیونکر نجات حاصل کر سکے گا۔ تو دنیا میں کیا لے کر آیا تھا اور یہاں سے کیا لے کر جائے گا۔ فائدہ مندبات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ حرص وہوا کے شکار لوگوں کا دل الٹا ہوتا ہے اور ان کے دل کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے وہ دنیا کے دھندوں میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی چال بھی ٹیڑھی ہوتی ہے اور ان کی بصارت بھی جاتی رہتی ہے۔ انھیں خداوند تعالیٰ کے تازہ کلام کی سمجھ نہیں ہوتی بلکہ وہ ویدوں اور شاستروں وغیرہ کو اچھا خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ وید اور شاستر تو گمراہی کی طرف لے جانے والے ہیں اور اس طرح ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنا مول بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ انھیں فائدہ کیا حاصل ہو سکے گا۔ جو

لوگ خدا تعالیٰ کے کلام پر غور کرتے ہیں وہی صداقت کو پاسکتے ہیں۔

(۱۱) ان دن ہر گن گاوے سوئے شاستر بید کی پھر کوک نہ ہوئے ا

یعنی جو لوگ دن رات اپنے خالق اور مالک خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں، وہ شاستروں اور ویدوں کی عائد کردہ فضول قسم کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

ہندو

گوروگرنتھ صاحب میں ہندو کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

(۱) ہندو مولے بھولے اکھٹی جانہی   نارد کہیا سے پوج کرانہی
اندھے گونگے اندھ اندھار   پاتھر لے پوجینہ مگدھ گوار
اوہ جاں آپ ڈبے تم کہاں ترن ہار ۲

یعنی ہندو لوگ شروع سے خسارے میں جارہے ہیں کیونکہ وہ نارد (شیطان) کی تلقین کی بنیاد پر بُت پرستی میں مبتلا ہیں۔ وہ اندھے اور گونگے ہیں، نہ کچھ دیکھتے ہیں نہ کچھ سمجھتے ہیں اور مایا کے شکار ہیں۔ بے وقوف پتھروں کی پوجا کر رہے ہیں مگر اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جو پتھر خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں، وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

(۲) متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی   ہتھ چھری جگت قصائی
نیل وستر پہر ہو دینہ پردان   میچھ دھان لے پوجہہ پُران
ابھا کھیا کا کٹھا بکرا کھانا   چوکے اوپر کسے نہ جانا
دے کے چوکھا کڈ ہی کار   اپر آٹے بیٹھے گوریار
مت بھٹے دے مت بھٹے   ایہہ ان اساڈا بھٹے
تن چھٹے پھیڈ کرین   من جو ٹھے چلی بھرین
کہہ نانک سچ دھائیے   سچ ہووے تاں سچ پایئے ا

یعنی ماتھے پر قشقہ لگا ہوا ہے اور دھوتی پہنی ہوئی ہے لیکن ہاتھ میں چھری ہے اور دنیا کو قتل کرنے کے منصوبے ہیں۔ مسلمانوں میں عزت حاصل کرنے کے خیال سے نیلے کپڑے پہنے ہیں اور جنھیں ملیچھ کہتے ہیں، ان سے روپے لے کر پورانوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جس عربی کو غیر زبان

سمجھتے ہیں اس کا ذبح کیا ہوا بکرا کھا جاتے ہیں لیکن اپنے رسوئی خانہ میں کسی کو پاؤں نہیں دھرنے دیتے۔ زمین پر لکیر کھینچ کر یہ جھوٹے لوگ بیٹھتے ہیں۔ یہ اس لیے کرتے ہیں کہ ان کا کھانا کسی کے چھو جانے سے ناپاک نہ ہو جائے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر خدائے واحد کی عبادت کی جائے تو انسان سچی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔

(۳) دھوتی کھول وچھائے بیٹھ — گردھپ وانگوں لاہے پیٹ
بن کرتوتی کمت نہ پائیے — مکت پدارتھ نام دھیائے
پوجا تلک کرت اسانا — چھری کاڈھ لیوے ہتھ دانا
بید پڑھے مکھ میٹھی بانی — جیاں کہت نہ سنگے پرانی
کہہ نانک جس کر پا دھارے — ہروا شدھ برہم بیچارے!

یعنی دھوتی کھول کر نیچے بچھا لیتا ہے اور گدھے کی طرح اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ بغیر نیک اعمال کے نجات نہیں ہو سکتی۔ مکتی تو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے ہی مل سکتی ہے۔ بتوں کی پوجا کرتا ہے، قشقہ لگاتا ہے اور تیرتھوں پر اشنان کرنے کے لیے بھی جاتا ہے۔ چھری نکال کر زور سے دان لیتا ہے۔ منہ سے تو ویدوں کی میٹھی بانی پڑھتا ہے لیکن لوگوں کو ذبح کرنے سے نہیں شرماتا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو، اسی کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور وہی خدا تعالیٰ کی شناخت کرتا ہے۔

(۴) ہندو صالاحی صالاحن درشن روپ اپار
تیرتھ نہا وینہ ارچا پوجا اگر داس بہکار۲

یعنی حمد کرنے والے ہندو خدا تعالیٰ کو درشن اور شکل میں وراء الوریٰ سمجھ کر حمد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود غلطیوں میں مبتلا ہو کر تیرتھوں پر نہاتے اور مجسم بتوں کے آگے سجدے کرتے ہیں اور انھیں دھوپ دیپ وغیرہ دیتے ہیں۔

پنڈت

ہندو دھرم کے عالم پنڈت کہلاتے ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں پنڈت سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:

پنڈت میل نہ چکئی جے وید پڑھے جگ چار
ترے گن مائیا مول ہے وچ ہوں میں نام وسار
پنڈت بھولے دوجے لاگے مائیا کے وا پار
پنڈت بھولے دوجے لاگے مائیا کے وا پار
انتر ترنا بھکھ ہے مورکھ بھکیاں موئے گوار
ست گور سیویئے سکھ پائیا سچے شبد وچار
اندر ونہہ ترنا بھکھ گئی سچے نالے پیار
نانک نام رتے سہجے رجے جناں ہر رکھیا اردھارا

یعنی اے پنڈت اگر تو چاروں جگوں کے لمبے عرصہ میں بھی ویدوں کا پاٹھ کرتا رہے تو تیرے دلوں کی غلاظت دور نہ ہوگی۔ کیونکہ تیرا فعل محض مایا کا مول ہوگا اور تکبر کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے ذکر سے تو بالکل غافل ہو جائے گا۔ اے پنڈت تو غلطی خوردہ ہے اور تیری تمام توجہ خدا تعالیٰ کی بجائے دوسروں کی طرف ہے اور تو دولت کا پرستار ہے اور تیرے اندر لالچ کی بھوک ہے۔ اس بھوک میں تیرا خاتمہ ہو جائے گا۔ سچے گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی انسان کو راحت نصیب ہو سکتی ہے اور حق پر غور کرنے کی توفیق مل سکتی ہے۔ نیز اس طرح دل سے لالچ کی بھوک بھی جاتی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں وہی اطمینانِ قلب حاصل کر لیتے ہیں۔

(۲) مکھ تے پڑھتا ٹیکا سہت
ہردے ناہیں رام نہیں پورے رہت
اپدیش کرے کر لوک ڈراوے
اپنا کہیا آپ نہ کماوے
پنڈت ید بیچار پنڈت
من کا کرودھ نوار پنڈت
آگے راکھیو سالگرام
من کینو دہ دس بسرام
تلک چراوے پائی پائے
لوک پچارا اندھ کمائے
کھٹ کرماں ار آسن دھوتی
بھاگٹھ گرہنہ پڑھے نت پوچی
مالا پھیرے منگے بھبوت
ایہہ بدھ کوئے نہ تریئو میت
سو پنڈت گور شبد کمائے
ترے گن کی اوس اتری ہائے ا

یعنی اے پنڈت تو زبان سے تو معہ ترجمہ کے وید پڑھتا ہے مگر تیرے دل میں خدا تعالی کی محبت اور عظمت نہیں ہے۔ نہ ہی تیرا کردار اچھا ہے جو لوگوں کو اپدیش کرتا ہے، مگر خود اپنے اقوال پر عمل نہیں کرتا۔ اے پنڈت خدا تعالی کی معرفت پر غور کرو۔ اے پنڈت دل سے غصہ نکال دو۔ اپنے سامنے تو سالگ رام کی مورتی رکھی ہوئی ہے مگر تیرا دل ادھر ادھر بھٹک رہا ہے۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے تو مورتی کو تلک لگا رہا ہے اور اس کے قدموں پر ناک رگڑ رہا ہے۔ مگر تو ظلمت کا شکار ہے۔ چھ کرموں کی سختی سے پابندی کر رہا ہے اور آس لگا کر گھروں میں جا کر پوتھیاں پڑھتا ہے اور مالا بھی پھیرتا ہے اور بھبوت (راکھ) کا بھی متلاشی ہے۔ اے میرے دوست یہ تمام ذرائع ایسے ہیں کہ ان کے اختیار کرنے سے کوئی بھی انسان کنارے کو نہیں پا سکتا اس لیے انھیں ترک کرنے میں فائدہ ہے، اور جہاں تک ہو سکے انسان ان سے خلاصی کرا لے۔ یاد رکھو کہ جو پنڈت اپنے مرشد کامل یعنی سچے گورو کی ہدایت اور نصائح پر عمل کرے گا، وہی کامیاب ہوگا۔

(۳) پنڈیا کون کمت تم لاگے

بوڈہو گے پروار سکل سیئوں رام نہ جپہو ابھاگے
بید پروان پڑے کا کیا گن خرچندن جس بھارا
رام نام کی گت نہیں جانی کیسے اترس اپارا ا

یعنی اے پنڈت تم بہت ہی بری عقل کی پیروی کر رہے ہو۔ اس طرح تم معہ اپنے اہل و عیال کے غرق ہو جاؤ گے۔ کیونکہ تم ذکرِ الہٰی سے بالکل غافل ہو۔ خالی ویدوں اور پرانوں کے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو پہچانو، اس طرح تم کیونکر نجات حاصل کر سکو گے۔

(۴) دان دیئے کر پوجا کرنا — لیست دیت ان موکر پنا
جت درتم ہے براہم جانا — تت در تو ہی ہے پچھتانا
ایسے براہمن ڈوبے بھائی — نرا پرادھ چتو ہے بریائی
انتر لوبھ پھرے ہلکائے — نندا کریہہ سر بھار اٹھائے
مایا موٹھا چیتے ناہی — بھرمے بھولا بہتی راہی
باہر بھیکھ کرے گھنیرے — انتر بکھیا اتری گھرے

اور اپدیسے آپ نہ بوجھے ایسا براہمن نہ کہجے
مورکھ باہمن پربھو سمال وکھیت سنت تیرے ہے نال
کہہ نانک جے ہودی بھاگ مان چھوڑ گور چرنی لاگ ۲

یعنی براہمنوں کو لوگ دان دے کر پوجا کرتے ہیں، لیکن وہ دان لے کر انکار کر جاتے اور احسان نہیں مانتے۔ اے برہمن جس در پر تو نے جانا ہے وہاں تجھے پچھتانا پڑے گا۔ اے بھائی ایسے براہمن ڈوب جائیں گے اور بغیر کسی قصور کے ہی دوسروں کی بُرائی چاہتے ہیں۔ ان کے اندر لوبھ ہے اور وہ دیوانوں کی طرح پھرتے ہیں۔ لوگوں کی نندہ کر کے اپنے سر پر بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مایا میں خدا تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے۔ بھرم میں بھولے ہوئے بھٹک رہے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے ریاکاری کرتے ہیں اور ان کے اندر بہت زہر ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں لیکن خود عمل نہیں کرتے۔ ایسے براہمن کہیں بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اے بے وقوف براہمن خدا تعالیٰ کو یاد کر، وہ دیکھتا اور سنتا ہے۔ اور تیرے ساتھ ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر انسان کی خوش قسمتی ہو تو وہ خودی کو چھوڑ کر گورو کے قدموں میں جاتا ہے۔

زنار (جنئو)

ہندو دھرم کی ایک رسم زنار پہننا بھی ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص سچا ہندو نہیں بن سکتا۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس رسم کے بارے میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں اس سلسلہ میں بعض شلوک اور شبد نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) دنیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈھین ست وٹ
ایہہ جینؤ جیء کاہئ تاں پانڈے گھت
نہ ایہہ تٹئے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے
چوکڑ مل انائیا بہہ چوکے پائیا
سکھاں کن چڑھائیا گور براہمن تھیا
اوہ موآ اوہ جھڑ پیا دے تگا گیا

لکھ چوریاں لکھ جاریاں لکھ کوڑیاں لکھ گال
لکھ ٹھگیاں پہہ نامیاں رات ونس جیہ نال
تگ کپا ہوں کیتے بامن وٹے آئے
کوہ بکرا رن کھائیا سبھ کو آکھے پائے
ہوئے پراناں سٹیئے بھی پھر پائیئے ہور
نانک تگ نہ توئی جے تگ ہووے زور
نائے نیسے پت اوپجے صالاحی سچ سوت
در گہہ اندر پائیئے تگ نہ توئس پوت۔

تگ و اندری تگ نہ ناریہ | بھلکے تھک پوے وچ داڑھی
تگ نہ پیریں تگ نہ ہتھیں | تگ نہ جوا تگ نہ اکھیں
دے تگا آپے دتے | وٹ دھاگے اورا گھتے
لے بھاڑ کرے ویاہ | کڈھ کاگل دتے راہ
سن ویکھ لوکا ایہہ ودان | من اندھا ناؤں سجان!

یعنی رحم کی کپاس بناؤ اور صبر کا سوت بناؤ اور جست کی اسے گانٹھیں دو، نیز حق کے رسے بٹ دو۔ اے پنڈت اگر تیرے پاس یہ روحانی زنار ہے تو بیشک پہن لے کیونکہ ایسا زنار کبھی نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اسے کبھی غلاظت ہی چمٹتی ہے۔ اور نہ ہی کبھی جلتا ہے اور نہ کبھی ضائع ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ بہت ہی مبارک ہیں جو اسے پہنتے ہیں۔

اور جو زنار تم پہنتے ہو وہ تو چار کوڑیوں سے خریدا جاتا ہے اور چونکے پہ بیٹھ کر پہنا جاتا ہے اور براہمن کو گورو بناتے ہو جو تمھارے کانوں میں پھونکیں مار مار کر منتر سناتا ہے۔ اور وہ زنار پہننے والا انسان جب مرجاتا ہے تو وہ یہاں ہی رہ جاتا ہے اور مردہ انسان بغیر زنار کے اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ لاکھوں چوریاں، یاریاں اور جھوٹی فریب کاریاں کرتا ہے۔ لاکھوں ٹھگیاں اور پوشیدہ گناہ کرتا رہتا ہے۔ یہ تاگا تو کپاس سے کاتا جاتا ہے اور براہمن اسے بٹ دیتا ہے اور بکرا ذبح کر کے پکا کر کھا جاتا ہے۔ اور اس تقریب میں شامل ہونے والا ہر ایک شخص کہتا ہے کہ اس زنار کو پہن لو۔ جب یہ زنار پرانا ہو جاتا ہے تو اسے پھینک دیا جاتا ہے اور دوسرا پہن لیا جاتا ہے۔

نانک جی کہتے ہیں کہ اگر اس تاگے میں کوئی زور اور طاقت ہو تو اسے ٹوٹنا نہیں چاہیے۔

خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے انسان حقیقی عزت کا وارث ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد کرنے کے نتیجہ میں انسان کو حقیقی زنار حاصل ہوتا ہے اور یہ زنار انسان کو خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنایا جاتا ہے اور یہ پاک اور روحانی زنار کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

انسان اپنے نفس کی یعنی مرد اور عورت اپنی شرم گاہوں کی حفاظت نہیں کرتے اور انھیں کوئی تاگا نہیں پہناتے۔ اور دن رات بدکاریوں میں مبتلا ہو کر اپنی داڑھیوں میں تھوکیں ڈلواتے ہیں۔ نہ پاؤں کو اور نہ ہاتھوں کو بدکاریوں کی طرف لے جانے سے روکنے کے لیے کوئی تاگا ڈالتے ہیں۔ نہ زبان کو بُری باتیں کہنے سے باز رکھتے ہیں اور نہ آنکھوں کو غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے روکنے کے لیے کوئی تاگا ڈالتے ہیں۔ خود تو ان مندرجہ بالا تاگوں کے بغیر ہی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن دوسروں کو زنار بٹ بٹ کر پہناتے ہیں۔ اور مزدوری لے لے کر دوسروں کی بیاہ شادیاں رچاتے ہیں۔ اور پتریاں نکال نکال کر راستے بتاتے ہیں۔ اے لوگو دیکھو یہ عجیب بات ہے کہ دل تو اندھے ہیں لیکن کہلاتے عقلمند ہیں۔

۲ پت دِن پوجا ست دِن سنجم جت دِن کا ہے جنیو
ناؤ ہو دا دوہو تلک چڑھاوہو سچ دن سوچ نہ ہوئی[1]

یعنی بغیر عقیدت کے عبادت بے معنی ہے۔ بغیر حقیقت کے تقویٰ فضول ہے۔ بغیر نفس پر قابو پانے کے زنار کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ نہانے دھونے اور تلک وغیرہ لگانے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ حقیقی پاکیزگی حاصل کیے بغیر انسان پاک اور صاف نہیں ہو سکتا۔

(۳) گو ساڑھے نے تے دھوتیاں تہرے پائن تگ
گلیں جناں جپ مالیاں لوٹے ہتھ نہ بگ
اوئے ہر کے نست نہ آکھیئے بنارس کے ٹھگ[1]

یعنی ساڑھے تین تین گز کی دھوتیاں، تین تاروں والے تاگے زنار پہنتے ہیں۔ اور گلوں میں تسبیح لٹکائے اور ہاتھوں میں اچھی طرح صاف کیے لوٹے لیے پھرتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے سنت اور بھگت نہیں ہیں بلکہ بنارس کے ٹھگ ہیں۔

(۴) کاٹیاں برہما من ہے دھوتی

گیان جنیو دھیان کس پاتی
ہرناماں جس جا چھو ناؤ
گور پر سادی برہم سماؤ
پانڈے ایسا برہم بیچار
نامے سچ ناموں پڑ ہونا مے جج اچار
باہر جینئر جچر جوت ہے نال
دھوتی ٹکا نام سمال
ایتھے اوتھے ہبی نال
دن ناؤے ہور کرم نہ بھال(۲)

یعنی یہ جسم براہمن ہے اور دل دھوتی ہے۔ گیان حقیقی زنار ہے توجہ کشا کے پتے کا بنا ہوا چھلا ہے۔ میں کسی دوسرے کی بجائے صرف خدا تعالیٰ کے نام کا ہی خواہشمند ہوں۔ اس طرح میں مرشد کامل کی مہربانی سے خدا تعالیٰ کا واصل ہو جاؤں گا۔ اے پانڈے ایسی روحانی و بیچار کر میں تو خدا تعالیٰ کی عبادت، میں پاکیزگی سمجھتا ہوں اور اسی کا ورد کرتا ہوں اور اسی کے حکم کے مطابق اعمال، نے بجالاتا ہوں۔ یہ تیرا روحانی زنار تو اتنی دیر تک ہی ہے جب تک زندگی ہے۔ موت آ جانے پر تو یہ زنار ساتھ نہیں دیتا۔ اس لیے خدا کی عبادت کو ہی دھوتی اور ٹکا وغیرہ چیزیں بناؤ۔ اس دنیا میں اور آخرت میں خدا تعالیٰ کی عبادت ہی تیرا ساتھ دے گی اور بغیر خدا تعالیٰ کی عبادت کے کسی اور عمل کی تلاش نہ کر۔

تلک لگانا

ماتھے پر کیسر وغیرہ سے تلک لگانا بھی ہندو دھرم کی ایک رسم ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس رسم سے متعلق یہ مرقوم ہے:

(۱) تلک ملاٹ جانے پربھ ایک بوجھے برہم انتر بیپک
آچاری نہیں جیتیا جائے پاٹھ پڑے نہیں قیمت پائے(۱)

یعنی ماتھے پر ٹکا لگانا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو واحد مانا جائے اور خدا کی شناخت کر کے روحانی

علوم پر غور کیا جائے۔ ان ظاہری اعمال تلک وغیرہ لگانے سے خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا اور نہ محض زبان سے پاٹھ کرنے کی کوئی قیمت پڑتی ہے۔

(۲) پڑھ پستک سندھیا بادنگ سل پوجس بگل سما دھنگ
مکھ جھوٹھ بھبوکھن سارنگ ترے پال تہال بچا رنگ
گل مالا تلک للآ ٹنگ دوئے دھوتی بستر کپاٹنگ
جے جانس برہمنگ کومنگ سب پھوکٹ نسچو کرسنگ
کہہ نانک نسچو دھیادے دِن نعت گور واٹ نہ پاوے[۲]

یعنی پوتھیاں پڑھتے اور سندھیا کر کے جھگڑے کرتے ہیں۔ پتھروں کی پوجا کرتے اور بگلوں کی طرح آنکھیں بند کر کے سمادھیاں لگاتے ہیں۔ اور تین سطروں کی گائتری دن میں تین مرتبہ پڑھتے ہیں۔ گلوں میں تسبیح پہنتے اور ماتھے پر تلک لگاتے ہیں۔ دو دھوتیاں پہنتے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے کاموں کو سمجھتے تو جان لیتے کہ یہ لغو کام ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو عقیدت مندی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ مرشد کامل کے بغیر صراط مستقیم حاصل نہیں کر سکتا۔

(۳) آگے راکھیو سالگ گرام من کینو وہ دِس بسرام
تلک چراوے پائی پاوے لوک پچارا اندھ کمائے(۱)

یعنی دشمنوں کے بت کو سامنے رکھا ہوا ہے اور دل چاروں اطراف بھاگ رہا ہے۔ تلک لگاتا ہے اور پیروں میں گرتا ہے۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے اندھے کام کرتا ہے۔

بید پڑھ سمپورنا تت سار نہ سکھنگ
تلک کڈھے اشنان کر انتر کالی کھنگ
بھیکھی پر بھو نہ لبھئی دِن سچی سکھنگ ۲

یعنی تمام بید پڑھنے سے بھی انسان کو اصلیت کا پتا نہیں چل سکتا۔ تلک لگانے اور اشنان کرنے سے اندر کی سیاہی نہیں دھل سکتی۔ اس قسم کی ریاکاری سے خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا۔ وہ تو سچی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی ملتا ہے۔

(۵) رنگا رنگ رنگن کے رنگا کیست ہست پورن سبھ سنگا
برت نیم تیرتھ سہت سنگا .. جل ہیوت بھوکھ ارنگا

پوجا چار کرت میلنگا چکر کرم تلک کھائنگا
درشن بھیٹے بن ست سنگا

ہتھ نگریہہ ات رہت بٹنگا ہوں روگ بیاپے چکے نہ بھنگا
کام کرودھ ات ترشنا جرنگا سو کمت نانک جس ست گور چنگا(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کئی قسم کے رنگوں کا رنگنے والا ہے اور چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک ہر چیز میں اس کا جلوہ موجود ہے۔ لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے برت رکھتے ہیں اور گنگا وغیرہ تیرتھوں پر بھی جاتے ہیں اور جل اور برنٹ میں خود کو گلاتے ہیں۔ اور بھوک اور ننگ کو بھی برداشت کرتے ہیں۔ پوجا کرتے ہیں اور آسن وغیرہ کے طریق سے بیٹھتے ہیں اور جسم کے چھ حصوں کو تلک لگاتے ہیں اور چھ درشنوں کو بھی مانتے ہیں۔ حواس خمسہ کو بھی روکتے ہیں۔ سر کے بل ہو کر ریاضتیں کرتے ہیں لیکن ان باتوں سے ان کی خودی نہیں مٹتی۔ شہوت۔ غصہ۔ لالچ میں جلتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ جسے مرشد کامل مل جائے وہی نجات حاصل کرتا ہے۔

سندھیا اور گائتری

سندھیا اور گائتری وغیرہ ہندو دھرم کی مقرر کردہ عبادتیں ہیں۔ ان سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے:

(۱) ایہا سندھیا پران ہے جت ہر پربھ میرا چت آوے
ہر سیوں پریت اوپجے مایا موہ جلاوے
گور پرسادی دبدھا مرے منوا استھر سندھیا کرے ویچار
نانک سندھیا کرے من مکھی جیون ٹکے مر جمے ہوئے خوار(۲)

یعنی وہ سندھیا قبول ہوگی جس میں میرا خدا تعالیٰ یاد رہے اور خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو۔ اور دنیا کا لالچ مٹ جائے۔ مرشد کامل کی مہربانی سے دبدھا ختم ہوتی ہے۔ اور دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور سندھیا پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس کے بغیر جو سندھیا کی جاتی ہے وہ گمراہی کی سندھیا ہے۔ اس سے انسان کو اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس سے انسان بھٹکتا رہتا ہے۔

(۲) پرانی ستگور سیو سکھ پائے۔

ستگور سیو نیہ تاں سکھ پاوے ناہہ جاہنگا جنم گوائے
ترے گن دھات بہو کرم کماونیہ ہر رس ساد نہ آئیا
سندھیا ترپن کرینہ گائتری بن باجے دکھ پائیا
ستگور سیوے سور بھاگی جن نوں آپ ملائے
ہر رس پی جن سدا ترپتا ہے وچوہنہ آپ گوائے
ایہہ جگ اندھا سبھ اندھ کماوے بن ستگور مگ نہ پائے
نانک سگور ملے تاں اکھیں ویکھے گھرے اندر سچ پائے (۱)

یعنی مرشد کامل کی پیروی سے انسان حقیقی سکھ اور آرام حاصل کر سکتا ہے۔ مرشد کامل کی پیروی سے حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے ورنہ انسان کی زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ اور دوڑ لگا کر گمراہی کے اعمال بجالاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی محبت کا سرور حاصل نہیں کر سکتے۔ سندھیا' ترپن اور گائتری کے رسوم بھی بجالاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کیے بغیر دکھ اٹھاتے ہیں۔ جو لوگ مرشد کامل کی پیروی کرتے ہیں وہ بہت خوش قسمت ہیں۔ اور خدا تعالیٰ خود ہی اپنے فضل سے ایسے لوگوں کو مرشد کامل سے ملا دیتا ہے۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کی محبت کا جام پی کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی خودی' خود روی اور خود پسندی جاتی رہتی ہے۔ یہ دنیا تو اندھی ہے اور ظلمت کے اعمال بجالا رہی ہے۔ بغیر مرشد کی پیروی کے ہدایت نہیں پا سکتی۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جب مرشد کامل مل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کا جلوہ دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔

(۲) سندھیا کال کرے سب ورتا جیوں سفری میہان
پربھو بھلائے اوجھڑ پائے نہپھل سب کرمان
سو گیانی سو بشنو پڑھیا جس کری کرپا بھگوان
ان ست گورسیو پرم پد پایا ادھر یانگل بسوان (۱)

یعنی جو لوگ سندھیا وغیرہ بجالاتے ہیں۔ وہ اس مسافر کی طرح ہیں جو لوگوں کو شعبدے اور تماشے دکھا دکھا کر روزی کماتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خود بھلا دیا ہے۔ ان کے تمام اعمال رائیگاں جاتے ہیں۔ وہی گیانی ہے وہی ویشنو ہے جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا ہے اور

اس نے مرشد کامل کی پیروی کر کے نجات حاصل کر لی ہے اور دوسروں کی نجات کا باعث بھی بن گیا ہے۔

ہون اور یگ

ہون اور یگ کرنا بھی ہندو دھرم کی مقدس رسومات میں سے ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے۔

ہوم جگ تیرتھ کیے بچ ہوں میں بدھے بکار
نرک سُرگ دوئے بھنچنا ہوئے بوہر بوہر اوتار(۲)

یعنی ہون اور یگ کرنے اور تیرتھوں پر جانے سے انسان میں تکبر اور نخوت پیدا ہوتی ہے اور وہ دوزخ میں گرایا جاتا ہے۔

(۲)ہوم جگ جپ تپ سبھ سنجم تٹ تیرتھ نہیں پائیا
مٹیا آپ پے سرنائی گور مکھ نانک جگت ترائیا(۱)

یعنی ہون اور یگ کرنے سے نیز جپ تپ اور تیرتھوں وغیرہ پر اشنان کرنے سے خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا۔ البتہ اگر انسان اپنی خودی کو مٹا کر خدا کی پناہ میں آجائے تو مرشد کامل کے ذریعے وہ نجات پا سکتا ہے۔

(۲) ساد کر سمدھاں ترشنا گھیو تیل
کام کرودھ اگنی سیوں میل
ہوم جگ ار پاٹھ پران
جو تس بھاوے سو پروان(۲)

یعنی مزہ کا ایندھن بناؤ اور اس میں گھی اور تیل ترشنا کو بناؤ، شہوت اور غصہ آگ سے ملا دو اور ہون یگ اور تمام پرانوں کے پاٹھ وغیرہ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا کا منظور وہی ہو گا جو اسے پسند آجائے۔

(۴)منگل سوہ کلیان تتھا میں جہہ سیوک گوپال گو سائیں
پربھ سو پر من بھئے گوپال جنم جنم کے مٹے بتال

ہوم جگ اردھ تپ پوجا کوٹ تیرتھ اشنان کریجا
پرن کمل سکھ روے دھارے گوبند جپت سب کارج سارے (۳)

یعنی وہاں خوشی کے گیت گائے جاتے ہیں اور خدا کی حمد بیان کی جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تشریف فرما ہوں۔ اور خدا تعالیٰ ان پر خوش ہوتا ہے اور ان کی جنم جنم کی تکلیفیں مٹا دیتا ہے۔ ہون ریگ اور اُلٹا لٹک کر ریاضتیں کرنے والے اور کروڑوں تیرتھوں کی یاترا کرنے والے اگر ایک پل کے لیے بھی اللہ کی محبت اور عظمت کو دل میں جگہ دیں گے تو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ہی ان کی تمام مرادیں پوری ہو جائیں گی۔

(۵) ہوم جگ سب تیرتھاں پڑھ پنڈت تھکے پوران
کجھ مائیا موہ نہ ٹٹئی وچ ہوں میں آون جان (۱)

یعنی ہون یگ اور تمام تیرتھوں پر جا کر پنڈت پوران پڑھتے پڑھتے تھک گئے ہیں اور لالچ کی زہر کبھی ہٹ نہ سکے گی۔ اور خودی میں بھٹکنا پڑے گا۔

تیرتھ یاترا

ہندو دھرم کی عبادتوں میں تیرتھوں کی یاترا بھی شامل ہے۔ اور اس غرض کے لیے پراچین کال سے ہندو گنگا اور جمنا وغیرہ دریاؤں پر تیرتھ یاترا کی غرض سے جاتے ہیں اور وہاں اشنان کرنے سے خود کو گناہوں سے پاک کرنا تصور کرتے ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک شبد پیش کرتے ہیں:

(۱) اکھر پڑھ پڑھ بھلیئے بھیکھی بہت ابھمان
تیرتھ نہاتا کیا کرے من میں میل گمان
گورو بن کن سمجھایئے من راجا سلطان (۲)

یعنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی انسان غلطی کا پتلا ہے اور ریاکاری میں تکبر ہے۔ تیرتھوں پر نہانے سے کیا ہوگا۔ اگر دل میں نخوت کی میل ہے۔ گورو کے بغیر یہ بات کوئی نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ انسان کا دل سلطان اور راجا ہے اور آزاد رہنا چاہتا ہے۔

(۲) تیرتھ ورت سچ سنجم ناہیں کرم دھرم نہیں پوجا

نانک بھائے بھگت نستارا دبدھا دیاپے دوجا(۱)

یعنی تیرتھوں پر جانے، برت رکھنے سے اور اس قسم کی دوسری ریاضتوں سے انسان نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ صدقِ دل سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے ہی انسان فلاح پاسکتا ہے، اس کے بغیر نہیں۔

(۳)

ہرین اور کریا برتھے جپ تپ سنجم کرم کمانے ایہہ اورے موسیٰ
برت نیم سنجم مینہ میں رہتا تن کا آڈھ نہ پائیا
آگے چلن اور ہے بھائی اوہاں کام نہ آئیا
تیرتھ نہائے ار دھرنی بھر متھا اگے ٹھور نہ پاوے
اوہاں کام نہ آئے ایہہ یدھ اور لوگن ہی پتیاوے
چتر بید مکھ بچنی اُچرے اگے محل نہ پایئے
بوجھے نہیں ایک سدھا کھراوہ سگلی جھاکھ جھکھایئے
نانک کہنو ایہہ بیچارا جے کماوے سو پار گرامی
گر سیؤ و ہرنام دھیاد ہوتیا گیہو منوں گمانی(۲)

یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کیے بغیر تمام اعمال فضول ہیں۔ جپ اور تپ اور اسی قسم کی دوسری ریاضتیں اس دنیا میں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دربار تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔ برت، نیم اور سنجم میں وقت گزارتا ہے لیکن ان کی قیمت آدھی کوڑی کے برابر بھی نہیں ملتی۔ آخرت میں تو اور طریق ہے۔ یہ ریاضتیں کام نہیں دے سکتیں۔ تیرتھوں پر اشنان کرنے اور سادھو بن کر زمین کا چکر لگانے سے خدا تعالیٰ کے حضور جگہ نہیں مل سکتی۔ وہاں یہ تمام باتیں کام نہیں آتیں۔ یہ تو لوگوں کو خوش کرنے کے ہی طریق ہیں۔ خدا تعالیٰ اس طرح خوش نہیں ہوسکتا۔ چاروں وید محض زبانی پڑھنے سے انسان آخرت میں عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی شناخت نہیں کرسکتا۔ البتہ بے معنی مغز خوری کرتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو ہماری ان باتوں کو مدنظر رکھ کر عمل کرے گا وہ نجات حاصل کرے گا۔ پس مرشد کامل کی خدمت کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے دل سے ہر قسم کا تکبر اور نخوت نکال دو۔

(۴)جیتے رے تیرتھ نہابے اہم بدھ میل لائے
گھر کوٹھا کرتل نہ مانے کرپا دوُں سادھ سنگ
ہر ہر سدا انند گیان انجن میرا من اشانے(۱)

یعنی جس قدر بھی تیرتھوں پر اشنان کیے، تکبر کی گندگی ہی حاصل ہوئی۔ اور اپنا مالک اور خالق خدا تعالیٰ خوش نہ ہوا۔ مجھے کب نیک لوگوں کی صحبت حاصل ہوتا کہ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کر کے دائی خوشی اور راحت حاصل کر سکوں۔ اور گیان کے سرمہ سے اپنے دل کی آنکھوں کو روشن کر سکوں۔

(۵)انتر میل جے تیرتھ نہاوے تس بے کنٹھ نہ جانا
لوک تپیئے کچھ نہ ہووے نہ ہی رام ایانا
پوجہ رام ایک ہی دیوا سا چاہنا دن گور کی سیوا
جل کے مجن جے گت ہورے نت نت مینڈک نہاوے
جیسے مینڈک تیسے اوئے تر پھر پھر جونی آوہے
منوں کٹھور مرے بانا میں نرک نہ پاچیا جائی

۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵۔ ۶۸۷ واردو ۱۰۷۹

ہر کا سنت مرے ہاڑ بنے تا مگلی سین ترائی
ونس رین ہید تھیں شاستر تہاں بسے تر نکارا
کہہ کبیر تر تسے دھیاوہو باوریا سنسارا(۱)

یعنی اگر دل گند سے بھرا ہوا ہے تو محض تیرتھوں پر نہا لینے سے وہ بہشت کا وارث نہیں ہو سکتا۔ محض لوگوں کی تسلی سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ بے خبر یا ناواقف نہیں ہے۔ حقیقی تیرتھ اشنان تو مرشد کامل کی خدمت ہے۔ اگر محض نہانے سے ہی نجات وابستہ ہو تو پھر مینڈک جو ہمیشہ پانی میں تیرتے ہیں، ناجی ہیں۔ جس طرح مینڈک پانی میں رہنے کے باوجود اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اسی طرح ان لوگوں کا حشر ہوگا۔ جو محض نہانے سے ہی گناہوں کا دھل جانا تسلیم کر لیتے ہیں وہ بھٹکتے ہی رہیں گے اور نجات حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اگر کوئی سنگدل اور گنہگار ہے تو اس کا محض بنارس میں وفات پانا اسے دوزخ سے بچا نہیں سکے گا، اس کے برعکس اگر خدا کا نیک

بندہ کسی بری سے بری جگہ بھی مرے تو وہ معہ اپنے ساتھیوں کے نجات پالیتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ ہے وہاں دن رات اور وید شاستر نہیں پہنچ سکتے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے لوگو اس خدا کی عبادت کرتے رہو۔ دنیا تو پاگل ہے اس کی کوئی پرواہ نہ کرو۔

(٦) نہاؤ یہ دھو نہ پوجینہ سیلا بن ہر رائے میلو میلا
گرب نوار ملے پربھ سارتھ مکت پران جپ ہر کرتارتھ (٢)

یعنی محض اشنان کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا کیونکہ بغیر خدا تعالیٰ سے لو لگائے انسان گندا ہی رہتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ تکبر اور نخوت کو دور کر کے اپنے مال و دولت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف لگ جائے۔ اس طرح وہ نجات دہندہ خدا تعالیٰ کی عبادت کر کے کامیاب ہو سکتا ہے۔

(٦) نہاون چلے تیرتھیں من کھوٹے تن چور
اک بھار لتھی نہاتیاں دوئے بھا چڑھی اس ہور
باہر دھوتی تو بنڑی اندر وس نکور
سادھ بھلے ان نہاتیاں چور سے چورا چور (١)

یعنی تیرتھوں پر نہانے جا رہے ہیں لیکن دلوں میں کھوٹ بھرا ہوا ہے۔ جسم میں چوریاں ہیں۔ جسم کی میل تو دور ہو جاتی ہے لیکن اس کی دوگنی غلاظت اور بھر جاتی ہے۔ محض جسم کو مل مل کر دھونے سے انسان پاک اور صاف نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے دل میں گند بھرا ہوا ہو۔ نیک لوگ تو ایسے اشنان کے بغیر ہی اچھے ہیں۔ اور چور نہانے کے بعد بھی چور ہی رہتے ہیں یعنی ان کی تیرتھ یاترا ان کے گناہوں کو دھو نہیں سکتی۔

(۵) جاں میں بھجن رام کو ناہیں
تہہ نر جنم اکارتھ کھوئیا یہ راکھو من ماہیں
تیرتھ کرے برت پھن راکھے نہہ منو آ بس جا کو
نہہ پھل تا نہہ تم مانو ساچ کہت میں یا کو
جیسے پاہن جل مینہ راکھیو بھید ے نا تہہ تہہ پانی
تیسے ہی تم تا نہہ پچھاؤ بھگت ہیں جو پرانی

کل مینہ مکت نام تے پاوت کر۔ہہ بھید بتاوے
کہہَ نانک سوئی نرگور آ جو پربھ کے گن گاوے(۲)

یعنی جس انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی حمد نہیں وہ اپنی زندگی رایئگاں گنوار ہا ہے۔ یہ بات اچھی طرح دل سے جان لو۔ وہ تیرتھ یاترا کرتا ہے۔ اور برت بھی رکھتا ہے۔ جس کا من اپنے قابو میں نہیں ہے۔ میں اسے یہ بات سچ کہتا ہوں کہ اس کا تمام دھرم بے فائدہ اور فضول ہے۔ جس طرح پتھر کو پانی میں ڈال دو تو وہ پانی کو چیر نہیں سکتا اسی طرح تم عبادت کے بغیر انسان کو سمجھو۔ گورو یہ راز کی بات بتاتا ہے کہ کل یگ میں انسان خدا تعالیٰ کے نام سے ہی نجات پا سکتا ہے۔ اے نانک تو یہ بات کہہ دے کہ وہی انسان معزز ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔

(۶) تیرتھ نہائے نہ اتریں میل کرم دھرم سبھ ہو نمیں پھیل
لوگ بچارے گت نہیں ہوئے نام بہونے چلینہ روئے(۲)

یعنی تیرتھوں پر اشنان کرنے سے دل کی میل دور نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام کرم دھرم تکبر اور نخوت کا پھیلاؤ ہیں۔ لوگوں کو تسلی کرانے سے انسان نجات نہیں پا سکتا۔ بغیر خدا تعالیٰ کی عبادت کے انسان اس دنیا سے روتا ہوا رخصت ہوگا۔

(۷) ہٹھ اہنکار کرے نہیں پاوے پاٹھ پڑھے لے راگ سناوے
تیرتھ بھرمس بیادھ نہ جاوے نام بناں کیسے سکھ پاوے(۲)

یعنی ہٹھ اور تکبر کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا اور پاٹھ پڑھ کر لوگوں کو سناتا ہے۔ تیرتھوں پر جانے سے انسان کے دکھ درد دُور نہیں ہو سکتے اور بغیر خدا تعالیٰ کے کس طرح سکھ مل سکتا ہے۔

(۸) تیرتھ دیکھ نہ جل میں پیئوں جیہ جنت ستاوو گے
اٹھ سٹھ تیرتھ گورو دکھائے گھٹ ہی بھیتر نہاؤ گے(۳)

یعنی تیرتھ دیکھ کر میں پانی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح پانی کی مخلوق کو دکھ ہوتا ہے۔ اٹھ سٹھ تیرتھ مجھے گورو نے دکھا دیے اور میں اپنے دل میں ہی نہا رہا ہوں۔

(۹) تیرتھ نہا لے کہاں بیچ میل من کو دیا پے ہوں میں میل
کوٹ کرم بندھن کا مول ہر کو بھجن بن بر تھا پول(۱)

یعنی تیرتھوں پر نہانے سے ایک پتھر دل کیونکر پاک ہوسکتا ہے۔اس کے دل میں تو تکبر اور نخوت کا گند بھرا پڑا ہے۔اس کے کروڑوں اعمال بھی اس کے بندھن کا ہی باعث بن رہے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بغیر ایک فضول قسم کی گھاس کا پُولا ہے۔

(۱) تیرتھ بھر میں روگ نہ چھوٹس پڑھیاں باد بیاو بھیا
دبدھا روگ سو دھک وڈیرا مائیا کا محتاج بھیا

یعنی تیرتھوں پر چکر کاٹنے سے بیماریوں سے نجات نہیں مل سکتی۔ پڑھنے سے جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوتا ہے، حسد کی آگ اور بھی بڑھ جاتی ہے اور انسان مایا کا محتاج ہو جاتا ہے۔

(۱) جس جیو انتر میلا ہوئے تیرتھ بھویں دسنتر لوئے
نانک ملیے ست گور سنگ تو بھوجل کے توٹس بندھ (۳)

یعنی جس کے دل میں گند ہے وہ ناپاک ہے اور تیرتھوں کا چکر کاٹتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گورو کے ملنے سے ہی انسان خدا تعالیٰ کا واصل ہوسکتا ہے۔اور بھوجل کے تمام بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔

(۱۲) تیرتھ تیج نوار نہ نہائے ہر کا نام نہ بھائیا
رتن پدارتھ پر ہر تیاگیا جت کوتت ہی آئیا (۱)

یعنی غصہ وغیرہ کو دُور کر کے تیرتھوں پر اشنان نہیں کیا۔اور نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ہی پسند کیا ہے۔اور قیمتی ہیرے کو چھوڑ کر بھٹکتا پھر رہا ہے۔

(۱۳) پاپ کرے پنچا کے بس رے تیرتھ نہائے کینہ سب اترے
بہر کماونیہ ہوئے نسنک جم پور باندھ کھرے کا لنک (۲)

یعنی پانچ گناہوں کے بس میں پاپ کما رہا ہے۔اور یہ خیال کرتا ہے کہ تیرتھوں پر اشنان کرنے سے یہ سب دُھل جائیں گے۔اور اس کے بعد پھر بے خوف ہو کر گناہ کرتا ہے۔ایسے لوگوں کو موت کے فرشتے باندھ کر دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

(۱۴) تیرتھ برت اردان کر من میں دھرے گمان
نانک نہپھل جات تہہ جیوں کنچر اشنان (۳)

یعنی تیرتھوں پر جانے، برت رکھنے اور دان کرنے کے بعد جس کے دل میں یہ تکبر ہے کہ وہ

اب گناہوں سے پاک صاف ہو گیا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس کے یہ سب کام ضائع ہو جائیں گے اور ان کا ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا جس طرح ہاتھی کے اشنان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

روحانی تیرتھ

گورو گرنتھ صاحب میں روحانی تیرتھ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) نام لیت سگل پر بائیا نام لیت اٹھ سٹھ مجنائیا
تیرتھ ہمرا ہر کو نام گور اپدیشیا تت گیان (۱)

یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت میں ہی تمام پورب آ جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت ہی اٹھ سٹھ تیرتھوں کا اشنان ہے۔ ہمارا تیرتھ ہمارا خدا تعالیٰ ہے، ہمارے گورو نے ہمیں یہ معرفت کی بات بتا دی ہے۔

(۲) تیرتھ سمرت پن دان کچھ لاہا ملے وہاڑی
نانک نام ملے وڈیائی میکا گھڑی سما لی (۲)

یعنی تیرتھوں پر جانے، سمرتیاں پڑھنے اور دان پن کرنے سے جو مزدوری ملتی تھی وہ ایک پل کی عبادت سے مل گئی ہے۔

(۳) گنگا جمنا گوداوری سرستی تے کریہ آدم دھور سادھو کی تائی
کل دیکھ میل بھرے پھرے وچ ہمری میل سادھو کی دھور گوائی
تیرتھ آٹھ سٹھ مجن نائی
ست سنگت کی دھور پری آڈ نیتری سب درمت میل گوائی

.. ..

جتنے تیرتھ دیوی تھاپے سب تتنے لوچینہ دھور سادھو کی تائیں
ہر کا سنت ملے گور سادھو وے تس کی دھور سادھو کی تائیں

نانک للاٹ ہوئے جس لکھیا تس سادھو دھورے ہر پار لنگھائی (۳)

یعنی گنگا۔ جمنا۔ گوداوری اور سرسوتی وغیرہ ندیاں بھی سادھو کے پاؤں کی خاک حاصل

کرنے کی خواہشمند ہیں اور یہ ندیاں یہ کہتی ہیں کہ ہم گناہوں کی میل سے بھری پڑی ہیں اور ہماری یہ غلاظت سادھو کے پاؤں کی خاک دور کرتی ہے۔ اٹھ سٹھ تیرتھوں پر نہاتے ہیں۔ ست سنگ کے قدموں کی خاک اڑ کر آنکھوں میں پڑنے سے تمام غلاظت دُور ہو جاتی ہے..........
جتنے بھی تیرتھ اور دیوی دیوتے ہیں وہ سب سادھو کے قدموں کی خاک کے متلاشی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا نیک بندہ مرشد کامل سادھو ہے۔ اس کے پاؤں کی خاک منہ پر لگاؤ۔ جس قدر بھی عالم کائنات کا سلسلہ ہے وہ سبھ سادھو کے قدموں کی خاک کا متلاشی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس کی خوش قسمتی ہوا سے ہی اللہ سادھو کے قدموں کی خاک حاصل کرنے کی توفیق دیتا ہے اور وہی نجات حاصل کرتا ہے۔

(۳) تیرتھ پورا ست گورو جوان دن ہر نام دھیائے
اوہ آپ چھٹا کٹنب سیوں دے ہر ہر نام سبھ سرسٹ چھڈائے
جن نانک تس بلہار نے جو آپ جپے اوراں نام جپائے (۱)

یعنی مرشد کامل ہی اصل تیرتھ ہے۔ جو دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ وہ خود بھی معہ اپنے اہل وعیال کے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور تمام مخلوق کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا سبق دے کر نجات دلا دیتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میں اس پر قربان ہوں جو خود بھی اللہ کا عبادت گزار ہے اور دوسروں کو بھی اس کی عبادت کی تلقین کرتا ہے۔

برہم چریہ (بغیر شادی کے رہنا)

ہندو دھرم کی تعلیم کے مطابق بغیر شادی کے زندگی بسر کرنا ایک مقدس طریق خیال کیا جاتا ہے لیکن گورو گرنتھ صاحب میں اس طرح زندگی بسر کرنا سراسر ناپسند کیا گیا ہے۔ اور عورت اور مرد دونوں کے لیے شادی کرا کر زندگی بسر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل شبدں سے ظاہر ہے:

(۱) بند راکھ جو تریئے بھائی   خسرے کیوں نہ پرم گت پائی
کہہ کبیر سنو نر بھائی   رام نام بن کن گت پائی (۱)

اگر مجرد رہنے سے ہی نجات مل سکتی ہے تو پھر ہیجڑے کیوں نجات حاصل نہیں کرتے۔ کبیر

جی کہتے ہیں کہ اے لوگو یہ بات سن لو، بغیر خدا تعالیٰ کی عبادت کیے کوئی بھی انسان نجات نہیں پا سکتا۔

(۲)برہم چار برہم چج کیناں ہر دے بھیا گماناں
سنیاسی ہوئیکے تیرتھ بھرمیو اس مینہ کرودھ بگاناں(۲)

یعنی برہم چاری نے برہم چریہ دھارن کیا ہے یعنی مجرد رہنا پسند کیا ہے لیکن اس کے دل میں تکبر ہے۔ اور سنیاسی بن کر تیرتھوں کے چکر لگا رہا ہے اور اس میں دوسروں کا غصہ بھرا ہوا ہے۔ یعنی یہ باتیں صراطِ مستقیم کے خلاف ہیں۔ ان سے انسان خدا تعالیٰ کا واصل نہیں ہوسکتا۔

گوروگرنتھ صاحب میں کسی عورت کا بغیر خاوند کے رہنا ناپسند کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

استری روپ چیری کی نیائی سو بھر نہیں بن بھرتارے(۳)

یعنی کسی بھی عورت کا بغیر خاوند کے رہنا اس کے لیے قابلِ عزت یا قابلِ فخر نہیں ہوسکتا۔

ستی کی رسم

پراچین زمانہ میں ہندوستان میں ہندوؤں میں ستی کی رسم کا عام رواج تھا۔ جسے ایک مقدس مذہبی رسم تصور کیا جاتا تھا۔ جسے ویدک دھرم کی تعلیم کے مطابق ثابت کرنے کی غرض سے رگ وید کے دسویں منڈل کے ایک منتر میں مذکورہ لفظ ''یونم اگرے'' کو ''یونم اگنے'' میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اس رسم کے ماتحت ہندو لوگ اپنی ہر بیوہ عورت کو اس کے خاوند کی لاش کے ساتھ زندہ جلنے پر مجبور کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح ہندوستان ایسے وسیع ملک میں روزانہ مختلف مقامات پر سینکڑوں اور ہزاروں جانیں زندہ ہی نذرِ آتش کردی جاتی تھیں۔

گوروگرنتھ صاحب سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں بھی ہندو لوگ اس رسم کے پابند تھے۔ اور وہ اپنی بہو بیٹیوں کو ان کے خاوندوں کے مرنے پر زندہ ہی جلادیا کرتے تھے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس رسم سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

ستیاں ایہہ نہ آکھیں جو مڑیاں لگ جلن
نانک ستیاں جانیئن جے برہے چوٹ مرن
بھی سو ستیاں جانیئں سیل سنتوکھ رہن

سیون سائیں اپنا نت اٹھ سمہالن
کنتاں نال مہلیاں ستی اگ جلانہہ
ـجے جانہہ پر اپنا تاں تن دکھ سہانہہ
نانک کنت نہ جانئی سے کیوں اگ جلانہہ
بھاویں جنوو کے مردو رنہہ ہی بھج جانہہ(۱)

یعنی وہ بیوہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کے مرنے پر ان کی لاشوں کے ساتھ جل جاتی تھیں، ستیاں نہیں ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ حقیقی رنگ میں وہ عورتیں ستیاں کہلانے کی مستحق ہیں جو اپنے خاوندوں کے مرنے پر ان کی موت کے صدمہ کی تاب نہ لا کر جان دے دیتی ہیں۔ نیز وہ عورتیں بھی ستیاں ہیں جو اپنے خاوندوں کے مرجانے کے بعد صبر وشکر سے زندگی بسر کرتی ہیں اور اپنا تمام وقت اپنے حقیقی مالک کی یاد میں گزارتی ہیں۔ جو عورتیں اپنے خاوندوں کے مرنے پر خود کو اپنے خاوندوں کی لاشوں کے ساتھ زندہ جلا دیتی ہیں اگر وہ خاوندوں کو اپنا خیال کرتی ہیں تب تو انھیں اپنے خاوندوں کے مرنے کا ہی بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ انھیں جل کر راکھ ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صبر وشکر سے وقت گزارنا چاہیے اور اگر انھیں اپنے خاوندوں کی قدرومنزلت کا کچھ بھی علم نہیں تو اس صورت میں بھی وہ اپنے آپ کو زندہ کیوں جلا دیتیں؟ دونوں صورتوں میں انھیں جلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ایک سکھ وددان نے گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد کے بارے میں بیان کیا ہے کہ:

> ''شلوکوں میں اپنے کنبہ کی محبت کا نمونہ دیا ہے۔ عورت کا اپنے خاوند کے مردہ جسم کے ساتھ ستی ہوجانا اس محبت کا ایک افسوسناک نظارہ ہے۔ گورو جی اس بُری رسم کا رڈیوں کرتے ہیں کہ اگر تو پیار کی وجہ سے عورت زندہ جل جاتی ہے تو خاوند کی وفات کے صدمہ کی چوٹ سے ہی عورت کو مرجانا چاہیے تھا۔ اگر وہ اس طرح نہیں مرسکی تو پھر خاوند کی وفات کے بعد اس کا صبر وشکر سے زندگی بسر کرنا ہی اس کا ستی ہونا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر عورت کے دل میں پیار ہے تو اسے خاوند کے مرنے کا ہی کافی صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اسے زندہ جلنے کا زیادہ دکھ نہیں ہوتا۔

اور اگر محبت نہیں ہے تو اس صورت میں بھی اس کے زندہ جلنے کی کوئی حقیقت نہیں ہوسکتی۔(۱)

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یوں مرقوم ہے کہ:

دیکھا دیکھی من ہٹھ جل جلایئے   پریا سنگ نہ پاوے بہو جون بھرمایئے

....

کہہ نانک جن پریو پرمیشر کر جانیا   دھن ستی درگاہ پردانیا(۲)

اس شبد سے ستی کی رسم کی مذمت واضح ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اس شبد سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

''ہندو مذہب کی کتب میں مرقوم ہے کہ خاوند کے ساتھ جان دینے والی عورت آخرت میں خاوند کے ساتھ آرام حاصل کرتی ہے۔ بہت سی عورتیں خودکشی کر لیتی ہیں لیکن ایسا کرنے سے خاوند کا ساتھ نصیب نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کے نتیجہ میں انہیں بہت جونوں میں گزرنا پڑا۔''(۳)

ایک اور مقام پر عورتوں کے ستی ہونے کے بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے:

بن ست ستی ہوئے کیسے نار
پنڈت دیکھو دوئے بیچار(۴)

یعنی بغیر ست (عصمت) کے کوئی عورت محض خاوند کی لاش کے ساتھ جل جانے سے ستی نہیں کہلا سکتی۔ پنڈت جی دل میں غور کر کے دیکھ لو، یہی ایک حقیقت ہے۔

کریا کرم اور پنڈ پتل وغیرہ رسومات

ہندو دھرم میں انسان کے مرنے کے بعد کچھ کریا کرم اور پنڈ پتل وغیرہ رسومات مقرر ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ مرقوم ہے:

دیوا میرا ایک نام دکھ وچ پایا تیل   ان چانن اوہ سوکھیا چوکا جم سیئوں میل
لوکا مت کو پھکڑ پائے لکھ مڑیاں کر اکٹھے اک رتی لے بہائے ۔

پنڈت پتل میری کیسو کریا سچ نام کرتار
ایتھے اوتھے آگے پاچھے ایہہ میرا آدھار
گنگ بنارس صفت تمھاری ناوے آتم راؤ
سچا نہاون تاں تھیئے جان اوس لاگے بھاؤ
ایہہ لوک ہور پچھری برہمن وٹ پنڈ کھائے
نانک پنڈ بخشش کا کبھوں نکھوٹس ناتھ(۱)

یعنی میرا دیا خدائے واحد کا نام ہے اور اس میں مَیں نے دکھوں کا تیل ڈالا ہے اور خدا تعالیٰ کے نام کے دیے کی روشنی سے اس دکھ کا تیل ختم ہو گیا ہے۔ اے لوگو میری عقیدت کا مذاق نہ اڑاؤ۔ جس طرح لاکھوں لکڑی کے ڈھیر کو ایک ذرہ بھر آگ جلا کر راکھ کر دیتی ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت سے تمام گناہ بھسم ہو جاتے ہیں۔ پنڈ۔ چاولوں کا بنایا ہوا ''پتاں'' اور پتوں کی بنائی ہوئی تھالی۔۔۔ کے لیے خوبصورت بالوں والا اللہ ہی ہے۔ اس دنیا اور آخرت میں تیرا وہی سہارا ہے اور اس کی حمد میں مصروف رہنا ہی میرے لیے گنگا اور بنارس ہے جس میں میری روح نہا رہی ہے۔ حقیقی اشنان تو یہی ہے کہ انسان کے دل میں دن رات خدا تعالیٰ کی محبت بس رہی ہو۔ دیو بوک عالم برزخ میں رہنے والے ایک پنڈ دیوتاؤں کے لیے دیتے ہیں اور اس دنیا میں بسنے والے لوگ اور پنڈ اپنے بزرگوں کی خاطر دیتے ہیں۔ اور براہمن پنڈ نہانے کے بعد پوریاں کچوریاں کھا کر گھر چلے جاتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خدا کی بخشش کا پنڈ کبھی بھی ضائع نہیں جاتا۔

شرادھ

ہندوؤں میں مر چکے بزرگوں کی یاد میں شرادھ بھی کیے جاتے ہیں۔ اس بارے میں گورو گرنتھ صاحب میں بیان کیا گیا ہے:

(۱) آیا گیا مویا ناؤں پچھے پتل سدیو کاؤ
نانک من مکھ اندھ پیار باجھ گورو ڈبا سنسار(۱)

یعنی جب انسان مر جائے تو اس کا نام ونشان بھی مٹ جاتا ہے۔ اس کے پیچھے پتل دیتے ہیں اور کوؤں کو بلاتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گمراہ لوگوں کا پیار جہالت بھرا ہوتا ہے اور گورو

کے بغیر جہان ڈوب جاتا ہے۔ یعنی نجات سے محروم رہتا ہے۔

(۲) جیوت پتر نہ مانے کوؤ موئے سرادھ کراہی
پتر بھی پترے کہو کیوں پاوے۔ نہہ کوآ کو کر کھاہی
مویو کسل بتا ہو کوئی کسل کسل کرتے جگ بنسے کسل بھی کیسے ہوئے (۲)

یعنی ماں باپ کی زندگی میں تو انسان ان کی خدمت نہیں کر سکتا مگر ان کے مرنے کے بعد شرادھ کرتے ہیں۔ اور وہ شرادھ بھی ان مر چکے بزرگوں کو کہاں پہونچتے ہیں۔ انھیں تو کوّے اور کتے ہی کھا جاتے ہیں۔ مجھے آر کی اب تو کوئی بتا دے۔ آرام آرام کرنے سے ایک جہان تباہ ہو جاتا ہے۔

ورت (برت)

ہندوؤں میں مختلف دیوی دیوتاؤں کے نام پر مختلف دنوں میں برت رکھنے کا رواج ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں ان برتوں سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

ہر بن اور کریا برتھے جپ تپ سنجم کرم کمانے ایہہ اور موئے
برت نیم سنجم میں رہتا تن کا آڈھ نہ پایا
آگے چلن اور ہے بھائی اوہاں کام نہ آئیا
تیرتھ نہائے اردھرنی بھرمتا آگے ٹھور نہ پاوے
اوہاں کام نہ آوے ایہہ بدھا اوہ شاہی بیتاوے
چتر بید مکھ بچنی اچرے آگے محل نہ پایئے
بوجھے ناہیں ایک سدھ وہ سگلی جھاکھ جھکھایئے (۱)

یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت بغیر جب تپ اور اسی قسم کی دوسری عبادتیں اور ریاضتیں خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتیں بلکہ درمیان میں ہی ضائع ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ برت رکھتے ہیں انھیں ایک کوڑی کے برابر بھی اس کا اجر نہیں ملتا۔ اخروی زندگی کا طریق اور ہے۔ وہاں یہ چیزیں کام نہیں دے سکتیں۔ تیرتھوں پر جا کر اشنان کرنے والے اور دنیا کا چکر لگانے والے خدا تعالیٰ کے دربار میں رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ لوگوں کو خوش کرنے والی باتیں ہیں۔ ان سے خدا تعالیٰ

خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی۔ چار پانچ وید زبانی پڑھنے والے لوگ بھی خدا تعالیٰ کے دربار میں جگہ نہیں لے سکتے کیونکہ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں ہے اور وہ فضول مغز خوری میں وقت ضائع کر رہے ہیں

(۲) سریر کٹائے ہو منہ راتی ورت نیم کرے بہو بھاتی
نہیں تل رام نام بیچار نانک گرمکھ نام جپئے اک بار(۱)

یعنی خواہ کوئی اپنا جسم پرزہ پرزہ کر کے کٹوا دے اور بہت سے برت بھی رکھے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر گورو سے تعلیم حاصل کر کے ایک بار خدا کا ذکر کیا جائے تو یہ مجاہدے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۳) ورت نیم کر تھا کہ پُنہ چرنا تٹ تیرتھ بھوے سبھ دھرنا
لے اُبرے جے ست گور کی سرنا(۴)

یعنی جو لوگ برت رکھتے ہیں اور تیرتھوں پر جا جا کر تھک جاتے ہیں حتیٰ کہ ایک دنیا کا چکر لگا لیتے ہیں، وہ نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ نجات صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو سچے گورو کی اطاعت کرتے ہیں۔

(۴) مل رام پیارے تم بن دھیرج کو نہ کرے
سمرت ساستر بہو کرم کماوے
پربھ تمرے درشن بن سکھ ناہیں
ورت نیم سنجم کرتھا کے نانک
سادھ سرن پربھ سنگ دسے(۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کے وصال کے بغیر کوئی بھی شخص اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا۔ سمرتیوں اور شاستروں کے بتائے ہوئے طریق سے سکون نہیں مل سکتا۔ برت اور نیم وغیرہ کی پابندی کرتے ہوئے تھک گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو نیک لوگوں کی اطاعت سے ہی مل سکتا ہے۔

(۵) دھن گوپال دھن گردیو دھن اناو بھوکے کوئی ھلیو
دھن اوئے سنت جن ایسی جانی تن کومل جو سارنگ پانی

آوٗ پرکھ تے ہوئے اناد　　جیپٔے نام ان کے باد
جیپٔے نام جیپٔے ان　　انبھے کے سنگ نیکا دن
انے باہر جو نر ہی نہہ　　تین بھون مینہ اپنی کھو دینہ
چھوڑ ئنہ ان کرینہ پاکھنڈ　　نہ سوہاگن نہ اوہ رنڈ
جگ میں بکتے دودھا دھاری　　گپتی کھا دینہ وٹکا ساری
انے بناں نہ ہووے سکال　　تجیٔے ان نہ ملے گوپال
کہہ کبیر ہم ایسے جانیا　　دھن اناد ٹھاکر من مانیا(۱)

ہندوؤں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دیوی دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے اناج وغیرہ کھانا ترک کر دیتے ہیں اور دودھ اور پھل وغیرہ سے ہی اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حالت اس شبد میں بیان کی گئی ہے اور انھیں بتایا گیا ہے کہ اس قسم کی باتیں پاکھنڈ کا درجہ رکھتی ہیں اور اس طرح اناج ترک کر دینے سے انسان اللہ تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔

ہٹھ نگر ہہ کر کائیا چھیجے
ورت پتن کر من نہیں بھیجے　　رام نام سر اور نہ پوجے
گورسیو مناں ہر منگ کیجے
ان نہ کھاہنہ دیہی دکھ دیجے　　بن گورو گیان ترپت نہیں تھیجے
رام نام بن کیا کرم کیجے(۱)

یعنی سانس روکنے سے اور اسی قسم کے دوسرے طریقوں سے انسان کا جسم کمزور ہو جاتا ہے اور برت وغیرہ رکھنے سے دل تسلی نہیں پاتا۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ کی عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ کھانا ترک کرنے سے انسان اپنے جسم کو تکلیف دیتا ہے اور بغیر گورو سے گیان حاصل کرنے کے انسان مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے بغیر کیا کرم کیے جا سکتے ہیں۔

(۷) گھونگھر باندھ بھۓ رام دا سا روٹی ان اوپاوا
برت نیم کرم کھٹ کیتے باہر بھیکھ دکھاوا
گیت ناد مکھ راگ الاپے من نہیں ہر ہر گاوا(۱)

یعنی گھونگھرو باندھ کر رام داس کہلاتے ہیں، یہ سب روٹی کے دھندے ہیں۔ برت نیم اور

دوسری رسومات محض لوگوں کو دکھانے کے لیے ہیں۔ زبان سے گیت گاتے ہیں لیکن ان کے دل سے خداتعالیٰ کی حمد کے گیت نہیں نکلتے۔

(۸) ورت کر ہے چند رائنا ہے کیتے نہ لیکھنگ (۲)

یعنی جو لوگ چاند وغیرہ سے متعلق برت رکھتے ہیں انھیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(۹) برت سندھ سوچ وچار کریا کنٹ نرا ہار
اپرس کرت پاک سار تولی کرم بہہ بستھار (۳)

اس شبد میں برت رکھنے، سندھیا کرنے اور بغیر کچھ کھائے پیئے تیرتھ یاترا اور تولی کرم وغیرہ کو ناپسند کیا گیا ہے۔

(۱۰) برت نیم تیرتھ سہت گنگا جل ہیوت بھوکھ رنگا
پوجا چار کرت میلنگا چکر کرم تلک کھائنگا
درشن بھیٹے بن ست سنگا
ہٹھ نگریہہ ات رہت بٹنگا ہوں روگ بیاپے چکے نہ بھنگا
کام کرودھ ات ترسن جرنگا سوکمت نانک جس ستگور چنگا (۱)

اس شبد میں بھی برت نیم وغیرہ رسومات کا رد کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات کے لیے اچھے گورو کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۱) من مکھ حکم نہ بجھے بپڑی نت ہوں میں کرم کمائے
ورت نیم سچ سنجم پوجا پاکھنڈ بھرم نہ جائے
انتر ہُہ کسُدھ مائیا موہ بیدھے جیوں ہتی چھارا ڈائے
جن اپائے تسے نہ چیتہہ بن چیتے کنوں سکھ پائے (۲)

اس شلوک میں بھی برت وغیرہ رسومات کا رد کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عبادت سے ہی حقیقی آرام حاصل کر سکے گا۔

ذات پات اور ورن آشرم

ہندوؤں میں ذات پات اور ورن آشرم بھی ضروری خیال کیا جاتا ہے اور اس کے بغیر وہ

سماج نامکمل خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ ورن آشرم کی رُو سے لوگوں کو براہمن، کشتری، ویش اور شودر کے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان کے کلام بھی الگ الگ مقرر کیے گئے ہیں۔ براہمن کا کام پڑھنا، پڑھانا اور دان لینا اور دینا، یگ کرنا اور کرانا وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح کشتری کا کام لڑنا اور ملکی انتظامات کرنا، ویش کا کام تجارت اور کھیتی باڑی کرنا اور شودر کا کام لوگوں کی خدمت کرنا بتایا گیا ہے۔ گو موجودہ زمانہ میں آریہ سماج کی طرف سے یہ خیال پیش کیا جاتا ہے کہ ہندو دھرم کی یہ تقسیم انسانوں کی اخلاقی، روحانی اور علمی حالت کی بنا پر کی گئی ہے، جنم سے اس کا کوئی تعلق نہیں، لیکن ہندو دھرم کا پراچین لٹریچر اس بات پر شاہد ہے کہ سناتن دھرم میں ورن آشرم کی بنیاد جنم پر رکھی گئی ہے، یعنی سناتن دھرمیوں کے نزدیک جو شخص براہمن کے گھر میں پیدا ہوا وہ براہمن ہے اور جس کی پیدائش شودر گھرانہ میں ہوئی ہے وہ شودر ہے۔ اعمال سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں جنم سے ورن اور ذات پات کا سوال تسلیم نہیں کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

اگے ذات نہ زور ہے اگے جیو نوے
جن کی لیکھے پت پوے چے گر سیئی کئے (۱)

یعنی خدا تعالیٰ کے ہاں ذات پات اور ورن کا کوئی سوال نہیں، وہاں تو وہی معزز ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گے۔

(۱) پھکڑ جاتی پھکڑ ناؤ سبھناں جیاں اکا چھاؤ
آپو جیکو بھلا کہائے نانک تاں پر جاپے جاپت لیکھے پائے (۲)

یعنی ذات پات کا سوال فضول اور بکواس ہے اور ذات پات کی بڑائی بھی بے معنی ہے۔ تمام مخلوق کا سہارا خدائے واحد ہی ہے۔ اگر کوئی خود اپنے آپ کو معزز خیال کرتا ہے تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے تو وہ معزز ہے۔

(۲) جیہا گھالے گھالنا تیو ہو ناؤں پچاریئے
ایسی کلا نہ کھیڈیے جت درگاہ گیا ہاریئے (۱)

یعنی جس قسم کے اعمال ہوں گے اسی نام سے اسے پکارا جائے گا۔ انسان کو ایسی بات نہیں

کرنی چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی رسوائی ہو۔

(۳)ذات کا گرب نہ کریو کوئی — برہم بندے سو براہمن ہوئی
ذات کا گرب نہ کر مورکھ گنوارہ — اس گرب تے چلیے بہت وکارا
چارے درن آئے سبھ کوئی — برہم بند تے سبھ اوپت ہوئی
ماٹی ایک سگل سنسارا — بہہ بدھ بھانڈے گھرے کمارا
پنچ تمت مل دیہی کا اکارا — گھٹ ودھ کو کرے بیچارا(۲)

یعنی کوئی شخص اپنی ذات کا گھمنڈ نہ کرے، جو خدا تعالیٰ کو شناخت کر لے وہی معزز ہے۔ اے بے وقوف تو ذات کا گھمنڈ نہ کر۔ اس گھمنڈ کے نتیجہ میں بہت خرابی ہوگی۔ سب لوگ چار ورن کہتے ہیں مگر سب کا مالک اور خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تمام دنیا کی پیدائش ایک ہی مٹی سے ہوئی ہے اور خالق نے مختلف شکلیں دی ہیں۔ ہر جسم میں پانچ تت ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ کسی میں کوئی تت کم اور کوئی زیادہ ہے۔ تمام انسان یکساں ہیں۔

(۴) گربھ نہ اس میں کل نہیں جاتی — برہم بند تے سبھ اتپاتی
کہورے پنڈت باہمن کب کے ہوئے — باہمن کہہ کہہ جنم مت کھوئے
جو تو براہمن براہمی جائیا — تو آں باٹ کاہے نہیں آئیا
تم کت براہمن ہم کت شود — ہم کت لو ہو تم کت دودھ
کہو کبیر جو برہم بیچارے — سو برہمن کہت ہے ہمارے(۳)

یعنی اے پنڈت جب تو اپنی ماں کے بطن میں تھا، اس وقت اپنی ذات نہیں جانتا تھا۔ تمام لوگ خدائے تعالیٰ کے نور سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اے پنڈت تو ہمیں یہ بتا کہ تو کب سے براہمن ہے اور ہم کب سے شودر ہیں۔ خود کو براہمن کہہ کہہ کر اپنی زندگی ضائع کر رہا ہے۔ اگر تو سچ مچ ہی براہمن ہے اور ہم سے اعلیٰ ہے تو پھر تو کسی اور طریق سے پیدا کیوں نہیں ہوا۔ تو کب سے براہمن ہے اور ہم کب سے شودر ہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ہر اس شخص کو براہمن کہا جاتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے۔

روحانی ذات پات

گوروگرنتھ صاحب میں روحانی طور پر ذات تسلیم کی گئی ہے یعنی جولوگ بدکردار ہیں وہ شودر ہیں۔خواہ براہمنوں کے گھر میں کیوں نہ پیدا ہوئے ہوں۔اس کے برعکس ہر وہ شخص براہمن ہے جسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے۔خواہ اس کی پیدائش کسی شودر کے گھر میں کیوں نہ ہوئی ہو،جیسا کہ لکھا ہے:

شودر:

کبدھ ڈومنی کُدیا کسائن پر نندہ گھٹ چوہڑی مٹھی کرودھ چنڈال

....

نانک اگے اوتم سیئی جے پاپان پند نہ دیہی(۱)

یعنی جس میں بری عقل، سنگدلی اور دوسروں کی بے جا مخالفت' غصہ وغیرہ غلاظتیں ہوں وہ چنڈال ہے۔نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی معزز ہوں گے جو گناہوں میں ملوث نہ ہوں گے۔خواہ ان کا جنم کسی گھرانہ میں یا کسی ذات میں ہوا ہو۔

(۲)گنگا کھٹ شاستر ہوئے گیاتا پورک کنبھک ریچک کرماتا
گیان دھیان تیرتھ اشنانی سوم پاک اپرس اریانی
رام نام سنگ من نہیں ہیتا جو کچھ کینو سوئ نیتا
اُداتے اوتم گنو چنڈالا نانک جہہ من بسہے گوپالا(۱)

یعنی خواہ چھ شاستر جاننے والا ودوان ہو،خواہ یوگی ہواور یوگی کے تمام ابھیاس کا جاننے والا ہو۔خواہ گیانی دھیانی ہواور اس نے تیرتھ پر اشنان بھی کیے ہوں۔خواہ اپنا کھانا خود اپنے ہاتھ سے پکانے والا ہواور کسی دوسرے کو چھونا پاپ تصور کرتا ہواور جنگل میں خلوت میں رہنا پسند کرتا ہو۔ اگر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور محبت نہیں ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے، رائیگاں جائے گا۔ بلکہ وہ چنڈال اس سے معزز ہوگا جس کے دل میں خدا بس رہا ہے۔

(۳)جس نیچ کو کوئی نہ جانے نام جپت اوہ چھوں کنٹ مانے
درشن مانگوں دیہہ پیارے تمری سیوا کون کون نہ تارے

جا کے نکٹ نہ آوے کوئی　　　سگل سرشٹ اُو آ کے چرن مل دھوئی
جو پرانی کا ہو نہ آوت کام　　　سنت پرساد تاں کو جپیئے نام
سادھ سنگ من سووت جاگے　　　تب پربھ نانک میٹھے لاگے(۲)

یعنی جس نیچ کو کوئی نہ جانتا ہو وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے نتیجہ میں چاروں اطراف میں شہرت پا جاتا ہے۔ اے میرے پیارے میں تیرے دیدار کا خواہشمند ہوں۔ تیری عبادت کے نتیجہ میں کون کون کامیاب نہیں ہوا۔ جس کے قریب بھی کوئی نہ پھٹکتا، اس کے پاؤں کی میل دھونے کے لیے ایک جوان آتا ہے۔ جو شخص کسی بھی کام نہ سمجھا جاتا ہو وہ نیک لوگوں کی مہربانی سے مرجع خلائق بن جاتا ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت سے سویا ہوا دل بھی جاگ اُٹھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا وجود پیارا لگتا ہے۔

کشتری:

کھتری سو کرماں کا سور　　　پن دان کا کرے سریر
کھیت پچھانے بیجے دان　　　سو کھتری در گہہ پروان
لب لوبھ جے کوڑ کماوے　　　اپنا کیتا آپے پاوے(۱)

یعنی حقیقی کشتری وہ ہے جو اعمال کے لحاظ سے بہادر ہو، جو مجسمہ دان پن یعنی صدقہ و خیرات ہو۔ کھیت کی پہچان کر کے دان کو بونے والا ہو۔ ایسا حقیقی کشتری خدا تعالیٰ کے دربار میں قبول کیا جائے گا۔ اگر کوئی لالچ، حرص اور جھوٹ کا شکار ہو گا وہ اپنا کیا خود پا لے گا۔ یعنی کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے۔

براہمن:

سو براہمن برہم جو بندے ہر سیتی رنگ راتا
پربھ نکٹ وسے سبھنا گھٹ انتر کھ در لے جاتا(۲)

یعنی براہمن وہ ہے جسے خدا تعالیٰ کی شناخت حاصل ہے اور اس کے رنگ میں رنگین ہے۔ خدا تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، پس بہت کم لوگ اسے شناخت کرتے ہیں۔

برہم بندے سو براہمن کہیئے　　　جے ان دن ہر لو لائے

ستکور پچھے سچ سنجم کماوے ہوائیں روگ تس جائے
ہر گن گاوے گن نگر ہے جوتی جوت ملائے
اس جگ میں کر ورلا برہم گیانی جے ہو میں میٹ سمائے
نانک تسنوں میاں سدا سکھ پائیئے جے ان دن ہر نام دھیائے(۱)

یعنی جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو وہ براہمن ہے اور دن رات اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے ہی ہو۔ اور اسے اپنے خواسِ خمسہ پر قابو ہو اور نیک اعمال بجالاتا ہو۔ نیز اس نے خودی اور خود روی بھی منادی ہو اور خدا تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہو۔ اور خوبیاں ہی اخذ کرتا ہو۔ اور اپنا دل اپنے مالک حقیقی سے لگاتا ہو۔ اس دنیا میں ایسا برہم گیانی خال خال ہی ہے جس نے اپنی خودی کو مٹا کر اپنے مالک سے دل لگایا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ایسے انسان سے مل کر انسان راحت حاصل کرتا ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی مشغول ہو۔

(۳) برہم بندے تسدا برہمت رہے ایک شبد لولائے
نوندھی اٹھارہ سدھی پچھے گیا پھرینہ جو ہر ہر دے سدا دسائے
بن ستکور ناؤں نہ پائیئے بجھو کر وچار
نانک پورے بھاگ ستکور نے سکھ پائے جگ چار(۲)

یعنی جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اس کا براہمن پن قائم رہتا ہے اور اس کے دل میں صرف خدائے واحد کے پاکیزہ کلام کی ہی محبت اور عظمت ہوتی ہے۔ ہر قسم کی کامیابیاں اس کے پیچھے پیچھے دوڑی پھرتی ہیں جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی بعثت اور عظمت سے سوچ بچار کر کے یہ دیکھ لو کہ بغیر مرشد کامل کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کا واصل نہیں ہوسکتا۔ نانک جی کہتے ہیں خوش قسمتی سے مرشد کامل ملتا ہے اور چاروں یگوں کے لمبے زمانہ کے برابر انسان کو لمبی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۴) برہم بندھنہ تے براہمنا جے چلینہ مت گور بھائے
جن کے ہردے ہردے ہوا میں روگ گوائے
گن رویہ گن سنگریہہ جوتی جوت ملائے
اس جگ میں ورلے براہمن برہم بند لہہ چت لائے
نانک جن کو ندر کرے ہر سچا سو نام رہے لولائے(۱)

یعنی جسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے، وہ براہمن ہے اور مرشد کامل کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا ہے اوران کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہوتی ہے اور خودی کی بیماری بھی جاتی رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور خوبیاں ہی اخذ کرتے ہیں اور اپنے دل میں خدا تعالیٰ کو جگہ دیتے ہیں اور دنیا میں خال خال ہی براہمن ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اور جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ بس رہا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں پراللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے وہ اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کو جگہ دیتے ہیں اور وہی حقیقی براہمن ہیں۔

(۵)سو براہمن جو بندے برہم جپ تپ سنجم کماوے کرم
سیل سنتوکھ کا رکھے دھرم بندھن توڑے ہووے مکت
سوئی براہمن پورن جگت(۲)

یعنی جسے خدا تعالیٰ کی شناخت حاصل ہو وہ براہمن ہے اور اپنے حواس خمسہ کو قابو میں رکھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت کرنے والا ہو۔ ہر قسم کی دنیاوی بندشوں سے نجات پانے والا ہو۔ وہ براہمن ہے اور اسی کا لوگ احترام کریں گے۔

چاروں ورنوں سے معزز

براہمن کھتری شودر ویش چار درن چار آشرم ہیں جو ہر دھیاوے سو پردھان
جیوں چندن تکٹ سے ہر ڈ پیڑا تیوں ست سنگت مل تپت پروان
اوہ سبھ تے اونچا سبھ تے سوچا جاں کے ہردے دسیا بھگوان
جن نانک تس کے چرن پکھالے جو ہر جن نیچ ذات سیوکان(۱)

یعنی براہمن، کشتری، شودر اور دیش چاروں ورن اور چاروں آشرم بھی برہم چریہ، گرہست، وان پرست اور سنیاس ہیں۔ ان میں سے جو بھی خدا کا عبادت گزار ہے وہی مقبول ہو گا، جس طرح کہ ارنڈ کا درخت چندن کے قریب ہونے کی وجہ سے چندن کا اثر حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح نیچ سمجھے جانے والے لوگ نیک لوگوں کی جماعت میں شامل ہونے سے معزز بن جاتے ہیں اور وہی انسان سب سے اعلیٰ اور سب سے پاکیزہ ہے جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہے۔

سوتک

بعض قوموں میں سوتک کو مذہب اور پاکیزگی کا حصہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک جب کسی کے گھر میں کوئی پیدائش یا موت ہو جائے، تو وہ گھر ایک معین عرصہ تک ناپاک ہو جاتا ہے اور بعض رسومات ادا کرنے کے بعد وہ پاک ہو سکتا ہے۔ اس عرصہ میں اس گھر کا کھانا پینا ترک کر دیا جاتا ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس نظریہ کے بارے میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا گیا ہے:

جل سوتک تھل ہے سوتک سوتک اوپت ہوئی
جنمے سوتک موئے پھن سوتک سوتک پرج بگوئی
کہو رے پنڈیا کون پوتیا ایسا گیان جپھو میرے میتا
نینوں سوتک بینوں سوتک سوتک سرونی ہوئی
اوٹھت بیٹھت سوتک لاگے سوتک پرے رسوئی
پھاسن کی بدھ سبھ کوئی جانے چھوٹن کی اک کوئی
کہہ کبیر رام روے بیچارے سوتک تنہے نہ ہوئی(۱)

یعنی تمام جل اور تھل بحر دہر میں سوتک ہے۔ کیونکہ ہر جگہ پیدائش اور موت کا سلسلہ جاری ہے۔ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں۔ اے پنڈت خود ہی غور کر لے کہ ایسی حالت میں کون آپ کے بیان کردہ سوتک سے پاک ہو سکتا ہے۔ البتہ انسان آنکھوں، کانوں اور زبان کے ذریعہ بھی گندہ اور ناپاک ہو جاتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے بھی گندگی اور ناپاکی کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھنسنے کی ترکیب تو ہر ایک جانتا ہے مگر خلاصی پانے کا طریق بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں حقیقی عزت اور عظمت قائم ہے۔ وہ ہر قسم کی گندگیوں اور غلاظتوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ انہیں کسی قسم کا کوئی سوتک نہیں ستاتا۔

(۲) جیکر سوتک منیئے سبھ تے سوتک ہوئے
گوہے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے
جیتے دانے ان کے جیاں باجھ نہ کوئے

پہلا پانی جیوے جت ہریا سبھ کوئے
سوتک کیوں کر رکھیئے سوتک پوے رسوئے
نانک سوتک ایوں نہ اترے گیان اتارے دھوئے (۱)

یعنی اگر سوتک کے مسئلہ کو درست تسلیم کیا جائے تو دنیا کی کوئی جگہ سوتک سے خالی نہ ہوگی کیونکہ پیدائش اور موت کا سلسلہ جل اور تھل میں جاری ہے حتیٰ کہ گوبر اور لکڑی میں بھی کیڑے مکوڑے موجود ہیں۔ جو پیدا ہوتے اور مرتے ہیں اور جس قدر اناج کے دانے ہیں، ان سب میں زندگی پائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو پانی ہی زندگی ہے جس کی وجہ سے ہر چیز سرسبز اور زندہ رہتی ہے۔ اس کے اندر بھی سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں جاندار چیزیں موجود ہیں جو پیدا ہوتی اور مرتی رہتی ہیں۔ اس صورت میں ایک انسان سوتک سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ اس کے کھانے کی اشیاء حتیٰ کہ اس کا باورچی خانہ بھی سوتک کا گھر بنا ہوا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح تو کوئی بھی انسان سوتک سے بچ نہیں سکتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہی انسان کو ہر قسم کے سوتکوں یعنی ناپاکیوں، غلاظتوں اور گندگیوں سے بچا سکتی ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر روحانی گندگیوں یعنی آنکھوں، کانوں اور زبانوں وغیرہ کے سوتک کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

من کا سوتک دوجا بھاؤ بھرمے بھولے آؤ جاؤ
من مکھ سوتک کبہہ نہ جائے جچر شبد نہ بھیجے ہر کے نائے
سبھو سوکت جیتا موہ آکار مر مر جنمے وار وار
سوتک اگن پونے پانی ما سوتک بھوجن جیتا کچھ کھا
سوتک کر نہ پوجا ہوئے نام رتے من نرمل ہوئے
ست گورسیو نہ سوتک جائے مرے نہ جنمے کال نہ کھائے (۲)

یعنی دل کا سوتک (ناپاکی) شرک ہے۔ اور مشرک انسان بھرم میں مبتلا ہو کر بھٹکتا رہتا ہے۔ ایسے من مکھوں کا سوتک کبھی بھی دُور نہیں ہوتا۔ جب تک وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ دنیا کی ہر نظر آنے والی چیز سوتک کا ذریعہ ہے اور اس کی محبت میں پھنس کر انسان کئی بار مرتا اور کئی بار جیتا ہے۔ اور آگ پانی ہوا بھی سوتک سے

خالی نہیں اور جو کچھ بھی انسان کھاتا پیتا ہے، اس میں بھی سوتک موجود ہے۔ اس طرح تمام کرم اور دھرم سوتک میں ہیں، پھر تو پوجا بھی نہیں ہو سکے گی۔ ہاں جس انسان کے دل میں خدا تعالیٰ بستا ہے، وہ اس قسم کے تمام سوتکوں، ناپاکیوں اور غلاظتوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اسے پھر ابدی موت سے واسطہ نہیں پڑتا بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتا ہے۔

من کا سوتک لوبھ ہے جہوا سوتک کوڑ
اکھیں سوتک دیکھنا پر تربا پردھن روپ
کنیں سوتک کن ہے لا اعتباری کھاہنہہ
نانک ہنساں آدمی بدھے جم پور جاہنہہ
سبھ سوتک بھرم ہے دوجے لگے جائے
جمن مرناں حکم ہے بھانے آوے جائے
کھانا پیا پوتر ہے دتوں رجک سنباہہ
نانک جنہیں گرمکھ بجھیا تناں سوتک ناتھ (۱)

یعنی انسان کے دل کی غلاظت لالچ ہے۔ لالچ سے انسان کا دل پلید ہو جاتا ہے اور زبان کی ناپاکی جھوٹ ہے۔ جھوٹ بولنے سے انسان کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کرتا ہے، یا دوسروں کے مال و دولت کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے، اس کی آنکھیں پلید ہو جاتی ہیں اور چغل خوری کرنے سے انسان کے کان گندے ہو جاتے ہیں۔ ایسی غلاظتوں، ناپاکیوں، پلیدیوں اور گندگیوں میں پھنسا ہوا انسان خدا تعالیٰ کے حضور سزا پاتا ہے۔

اس کے علاوہ دوسرا سوتک محض ایک بھرم ہے اور شرک ہے۔ پیدائش اور موت کا سلسلہ تو اللہ کے حکم سے ہے اور اس کی رضا کے ماتحت ہی کوئی پیدا ہو رہا ہے اور کوئی مر رہا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں پاک ہیں۔ وہ محض کسی کے مرنے اور جینے سے ناپاک نہیں ہو جاتیں۔ اور اس نے سب کے لیے رزق پیدا کیا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے گورو کے وسیلہ سے اس کی شناخت کر لی ہے۔ انھیں سوتک کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

حوالہ جات

۱ گوروگرنتھ صاحب سوہی محلہ ۵ ۳۹۵ ۷ وارود ۱۱۶۳
۲ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ۱۲۰۵اوارودا ۱۸۵
۳ گوروگرنتھ صاحب وار بہاگڑشلوک محلہ ۱ ۵۵۶، اردو ۸۷۳
۴ گوروگرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ ۱۲۴۰اوارودا ۱۹۸
۵ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۱ ۶۳۷ وارود ۹۹۹
۶ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۵۸ وارود ۳۸۵
۷ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ۲۲۷ وارودا ۳۳
۹ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۳۲ وارود ۵۰۵
۱۰ گوروگرنتھ صاحب وار مارو محلہ ۵ ۱۰۹۵اوارود ۱۷۴۹
۱۱ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ۱۱۳۹۵اوارود ۲۸۱۵
۱۲ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۳۹ وارود ۵۱۶
۱۳ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ۲۳۷ وارودا ۳۳
۱۴ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۵ ۷۴۷ وارود ۱۱۷۹
۱۵ دس اوتاروں کے نام یہ ہیں: (۱) مچھ، (۲) کچھ، (۳) وراہ، (۴) نرسنگھ، (۵) وامن ست یگ کے اوتار، (۶) پرس رام، (۷) رام چندر ترتیا یگ کے اوتار، (۸) کرشن (دواپر یگ کے اوتار)، (۹) بدھ، (۱۰) کلکی (کل یگ کے اوتار)
۱۶ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ۲۳۵ وارود ۳۲۷
۱۷ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۳ ۲۳۱ وارود ۳۳۸

۱۸ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ۸۹۴ واردو ۱۴۲۰
۱۹ گوروگرنتھ صاحب آسا کبیر ۴۷۸ واردو ۷۴۴
۲۰ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار محلہ ۱ ۱۲۷۹ واردو ۲۰۴۲
۲۱ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ۳۹۴ واردو ۶۷۵
۲۲ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۴ ۷۳۵ واردو ۱۱۵۸
۲۳ گوروگرنتھ صاحب وار بلاول شلوک محلہ ۳ ۸۶۲ واردو ۳۲۰
۲۴ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ ۹۸۲ واردو ۱۵۸۹
۲۵ گوروگرنتھ صاحب واررام کلی شلوک محلہ ۱ ۹۵۳ واردو ۱۵۲۴
۲۶ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۴۲۳
۲۷ گوروگرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۱ ۱۴۱۲ واردو ۲۲۰۲
۲۸ گوروگرنتھ صاحب راگ گونڈ نامدیو ۸۷۵ واردو ۱۳۹۷
۲۹ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳ ۴۲۳ واردو ۶۵۱
۳۰ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ۲۲۴ واردو ۳۲۷
۳۱ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ۸۹۴ واردو ۱۴۲۹
۳۲ گوروگرنتھ صاحب وار سورٹھ محلہ ۳ ۶۴ واردو ۱۰۱۴
۳۳ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵ ۶۸۷ واردو ۱۰۷۸
۳۴ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۳ ۱۲۷۷ واردو ۲۰۲۹
۳۵ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵ ۷۰ واردو ۸۷
۳۶ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۳۷ واردو ۳۴۸
۳۷ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳ ۴۲۳ واردو ۶۵۱
۳۸ گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۳ ۱۱۴ واردو ۱۴۹
۳۹ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۱ ۱۱۲۶ واردو ۱۷۹۹
۴۰ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۳ ۱۲۶۱ واردو ۲۰۱۴
۴۱ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۱ ۵۵۶ واردو ۸۷۳

۴۲ گوروگرنتھ صاحب وار آسا محلہ ا صفحہ ۴۷۲ واردو ۷۳۲

۴۳ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۰۱ واردو ۲۸۷

۴۴ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا ۴۶۵ واردو ۷۲۰

۴۵ گوروگرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ ۶۴۷ واردو ۱۰۱۴

۴۶ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ۸۸۷ واردو ۱۴۱۹

۴۷ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو کبیر ۱۱۰۳ واردو ۱۷۶۳

۴۸ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ۳۷۲ واردو ۵۶۹

۴۹ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا ۴۷۱، اردو ۷۳۰

۵۰ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ، ۹۰۳، اردو ۱۴۴۴

۵۱ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۷۶، واردو ۷۴۰

۵۲ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳۵۵، واردو ۵۴۱

۵۳ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳۵۵ واردو ۵۴۳

۵۴ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۴۷۰، اردو ۷۳۰

۵۵ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ۸۸۸ واردو ۱۴۱۹

۵۶ گوروگرنتھ صاحب راگ ماڑ و محلہ ۵، ۱۰۹۹ واردو ۱۷۵۶

۵۷ گوروگرنتھ صاحب مارو محلہ ۵ ’ص ۱۳۰۵ واردو ص ۲۰۷۸

۵۸ گوروگرنتھ صاحب وار بہاگڑا شلوک محلہ ۳ ’۵۵۳ واردو ص ۸۶۸

۵۹ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۳۔ص ۶۶۳ واردو ص ۹۴۵

۶۰ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵۔ ۱۲۰۳ واردو ۱۹۱۷

۶۱ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۱۴ واردو ۳۱۰

۶۲ گورروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵۔ ۱۱۳۹ واردو ۱۸۱۹

۶۳ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ا۔ ۱۲۵۷ واردو ۲۰۰۸

۶۴ گوروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ اا۔ ۱۳۴۹ واردو ۲۱۳۵

۶۵ گوروگرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳۔ ۱۴۱۷ واردو ۲۲۰۶

۶۶ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ۔۶۱ وار دو ۷۴

۶۷ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا۔۵۷ وار دو ۹۴

۶۸ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۱۶ وار دو ۳۱۳

۶۹ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۴ وار دو ۷۵۵

۷۰ گوروگرنتھ صاحب راگ برام کلی محلہ ا۔۹۰۴ وار دو ۱۴۴۷

۷۱ گوروگرنتھ صاحب دارسوی شلوک محلہ ا۔۷۸۹ وار دو ۱۲۴۹

۷۲ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۹، ۸۳۱ وار دو ۱۳۲۶

۷۳ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵۔۸۹۰ وار دو ۱۴۲۳

۷۴ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ا۔۹۰۶ وار دو ۱۴۴۹

۷۵ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی نامدیو ۹۷۳ وار دو ۱۵۵۸

۷۶ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵۔۱۱۴۹ وار دو ۱۸۳۵

۷۷ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ا۔۱۱۵۳ وار دو ۱۸۴۲

۷۸ گوروگرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۳۔۱۱۶۹ وار دو ۱۸۴۳

۷۹ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ا۔۱۲۵۵ وار دو ۲۰۰۵

۸۰ گوروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۵۔۱۳۴۸ وار دو ۲۱۳۳

۸۱ گوروگرنتھ صاحب شلوک محلہ ۹۔۱۴۲۸ وار دو ۳۱۷

۸۲ گورورگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵۔۱۱۴۲ وار دو ۱۸۲۵

۸۳ گوروگرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ا۔۱۱۹۱ وار دو ۱۸۹۸

۸۴ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۴۔۱۲۶۳ وار دو ۲۰۱۷

۸۵ گوروگرنتھ صاحب دار ماجھ شلوک محلہ ۴۔۱۱۷۰ اردو ۱۸۹

۸۶ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۳۴۔ وار دو ۴۹۲

۸۷ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔۱۰۰۳ وار دو ۱۶۰۷

۸۸ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۵۔۱۲۶۸ وار دو ۲۰۲۴

۸۹ گوروگرنتھ صاحب سوہی کی وار شلوک محلہ ۳' ۷۸۷ وار دو ۱۲۴۵

۹۰ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۷۸۷

۹۱ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۱۸۵واردو ۲۶۲

۹۲ گورمت پربھاکر ۱۳۰

۹۳ گوروگرنتھ صاحب گوڑی کبیر ۳۲۸واردو ۴۹۸

۹۴ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔۳۵۸واردو ۵۴۶

۹۵ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔۱۳۸واردو ۱۸۵

۹۶ گوروگرنتھ صاحب گوڑی کبیر ۳۳۲واردو ۵۰۵

۹۷ گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵۔۲۸۶واردو ۳۱۳

۹۸ گوروگرنتھ صاحب گوڑی سکھمنی محلہ ۵۔۲۶۵واردو ۳۹۶

۹۹ گوروگرنتھ صاحب آسا محلہ ۵۔۳۹۴واردو ۶۰۵

۱۰۰ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔۴۰۸واردو ۶۲۸

۱۰۱ گوروگرنتھ صاحب راگ گونڈ کبیر ۸۷۳واردو ۱۳۹۴

۱۰۲ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔۹۰۵واردو ۱۴۴۸

۱۰۳ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔۱۰۰۳واردو ۱۶۰۸

۱۰۴ گوروگرنتھ صاحب وار مارو محلہ ۵۔۱۰۹۹واردو ۱۷۵۶

۱۰۵ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵۔۱۲۲۹واردو ۱۹۶۳

۱۰۶ گوروگرنتھ صاحب راگ کانڑا محلہ ۵۔۱۳۰۵ہموڑہ ۲۰۷۹

۱۰۷ گوروگرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۱۔۱۴۲۳واردو ۲۲۱۲

۱۰۸ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔۴۶۹واردو ۷۲۷

۱۰۹ گوروگرنتھ صاحب سری راگ وار شلوک محلہ ۱۔۸۳واردو ۱۰۵

۱۱۰ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔۴۶۲واردو ۷۲۸

۱۱۱ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۳۔۱۱۲۸واردو ۱۸۰۲

۱۱۲ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر، ۳۳۴واردو ۴۹۳

۱۱۳ گوروگرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۱۔۹۱واردو ۱۱۵

۱۱۴ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۵۳ واردو ۳۷۵

۱۱۵ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۳۸۶ واردو ۵۹۲

۱۱۶ گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۱۔۔ ۱۴۱۱ واردو ۲۲۰۰

۱۱۷ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳۔ ۶۸ واردو ۸۳

۱۱۸ گورو گرنتھ صاحب وار گوجری شلوک محلہ ۳۔ ۵۱۲ واردو ۸۰۱

۱۱۹ گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳۔ ۶۴۹ واردو ۱۰۱۸

۱۲۰ گورو گرنتھ صاحب وار بلاول شلوک محلہ ۳۔ ۸۵۰ واردو ۱۳۵۵

۱۲۱ گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک خلہ ۱۔ ۱۴۱۱ واردو ۲۲۰۱

۱۲۲ گورو گرنتھ صاحب گونڈ محلہ ۴۔ ۸۶۱۔ وارو ۱۳۷۵

۱۲۳ گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ۳۳۱۔ داردو ۵۰۴

۱۲۴ گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱' ۴۷۲ واردو ۷۳۴

۱۲۵ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۳' ۲۲۹ واردو ۳۳۳

۱۲۶ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۲ واردو ۷۳۴

امرت

سکھوں میں کھنڈے کے امرت کو بہت ضروری مذہبی رسم تسلیم کیا جاتا ہے۔ جب تک کوئی شخص کھنڈے کا امرت نہ چکھ لے خواہ وہ خاندانی لحاظ سے کسی گورو کی نسل سے ہی کیوں نہ ہو، اس کی سکھی نامکمل رہے گی کیونکہ کھنڈے کا امرت سکھی کی تکمیل کے لیے اشد ضروری ہے۔

کھنڈے کے امرت کی رسم سے قبل نو گورو صاحبان ت چرنامرت کا رواج تھا۔(۱) خود سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے نزدیک کھنڈے کے امرت کی رسم گورو گوبند سنگھ جی نے نہیں بلکہ بابا رام سنگھ جی نے شروع کی تھی۔(۲)

جہاں تک گوروگرنتھ صاحب کی تعلیمات کا حق ہے، اس میں کوئی ایسا شبد یا شلوک نہیں ہے جس میں کھنڈے کا امرت پہ آنے کا کوئی حکم یا اپدیش کیا گیا ہو یا کھنڈے کے امرت کو سکھی کی تکمیل کا نشان قرار دیا گیا ہو۔

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد شبدوں اور شلوکوں میں اللہ تعالیٰ اور ذکر الٰہی کو امرت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جیسا کہ ذیل کے شبدوں سے ظاہر ہے:

جنی چاکھیا تنی ساد پائیا بن چاکھے بھرم بھلائے
امرت ساچا نام ہے کہنا کچھو نہ جائے
پیوت ہو پردان بھیا پورے شبد سمائے(۳)

یعنی جن لوگوں نے یہ امرت چکھ لیا ہے انھیں اسی کا مزہ آتا ہے اور بغیر اس کے چکھنے کے انسان شکوک وشبہات میں بھٹکتا ہے۔ امرت تو اصل میں خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اس کی تعریف بیان نہیں کی جاسکتی۔ البتہ اس کے پینے سے انسان خدا تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہو جاتا ہے۔

سندر سوامی دھام بھگتنہ بسرام آ سالگ جیو تے جیو

من تنے لتان سمرت پربھ ہر نام امرت پیو تے جیو
امرت ہر پیو تے سدا تھر تھیو تے بکھے بن پھینکا جانیاں
کہے کرپال گوپال پربھ میرے سادھ سنگت ندھ مانیاں(۱)

یعنی پیار خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے آرام کا گھر ہے اور وہ اس سے آرام حاصل کر کے ہی زندہ رہتے ہیں۔ ان کا تن اور من ذکرِ الٰہی میں ہی غرق رہتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے ذکر کا امرت پیتے ہیں۔ یعنی زندگی بخش ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ذکر کے امرت کو پی کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتے ہیں اور دوسری تمام چیزوں کو وہ زہر کا جنگل تصور کرتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہم پر مہربانی ہے کہ ہم نے نیک لوگوں کی صحبت میں ہر قسم کے خزانے حاصل کر لیے ہیں۔

امرت نام من وسائے ہو میں میرا سبھ دکھ گوائے
امرت بانی سدا صلاحے امرت امرت پا دنیا
ہوں واری جیو واری امرت بانی من وسا دنیا
امرت بانی من وسائے امرت نام دھا دنیا
امرت بولے سدا مکھ دینی امرت دیکھے پرکھے سدا نیتی
امرت کتھا کہے سدا دن راتیں اور آکھ سنا دنیا
امرت رنگ برتا لولائے امرت گور پرسادی پائے
امرت امرت بولے دن راتی من تن امرت پیا دنیا
سو کچھ کرے جو چت نہ ہوئی تس دا حکم میٹ نہ سکے کوئی
حکمے ورتے امرت بانی حکمے امرت پیا دنیا
عجب کم کرتے ہر کیرے ایہہ من بھولا جاندا پھیرے
امرت بانی سیوں چت لائے امرت شبد وجا دنیا
کھوٹے کھرے تدھ آپ اپائے تدھ آپے پرکھے لوک بسائے
کھرے پرکھ خزانے پائے کھوٹے بھرم بھلا دنیا
کیونکر دیکھاں کیوں صلاحی گور پرسادی شبد صلاحی

تیرے بھانے وچ امرت دے　　تو بھانے امرت پا ونیا
امرت شبد امرت ہریانی　　ست گور سیویئے روے سمانی
نانک امرت نام سدا سکھ داتا　　پی امرت سبھ بھکھ لہہ جا ونیا(1)

یعنی خدا تعالیٰ کا امرت (زندگی بخش) نام دل میں بسالیا ہے۔ جس سے ہماری تمام خودی کا دُکھ جاتا رہا ہے اور اب ہم ہمیشہ امرت بانی (زندگی بخش کلام) کی تعریف کرتے ہیں اور امرت حاصل کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں پر قربان ہوں جو امرت بانی (زندگی بخش کلام) کو دل میں جگہ دیتے ہیں کیونکہ جو لوگ امرت بانی کو دل میں جگہ دیتے ہیں یہی امرت نام کا ذکر کرتے ہیں۔ اور وہ مونہہ سے بھی امرت باتیں ہی کرتے ہیں اور آنکھوں سے امرت ہی دیکھتے ہیں یعنی ان کی نظریں بھی پاکیزہ ہو جاتی ہیں اور وہ دوسروں کو بھی دن رات زندگی بخش کتھا سناتے ہیں اور یہ امرت رنگ ان لوگوں پر ہی چڑھتا ہے جو اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کو جگہ دیتے ہیں۔ اور یہ امرت انسان کو مرشد کامل کے وسیلہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، پھر وہ زبان سے بھی دن رات امرت باتیں ہی کرتے ہیں۔ اور من اور تن سے بھی امرت ہی پیتے ہیں۔ وہ ایسے شاندار کام کرتے ہیں کہ جن کا خیال بھی نہیں جا سکتا۔ اس کا حکم کوئی بھی نہیں مٹا سکتا۔ اس کے حکم سے ہی امرت باتی (زندگی بخش کلام) لوگوں میں برتائی جاتی ہے اور اس کے حکم سے امرت بھی پلایا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے عجیب وغریب کام ہیں۔ وہی اس دل کو غلطیوں کی طرف سے لوٹا دیتا ہے، امرت باتی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور امرت کے شبدوں کی طرف لگا دیتا ہے۔ اے خدا تو نے کھوٹے اور کھرے خود ہی اپنی قدرت سے پیدا کیے ہیں۔ اور تو نے خود ہی سب کی پرکھ کی ہے۔ کھرے لوگ تو تُو نے پرکھ کرنے کے بعد اپنے خزانہ میں رکھ لیے ہیں۔ اور کھوٹے لوگوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیا ہے، کیونکر تجھے دیکھا جائے اور کیونکہ تیری حمد کی جائے۔ ہم مرشد کامل کی مہربانی سے شبد کے وسیلہ سے تیری حمد کرتے ہیں۔ تیری رضا میں امرت ہی برستا ہے اور تیری رضا ہی لوگوں کو امرت پلاتی ہے۔ خدا کے شبد امرت ہیں اور خدا تعالیٰ کا کلام امرت ہے۔ اور مرشد کامل کی اطاعت سے ہی وہ انسان کے دل میں سما جاتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سکھ دینے والا امرت ہے۔ اس امرت کو پینے سے انسان کی تمام بھوک دُور ہو جاتی ہے۔

ہر امرت بوند سہاونی مل سادھوں پیون ہار
دن ترن پربھ سنگ موہ لیا سمرتھ پورکھ اپار(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ ہی امرت کی خوشنما بوند ہے۔ اور نیک لوگوں سے مل کر ہی پی جا سکتی ہے۔ جنگلی گھاس اور درخت وغیرہ خدا تعالیٰ (کے اس امرت) کے ذریعہ ہی ہرے بھرے ہوتے ہیں۔ اور وہ قادر مطلق اور وراء الورائی ہے۔

بارنگ و بار پربھ جپیے — پی امرت من تن دھریئے
کرم رتن جن گور مکھ پایا — تس کچھ اور ناہیں ورشا ئیا
نام دھن نام روپ رنگ — ناموں سکھ ہر نام کا سنگ
نام رس جو جن تر تپانے — من تن نامے نام ہمسانے
اٹھت بیٹھت سووت نام — کہہ نانک جن کے صد کام(۱)

یعنی بار بار خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو اور اس طرح ذکر الٰہی کا امرت پی کر اطمینان حاصل کرو۔ جن نیک لوگوں نے مرشد کامل کے وسیلہ سے خدا تعالیٰ کا ذکر کیا ہے وہ پھر کسی اور بات کی طرف ذرا توجہ نہیں دیتے۔ اور ان کے لیے خدا تعالیٰ ہی دولت اور خدا تعالیٰ ہی خوبصورتی اور حُسن ہے۔ خدا تعالیٰ کے ذکر سے ہی ہر طرح کا سکھ حاصل کرتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے امرت سے سیر ہو گئے ہیں، ان کے تن اور من میں خدا تعالیٰ ہی سما گیا ہے۔ پھر وہ اٹھتے بیٹھتے اور سوتے (جاگتے) خدا تعالیٰ کا ہی ذکر کرتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ پھر ان لوگوں کا ہمیشہ یہی کام ہوتا ہے اور وہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

امرت ہر ہر نام ہے میری جندڑیئے امرت گورست پائے رام
ہو میں مائیا بکھ ہے میری جندڑیئے ہر امرت بکھ لیہہ جائے رام
من سکا ہریا ہویا میری جندڑیئے ہر ہر نام دھیائے رام
ہر بھاگ وڈے لکھ پائیا میری جندڑیئے جن نانک نام سمائے رام

یعنی اے میری جان، امرت تو خدا تعالیٰ کا نام ہی ہے اور یہ امرت گورو کا مسلک اختیار کرنے سے ہی مل سکتا ہے۔ اے میری جان خودی اور خود پسندی ایک زہر ہے۔ خدا تعالیٰ کے امرت سے ہی اس زہر کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے۔ اے میری جان ذکر الٰہی کے ذریعہ انسان کا

مرجھایا ہوا دل ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ اے میری جان یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا واصل ہو جائے۔

گھر ہی میں امرت بھرپور ہے من مکھاں سادتہ پایا
جیوں کستوری مرگ نہ جانے بھرم دا بھرم بھلایا
امرت تج بکھ سنگر ہے کرتے آپ کھوایا
تن من سیتل ہویا رستا ہر ساد آیا
شبدے ہی ناؤں او پجے شبدے میل ملایا
بن شبدے سب جگ بوزانا برتھا جنم گوایا
امرت ایکو شبد ہے نانک گور مکھ پایا(۱)

یعنی امرت تو انسان کے دل میں بھرا ہوا ہے۔ لیکن گمراہ شخص اس کے مزے سے بے خبر ہے۔ جس طرح کہ ہرن کو کستوری کا پتا نہیں ہوتا۔ شکوک وشبہات میں مبتلا انسان امرت کو چھوڑ کر زہر اکٹھا کر رہا ہے۔ ایسے انسان کو خدا تعالیٰ نے خود بھلا دیا ہے۔ خاص خاص گورمکھوں کو اس کی معرفت حاصل ہو گئی ہے اور وہ اپنے دل میں ہی خدا کا جلوہ محسوس کر رہے ہیں۔ ان کا تن اور من مطمئن ہو گیا ہے اور زبان بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے مزہ لے رہی ہے۔ مرشد کامل کے کلام کے ذریعے ہی ذکر الٰہی کیا جا سکتا ہے اور اسی سے انسان خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ بغیر مرشد کامل کے کلام کو حاصل کیے دنیا پاگلوں کی مانند ہے اور اپنی زندگی کو ضائع کر رہی ہے۔ امرت صرف کلام الٰہی ہی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ وہ مرشد کامل کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

(۶) امرت نام نرمولک ہیرا گورو دینو، منتانی
ڈگے نہ ڈولہے نہ رڑھ کر رہیو پورن ہوئے ترپتانی(۱)

یعنی خدا تعالیٰ امرت ہے جو بے قیمت ہیرا ہے۔ گورو نے ہمیں گور منتر دیا ہے۔ وہ گرتا نہیں، ڈولتا نہیں، بلکہ حی وقیوم ہے اور مکمل اطمینان دینے والا ہے۔

(۷) مت کو جانے جائے اگے جائسی
جیہے کرم کمائے تیہا ہوئیسی
چلیا پت سیوں جنم سوار دا جا وجائسی(۲)

یعنی کوئی شخص یہ مت خیال کرے کہ اسے خدا تعالیٰ کے حضور ضرور جگہ مل جائے گی۔ جس قسم کے کسی کے اعمال ہوں گے وہ ویسا ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا نام ہی امرت ہے اور وہ خود ہی اس کی تقسیم کرتا ہے۔ جو لوگ عزت سے اپنی زندگی گزار جائیں گے، شہرت حاصل کریں گے۔

(۸) جن کو بھئے دیال تنی سادھو سنگ بھیا
امرت ہر کا نام تنی جنی جپ لیا(۳)

یعنی جن پر خدا تعالیٰ مہربان ہوتا ہے وہی نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں اور وہی لوگ خدا تعالیٰ کے ذکر کا امرت حاصل کرتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

سرتر من جن امرت کھوجدے سو امرت گور تے پائیا
پائیا امرت گور کرپا کیتی سچا من وسائیا
جیا جنت سبھ تدھ اپائے اک دیکھ پرن آئیا
لب لوبھ اہنکار چوکا ست گر بھلا بھائیا
کہے نانک جینوں آپ تٹھا تنی امرت گور تے پائیا(۱)

یعنی عابد اور زاہد جس امرت (زندگی بخش جام) کی تلاش میں تھے، وہ امرت ہم نے گورو سے حاصل کرلیا ہے۔ گورو نے مہربانی کی۔ ہم نے وہ امرت پالیا اور سچے خدا تعالیٰ کی عزت و عظمت ہمارے دل میں قائم ہوگئی ہے۔ اے خدا تمام مخلوق تو نے ہی پیدا کی ہے۔ مگر چیدہ چیدہ لوگ ہی گورو کو دیکھ کر اس کے قدموں میں آنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جس کے دل سے لالچ، حرص اور تکبر وغیرہ برائیاں جاتی رہیں، وہی گورو کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس پر وہ خود مہربان ہو وہی گورو سے امرت کو حاصل کرسکتا ہے۔

(۱۰) جس نوں ساچا صفتی لائے گورو مکھ ورلے کے بجھائے
امرت کی سار سوئی جانے جے امرت کا واپاری جیو(۲)

یعنی سچا خدا جسے حمد کی توفیق دیتا ہے وہی گورو کا فرمانبردار اور معرفت حاصل کرتا ہے۔ امرت کی حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جو امرت کا بیوپاری ہو، دوسرا نہیں جان سکتا۔

(۱۱) سکھ منگل آنند ہر ہر پربھ چرن امرت سار
نانک داس شرنا گتی تیرے سنتن کی چھار(۳)

(۱۲) امرت کا رس درلی پائیا سنگر میل ملائے
جب لگ شبد بھید نہیں آئیا تب لگ کال سنتائے(۱)

یعنی امرت کا رس بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو گورو کے ذریعہ خدا کے واصل ہوں وہی اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ جب تک کلام الٰہی کی حقیقت نہ سمجھ میں آئے تب تک موت کا خوف رہتا ہے۔

(۱۳) جاں کی درشٹ دکھ ڈیرا ڈھئے
امرت نام سیتل من گہے
انک بھگت جاں کے چرن پجاری
سگل منو رتھ پورن ہاری(۲)

یعنی جس کی مہربانی سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں اور ٹھنڈک دینے والا امرت دل میں سما جاتا ہے، جس کے قدموں کے پجاری بے شمار بھگت ہیں، وہی تمام مرادیں پوری کرنے والا ہے۔

(۱۴) نانک جس نوں قدر کرے امرت نام آپے دے(۳)

یعنی نانک جی کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے اسے وہ خود ہی اپنا امرت نام دے دیتا ہے، یعنی زندگی بخش ذکر الٰہی کی توفیق اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔

(۱۵) امرت نام سوامی تیرا جو پیوے تسہی تر پتاس
جنم جنم کے کل دکھ نا سہے آگے درگاہ ہوئے خلاص(۴)

یعنی اے خدا تعالیٰ تیرا نام ہی اصل میں امرت ہے جو لوگ اسے پیتے ہیں وہ تسلی پاتے ہیں۔ اور ان کی تمام زندگی کے ہر قسم کے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ درگاہ میں عزت حاصل کرتے ہیں۔

انگیکار کینو پربھ اپنے کاڈھ لیا بجھ گھیرے
امرت نام اوکھد کھ مکھ دینو جائے پیا گور پیرے(۱)

یعنی میرے خدا تعالیٰ نے میری مدد کی ہے اور مجھے زہر کے محاصرہ سے نکال لیا ہے۔ امرت نام کی دوائی دے دی ہے اور میں دوڑ کر گورو کے قدموں سے لپٹ گیا ہوں۔

امرت سدا در سدا بوجھن بوجھہار
گور مکھ جنی بوجھیا ہر امرت رکھیا اردھار
ہر امرت پیو ہے سدا رنگ راتے ہو میں ترشنا مار
امرت ہر کا نام ہے در سے کرپا دھار
نانک گور مکھ ندریں آیا ہر آتم رام مرار(۲)

یعنی امرت ہمیشہ برس رہا ہے۔ یہ بات سمجھ دار لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ جن لوگوں نے مرشد کامل کے ذریعہ یہ بات سمجھ لی ہے وہ ''امرت'' اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے امرت کو ہمیشہ پیتے ہیں اور ہمیشہ مسرور رہتے ہیں۔ ان کی خودی جاتی رہتی ہے۔ امرت تو اللہ تعالیٰ کا نام ہی ہے جو اس کے فضل سے ہی برستا رہتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ مرشد کامل کے ذریعے ہی انسان اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھ سکتا ہے۔

(۱۸) امرت ہر کا نام ہے جت پیئے تکھ جائے
نانک گور مکھ جن پیا تن ہیٹر نہ لاگی آئے(۳)

یعنی امرت خدا تعالیٰ کا نام ہی ہے جس کے پینے سے تمام پیاس دور ہو جاتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس نے بھی گورو کے ذریعہ یہ امرت پی لیا ہے اسے پھر پیاس باقی نہیں رہتی۔

ست ست ہر ست ست ستے ست بھنیئے
دوسر آن نہ اور پورکھ پورا تن سنیئے
امرت ہر کو نام لیت من سب سکھ پائے
جیہہ رس چاکھیو تہہ جن ترپت اگھائے(۱)

یعنی خدا تعالیٰ حق ہے اور اسے حق کہا جاتا ہے۔ اور بغیر اس کے کوئی بھی ازلی حق نہیں ہے۔ امرت ہر کا نام ہے جس کے ذکر سے دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جن لوگوں نے اس امرت کو اپنی زبان سے چکھ لیا ہے وہ مطمئن اور سیر ہو گئے ہیں۔

ست گورو چ امرت نام ہے امرت کہے کہائے
گور متی نام نرملو نرمل نام دھیائے
امرت بانی تت ہے گور مکھ وسے من آئے

ہر دے کمل پرگا سیا جوتی جوت ملائے
نانک ست گرتن کو ملیسیون جن دھرمتک بھاگ لکھائے (۲)

یعنی مرشد کامل میں خدا تعالیٰ امرت ہے۔ اور وہ خود ہی اس امر کا ذکر کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ گورو کا مسلک اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ کا پاکیزہ ذکر کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ امرت بانی (زندگی بخش کلام) ہی اصل چیز ہے اور مرشد کے ذریعہ ہی یہ انسان کے دل میں بس جاتی ہے اور انسان کے دل کا پھول کھل جاتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا واصل ہو جاتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گورو ان کو ہی ملتا ہے جن کی قسمت میں گورو سے ملنا لکھا گیا ہو۔

(۲۱) جن وڈیائی تیرے نام کی تے رتے من مانہہ
نانک امرت ایک ہے دوجا امرت نانہہ
نانک امرت سے ماہ پایئے گور پرساد
تنی پیتا رنگ سیوں جن کو لکھیا آدا

یعنی جن لوگوں کو تیرے نام کی بڑائی حاصل ہے ان کے دل مطمئن ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ امرت تو صرف خدائے واحد ہی ہے۔ اس کے بغیر اور کوئی امرت نہیں ہے۔ اے نانک یہ امرت تو صرف خدائے واحد ہی ہے۔ اس کے بغیر اور کوئی امرت نہیں ہے۔ اے نانک یہ امرت انسان کے دل میں ہی ہے۔ البتہ گورو کی مہربانی سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے بغیر اس کے نہیں۔ وہی اسے پیتے ہیں جن کی قسمت میں پہلے سے ہی لکھا گیا ہو۔

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد کی رو سے از روئے سکھ مذہب امرت صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ ہے۔ دوسری کسی بھی چیز کو خواہ وہ کھنڈے سے تیار کی جائے یا کسی اور طریق سے امرت نہیں کہا جا سکتا۔

(۲۲) امرت نام نارائن نانک پیو سنگ سنت نہ ترپے۲

یعنی امرت اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور نیک لوگ اس امرت کو ہمیشہ ہی پیتے رہتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔

حوالہ جات

۱۔داراں بھائی گورداس دا، یکم پوڑی ۲۳ وہان کوش ۱۳۶۷ وجیون کتھا گوروگوبند سنگھ ۲۰۱ وغیرہ
۲۔رسالہ ست جگ بسنت نمبر نیم پھاگن 2015 بکرمی
۳۔گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳۔۳۳ واردو ۴۷
۴۔گوروگرنت صاحب سری راگ محلہ ۵۔۸۰ واردو ۱۰۱
۵۔گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۲۔۱۱۸۔ واردو ۱۵۵
۶۔گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵۔۱۳۴۔ واردو ۱۷۹
۷۔گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۸۶ واردو ۴۲۶
۸۔گوروگرنتھ صاحب راگ بہاگڑا محلہ ۴۔۵۳۸ واردو ۸۴۶
۹۔گوروگرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳۔۶۴۴ واردو ۱۰۰۸
۱۰۔گوروگرنتھ صاحب راگ دھنا سری محلہ ۵۔۶۷۱ واردو ۱۰۵۴
۱۱۔گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔۷۳۰ واردو ۱۱۴۸
۱۲۔گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۵۔۷۶۲ واردو ۱۲۰۱
۱۳۔گوروگرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۳۔۹۰۸۔ واردو ۱۴۶۹
۱۴۔گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۔۹۹۳۔ واردو ۱۵۹۰
۱۵۔گوروگرنتھ صاحب راگ کیدار محلہ ۵۔۱۱۲۱ واردو ۱۷۹۱
۱۶۔گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۱۔۱۱۲۶ واردو ۱۷۹۹
۱۷۔گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵۔۱۱۴۲ واردو ۱۸۳۵
۱۸۔گوروگرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۳۔۱۱۷۲ واردو ۱۸۶۶
۱۹۔گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵۔۱۲۰۸ واردو ۱۹۲۵

۲۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵۔ ۱۴واردو ۱۹۳۶

۲۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳۔ ۱۲۸۱واردو ۲۰۴۵

۲۲۔ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳۔ ۱۲۸۳واردو ۲۰۴۷

۲۳۔ گوروگرنتھ صاحب سویے محلہ ۵۔ ۱۳۸۶۔ واردو ۲۱۷۴

۲۴۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۴۔ ۱۴۲۴واردو ۲۲۱۳

۲۵۔ گوروگرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱، ۱۲۳۸واردو ۱۹۷۷

۲۶۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک سہکرتی محلہ ۵، ۱۳۵۶واردو ۲۱۴۴

کیس (سر کے بال)

سکھوں میں ''امرت'' کے ساتھ ہی ''کیسوں'' (سر کے بالوں) کا رکھنا بھی ضروری کیا جاتا ہے اور موجودہ زمانہ کے سکھ تو سر کے بالوں کا کٹوانا یا منڈوانا سکھ دھرم کی تعلیم کے سراسر خلاف جانتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک بغیر سر کے بال رکھنے کے کوئی انسان خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ اس سلسلہ میں ان کی طرف سے کئی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ جو لوگ سر کے بال منڈاتے ہیں وہ موجودہ زمانہ کے سکھوں کے عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتے۔

گورو گرنتھ صاحب میں سر کے بالوں (کیسوں) کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، وہ یہ ہیں:

(1)

نہ ست دُکھیا نہ ست سکھیا نہ ست پانی جنت پھریہ
نہ ست موڑ منڈائے کیسیں نہ ست پڑھیا دیس پھریہ
نہ ست رکھیں برکھیں پتھر آپ تچھادے دکھ سینہہ
نہ ست ہستی بدھے سنگل نہ ست گائی گاہ چرینہہ
جس ہتھ سدھ دیوے جے سوئی جسنوں دے تس آئے ملے
نانک تاں کو ملے وڈائی جس گھٹ بھیتر شبدا دے(1)

یعنی نہ حق کا حصول دُکھ میں ہے اور نہ سکھ میں۔ اور نہ ہی پانی میں ہمیشہ ڈیرہ ڈالنے سے ہے۔ اسی طرح نہ تو حق سر کے منڈانے سے ملتا ہے اور نہ سر پر کیس رکھنے سے۔ نیز پڑھائی کے لیے غیر ممالک میں جانے سے بھی انسان حق نہیں پا سکتا اور نہ درختوں اور پتھروں کی مانند غیر متحرک ہونے سے ہی حق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنے سے انسان حق کو حاصل کر سکتا ہے۔ نیز نہ تو دروازہ پر ہاتھی سنگلوں میں باندھنے سے انسان کو حق مل سکتا ہے اور نہ جنگلوں میں گائیوں کو چرانے سے حق کو پایا جا سکتا ہے۔ یعنی نہ تو غریبی حق کے

حصول کا ذریعہ بن سکتی ہے اور نہ امیری۔ البتہ اللہ تعالیٰ جس پر خود ہی نظر کرم کرے وہ حق کو پا سکتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ یہ بڑائی اسی کو حاصل ہوتی ہے جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جائے۔ دوسرا کوئی شخص محض اپنی کوشش سے اس مقام اور مرتبہ کو نہیں پا سکتا۔

یاد رہے کہ اس شبد میں مذکورہ بالا الفاظ ''نہ ست مونڈ منڈائی کیسی'' کے معنے سکھ ودوانوں نے یہی کیے ہیں کہ نہ تو حق سر کے بال منڈانے سے ملتا ہے اور نہ سر پر کیس رکھنے سے۔ (ملاحظہ ہو پریا سری گورو گرنتھ صاحب ۳۸۴ وانسائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر ۱۰۳۶ وغیرہ)۔

(۲) کبیر پریت ایک سیوں کیے آن دبدھا جائے
بھاویں لامبے کیس کر بھاویں گھرر منڈائے (۱)

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ صرف خدائے واحد سے ہی محبت کرو اور دوسرے تمام مشرکانہ عقائد اور خیالات ترک کر دو۔ پھر خواہ سر پر لمبے بال (کیس) رکھ لو خواہ بالکل ہی منڈا دو یکساں بات ہوگی۔

(۳) کبت پڑھے پڑھ کبتا موئے کپڑ کیدارے جائی
جٹا دھار جوگی موئے تیری گت اینہہ نہ پائی
درب سچ سچ راجے موئے گڈے کنچن بھاری
بید پڑھے پڑھ پنڈت موئے روپ دیکھ دیکھ ناری
رام نام بن سبھے بگوتے دیکھو رکھ سریرا ہر کے نام بن کن گت پائی کہہ اپدیش کبیرا [۲]

یعنی شاعر لوگ شعر پڑھتے پڑھتے مر گئے ہیں اور کاپڑیئے بھیکھ کے سادھو کیدار ناتھ کے تیرتھ پر جا جا کر مر گئے ہیں اور جوگی لوگ سر پر کیس رکھ رکھ کر مر گئے ہیں پر تیری معرفت انھیں حاصل نہیں ہو سکی۔ راجے لوگ روپیہ جمع کرتے کرتے سونے کو دفن کرتے کرتے مر گئے ہیں۔ پنڈت وید پڑھتے پڑھتے اور غیر محرم عورتوں کو دیکھتے دیکھتے مر گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بغیر سب لوگ خوار ہوں گے۔ اپنے دل میں غور کر کے دیکھ لو، بغیر خدا تعالیٰ کی عبادت و ذکر الٰہی کے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔

(۴) جٹاں بھسم لیپن کیا کہاں گپھا میںہ باس
من جیتے جگ جیتیا جاتے بجھیا تے ہوئے اداس

انجن ڈیے سبھے کوئی ٹک چاہن ماہ بڈان
گیان انجن جیہہ پائیا تے لوئن پروان
کہہ کبیر اب جانیا گور گیان دیا سمجھائے
انتر گت ہر بھیٹیا اب میرا من کتھوں نہ جائے(۱)

یعنی سر پر کیس رکھے اور جسم پر راکھ لگائی اور پہاڑوں کی غاروں میں رہائش اختیار کی۔مگر دل کو جیتنے سے ہی انسان دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔اور ہر قسم کی برائیوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔سب لوگ آنکھوں میں سرمہ ڈالتے ہیں۔کوئی تو اس لیے کہ خوبصورت نظر آئے اور کوئی اس لیے کہ بینائی تیز ہو۔اسی طرح ہر شخص معرفت حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔کوئی تو اس لیے کہ وہ اس بہانہ سے دولت بٹور سکے اور کوئی اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ کو شناخت کر سکے۔کبیر جی کہتے ہیں کہ اب ہم نے جان لیا ہے کیونکہ گورو نے گیان سمجھا دیا ہے۔اب میں نے اپنے دل کی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔اب میرا دل کسی اور طرف نہیں جا سکتا۔

(۵) جٹاں مکٹ تن بھسم لگائی بستر چھوؤ تن نگن بھیا
رام نام بن ترپت نہ آوے کرت کے باندھ بھیکھ بھیا(۱)

یعنی سر پر بال رکھنے،جسم پر راکھ ملنے اور کپڑے ترک کر کے ننگے رہنے سے خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا۔

(۶) بستر اتار و گنبر ہوگ جٹاں دھار کیا کماوے جوگ
من نرمل نہیں دسویں دوار بھرم بھرم آوے موڑا وار و وار
اک دھیا وہ موڑ منا پار اتر جا ہے ایک کھنا(۳)

یعنی کپڑے اتار کر ننگا ہوتا ہے اور کیس رکھ کر جوگی بنتا ہے لیکن دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہے۔ایسا انسان شکوک وشبہات میں بھٹک رہا ہے۔اے بے وقوف دل خدائے واحد کی عبادت کر۔اس طرح تو ایک پل میں ہی نجات پائے گا۔

(۷) اک دن کھنڈ بیسہہ جائے سد نہ دیوہی
اک پالا ککر بھن ستیل جل ہیو وہی
اِک بھسم چڑھاوے انگ میل نہ دھو وہی

اک جٹاں بکٹ بکراں کل گھر کھو وہی
اک اگن جلاویہہ انگ آپ وگو وہی
دن ناوے تن چھار کیا کیہہ رو وہی سوہن خصم ددار جے سگو رسیو ہی (۳)

یعنی بعض لوگ تو جنگل میں جا کر خلوت اختیار کر لیتے ہیں اور کسی سے بات بھی نہیں کرتے۔ بعض لوگ سردی کا مقابلہ کر کے ٹھنڈے نیم پانی کی طرح ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ جسم کو راکھ مل لیتے ہیں اور جسم کی گندگی بھی صاف نہیں کرتے۔ بعض لوگ سر پر لمبے بال رکھ کر ڈراؤنی شکل بنا کر اپنے خاندان کا نام بدنام کرتے ہیں اور بعض لوگ دن رات ننگے پھرتے ہیں اور سوتے بھی نہیں اور بعض لوگ آگ جلا کر خود کو خراب کرتے ہیں۔ بغیر خدا تعالیٰ کی عبادت کے یہ سب باتیں فضول ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دربار میں وہی لوگ عزت پاتے ہیں جو اس کی عبادت کرتے ہیں۔

(۸) جوگی گرہی جٹاں بھبوت آگے پاچھے رووینہ پوت
جوگ نہ پایا جگت گوائی کت کارن سر چھائی پائی (۱)

یعنی جوگی گرہستی اور کیس دھاری جوگی راکھ ملتے ہیں، ان کے آگے پیچھے ان کی اولاد روتی ہے۔ اس طرح وہ جوگ حاصل نہیں کرتے بلکہ جگت بھی گنوا دیتے ہیں، کس لیے وہ اپنے سر میں مٹی ڈالتے ہیں۔

(۹) نرو مرے نر کام نہ آوے پشو مرے دس کاج سوارے
اپنے کرم کی گت میں کیا جانوں میں کیا جانوں بابا رے
ہاڈ جلے جیسے لکڑی کا تولا کیس جلے جیسے گھاس کا پولا
کہہ کبیر تب ہی نر جاگے جم کا ڈنڈ مونڈ مینہ لاگے (۲)

یعنی آدمی اگر مر جاتا ہے تو کسی کے کام نہیں آتا۔ اس کے برعکس اگر کوئی حیوان مر جائے تو مرنے کے بعد دس کام سنوار دیتا ہے۔ اس کا چمڑا جوتے وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔ اسی طرح اس کی آنتیں اور ہڈیاں بھی بے کار نہیں۔ جائیں مجھے اس بات کا کچھ بھی علم نہیں کہ مرنے کے بعد میرا کیا حال ہوگا۔ ہڈیاں یوں جلتی ہیں جیسے لکڑی کا گٹھا جلتا ہے اور سر کے بال کیس گھاس کے مٹھے کی طرح جل جاتے ہیں (جو لوگ سر کے بالوں کو نجات اور خدا تعالیٰ کے واصل ہونے کا ذریعہ

تسلیم کرتے ہیں۔انھیں گوروگرنتھ صاحب کے اس قول پر غور کرنا چاہیے جو چیز اس دنیا میں ختم ہو جاتی ہے، وہ انسان کی نجات کا ذریعہ کیونکر ہوسکتی ہے) کبیر جی کہتے ہیں کہ جب موت کے فرشتوں کا ڈنڈا سر پر پڑتا ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے لیکن پھر اس کی یہ بیداری کوئی کام نہیں دیتی۔

گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سر منڈانے سے ہی خدا مل سکتا ہے، وہ بھی غلطی خوردہ ہیں۔اس بارے میں گورونانک صاحب تو یہ فیصلہ دے چکے ہیں کہ ''نہ ست مونڈ منڈائی کیسی'' یعنی نہ تو حق سر کے بال منڈانے سے ملتا ہے اور نہ کیس رکھنے سے، اس کے علاوہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:

(۱) مونڈ منڈائے جے شہہ پایئے ہم گور کنی گنگا تا
تربھون تارن ہار سوامی ایک نہ چیتس اندھا تا(۱)

یعنی اگر سر کے منڈانے سے خدا ملتا ہے تو ہم نے تو اپنے مرشد کو ہی گنگا بنا لیا ہے۔گنگا کے کنارے بہت سے لوگ نجات حاصل کرنے کی نیت سے سر منڈاتے ہیں۔اندھے لوگ تمام عالم کائنات کے خالق اور مالک کو یاد نہیں کرتے۔

(۲) نگن پھرت جو پایئے جوگ بن کا مرگ مکت سب ہوگ
کیا نانگے کیا بندھے چام جب نہیں چیتس آتم رام
مونڈ منڈائے جو سدھ پائی مکتی بھیڈ نہ گئی آکائی
بند راکھ جو تریئے بھائی خسرے کیوں نہ پرم گت پائی
کہہ کبیر مینو نر بھائی رام نام بن کن گت پائی(۱)

یعنی اگر ننگے پھرنے سے انسان نجات حاصل کرسکتا ہے تو اس صورت میں نجات پانا جنگل کے تمام ہرنوں کا حق ہوگا جو ننگے پھرتے ہیں۔کیا ننگے اور کیا چمڑے پہننے والے، خدا کو شناخت کیے بغیر نجات نہ پاسکیں گے۔اگر سر کے بال منڈوانے سے انسان ناجی ہوسکتا ہے تو اس صورت میں تمام بھیڑیں ناجی ہوں گی۔کیونکہ ان کے بال بھی اکثر مونڈے جاتے ہیں۔اگر مجرد رہنا نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے تو پھر تمام خسرے نجات یافتہ ہوں گے۔کبیر جی کہتے ہیں کہ اے بھائیو! سنو ان باتوں سے کوئی بھی انسان نجات حاصل نہیں کرسکتا۔نجات پانے کا ذریعہ تو خدا

تعالیٰ کی عبادت ہی ہے۔

کرپان (تلوار)

موجودہ زمانہ کے سکھ کرپان یعنی تلوار کا دھارن کرنا بھی سکھ مذہب کا ایک ضروری فریضہ تسلیم کرتے ہیں لیکن جہاں تک گوروگرنتھ صاحب کی تعلیمات کا تعلق ہے، اس میں کسی جگہ بھی کرپان یا تلوار کو سکھ مذہب کا فریضہ قرار نہیں دیا گیا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے ۱۴۳۰ صفحات میں سے کسی ایک صفحہ پر بھی کرپان کا لفظ تلوار کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ کرپان کے معنی خود سکھ ودوانوں نے یہ بیان کیے ہیں کہ وہ چیز جس کے پاس ہونے سے رحم نہ آئے۔ (۲)

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر لوہے کی کرپان یا تلوار کی بجائے معرفت الٰہی کی کھڑگ پہننے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) ستگور پورکھ اگم ہے جس اندر ہر اردھاریا
ستگور نوں اپڑ کوئے نہ سکئی جس ول سر جنہاریا
ستگور کا سنجو ہر بھگت ہے جت کال کنٹک مارو ڈاریا
ستگور کا راکھن ہار ہر آپ ہے ستگورو کے پیچھے سب ایاریا(۱)

یعنی گورو کا مقام اور مرتبہ انسان کی سمجھ سے بلند اور بالا ہے۔ جس کے دل میں خدا تعالیٰ بس رہا ہے، اس ستگورو کے مقام تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کا معاون اور مددگار خدا تعالیٰ ہے۔ ستگورو کی تلوار اور زرہ وغیرہ ہتھیار خدا تعالیٰ کی عبادت ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ موت کو بھی شکست دے دیتا ہے۔ ستگورو کا محافظ اللہ تعالیٰ خود ہوتا ہے اور اس کی پیروی کے نتیجہ میں سب لوگ فلاح پاتے ہیں۔

(۲) غریبی گدا ہماری کھنا سگل رین چھاری
اس اگے کو نہ ٹکے ویکاری گور پورے ایہہ گل ساری(۲)

یعنی ہمارا گرز غریبی ہے اور ہمارا کھنڈا (دودھاری تلوار) سب کے پاؤں کی خاک ہوتا ہے۔ اس ہتھیار کے سامنے کوئی پاپ نہیں ٹھہر سکتا۔ ہمارے گورو نے ہمیں یہ سمجھ عطا کر دی

ہے۔(۳)

(۳) سچ کی کاتی سچ سبھ سار گھاڑت تس کی اپرا پار
شبدے سان رکھائی لائے گن کی تھیکے وچ سمائے
تس کا کٹھا ہووے شیخ لوہو لب نکتھا ویکھ
ہووے حلال لگے حق جائے نانک در دیدار سمائے (۱)

یعنی حقیقت کی چھری ہو اور اس کا لوہا بھی حقیقت ہو۔ اس کی بناوٹ بھی عجب ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کے سان پر چڑھا کر اسے تیز کرو۔ اور اس کے لیے نیام خوبیوں کا بناؤ۔ ایسی حقیقت کی چھری سے ذبح کیا گیا شیخ ہوگا۔ اور اس کے دل سے لالچ کا تمام خون نکل جائے گا۔ تب وہ حلال ہو کر حق حاصل کرے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی سرخرو ہوگا۔

(۴) لوبھ لہر سبھ سوان ہلک ہے ہلکیو سبھیہ بگارے
میرے ٹھاکر کے دیبان خبر ہوئی گور گیان کھڑگ لے مارے (۲)

لوبھ وغیرہ کتوں نے دنیا کو پاگل بنایا ہوا ہے۔ میرے ٹھاکر کے دربار میں خبر ہوئی ہے کہ گورو نے گیان کی تلوار سے ان سب کو مار دیا ہے۔

(۵) کام کرودھ اہنکار نوارے تسکر پنچ شبد سنگھارے
گیان کھڑگ لے من سیوں لوجھے منسا منے سمائی ہے (۳)

یعنی شہوت' غصہ اور تکبر دُور کردو۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کے ذریعے پانچ چوروں (کام، کرودھ، لوبھ، موہ، ہنکار) کو ختم کردو اور گیان کی تلوار ہاتھ میں لے کر اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو۔

(۶) ہر کا نام کوٹ لکھ باہا ہر جس کیرتن سنگ دھن تاہا
گیان کھڑگ کر کرپا دنیا دوت مارے ہردھائی ہے
ہر کا جاپ جپو جپ جپنے جیت آوہو وسیو گھر اپنے
لکھ چوراسی نرک نہ دیکھو رسک رسک گن گائی ہے (۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسان کو کروڑوں بازوؤں کا زور اور طاقت مل جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد کا خزانہ اس کے ہاتھ آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں اپنے فضل سے معرفت

کی تلوار دے دیتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے تمام دشمنوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس لیے اے لوگو! دوسری تمام چیزوں کی عبادت ترک کر دو اور خدائے واحد کی ہی پرستش کرو۔ تب تم بھی فتحیاب ہو کر اپنے اصل گھر میں آباد ہو جاؤ گے۔ اس طرح تم چوراسی لاکھ دوزخوں سے بچ جاؤ گے اور مزے لے لے کر اپنے رب کی حمد بیان کرو گے۔

(۵) گور تے گیان پائیا ات کھڑگ کرارا
دوجا بھرم گڑھ کٹیا موہ لوبھ اہنکارا
ہر کا نام من وسیا گور شبد ویچارا
سچ سنجم مت اوتما ہر لگا پیارا
سب سچو سچ ورتدا سچ سر جنہارا(۲)

یعنی گورو کا گیان تیز تلوار ہے جو ہمیں حاصل ہے۔ اس سے ہم نے شرک کا قلع قمع کیا ہے اور لالچ اور تکبر کو بھگا دیا ہے۔ اب ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی عزت اور عظمت قائم ہو گئی ہے۔ اب ہمیں ہمارا پیارا خدا مل گیا ہے، وہ قادر مطلق خود بھی حق ہے اور اس سے جو کچھ بھی ظاہر ہوتا ہے وہ حق ہی ہے۔

(۸) چندن داس بھینگم ویڑی کو ملیئے چندن لیجے
کاڈھ کھڑگ کو رگیان کرارا بکھ چھید چھیدرس پیجسے (۳)

یعنی چندن کے درخت کو سانپوں نے گھیرا ہوا ہے ہم اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ ہاں گور سے معرفت کی تیز تلوار حاصل کر و اور اس سے ان سانپوں کو مار کر شیریں رس حاصل کرو۔

(۹) سینا ساده سموه سورا جتنگ سناہنگ تن نمرتاه
آدھ گن گوبندر منگ ارٹ گور شبد کر چرمنہہ
آر ڑتے اسورتھ ناگیہہ بجھنتے پربھ مار گہہ
بجرتے زبھینگ ستر دیینا وہانیکتے گوپال کرتہہ
جتنے بسو سنساریہ نانک وسنگ کروت پنچ تسکر یہہ (۱)

یعنی تمام نیک لوگ نہ جیتے جانی والی بہادر فوج ہیں۔ ان کے جسموں پر عجز وانکساری کی زرہ ہے۔ اور ان کے ہتھیار خدا تعالیٰ کی حمد ہیں۔ اور ان کی ڈھالیں خدا تعالیٰ کا کلام ہیں۔ اور خدا

تعالیٰ کے راستہ کو پہچاننا ان کے لیے گھوڑوں اور ہاتھیوں والے رتھوں پر سوار ہونا ہے۔ وہ طاغوتی فوجوں میں بے دھڑک پھرتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گا گا کر طاغوتی فوجوں پر حملے کرتے ہیں۔

(۱۰) مائیا مو ہے جگ بھرمیا گھر مو سے خبر نہ ہوئے
کام کرودھ من ہر لیا من مکھ اندھا لوئے
گیان کھڑگ پنچ دوت سنگھارے گور مت جاگے سوئے
نام رتن پرگا سیا من تن نرمل ہوئے(۲)

یعنی تمام دنیا لالچ میں پھنسی ہوئی ہے۔ ان کے گھر لوٹے جا رہے ہیں مگر انھیں اس کی خبر نہیں۔ اندھی دنیا کا دل نفسانی خواہشات اور غصے نے جیت لیا ہے۔ جو شخص معرفت کی تلوار سے پانچ دشمنوں (کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور ہنکار) کو مار لیتا ہے، وہی فلاح پاتا ہے اور اس کا دل خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح اسے من اور تن کی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔

ہرمندر

سکھ دھرم کے مرکزی اور مقدس مقام کا نام ہرمندر ہے اور یہ امرت سر شہر میں واقع ہے۔ دور دور سے سکھ اس کے درشن کرنے کے لیے آتے ہیں اور عقیدت سے بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں انسان کو ہرمندر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے:

(۱) ہر کا مندر سوہنا کیا کرنے ہار
دو سس دیپ انوپ بھوت تر بھون جوت اپار
ہاٹ پٹن گڑھ کوٹھڑی سچ سودہ وپار(۱)

یعنی ہرمندر کو خدا تعالیٰ نے بہت خوبصورت بنایا ہے اور اس کے لیے چاند اور سورج روشنی دینے والے دو دیے بنائے ہیں۔ ہر چیز اس کے نور سے منور ہے اور اس ہرمندر کے جسم میں دل اور دماغ وغیرہ دو کانیں، شہر اور کوٹھریاں بنائی ہیں جن میں سچائی کا بیوپار کیا جاتا ہے۔

(۲) دہ دس کھوجت ہم پھرے میرے لال جیو
ہر پائیڑا گھر آئے رام ہر مندر ہر جیو ساجیا

میرے لال جیو ہر تس میں اہیا سمائے رام(۲)

یعنی ہم نے ہر طرف خدا کی تلاش کی مگر وہ ہمارے گھر میں ہی موجود تھا۔ ہرمندر خدا تعالی نے خود ہی بنایا ہے اور وہ خود ہی اس میں رہتا ہے۔

(۳) ہوں پھروں اداسی میں اک رتن وسائیا
نرمولک ہیرا پھرے نا اوپائیا
ہر کا مندر تس میں لال
گورکھو لیا پردا دیکھ بھئی نہال(۱)

یعنی میں چاروں طرف ایک رتن کے لیے لوگوں سے پوچھتا پھرتا تھا۔ وہ بے قیمت ہیرا خدا تعالی محض اپنی کوششوں سے نہیں مل سکتا۔ انسان کا جسم ہی ہرمندر ہے اور اس میں خدا موجود ہے۔ مرشد کامل نے پردہ ہٹا دیا ہے اور میں اپنے رب کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہا ہوں۔

(۴) ہر کا مندر آکھیئے کائیا کوٹ گڑھ اندر لال جوہری گورکھ ہرنام پڑھ
ہر کا مندر سریرات سوہنا ہر ہر نام درڑ
من مکھ آپ کھوائین ماہیا موہ نت کڑ
سبھناں صاحب ایک ہے پورے بھاگ پائیا جائی(۲)

یعنی انسانی جسم ہرمندر ہے بلکہ اس کا قلعہ ہے۔ اس میں ہیرے اور جواہرات کی قسم کی خوبیاں موجود ہیں۔ ہر کا مندر یہ جسم ہے اور بہت خوبصورت ہے۔ ذکر الٰہی کرتے رہو۔ من مکھ لوگ اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ ہر ایک کا مالک ایک ہی ہے اور وہ خوش قسمتی سے ہی مل سکتا ہے۔

(۵) گور پرسادی دیکھ تو ہر مندر تیرے نال
ہر مندر شبدے کھوجیئے ہر نا مولیہہ سمال
من میرے شبدریے رنگ ہوئے
سچی بھگت سچا ہر مندر پڑ گئی ساچی سوئے
ہر مندر ایہہ سریر ہے گیان رتن پرگٹ ہوئے

من مکھ ہوں نہ جانئی مانس ہر مندر نہ ہوئے
ہر مندر ہر جیو ساجیا ۔ رکھیا حکم سوار
دھر لیکھ لکھیا سو کماونا کوئے نہ میٹن ہار
شبد چین سکھ پایا سچے نائے پیار
ہر مندر شبدے سوہنا کنچن کوٹ اپار
ہر مندر ایہہ جگت ہے گور بن گھور اندھار
دوجا بھاؤ کہ پوجدے من مکھ اندھ گوار
جتھے لکھا منگیئے تتھے دیہہ جات نہ جائے
ساچ رتے سے ابرے دُکھیے دوجے بھائے
ہر مندر میں نام ندہان ہے نابو جھیہہ مگدھ گوار
گور پرسادی چینیا ہر راکھیا اردھار
گورکی بانی گور تے جاتی جے شبد رتے رنگ لائے
پوت پاون سے جن نرمل ہر کے نام سمائے
ہر مندر ہر کا ہاٹ ہے رکھیا شبد سوار
تس وچ سودا ایک نام گور مکھ لین سوار
ہر مندر میں من لو ہٹ ہے موہیا دوجے بھائے
پارس بھیٹیئے کنچن بھیا قیمت کہی نہ جائے
ہر مندر میں ہر وسے سرب نرنتر سوئے
نانک گور مکھ ونجیئے سچا سودا ہوئے(۱)

یعنی تُو مرشد کامل کی مہربانی سے دیکھ، ہر مندر تیرے ساتھ ہے۔ ہر مندر شبد سے تلاش کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرو۔ اے میرے دل اگر شبد کے ذریعہ رنگ چڑھایا جائے تو رنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس کی سچی عبادت بھی اور اس کا سچا ہر مندر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ہر مندر تو یہ جسم ہی ہے۔ معرفت کی روشنی سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے لیکن گمراہ لوگ یہ نہیں جانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان ہر مندر نہیں ہو سکتا۔ (وہ اس کے مقابلہ پر اینٹوں اور پتھروں کے بنائے گئے

مکان کو ہرمندر تصور کرتے ہیں۔) ہرمندر کو خدا نے بنایا ہے اور اپنے حکم سے اسے سنوارا ہے۔ جو قسمت میں لکھا گیا ہے اسے کوئی بھی نہیں مٹا سکتا۔ شبد کو سمجھ کر اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت اپنے دل میں قائم کر کے انسان سکھ اور آرام حاصل کر سکتا ہے۔ ہرمندر ایک سنہری قلعہ ہے۔ یہ عالم کائنات بھی ہرمندر ہے اور بغیر مرشد کامل کے ظلمت ہی ہے۔ من مکھ لوگ شرک میں مبتلا ہیں۔ جہاں حساب لیا جائے گا وہاں جسم اور ذات نہیں جائے گی۔ جو لوگ حق کے پرستار ہوں گے وہ نجات حاصل کر لیں گے۔ مشرک لوگ دکھ اٹھائیں گے۔ ہرمندر (انسان کے جسم) میں خوشی کا خزانہ اللہ ہے لیکن بے وقوف لوگ اسے نہیں سمجھتے۔ مرشد کامل کی مہربانی سے اس کی شناخت ہو جاتی ہے اور دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ گورو کی بانی گورو سے ہی سمجھی جا سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے کلام میں مگن ہو جاتے ہیں، وہی لوگ پاکیزگی حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے واصل ہو جاتے ہیں۔ ہرمندر خدا تعالیٰ کی ایک دوکان ہے اور اس نے اسے اپنے کلام کے ذریعہ سنوارا ہوا ہے۔ اس میں خدائے واحد کے نام کا سودا ہے اور وہ گورو کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ ہرمندر میں نفس ایک لوہا ہے جو شرک میں مبتلا ہے اور گورو کی صحبت سے وہ لوہا سونا بن جاتا ہے جس کی قیمت بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ ہرمندر میں خدا تعالیٰ رہتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گورو کے ذریعہ ہی سچا سودا خریدا جا سکتا ہے۔

(۶) ہر مندر ہر ساجیا ہر وسے جس نال
گور متیں ہر پائیا مائیا موہ پر جال
ہر مندر وست اینک ہے تودھ نام سحال
دھن بھگونتی نانکا جناں گور مکھ لدھا ہر بھال
وڈ بھاگی گڑھ مندر کھوجیا ہر ہر دے پائیا نال(۱)

یعنی ہرمندر خدا تعالیٰ نے خود بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ گورو کے مسلک کو اختیار کرنے سے اور دنیا کے لالچ کو اچھی طرح جلا دینے سے خدا تعالیٰ ملتا ہے۔ ہرمندر میں بے شمار چیزیں ہیں اور تمام خوبیوں کا خزانہ خدا تعالیٰ ہے۔ وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جنھوں نے گورو کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو پالیا ہے۔ انھوں نے خوش قسمتی سے اپنے جسم کو ٹٹولا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے دل میں محسوس کر لیا ہے۔

سکھ

عام طور پر سکھ کی یہ تعریف بیان کی جاتی ہے کہ جو پانچ ککوں، کیس، کنگھا، کڑا، کچھ اور کرپان کو پہنتا ہو۔ ان ککوں کے بغیر کوئی شخص مکمل سکھ نہیں ہوسکتا، لیکن گورو گرنتھ صاحب میں سکھ کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

(۱) گور ستگور کا جو سکھ اکھائے سو بھلکے اٹھ ہر نام دھیائے
اوم کرے بھلکے پربھاتی اشنان کرے امرتسر نہاوے
اپدیش گورو ہر ہر جپ جاپے سب کل وِکھ دوکھ لہہ جائے
پھر چڑھے دوس گوربانی گاوے بہندیاں اٹھدیاں ہر نام دھیائے
جو ساس گراس دھیائے میرا ہر ہر سو سکھ گورو من بھاوے
جس نوں دیال ہووے میرا سوامی تس گور سکھ اپدیش سناوے
جو نانک دھوڑ منگے تس گور سکھ کی جو آپ جپے ذرا نام جپاوے (۲)

یعنی سچے گورو کا جو بھی سکھ کہلاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزانہ علی الصبح اٹھے اور سب سے پہلے اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اور پھر روزانہ جسم کی صفائی کی غرض سے اشنان بھی کرے اور امرتسر کے تالاب میں نہائے اور اپنے گورو کے اپدیش کے مطابق ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور اس طرح اس کے تمام گناہ دُھل جائیں گے۔ پھر جب دن چڑھے تو وہ گوربانی کا پاٹھ کرے اور اٹھتے بیٹھتے بھی خدا تعالیٰ کو یاد کرے۔ جو شخص اپنا ہر سانس یاد الٰہی میں گزارتا ہے، وہ سکھ گورو کو بہت پسند ہے اور اس سے گورو کو محبت ہے۔ اور یہ مقام اور مرتبہ انسان کو فضل الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میں ایسے سکھ کے پاؤں کی خاک کا متلاشی ہوں جو خود بھی یاد الٰہی کرتا ہے اور دوسروں کو بھی ذکر الٰہی کی تلقین کرتا ہے۔

(۲) ستگور سکھ کی کرے پرت پال سیوک کو گور سدا دیال
سکھ کی گورو درمت مل ہرے گور بچنی ہر نام اچرے
ستگور سکھ کے بندھن کاٹے گور کا سکھ بکارتے ہائے
ستگور سکھ کو نام دھن دے گور کا سکھ وڈ بھاگی ہے

ست گور سکھ ہلت پلت سوارے
نانک ست گور سکھ کو جیاں نال سمارے (۲)

یعنی سچا گوروا پنے سکھ کی کامیابی کا خواہاں ہوتا ہے اور گوروا پنے خُدام سے ہمیشہ مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔ گوروا پنے سکھ کی بڑی خواہشات کا خاتمہ کر دیتا ہے اور سکھ اپنے گورو کی تعلیم کے پیش نظر ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ سچا گورو سکھ کے تمام بندھن کاٹ دیتا ہے بشرطیکہ سکھ برائیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ سچا گوروا پنے سکھ کو خدا تعالیٰ کی یاد کا خزانہ سونپ دیتا ہے اور ایسے گورو کا سکھ بہت خوش قسمت ہوتا ہے کیونکہ سچا گوروا پنے فرمانبردار سکھ کی دین و دنیا سنوار دیتا ہے اور اسے کامیابی کی منزل پر پہنچا دیتا ہے۔

(۳) سو سکھ سکھا بندھپ ہے بھائی — جے گور کے بھانے وچ آوے
اپنے بھانے جو چلے بھائی — وچھڑ چوٹاں کھاوے
ست سکھ کدے نہ پاوے — پھر پھر پھر پچھوتاوے (۱)

یعنی وہی سچا سکھ اور ہمارا قریبی رشتہ دار ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت چلتا ہے۔ جو لوگ اپنی مرضی کے ماتحت رہتے ہیں خدا سے دُور ہو کر سخت دُکھ اٹھاتے ہیں۔ ستگور کی رضا کے بغیر سکھ کہیں بھی نہیں ملتا۔ وہ بھٹکتے رہتے ہیں اور افسوس کرتے رہتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۲ وار دو ۱۵۲۲

۲۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ۱۳۶۵ وار دو ۲۱۵۵

۳۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ کبیر ۶۵۴ وارد و ۱۰۲۶

۴۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو کبیر ۱۱۰۳ وار دو ۱۷۶۳

۵۔ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۱۔ ۱۱۲۷ وار دو ۱۸۰۱

۶۔ گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۳۔ ۱۱۲۹ وار دو ۱۸۶۴

۷۔ گورو گرنتھ صاحب وار ملہار محلہ ۱۔ ۱۲۸۴ وار دو ۲۰۴۹

۸۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۱۔ وار دو ۱۵۲۱

۹۔ گورو گرنتھ صاحب گونڈ کبیر ۸۷۰۔ وار دو ۱۳۹۰

۱۰۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔ ۱۱۵۵ وار دو ۲۱۶

۱۱۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۲۴۔ وار دو ۴۹۲

۱۲۔ سکھ قانون ۵۲۔

۱۳۔ گورو گرنتھ کوش ۳۵۸ و مہان کوش ۱۰۷۳ وغیرہ

۱۴۔ گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴۔ شلوک ۳۱۲ وار دو ۴۷۰

۱۵۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵۔ ۶۲۸ وار دو ۹۸۵

۱۶۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۶۲۸

۱۷۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۰ وار دو ۱۵۲۹

۱۸۔ گورو گرنتھ صاحب راگ نٹ نارائن محلہ ۴۔ ۸۳، ۱۸۳

۱۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ اسارو محلہ ۱۔ ۱۰۴۲ اواردو ۱۵۲۹

۲۰۔ گوورگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۷۲۔ واردو ۱۷۱۱

۲۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۳۔ ۱۰۸۷ اواردو ۱۷۳۳

۲۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ کلیان محلہ ۴۔ ۱۳۲۴۔ واردو ۲۱۰۳

۲۳۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک سہسکرتی محلہ ۵۔ ۱۳۵۶۔ واردو ۲۱۴۵

۲۴۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک شلوک محلہ ۳۔ ۱۴۱۴ اواردو ۲۲۰۳

۲۵۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۵۷ واردو ۷۰

۲۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بہاگڑہ محلہ ۵۔ ۵۴۲ واردو ۸۵۱

۲۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵۔ ۸۷۱ واردو ۱۲۷۱

۲۸۔ گوروگرنتھ صاحب داررام کلی محلہ ۳۔ ۹۵۲ واردو ۱۵۲۱

۲۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۳۔ ۱۳۴۶ اواردو ۲۱۳۱

۳۰۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک داراں تے ودھیک محلہ ۳۔ ۱۴۱۸۔ واردو ۲۲۰۸

۳۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۴۔ ۳۰۶ واردو ۴۵۸

۳۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۸۶ واردو ۵۲۷

۳۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۳۔ ۶۱۱ واردو ۹۴۲

اسلامی دور

گوروگرنتھ صاحب میں اسلامی دور کا ذکر خیر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

آدھ پورکھ کیرا اللہ کہیے شیخاں آئی داری
دیول دیوتیاں کر لاگا ایسی کیرت چلائی
کوزہ بانگ نماز مصلّے نیل روپ ہو بنواری
گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تمہاری
جے تو میر مہیپت صاحب قدرت کون ہماری
چارے کونٹ سلام کر۔۔۔۔۔ گھر گھر صفت تمہاری
تیرتھ سمرت پن دان کچھ لاہا ملے وہاڑی
نانک نام ملے وڈیائی میکا گھڑی سمالی(۱)

یعنی اب آد پورکھ کواللہ کہنا شروع کر دیا گیا ہے کیونکہ اب شیخوں (مسلمانوں) کا دوردورہ ہے اوراب دیوی دیوتاؤں اور مندروں پر ٹیکس لگا دیے گئے ہیں۔ ایسا رواج شروع ہو گیا ہے، کوزہ، بانگ، نماز اور مصلّے لوگوں نے اختیار کر لیا ہے اوراب تو اللہ تعالیٰ بھی نیلے رنگ کے لباس میں نظر آ رہا ہے۔ (مغلیہ دورحکومت میں نیلے رنگ کے لباس کو زیادہ پسند کیا جاتا تھا اور عام طور پر لگ نیلے رنگ کا لباس ہی پہنتے تھے۔ بلکہ ہندوؤں نے بھی یہی لباس اختیار کر رکھا تھا) اور گھر گھر میں میاں جی میاں جی کہنا شروع کر دیا گیا ہے اور لوگوں کی عام بول چال کی زبان بھی تبدیل ہو گئی ہے۔ (یعنی ہندی اور سنسکرت کی جگہ عربی اور فارسی نے لے لی ہے۔) اے خدا! اگر تو نے اپنی مشیت سے ہندوستان میں مسلمانوں کا دوردورہ کر دیا ہے تو ہم کون ہیں جو اس میں روک پیدا کر سکیں۔ چاروں طرف سے لوگ ایک دوسرے کو سلام کریں گے اور ہر گھر میں آپ کی حمد کے گیت

گائے جائیں گے۔ تیرتھ یاترا کرنے اور سمرتی وغیرہ کے پڑھنے سے جو فائدہ حاصل ہوتا تھا وہ اب ایک پل کے ذکر الٰہی سے مل جائے گا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ ہی بزرگی حاصل کر سکتا ہے۔

ملائکۃ اللہ (فرشتے)

دنیا کے کئی مذاہب اور اسلام میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے ساتھ ساتھ ملائکۃ اللہ کے وجود کا ماننا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور ان فرشتوں کو غیر مادی اور لطیف وجود تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کا بہت بڑا کام لوگوں کے دلوں میں نیک تحریکات پیدا کرنا ہے۔ گویا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان ایک لطیف واسطہ ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں بھی کئی مقامات پر ملائکۃ اللہ کے وجود کو تسلیم کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

(۱) صدق صبوری صادقاں صبر توشہ ملائکاں
دیدار پورے پائساں تھاؤں ناہی کھائیکاں(۱)

یعنی ملائکۃ اللہ کا وجود ایسا ہے جنھیں کھانے پینے کی احتیاج نہیں اور ان کی خوراک صبر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین ہیں۔

(۲) دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
ہم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی(۲)

یعنی میں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر کے جان لی ہے کہ یہ دنیا مقامِ فانی ہے اور میرے سر کے بال عزرائیل فرشتہ نے پکڑے ہوئے ہیں۔

(۳) نانک آکھے دے مناں سنیئے سکھ صحیح
لیکھ رب سنکیسیا بیٹھ کڈھ وہی
طلباں پوسن باقیاں باقی جنہاں رہی
عزرائیل۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آئے تہی(۱)

یعنی نانک یہی بیان کرتے ہیں کہ اے دل یہ صحیح تعلیم سُن لے، اللہ تعالیٰ تیرے اعمال کا محاسبہ لے گا اور ان لوگوں کو سزا ملے گی جن کے ذمے بقایا نکلے گا۔ یعنی جن لوگوں نے گناہ کیے

ہوں گے انھیں عزرائیل فرشتہ سزا دے گا۔

(۴) سنی دین دکھم تھائیں مٹھا مد مانی
کریں آپو اپنی آپے پچھو تانی
عزرائیل فرشتہ مل پیڑے گھانی(۲)

یعنی جو لوگ دوسروں کے مکانوں پر نقب زنی کریں گے اور شراب خوری سے باز نہیں آئیں گے، عزرائیل فرشتہ انھیں بہت سزا دے گا۔

(۵) ولی نعمت برادراں دربار ملک خانائے
جب عزرائیل بستنی تہہ چکارے بلائے(۳)

یعنی تیرے صدقہ وخیرات کرنے والے سرپرست، بھائی، دربار، جائیداد اور مکانات کس کام آئیں گے جبکہ موت کا فرشتہ عزرائیل تجھے آکر باندھ لے گا۔

(۶) عزرائیل یار بندے جس تیرا آدھار
گناہ اس کے سگل عفو تیرے جن دیکھیں دیدار(۴)

یعنی اے خدا جس شخص کو تیرا سہارا ہے موت کا فرشتہ عزرائیل اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے تیرے بھگت تیرے دیدار کے ہی خواہشمند رہتے ہیں۔

(۷) پاپ کریندر سر پر مٹھے عزرائیل پھڑیئے پھڑ کٹھے
دوزخ پائے سر جنہارے لیکھا منگے بانیاں(۱)

یعنی گناہ کرنے والے لوگوں کو عزرائیل فرشتہ بہت سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ انھیں دوزخ میں گرائے گا اور ان سے حساب لے گا۔

(۸) حق حلال بخور دکھانا دل دریاؤ دھو ہو میلانا
پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل کر دوج ٹھہرانا(۲)

یعنی جو لوگ حق حلال کی کمائی کھائیں گے وہ اپنے دل کی تمام میل کو دھوڈالیں گے اور وہی امام وقت کی شناخت کر سکیں گے۔ ایسے لوگوں کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ عزرائیل اسے دوزخ میں نہ دھکیل سکے گا۔

(۹) فریدا بھنی گھڑی سو نویں ٹوٹی تا گر لج
عزرائیل فرشتہ کیں گھر نا ٹھی اج(۳)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ خوبصورت گھڑی (جسم خاکی) ٹوٹ جائے گی اور سانس کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ عزرائیل فرشتہ آج کس گھر کا مہمان ہے۔

(۱۰) فریدا دوہوں دیویں بندیاں ملک بٹھا آئے
گھڑ لیا گھٹ لایا دیوڑے گیا بجھائے(۴)

یعنی اے فرید دونوں آنکھوں کے سامنے (ان دونوں چراغوں سے جلتے ہوئے) موت کا فرشتہ جس شخص کے پاس بھی بیٹھتا ہے اس کے جسم کے قلعہ پر قبضہ کر لیتا ہے اور یہ آنکھوں کے چراغ بجھ جاتے ہیں اور چاروں طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔

(۱۱) جت دہاڑے دھن اوری ساہے لئے لکھائے
ملک جے کنّی سنیدا منہ دکھائے آئے(۱)

یعنی جس دن روح کی (موت کے فرشتہ سے) شادی ہونے والی ہے، وہ پہلے سے مقرر ہے۔ گویا کہ ہر ایک انسان کی موت کا وقت معین ہے اور اس وقت موت کا فرشتہ جس کا نام پہلے کانوں سے سنا ہوا تھا، آ شکل دکھاتا ہے اور انسان کی روح قبض کر لیتا ہے۔

(۱۲) ساڈھے ترے من دیہوری چلے پانی ان
آئیو بندہ دنی وچ دت آ سونی بن
ملک الموت جال آوسی سب دروازے بھن
تنہاں پیاریاں بھائیاں اگے دتا بن
دیکھو بندا چلیا چھو جنہاں دے کن
فریدا عمل جے کیتے دنی وچ درگاہ آئے کم(۲)

یعنی ساڑھے تین من وزنی جسم پانی اور اناج کے سہارے چل رہا ہے۔ جب ملک الموت تمام دروازے توڑ کر آ جائے گا تب پیارے بھائی اور دوسرے عزیز رشتہ دار اسے کفن میں لپیٹ لیں گے اور پھر اسے چار آدمی اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ فرید جی کہتے ہیں کہ دنیا میں کیے گئے نیک اعمال ہی آخرت میں انسان کے کام آئیں گے۔

شیطان

بدی کا محرک شیطان ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں شیطان کو بدی کا محرک قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:

چوراں یاراں رنڈیاں کٹنیاں دیسان
بے دینیاں کی دوستی بے دینیاں کا کھان
صفتی سار نہ جانئی سدا دسے شیطان(۱)

یعنی چوروں اور بدکاروں کی آپس میں مجلس رہتی ہے اور بے دینوں کا آپس میں کھانے پینے کا اشتراک ہوتا ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی حمد سے دُور ہیں اور ان میں ہمیشہ شیطان رہا ہے۔

(۲) تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی(۲)

یعنی تیس روزے اور پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو۔ جس کا نام شیطان ہے اس سے ہمیشہ ہوشیار رہو۔ کہیں وہ تمھارے اعمال کو ضائع نہ کردے۔

(۳) مویاں جیوندیاں گت ہووے جے سر پایئے پانی
نانک سر کتھے شیطانی اینان گل نہ بھائی(۳)

یعنی مرنے اور جینے میں تب نجات ملتی ہے جب سر پر پانی ڈالا جائے اور نانک جی کہتے ہیں جو شیطان کے پیرو ہیں، انھیں یہ بات پسند نہیں۔

(۴) عقلیں صاحب سیوئیے عقلیں پایئے مان
عقلیں پڑھ کے بجھیے عقلیں کیچے دان
نانک آکھے راہ ایہہ گلاں ہور شیطان(۱)

یعنی عقلمندی سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتا ہے اور عقلمندی سے ہی عزت پا سکتا ہے۔ نیز عقلمندی سے ہی پڑھنے کے بعد غور کیا جا سکتا ہے اور عقلمندی سے ہی صدقہ وخیرات کی جا سکتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ صحیح راستہ یہی ہے باقی تمام باتیں شیطان سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۵) سر لاگا جم ڈنڈ تاں پچھوتانیاں

بن پورے گور دیو پھرے شیطانیاں (۲)

یعنی جب انسان کے اوپر موت کا ڈنڈا برستا ہے تو پھر پچھتاتا ہے لیکن دنیا مرشد کامل کے بغیر شیطان کی مانند زندگی بسر کرتی ہے۔

(۶) دل کھلہن جاں کے زرد رو بانی

چھوڑ کتیب کرے شیطانی (۳)

یعنی جس کے دل میں اطمینان نہیں اس کا منہ پیلا ہوگا وہ کتب سماویہ کو چھوڑ کر شیطان کی پیروی کر رہا ہے۔

فریدا کوکیندیاں چانگیدیاں متیں دیندیاں نت

جو شیطان ونجایا سو کت پھریں چت (۴)

یعنی جن لوگوں کو شیطان نے گمراہ کر دیا ہے وہ راہ راست پر نہیں آتے اور کسی بات کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

قرآن شریف

گوروگرنتھ صاحب میں قرآن شریف کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ یہ کل یگ کے زمانہ کے لیے قابلِ عمل کتاب ہے جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) کل پروان کتیب قرآن پوتھی پنڈت رہے پوران

نانک ناؤں بھیا رحمان کر کرتا تو ایکو جان (۱)

یعنی کل یگ کے زمانے کے لیے صرف قرآن شریف ہی منظور شدہ کتاب ہے اس کے علاوہ دوسری پوتھیا اور جملہ پوران اور پنڈت منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جلوہ گر ہے اور اللہ تعالیٰ کو رحمن کے نام سے پکارا جاتا ہے لیکن کرتا پورکھ اور رحمن ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

(۲) کل میں وید اتھر بن ہوا ناؤں خدائی اللہ بھیا

نیل بستر کپڑے پہرے ترک پٹھانیں عمل کیا (۲)

یعنی کل یگ کے زمانہ میں وید اتھر بن منظور شدہ کتاب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام اللہ بیان کر

رہی ہے اور جس پر نیلے رنگ کے کپڑے پہننے والے ترک اور پٹھان عمل کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ قرآن مجید نے ہی خدا تعالیٰ کا اسم ذات اللہ بیان کیا ہے اور بابا نانک صاحب نے قرآن شریف کو ہی اتھر بن وید بتایا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بانی ۲۱۲)

(۳) سوئی قاضی جن آپ تجیا اک نام کیا ادھارو
ہے بھی سوئی جائے نہ جاسی سچا سر جنہارو
پنج وقت نماز گزارے پڑھے کتیب قرانا
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا(۱)

یعنی قاضی وہ ہے جو خودی، خود روی اور خود پسندی کو مٹا دیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا سہارا بناتا ہے۔ وہ خدا موجود ہے، غیر فانی ہے اور آئندہ بھی وہی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے اور ہر چیز کا خالق ہے اور قاضی دن میں پنج وقت نماز ادا کرتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ گورونانک جی کہتے ہیں کہ اے لوگو تمہیں قبر بلا رہی ہے۔ یہ کھانا پینا یہیں رہ جائے گا۔

(۴) مہرباں مولا تو ہی ایک پیر پیغمبر شیخ
دلاں کا مالک کرے ہاک قرآن کتیب تے پاک(۲)

یعنی اے مولا! حقیقی مہربان تُو ہی ایک ہے۔ تمام پیر اور پیغمبر اور شیخ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ قرآن مجید تمام کتب سماویہ سے مقدس ہے۔

(۵) قرآن کتیب دل باہیں کماہی دس عورات رکھو بد راہی
پنج مرد صدق لے باندھو خیر صبوری قبول پرا [۳]

یعنی قرآن مجید پر صدق دل سے عمل کرو اور اپنے حواس تمام کو بری طرف جانے سے روک دو اور کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور ہنکار کو صدق سے باندھ لو۔ بھلائی اور صبر ہی اس کی درگاہ میں قبول ہیں۔

انبیاء علیہم السّلام

گوروگرنتھ صاحب میں انبیاء علیہم السلام کا بھی ذکر خیر کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) ستر سے سالار ہیں جاں کے

سوا لاکھ پیغمبر تاں کے(۱)

یعنی ستر سو اس کے سالار ہیں اور سوا لکھ پیغمبر ہیں۔

(۲) پیر پیغمبر سالک صادق شہدے اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملاں در ویش رشید
برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود(۲)

-ن پیر، پیغمبر، سالک، صادق، شیخ، مشائخ، قاضی، ملاں، خدا رسیدہ درویش جو درود پڑھتے ہیں، ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت برکت ملتی ہے۔ اس شبد میں انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی درود شریف اور اس کے برکات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں درود شریف کے بارے میں یہ مرقوم ہے۔

''نماز کے بعد جو دعا کی جاتی ہے۔''(۳)

درود شریف نماز کے بعد نہیں بلکہ نماز کے اندر ہی پڑھا جاتا ہے جو یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ
وَ عَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ ''مَجِیدٌ''
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ
اِبرَاھِیمَ وَ عَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ ''مَجِیدٌ''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر

(۱) پیر پیغمبر سالک صادق چھوڑی دنیا تھائے پۓ(۱)

یعنی تمام پیر، پیغمبر، سالک اور صادق دنیا کا تیاگ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوئے ہیں۔

(۲) اَٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈرے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول(۲)

یعنی جن لوگوں کے دِلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت نہیں، وہ اس دنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے اور مرنے کے بعد بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

مسلمان

گوروگرنتھ صاحب میں مسلمان کا بھی ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ ذیل میں ہم ایسے شبدوں کو پیش کرتے ہیں جن میں مسلمان کی صحیح تعریف بیان کی گئی ہے:

(۱) مسلمان کہاون مشکل — جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے
اوّل اوّل دین کر مٹھا — مشکل ماما مال سارے
ہوئے مسلم دین موہانے — مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضا کے منے سراہ پر — کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جہاں مہرمت — ہوئے تاں مسلماں کہاوے(۳)

یعنی مسلمان کہلانا بہت مشکل ہے لیکن جہاں تک ہو سکے مسلمان کہلاؤ کیونکہ مسلمان سب سے پہلے اولیاء اللہ کے دین کو میٹھا جانتا ہے اور محنت کی کمائی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتا ہے۔ اور مسلم بن کر مظلوموں کے لیے ناخدا بن جاتا ہے اور موت وحیات کے بھرم سے بالکل بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یعنی نہ تو اُسے زندگی کی خواہش رہتی ہے اور نہ موت کا خوف ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ہی اپنا خالق اور مالک یقین کرتا ہے اور باقی تمام مخلوق سے ہمدردانہ سلوک کرتا ہے۔ یہ باتیں جس میں پائی جاتی ہیں وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۲) مہر مسیت صدق مصلےٰ — حق حلال قرآن
شرم سنت سیل روزہ — ہو مسلمان
کرنی کعبہ سچ پیر — کلمہ کرم نماز
تسبیح سانس بھاوی — نانک رکھے لاج(۱)

یعنی مسجد انسان کو مہر کا سبق دیتی ہے اور مصلےٰ صدق کی تلقین کرتا ہے اور حلال وحرام کا پتا قرآن مجید سے چلتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے انسان میں شرم وحیا پیدا ہو جاتی ہے اور روزہ انسان کو صبر کا سبق دیتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن نشین کرنے کے بعد مسلمان ہو جاؤ۔

کعبہ انسان کو نیک اعمال کی تحریک کرتا ہے۔ اور مرشد کامل انسان کو راستی پر چلنے کی ہدایت دیتا ہے۔ کلمہ اور نماز سے بھی انسان کو نیک اعمال بجالانے کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔ تسبیح ان لوگوں کے لیے ہی مفید ہوسکتی ہے جن کی عزت کا خود اللہ تعالیٰ محافظ ہو۔

(۳) مسلماناں صفت شریعت پڑھ پڑھ کرینہ ویچار
بندے سے جے پودینہ وچ بندی ویکھن کو دیدار(۱)

یعنی مسلمان شریعت کے پابند ہوتے ہیں اور جو کچھ وہ پڑھتے ہیں، اس پر غور بھی کرتے ہیں۔ بندہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا دیدار پانے کے لیے خود کو حدود میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کی کسی حد کو نہ توڑے۔

(۴) مسلمان کرے وڈیائی بن گو پیرے کو تھائے نہ پائی
راہ وسائے اوتھے کو جائے کرنی باجھوں بہشت نہ پائے(۲)

یعنی مسلمان خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتا رہتا ہے۔ بغیر مرشد کامل کوئی انسان منزل کو نہیں پا سکتا اور نہ بغیر نیک اعمال بجالائے بہشت کا ہی وارث ہوسکتا ہے۔

(۵) مسلمان کا ایک خدائے(۳)

یعنی مسلمان توحید کا پرستار ہے اور خدائے واحد پر ایمان لاتا ہے۔

(۶) مسلمان موم دل ہووے انتر کی مل دل تے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا(۴)

یعنی مسلمان نرم دل ہوتا ہے اور اپنے دل سے اس نے ہر قسم کی غلاظت نکال دی ہوتی ہے۔ دنیا کی ملونی اس کے قریب بھی نہیں آتی۔

نماز

گوروگرنتھ صاحب میں نماز کا بھی ذکر خیر کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

مت جانہے گلیں پائیا
مال کے مانے روپ کی سوبھا ات بدھی جنم گوائیا
عیب تن چکڑو ایہہ من مینڈکو کمل کی سار نہیں مول پائی

بھورا ستاونت بھاکھا بولے　　　کیوں بوجھ جال نہ سمجھائی
آکھن سننا پون کی بانی　　　ایہہ من رتا مائیا
خصم کی۔ ۔ ۔ پسندے　　　جنی کر ایک دھیائیا
تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی　　　ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پہ چلنا　　　مال دھن کت کو سنجیائی(۱)

یعنی یہ مت خیال کرو کہ صرف باتیں کرنے سے ہی انسان خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی دولت اور جوبن کے نشہ میں مست ہو کر وقت گزارے تو وہ یاد رکھے کہ اس طرح اس کی زندگی رائیگاں جائے گی۔ عیوب جسم کے لیے کیچڑ کا حکم رکھتے ہیں اور یہ دل مینڈک ہے جو کنول کی عقیدت سے ناواقف ہے۔ روح استاد ہمیشہ اپنی بولی بول رہا ہے، وہ کیوں سچائی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا جبکہ اسے سمجھایا جا رہا ہے۔ یہ دل دنیا اور دولت کے نشہ میں مست ہے، سمجھتا نہیں۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں وہی مقبول ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اور پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اور رمضان کے تیس روزے رکھتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ یہی دولت جمع کرنے والی ہے اس کو جمع کر لو، ایک دن تم دنیا سے کوچ کر جاؤ گے۔

(۲)　سوئی قاضی جن آپ تجیا　　اک نام کیا ادھارو
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی　　سچا سر جن ہارو
پنج وقت نماز گزار ہے　　پڑھے کتیب قرانا
نانک آکھے گور بسر ہی　　رہیو پینا کھانا

یعنی قاضی وہ ہے جو خودی، خودروی اور خود پسندی کو مٹا دیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا سہارا بناتا ہے۔ وہ خدا موجود ہے، غیر فانی ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ اور قاضی دن میں پانچ وقت نمازیں ادا کرتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتا ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ اے لوگو قبر تمہیں آوازیں دے رہی ہے۔ یہ کھانا پینا یہاں ہی رہ جائے گا۔ اس کھانے پینے کے پیچھے پڑ کر اللہ کو نہ بھولو۔

(۳)　فریدا بے نمازا کتیا　　ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا　　پنجے وقت مسیت

اٹھ فریدا وضو ساج صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجئے کائیں
کنّے ہیٹھ جلائیے بالن سنڈڑے تھائیں(۱)

یعنی فرید جی بیان کرتے ہیں کہ اے بے نماز کتے تیرا یہ طریق پسندیدہ نہیں ہے کہ تو کبھی بھی پانچ وقت چل کر نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں نہیں جاتا۔ اے فرید صبح اُٹھ کر وضو کر و اور نماز پڑھو۔ جو سر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں جھکتا، اسے دھڑ سے علیحدہ کر دو۔ جو سر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں جھکتا، اسے کیا کرنا ہے، وہ تو بے کار ہے۔ ایسے سر کو چولہے میں ہنڈیا کے نیچے ایندھن کے طور پر استعمال کرو۔

ایک سکھ وِدوان نے گوروگرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا شبدوں سے متعلق بیان کیا ہے:

> ”مندرجہ بالا شلوکوں میں فرید جی اسلامی نماز پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں اور بے نماز کو کتے کے برابر ظاہر کر رہے ہیں اور پانچ نمازوں کا ادا کرنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور جو لوگ پانچ نمازیں ادا نہیں کرتے، ان کا سر ہنڈیا کے نیچے ایندھن کے طور پر استعمال کرنے کی سزا تجویز کرتے ہیں۔“(۱)

نماز جنازہ

مسلمانوں میں ہر مومن مسلمان کے مرنے پر اسے سپرد خاک کرنے سے قبل نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ مذکور ہے:

یک عرض گفتم پیشِ تو درگوش کن کرتار
حقا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار
دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی
زن پسر پدر برادراں کس نیست دستگیر

آخر ہیفتم کس نہ دارد چوں شونہ تکبیر (۲)

یعنی ایک عرض اپنے خالق و مالک کے حضور میں ہے، اے خداوند کریم تو حق، کریم اور بے عیب ہے۔ میں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر کے جان لی ہے کہ یہ دنیا مقام فانی ہے۔ زن، پسر، پدر اور برادر کوئی بھی دستگیری نہیں کر سکیں گے اور جب ہمارا آخری وقت ہوگا تو اس وقت ہماری نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

''یادرہے کہ تکبیر کے معنی شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یہ بیان کیے گئے ہیں کہ: ''تکبیر جنازہ وہ نماز جو مردہ کو دفن کرتے وقت پڑھتے ہیں۔'' (۱)

روحانی نمازیں

گوروگرنتھ صاحب میں بعض شبد ایسے بھی درج ہیں جن میں روحانی نمازوں کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

(۱) پنج نمازاں وقت پنج پنجے پنجا ناؤں
پہلا سچ حلال دوئے تیجا خیر خدائے
چوتھی نیت راس من پنجویں صفت ثنائے
کرنی کلمہ آکھ کے تاں مسلمان سدائے
نانک جیتے کوڑ یار کوڑے کوڑی پائے (۲)

یعنی پانچ نمازیں ہیں اور ان کے لیے پانچ اوقات مقرر ہیں۔ نیز ان کے پانچ ہی نام ہیں۔ اس کے بعد نانک جی نے پانچ روحانی نمازیں بیان کی ہیں۔ مثلاً پہلی روحانی نماز سچ بولنا ہے اور دوسری روحانی نماز حلال کھانا ہے۔ تیسری روحانی نماز ہر ایک کے لیے خیر کی خواہش رکھنا ہے۔ چوتھی روحانی نماز اپنی نیت کو درست رکھنا ہے اور پانچویں روحانی نماز اللہ تعالیٰ کی صفت وثنا یعنی حمد بیان کرنا ہے۔ اور کلمہ اپنے عمل کے ذریعہ پڑھو اور پھر مسلمان کہلاؤ۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس قدر لوگ کوڑ یار یعنی سراپا جھوٹ ہیں۔ ان کا لگاؤ جھوٹ سے ہے اور جھوٹ ہی ان کی تمام طاقت ہے۔

(۲) اول صفت دوجی صابوری تیجے حلیمی چوتھے خیری

پنجویں پنچ اکت مقاے ایہہ پنج وقت تیرے اپر پرا(۱)

یعنی پہلی روحانی نماز حمد ہے، دوسری صبر ہے، تیسری عجز اور انکساری ہے۔ چوتھی خیرات کرنا ہے، پانچویں حواس خمسہ کو قابو میں رکھنا۔ یہ سب سے اچھے پانچ وقت ہیں۔ یعنی پانچ روحانی نمازیں ہیں۔

ریاکاری کی نماز

ریاکاری کی نماز بے فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں کی جاتی۔ قرآن مجید میں ریاکار نمازیوں پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی ریاکاری کی نماز کو ناپسند کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

(۱) ہم مسکین خدائی بندے تمرا جس من بھاوے
اللہ اوّل دین کو صاحب زور نہیں فرماوے
قاضی بولیا بن نہیں آوے
روزہ دھرے نماز گزارے کلمہ بہشت نہ ہوئی
ستر کعبہ گھٹ ہی بھیتر جیکر جانے کوئی
نماز سوئی جو نیاؤں بیچارے کلمہ اکلہہ جانے
پانچوں مس مصلّٰے بچھاوے تب تو دین پچھانے

یعنی محض ریاکاری کا روزہ رکھنا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے ریاکاری کی نمازیں پڑھنا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے کلمہ پڑھنا بے فائدہ ہے۔ ان باتوں سے انسان بہشت کا وارث نہیں ہوسکتا۔ ستر کعبے انسان کے اپنے دل کے اندر ہی ہیں، اگر کسی کو اس بات کی سمجھ آ جائے۔ اصل نماز اسی کی ہے جو انصاف کو مدنظر رکھے اور کلمہ اصل اسی کا ہے جو ریاکاری سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی شناخت کرے۔ اور پانچوں چوروں حواس خمسہ کو قابو میں رکھ کر مصلّٰے بچھائے۔ تب وہ دین حق کی حقیقی شناخت کر سکے گا۔

(۲) کیا وضو پاک کیا منہ دھویا کیا مسیت سر لائیا
جو دل میں کپٹ نماز گزارے کیا حج کعبے جائیا

توں ناپاک پاک نہیں سوجھیا تس کا مرم نہ جانیا
کہہ کبیر بہشت نے چوکا دوجک سیوں من مانیا(۱)

یعنی ریاکاری کا وضو انسان کو پاک نہیں کرسکتا اور ریاکاری سے مسجد میں نماز کے لیے سر جھکانا بھی سودمند نہیں ہوسکتا۔ اگر دل میں منافقت ہو تو ایسے انسان کا نمازیں پڑھنا اور حج کرنے کے لیے کعبے جانا بھی بے فائدہ ہے۔ اور وہ ناپاک ہے جس نے پاک خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں کی۔ اور کبیر جی کہتے ہیں کہ تو بہشت سے رہ گیا ہے۔ دوزخ لینے کے لیے راضی ہوگیا ہے۔

اذان (بانگ)

نماز پڑھنے کے لیے اذان (بانگ) بھی دی جاتی ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ:

بد عمل چھوڈ کر ہو ہتھ کوزہ
خدائے ایک بوجھ دیئو بانگاں
بر گو بر خور دار کھرا(۲)

یعنی تمام بُرے عمل ترک کر کے وضو کرنے کے لیے ہاتھ میں لوٹا لو اور خدائے واحد کو شناخت کر کے بلند آواز سے بانگیں دو۔ پھر تم برگزیدہ اور برخوردار قرار پاؤ گے۔

(۲) کہہ رے مُلاّں بانگ نماز
ایک مسیت دسے درواز(۱)

یعنی اے ملاں اس دس دروازہ والے جسم کے اندر سے ہی اذان دو اور نماز ادا کرو۔

عید اور بقر عید

مسلمانوں کے مذہبی تہوار عیدین ہیں۔ ان میں سے ایک عید تو رمضان شریف کے روزوں کے بعد آتی ہے جسے عید الفطر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور دوسری عید عید الاضحیٰ ہے۔ اس میں بھیڑ بکری اور گائے وغیرہ کی قربانی دی جاتی ہے۔ گوروگرنتھ صاحب ان اسلامی تہواروں کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

جاں کے عید بقر عید کل دے گو بدھ کر ہے مانئے شیخ شہید بیرا
جاں کے باپ ویسی کری پوت ایسی سری ہتورے لوک پر سدھ کبیرا (۲)

یعنی جن کے گھرانہ میں عید اور بقر عید کے موقع پر گائے کی قربانی دی جاتی تھی اور شیخوں، شہیدوں اور پیروں کا احترام کیا جاتا تھا۔ جس کے باپ دادا ایسا کرتے تھے اور بیٹے نے بھی ویسا ہی کیا وہ کبیر کیرتن لوک میں مشہور ہو گیا ہے۔

قبر

دنیا کی تمام قوموں میں اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین کا رواج ہے۔ بعض قومیں تو مردہ جسموں کو پانی میں بہا دیتی ہیں، بعض نذر آتش کر دیتی ہیں اور بعض جانوروں کے سپرد کر دیتی ہیں۔ اسی طرح بعض قوموں میں مردوں کو دفن کرنے کا رواج ہے۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

(۱) اک وجھے اک دیے اِکناں کتے کھائے
اک پانی وچ سٹیئے اک بھی پھر ہن پائے
نانک ایو نہ جاپئی کتھے جائے سمائے(۱)☆

یعنی بعض لوگ اپنے مردوں کو نذر آتش کر دیتے ہیں، بعض زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ بعض مردوں کی لاشوں کو کتے کھا جاتے ہیں اور بعض کو دریا میں بہا دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو سوکھے کنویں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یعنی یہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ ارواح کہاں جاتی ہیں۔

(۲) رے نر کاہے پیو رہو دیہی اوڑ جائیگو دھوم یارو رد اک بھیجو رام سنیہی
تین سنگیا کر دیہی کیتی جل کر راکھ بھیہی
ہوئے آمرو گرہ میں بیٹھا کرن کارن بسروہی (۲)

یعنی اے انسان تو جسم کو کیوں پیار اور محبت سے پرورش کرتا ہے۔ یہ تو دھوئیں کے بادل کی طرح اُڑ جائے گا۔ تو بجائے اس سے دل لگانے کے خدا کا ذکر کر جو حقیقی پیار کے لائق ہے۔ اس جسم کو بنانے والے نے اس کی تجہیز و تکفین تین طرح بیان کی ہے۔ پانی میں بہا دینا' جانوروں کے آگے ڈال دینا اور نذرِ آتش کر دینا، لیکن انسان اس خاکی جسم کو غیر فانی خیال کر کے اپنے دل میں

گھمنڈ کرتا ہے اور خدا کو بالکل بھول جاتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ قبر انسان کو یاد کرتی رہتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

(۱) نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا(۱)

نانک جی کہتے ہیں کہ قبر لوگوں کو یاد کر رہی ہے اور یہ کھانا پینا یہاں ہی رہ جائے گا۔

(۲) فریدا گور نمانی سڈ کرے نگھریا گھر آؤ

سر پر میتھے آونا مرنوں نہ ڈریا ہو(۲)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ قبر تمھیں یاد کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اے بے گھرے انسان تیرا اصل ٹھکانا یہاں قبر میں ہی ہے۔ تو نے یقیناً میرے پاس ہی آنا ہے۔ اس لیے مرنے سے مت ڈر۔

(۳) فریدا محل نسکھن رہ گئے واسا آیا تل

گوراں سے نمانیاں بہن روحاں مل

آکھی شیخاں بندگی چلن آج کہ کل(۳)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ محل خالی رہ جائیں گے اور زمین کے نیچے قیام ہوگا اور روحیں قبروں میں جا بسیں گی۔ اے شیخو اللہ کی عبادت کرو، آج یا کل یہاں سے کوچ کرنا ہوگا۔

(۴) فریدا میں بھولا داپگ دامت میلی ہوئے جائے

گہلا روح نہ جانئی سر بھی مٹی کھائے(۱)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ مجھے تو پگڑی میلی ہو جانے کا فکر تھا لیکن بے پروا روح اس سے غافل تھی کہ یہ سر بھی مٹی کھا جائے گی۔

(۵) فریدا خاک نہ نندیے خاکو جیڈ نہ کوئے

جیوندیاں پیراں تلے مویاں اوپر ہوئے(۲)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ مٹی کی مذمت نہ کرو۔ اس کے برابر اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انسان کے جیتے جی تو اس کے پیروں کے نیچے ہوتی ہے لیکن مرنے کے بعد یہ اوپر آ جاتی ہے۔

(۶) کبیر سوتا کیا کرہے جاگ روئے بھے دوکھ

جاں کا باسا گور میں سو کیوں سووے سکھ
کبیر سوتا کیا کرہے اوٹھ کر نہ چیپے مرار
اک دن سوون ہوئے گو لانبے گوڈ پسار (۳)

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ اے مست نیند میں سونے والے تو یہ کیا کر رہا ہے۔ اٹھ بیدار ہو (اور موت کے فرشتوں کے ڈر سے) رو۔ جس کا قیام قبر میں ہونے والا ہے۔ وہ کیوں آرام سے نیند میں زندگی بسر کرے۔ کبیر جی بیان کرتے ہیں کہ اے مست نیند میں سونے والے تو یہ کیا کر رہا ہے۔ تو بیدار ہو ذکر الٰہی کیوں نہیں کرتا۔ یاد رکھو کہ ایک دن تجھے ٹانگیں پھیلا کر ہمیشہ کی نیند (قبر میں) سونا ہوگا۔

قیامت

گوروگرنتھ صاحب میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ تمام عالم کائنات فانی ہے اور ایک دن ایسا مقرر ہے جبکہ یہ چاند، سورج اور ستارے وغیرہ تمام چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ اور اس وقت صرف وحدت کا دور دورہ ہوگا۔ اور خدائے واحد ہی باقی رہے گا۔

مقام کر گھر بیٹانت چلنے کی دھوکھ
مقام تاں پر جانیے جاں رہے نہچل لوک
دنیا کیس مقامے
کر صدق کرنی خرچ باندھو لاگ رہو نامے
جوگی تان آسن کر بہے ملاں بہے مقام
پنڈت دکھانے پوتھیاں سدہے دیو ستھان
سُر سد گن گندھرب منی جن شیخ پیر سالار
در کوچ کوچا کر گئے اور بھی چلنہار
سلطان خان ملوک امرے گئے کر کر کوچ
گھڑی مہت کہ چلنا ول سمجھ تو بھی پہوچ
شبدا ہیں وکھایئے ورلاتا بوجھے کوئے

نانک دکھ نے بیتی جل تھل مہیل سوئے
اللہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم
سب ولی آون جانی مقام ایک رحیم
مقام تسنوں آکھیئے جس سس نہ ہوئے لیکھ
اسمان دھرتی چلسی مقام اوہی ایک
دن رو چلے نس سبس چلے تار کالکھ پلوئے
مقام اوہی ایک ہے نانکا سچ بگوئے(۱)

یعنی یہ تمام دنیا فانی ہے۔ یہاں دائمی طور پر کسی کو بھی قیام نہیں مل سکتا۔ اس لیے صدق کا زادراہ پلے باندھ لو اور دن رات ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ جوگی لوگ آسن لگائے بیٹھے ہیں اور ملاں لوگ مساجد اور تکیوں وغیرہ مقامات میں ڈیرے ڈالے بیٹھے ہیں اور پنڈت پوتھیاں پڑھنے میں مشغول ہیں اور سدھ لوگ دیوستھان میں قیام پذیر ہیں۔ جتنے بھی بھلے لوگ سدھ، زاگی یعنی شیخ، پیر اور سپہ سالار وغیرہ ہیں، وہ سب کے سب موت کا شکار ہیں۔ کئی ان میں سے مر گئے اور کئی مرنے والے ہیں۔ بڑے بڑے جابر بادشاہ، خان، ملوک اور امراء سب کے سب اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔ اور تم بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ آج یا کل تمھیں بھی کوچ کا نقارہ بجانا ہوگا۔ خدا تعالیٰ وراء الوراء ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی یہ تمام دنیا فانی ہے اور باقی رہنے والی ذات صرف خدائے واحد کی ہی ہے۔ یہ زمین و آسمان ایک دن فنا ہو جائیں گے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی باقی رہے گا۔ یہ دن اور سورج، یہ رات اور اس میں چمکنے والا چاند اور لاکھوں ٹمٹماتے ستارے سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ نانک جی سچ بیان کرتے ہیں کہ باقی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی رہے گی، وہی ایک غیر فانی اور لازوال ہے۔ باقی سب موت کا شکار ہیں۔

ہم زیر زمیں دنیا پیرا مشائخا رائیا
میرود بادشاہاں افتروں خدایا
ایک تو ہی ایک تو ہی نہ دیو دانوا ترا
نہ سدھ سادھکا دھرا

ست ایک دگر کوئی ایک تو ہی ایک تو ہی
نہ دادے دہند آدمی نہ سپت زیر زمیں
است ایک دگر کوئی ایک تو ہی ایک تو ہی
نہ سورسس منڈلو نہ سپت دیپ نہ جلو
ان پون تھر نہ کوئی ایک توئی ایک توئی
نہ رزق دست آں کسے ہمارا ایک آس وسے
است ایک دگر کوئی ایک توئی ایک توئی(۱)

یعنی ہم زمین پر بسنے والے تمام لوگ فانی ہیں اور باقی رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔ نہ کوئی دیوی دیوتا ہی باقی رہے گا اور نہ کوئی سدھ۔ سب چیزیں فانی ہیں، باقی صرف اے مولا تو ہی رہے گا۔ نہ آدمی، نہ سات براعظم، نہ سورج نہ چاند اور نہ سمندر، نہ اناج اور نہ ہوا، کوئی چیز بھی غیر فانی نہیں ہے۔

سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

سب کا رزق کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ تمام مخلوق کا سہارا وہی ہے۔ اس کے بغیر سب فانی چیزیں ہیں اور غیر فانی وہی ہے۔

(۳)
اندر پری مینہ سر پر مرنا — برہم پری نہچل نہیں رہنا
شو پری کا ہوئیگا کالا — ترے گن مائیا ہنس شالا
گرتر دھرن گگن ارتارے — روسس پون پاوک تیرارے
دنس رین برت اربھیدا — ساست سمرت بنینہ گے بیدا
تیرتھ دیو دہیرا پوتھی — گون کرے گو سگلو لوگا
سگل پسار دیسے پاسارا — بنس جال گوسگل آکارا
سہج صفت بھگت تت گیانا — سدا انند نہچل سچ تھانا(۲)

یعنی دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب عالم کائنات کی ہر چیز تباہ ہو جائے گی اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی جلوہ گر ہوگی۔

جنت اور دوزخ

گورو گرنتھ صاحب میں نیک اعمال کے نتیجہ میں جنت اور بُرے اعمال کے نتیجہ میں دوزخ کا ملنا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) گور پیر حامہ تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے
گلیں بہشت نہ جایئے چھوٹے سچ کمائے (۱)

یعنی گورو اور پیر تب حامی بھریں گے اگر انسان مردار خوری نہ کرے۔ محض باتوں سے کوئی بھی انسان بہشت کا وارث نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ سچائی پر عمل پیرا نہ ہو۔

(۲) راہ وسائے اوتھے کو جائے
کرنی با جھول بہشت نہ پائے (۲)

یعنی بغیر نیک اعمال بجالائے کوئی انسان بہشت کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳) آپ جانائے اور کو جانے تب ہوئے بہشت نزدیکی ۳

یعنی پہلے خود اللہ کی معرفت حاصل کرو پھر دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرو۔ اس طرح انسان کو بہشت کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

(۴) کپڑ روپ سوہاونا چھڈ دنیا اندر جاونا
مندا چنگا آپنا آپے ہی کیتا پاونا
حکم کئے من بھانودے راہ بھیڑے اگے جاونا
ننگا دوزخ چلیا تاں وسے کھرا ڈراونا
کر اوگن پچھو تاونا (۱)

یعنی یہ خاکی خوبصورت جسم اس دنیا میں چھوڑ کر چلے جانا ہے اور نیکی بدی جو کچھ انسان نے کمائی ہوگی اس کی سزا جزا کو وہ بھگتے گا۔ دنیا میں تو انسان اپنی مرضی کے حکم چلاتا ہے لیکن آخرت میں اسے ایک بہت تنگ اور تاریک راستہ سے گزرنا ہوگا۔ ایسا انسان دوزخ میں بالکل ننگا ہو جائے گا اور اس وقت اس کی بہت بھیانک شکل ہوگی۔ اور اپنے بد اعمال پر پچھتائے گا۔

(۵) بہشت پیر لفظ کمائے اندازہ

حور نور مشک خدایا بندگی اللہ اعلیٰ ججرا

....

حق حلال بخور دکھانا دل دریا و دھووہو میلانا
پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوز ٹھہرا(۲)

یعنی جولوگ اپنے زمانہ کے امام کے احکامات بجالائیں گے وہ اس بہشت کے وارث ہوں گے۔ جس میں حوریں، نور اور مشک (خوشبو) ہوگی۔ اور وہاں وہ اللہ کی بندگی کریں گے اور ان کو بلند مقام پر جگہ دی جائے گی۔ حق حلال کا رزق کھانے والے اور دل کی میل کو دھونے والے اور امام وقت کی شناخت کرنے والے بہشت میں جائیں گے۔ انھیں عزرائیل دوزخ میں نہیں ڈال سکے گا۔

(۶) ہر سو ہیرا چھاؤ کے کر ہے آن کی آس
تے نر دوزخ جاہیں گے ست بھاکھے روداس(۳)

یعنی جولوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں، روداس جی کہتے ہیں ایسے مشرکوں کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا۔

(۷) جیکر گہیے پیارڑے تجھ نہ چھوڈاں مول
ہر چھوڈن اسے درجناں پڑیں دوزخ کے سول(۱)

یعنی اے پیارے اللہ اگر میں تجھے ہاتھ سے پکڑلوں تو کبھی بھی تجھے نہ چھوڑوں کیونکہ خدا تعالیٰ کو چھوڑنے سے انسان دوزخ میں جاتا ہے۔

(۸) خود خصم خلق جہان اللہ مہربان خدائے
دنس رین بنے تدھ آرادھے سو کیوں دوزخ جائے(۲)

یعنی اللہ تعالیٰ خود مالک ہے اور تمام جہان کا خالق ہے اور وہ مہربان بھی ہے۔ جو لوگ دن رات اس کی عبادت کرتے ہیں وہ دوزخ میں کیوں جائیں گے۔

(۹) اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سندڑے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول(۳)

یعنی جن لوگوں کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت نہیں ہے وہ اس

دنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

(۱۰) اوتھے سچے ہی سچ نبڑے چن دکھ کڈھے ججیالیا

تھاؤں نہ پائن کوڑ یار منہ کالے دوزخ چالیا(۴)

یعنی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حق کے ساتھ فیصلے کیے جائیں گے اور جذامی لوگوں کو چن چن کر الگ کر دیا جائے گا۔ جھوٹ سے پیار کرنے والوں کو خدا کے دربار میں کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ اور ان کے منہ سیاہ کر کے دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔

(۱۱) پاپ کریندڑ سر پر مٹھے عزرائیل پھڑے پھڑ کٹھے

دوزخ پائے سر جنہارے لیکھا منگے بانیا(۱)

یعنی گناہ کرنے والوں کو عزرائیل پکڑ کر سزا دے گا۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو دوزخ میں ڈالے گا اور ان سے ان کے اعمال کا پورا پورا حساب لیا جائے گا۔

(۱۲) آپس کو ویرگھ کر جانے اورن کو لگ مات

منسا باچا کر متا میں دیکھے دوزخ جات(۲)

یعنی جو لوگ خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر خیال کرتے ہیں ایسے متکبر لوگوں کو میں نے دوزخ میں دھکیلے جاتے دیکھا ہے۔

(۱۳) مال لییوں تو دوزخ پروں

دین چھوڑ دنیا کو بھروں(۳)

یعنی اگر میں مال رشوت کے طور پر وصول کروں گا تو دوزخ میں گرایا جاؤں گا۔ اور دین چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پیچھے چلنے والا قرار پاؤں گا۔

(۱۴) کاہے میرے بامن ہر نہ کہے

رام نہ بولیں پانڈے دوزخ بھرے(۴)

یعنی اے میرے براہمن تو کیوں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔ خدا کا ذکر نہ کرنے کی وجہ سے اے پانڈے تو دوزخ بھرنے کا موجب ہوگا۔

(۱۵) غیبان حیوان حرام کستنی مردار خوردنی غافل ہوائے

دل قبض قبضہ قادر و دوزخ سزائے(۱)

یعنی جو لوگ غافل ہیں اور حرام خوری میں مبتلا ہیں ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ دل قادر خدا کے قبضہ میں ہیں اور وہ دوزخ میں سزا دے گا۔

(۱۶) فریدا من میدان کر ٹوئے ٹبے لاہ
اگے مول نہ آوسی دوزخ سندھی بھاہ (۲)

یعنی اے فرید دل کو میدان کی طرح ہموار بنا لو اور تمام اونچ نیچ ختم کر دو، اس طرح آخرت میں دوزخ کی ہوا بھی نہ لگ سکے گی۔

(۱۷) فریدا موتے دابنا ایویں دسے جیوں دریا دے ڈھاہ
اگے دوزخ تپیا سنیئے ہول پوے کہاہا (۳)

یعنی اے فرید موت ایک یقینی چیز ہے اور آخرت میں دوزخ بہت گرم سنا جاتا ہے، وہاں کوئی چیخ و پکار نہیں سنی جائے گی۔

(۱۸) داس کبیر تیری پنا سمانا
بہشت نزدیک راکھ رحمانا (۴)

یعنی کبیر جی اپنے اللہ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے رحمن خدا تو اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت ہمیں بہشت کے قریب ٹھکانا دیجیو۔

پُل صراط

پل صراط وہ مقام ہے جو تلوار کی دھار سے تیز اور بال سے باریک ہے۔ گورو گرنتھ میں پل صراط کا ذکر موجود ہے۔

(۱) والوں نکی پل صراط کبنی نہ سنیاہ
فریدا کوڑ پوندی ای کھڑا نہ آپ جہائے (۱)

یعنی بالوں سے باریک پل صراط ہے، کیا اس پر چلنے کی مصیبت کے بارے میں تو نے کچھ سنا نہیں۔ فرید جی کہتے ہیں کہ آوازوں کے آتے ہوئے تو خود کو اپنے ہاتھوں نہ لٹا۔

(۲) پل صراط کا پنتھ دوہیلا سنگ نہ ساتھی گون اکیلا (۳)

یعنی پل صراط کا راستہ بہت ہی کٹھن ہے۔ وہاں کوئی کسی کا ساتھ نہ دے سکے گا بلکہ ہر ایک

کو اکیلے گزرنا ہوگا۔

گوروگرنتھ صاحب میں سچائی کے راستہ پر چلنا بھی پل صراط کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جبکہ لکھا ہے:

(۳) واٹ ہماری کھری اڈینی کھنیوں تکھی بہت پئی

اس اوپر ہے مارگ میرا شیخ فریدا پنتھ سمار سویرا(۲)

یعنی ہمارا راستہ جس پر کہ ہم گامزن ہیں بہت ہی کٹھن ہے۔ یہ تلوار کی دھار سے تیز اور بہت ہی باریک ہے اور اس پر ہم چل رہے ہیں۔

بھگتاں کی چال نرالی

وکھم مارگ چلنا

لب لوبھ اہنکار تج توشنا بہت ناہی بولنا

کھنیوں تکھی والوں تکی ایت مارگ جانا

....

نانک آکھے چال بھگتاں جگھو جگ نرالی(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کے بھگتوں کی چال نرالی ہے...... وہ کٹھن راستہ پر چلتے ہیں اور لالچ 'موہ' تکبر اور حرص کو ترک کر کے وہ زیادہ نہیں بولتے اور تلوار کی دھار سے تیز اور بال سے باریک راستہ پر چلتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے بھگتوں کی چال نرالی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۱۔ ۱۱۹۵ واردو ۱۸۹۸

۲۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ کی وار شلوک محلہ ۱' ۸۳ واردو ۱۰۵

۳۔ گورو گرنتھ صاحب راگ تلمنگ محلہ ۱۔ ۷۲۱ واردو ۱۱۳۴

۴۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۳ واردو ۱۵۲۴

۵۔ گورو گرنتھ صاحب وار گوئری پورو محلہ ۵، ۳۱۵ واردو ۴۷۵

۶۔ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵۔ ۷۲۳ واردو ۱۱۳۸

۷۔ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵۔ ۷۲۴ واردو ۱۱۴۰

۸۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۲۰ واردو ۱۶۳۵

۹۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۸۴ واردو

۱۰۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۱ واردو ۲۱۶۹

۱۱۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۰ واردو ۲۱۶۸

۱۲۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۷ واردو ۲۱۶۵

۱۳۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۳ واردو ۲۶۷۰

۱۴۔ گورو گرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ۱۔ ۷۹۰ واردو ۱۲۵۱

۱۵۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۲۴ واردو ۳۱

۱۶۔ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱۔ ۱۵۰ واردو ۲۰۷

۱۷۔ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱۔ ۱۲۴۵ واردو ۱۹۸۸

۱۸۔ گورو گرنتھ صاحب وار جیستری شلوک محلہ ۵۔ ۷۰۸ واردو ۱۱۱۱

۱۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر' ۱۱۶۰ اردو ۱۸۵۳
۲۰۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۸ اردو ۲۱۶۶
۲۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۰۳ اردو ۱۴۴۵
۲۲۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۰ اردو ۷۲۹
۲۳۔ گوروگرنتھ صاحب میری راگ محلہ ۱۔ ۲۴ اردو ۳۲
۲۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵۔ ۸۹۷ اردو ۱۴۳۴
۲۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۸۳ اردو ۱۷۲۹
۲۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر ۱۱۶۱ اردو ۱۸۵۲
۲۷۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۵۳ اردو ۶۵
۲۸۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۵۳
۲۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱، ۳۵۸ اردو ۵۴۷
۳۰۔ گوروگرنتھ صاحب گوڑی کی وار شلوک محلہ ۵۔ ۳۲۰ اردو ۴۸۴
۳۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۴۱ اردو ۱۹۲
۳۲۔ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شوک محلہ ۱' ۱۴۰ اردو ۱۹۱
۳۳۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۶۵ اردو ۷۲۰
۳۴۔ گوروگرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۱ اردو ۱۵۲۱
۳۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر ۱۱۶۰ اردو ۱۸۵۱
۳۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۸۴ اردو ۱۷۲۹
۳۷۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۲۴ اردو ۳۱
۳۸۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۲۴ اردو ۳۲
۳۹۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۱ اردو ۲۱۶۹
۴۰۔ ترجمہ از سنکور بتاں ہور کچی ہے بانی ۱۱۵
۴۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۔ ۷۲۱ اردو ۱۱۳۴
۴۲۔ ترجمہ از شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۷۲۱

۴۳۔ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ ۱۴۱ اردو ۱۹۱
۴۴۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۸۴۔ اردو ۱۷۲۹
۴۵۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۰ اردو ۷۴۷
۴۶۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر پر بھاتی ۱۳۵۰۔ اردو ۲۱۳۶
۴۷۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۸۴ اردو ۱۷۲۹
۴۷۔ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵۔ ۱۱۵۸ اردو ۱۸۴۹
۴۸۔ گورو گرنتھ صاحب راگ ملہار روداس ۱۲۹۳ اردو ۲۰۶۱
۴۹۔ گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک ۶۴۸، اردو ۱۰۱۶

☆ گورو گرنتھ صاحب خالص قدیمی نسوں میں یہ شبد محلہ ۳ کی بجائے محلہ ۱ کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۶۴۵ و گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۶۱ اور گورو گرنتھ صاحب شائع کردہ شرومنی کمیٹی ۶۴۸

۵۰۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵۔ ۶۰۹ اردو ۹۵۴
۵۱۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۲۴ اردو ۳۲
۵۲۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۳ اردو ۲۱۷۰
۵۳۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۳ اردو ۲۱۷۰
۵۴۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۹، اردو ۲۱۶۷
۵۵۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۸ اردو ۲۱۶۶
۵۶۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ۱۳۷۹ اردو ۲۱۵۹
۵۷۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۶۴ اردو ۷۸
۵۸۔ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ ۱۴۴ اردو ۱۹۶
۵۹۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۳۷ اردو ۳۴۸
۶۰۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔ ۱۴۱۔ اردو ۱۹۴
۶۱۔ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۵۲ اردو ۱۵۲۱
۶۲۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۰ اردو ۷۴۸

۶۳۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱۔ ۴۷۱ واردو ۷۳۰

۶۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۸۴ واردو ۱۷۴۹

۶۵۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک کبیر ۱۳۷۷ واردو ۲۱۶۵

۶۶۔ گوروگرنتھ صاحب واڑ گوڑی شلوک محلہ ۵۔ ۳۲۲ واردو ۴۸۹

۶۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵۔ ۷۲۴ واردو ۱۱۳۹

۶۸۔ گوروگرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۵۔ ۳۲۷ واردو ۴۸۴

۶۹۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱۔ ۴۶۳ واردو ۷۲۷

۷۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۲۰ واردو ۱۶۳۵

۷۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو کبیر ۱۱۰۵ واردو ۱۷۶۸

۷۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں نامدیو ۱۱۶۶ واردو ۱۸۵۹

۷۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی کبیر ۹۷۰ واردو ۱۵۵۳

۷۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵۔ ۷۲۳ واردو ۱۱۳۸

۷۵۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۱ واردو ۲۱۶۹

۷۶۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۳ واردو ۲۱۷۰

۷۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر ۱۱۶۱ واردو ۱۸۵۳

۷۸۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۷۔ واردو ۲۱۶۵

۷۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی روداس ۷۹۳ واردو ۱۲۵۸

۸۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی فرید ۷۹۴ واردو ۱۲۶۰

۸۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۳۔ ۹۱۸ واردو ۱۴۶۹

گوروگرنتھ صاحب کی دعائیں

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کی گئی ہیں اور ان کے بارے میں پہلی بات یہ مذکور ہے کہ انسان جب کسی کام کو شروع کرے تو پہلے اسے اس میں کامیابی کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے۔ جو بھی کام خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرنے کے بعد شروع کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا اور وہ احسن طور پر سرانجام پا جائے گا۔ جیسا کہ لکھا ہے:

کیتا لوڑیئے کم سو ہر پے آکھیئے
کارج دے سوار ستگور سچ ساکھیئے(۱)

یعنی اگر تمھاری خواہش ہے کہ تمھارا کام احسن طور پر سرانجام پا جائے تو اس کے لیے بہتر اور آسان طریق یہ ہے کہ ہر کام شروع کرنے سے قبل اپنے رب کے حضور دعا کر لیا کرو۔ ایسا کام جو دعا کے بعد کیا جائے گا، یقیناً یقیناً بابرکت ہوگا۔ میرا گورو اس پر گواہ ہے۔

(۲) دوسری بات گوروگرنتھ صاحب میں یہ بیان کی گئی ہے کہ انسان کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ اس کے ماتحت نہیں کہ اس کی ہر بات کو وہ پورا کرتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کے حضور انسان کا زور نہیں چل سکتا البتہ عجز وانکساری سے کی گئی دعا اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جاتی ہے اور وہ اس کا مناسب جواب بھی دیتا ہے۔ اس بارے میں گوروگرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

نانک حکم نہ چلئی نال خصم چلے ارداس(۲)

یعنی مالک حقیقی کے ساتھ کسی بھی انسان کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔ البتہ ہر شخص کو اس کے حضور عجز وانکساری سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔

(۳)اس سلسلہ میں تیسری بات گوروگرنتھ صاحب میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی دعائیں رائیگاں نہیں جانے دیتا بلکہ انھیں قبول کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کسی انسان کا کوئی زور نہیں چل سکتا لیکن اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ خدا تعالیٰ کے نیک اور خاص بندوں کی عجز وانکساری سے کی گئی دعائیں بھی رائیگاں نہیں جاتیں جیسا کہ لکھا ہے کہ:

برتھی کدے نہ ہووئی جن کی ارداس(۱)

یعنی خدا تعالیٰ کے نیک اور خاص بندوں کی دعا رائیگاں نہیں جاتی، اللہ اسے ضرور شرف قبولیت بخشتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے انسان کو حاجت روا جاننا اور اس سے مدد مانگنا گوروگرنتھ صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ہر ایک انسان کو اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

ہر اِکو داتا منگیئے من چندیا پھل پایئے
جے دوجے پاسوں منگیئے تاں لاج مرایئے (۲)

یعنی حقیقی داتا اللہ تعالیٰ ہی ہے، اسی ایک سے ہی انسان کو مانگنا چاہیے۔ اس سے مانگنے سے انسان کے دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور سے مانگا جائے تو اس طرح انسان کو شرمندگی کی بجائے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۲) اپنی برتھا کہو ہر اپنے سوامی پے
جو تمرے دوکھ تتکال کٹا سا
جے اپنی برتھا کہیو اوراہ پہ
تاں آگے اپنی برتھا بہو بہت کٹاسا(۱)

یعنی ہر ایک انسان کو اپنی حالت اپنے مالک حقیقی کے سامنے بیان کرنی چاہیے کیونکہ وہی انسان کے تمام دکھ درد دور کرسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی مشکلات دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے تو اسے کچھ بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔

گوروگرنتھ صاحب میں یہ بات بھی بالصراحت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ یعنی اس کے بندے اس سے جو کچھ بھی طلب کرتے ہیں وہ انھیں عطا کرتا ہے جیسا کہ:

بھگت مکھے تے بولدے سے بچن ہووندے پرگٹ پہارا جاپدا سب لوک نندے (۲)

یعنی خدا تعالیٰ کو پیارے بھگت جو کچھ مونہہ سے نکالتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کی بات کو پورا کر دیتا ہے۔

(۳) سیوک کو نکٹی ہوئے دکھاوے
جو جو کہے ٹھاکر پے سیوک تتکال ہوئے جاوے (۳)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے عابد اور زاہد لوگوں کے قریب ہو جاتا ہے اور جو جو کچھ وہ اپنے مولا سے کہتے ہیں، اسی طرح بغیر کسی روک کے ہو جاتا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کی گئی دُعائیں

گوروگرنتھ صاحب میں ایسی دُعائیں درج ہیں جو کسی بھگت یا گورو نے اللہ کے حضور کی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ان دعاؤں کے نمونے پیش کرتے ہیں:

تو پربھ داتا دان مت پورا ہم تھارے بھکھیاری جیو
میں کیا مانگوں کچھ تھر نہ رہائی ہر دیجیے نام پیاری جیو (۱)

یعنی اے مولا تو ہی حقیقی داتا ہے ہم سب تیرے در کے بھکاری ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ میں تیرے حضور کیا دعا کروں اور تجھ سے کیا طلب کروں۔ دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ کیا میں غیر فانی اللہ سے فانی چیزیں طلب کروں؟ اے مولا میں تجھ سے صرف تجھ ہی کو مانگتا ہوں۔ مجھے دنیا کی فانی چیزوں میں سے کسی کی بھی خواہش نہیں ہے۔

(۲) کرتا تو میرا ججمان اک دکھن ہوں تے پے مانگوں دیہہ اپنا نام
جت ست چاول دیا کنک کہ پراپت پراتی دھان
دودھ کرم سنتوکھ گھیو کر ایسا مانگو دان
کمل دھیرج کر گئو لویری سہجے بچھڑا کھیر پیئے

صفت شرم کا کاپڑ مانگو ہر گن نانک ورت رہے (۲)

یعنی اے مولا تو ہی میرا داتا ہے۔ میں تجھ سے صرف ایک بخشش مانگتا ہوں اور وہ یہ کہ تو مجھے اپنی عبادت کی توفیق دے۔ میں جت ست کے چاول، رحم کی گندم، فضل کا دھان چاہتا ہوں۔ اور نیک اعمال کا دودھ، صبر کا گھی اس قسم کا دان مانگتا ہوں اور معافی اور تحمل کی گائے اور بردباری کا بچھڑا چاہتا ہوں اور شرم وحیا کے لباس کا خواہشمند ہوں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اللہ کی حمد میں زندگی بسر کرنے کا متلاشی ہوں۔

اپنے گناہوں کا اقرار

خدا کے نیک اور برگزیدہ بندوں کا یہ طریق ہے کہ وہ جب کبھی خدا کے حضور دعا کرتے ہیں تو خود کو ایک کمزور انسان سمجھ کر اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں بعض ایسی دعائیں موجود ہیں جن میں کہ اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی گئی ہے جیسا کہ:

جیتا سمند ساگر نیر بھریا تیتے اوگن ہمارے
دیا کرو کچھ مہر اپاوہو ڈوبدے پتھر تارے(۱)

یعنی سمندروں اور ساگوروں میں جس طرح بے شمار پانی بھرا پڑا ہے کوئی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اے مولا اسی طرح ہمارے گناہ بھی اندازہ سے باہر ہیں۔ (اے خدا) تو ڈوبتے پتھروں کو تار دیتا ہے تو ہم پر بھی اپنا فضل کر اور ہمارے تمام گناہ معاف کر دے۔

(۲) ہر دھار ہو ہر دھار ہو کرپا کر کرپا لیہو ابارے رام
ہم پاپی ہم پاپی نرگن دین تمھارے رام
ہم پاپی نرگن دین تمھارے ہر دیال سرنائیا
تو دکھ بھنجن سرب سکھ داتا ہم پاتھر ترے ترائیا
ستگور بھیٹ رام رس پائیا
جن نانک ہم ادھارے ہر دھار ہو ہر دھار ہو کرپا
کر کرپا لیہو ابارے رام۱

یعنی اے خدا مہر کر دا ے خدا مہر دکر دا ے خدا مہر کر واور اپنی مہربانی سے زمین پر گرے ہوئے لوگوں کو اٹھا لو۔ ہم گناہ گار ہیں، ہم گناہ گار ہیں۔ ہم میں کوئی بھی خوبی نہیں۔ ہم تیرے کمزور انسان ہیں۔ ہم گناہ گار اور تیرے کمزور لوگ ہیں۔ تیرے فضل کے متلاشی ہیں۔ تُو تمام دکھ درد کے دور کرنے والا اور ہر قسم کے سکھ اور آرام کا دینے والا ہے۔ ہم پتھر ہیں اور تیرے فضل سے ہی کنارے کو پا سکتے ہیں۔ مرشد کامل کی بیعت سے خدا تعالیٰ کا سرور حاصل ہوا ہے اور تیرا عبد نانک تیرے نام کی برکت سے ہی بلند ہوا ہے۔ اے خدا اے خدا، فضل کر اور اپنے فضل سے ہم زمین پر گرے ہوئے لوگوں کو بام عروج پر پہنچا دے۔

(۳) ہم میلے تم اوجل کرتے ہم نرگن تو داتا
ہم مورکھ تم چتر سیانے تو سرب کلا کا گیاتا
مادھو ہم ایسے تو ایسا ہم پاپی تم پاپ کھنڈن
نیکو ٹھاکر ویسا ۲

یعنی ہم گندے ہیں تو پاکیزگی کا دینے والا ہے۔ ہم عیوب سے بھرے ہوئے ہیں تو داتا ہے۔ ہم بے وقوف ہیں تو عقلوں کا بھنڈار ہے اور ہر طاقت کے بانٹنے والا ہے۔ اے خدا ہم تو ایسے ہیں اور تو ایسا ہے۔ یعنی ہم تو گناہ گار ہیں اور تو گناہوں کو دور کرنے والا ہے۔

میرے من بھج ٹھاکر اگم اپارے ہم پاپی بہہ نر گنیارے
کر کرپا گور نستارے ....
راکھ راکھ پربھ میرے میں راکھیو کرپا دھارے
نانک ہیں دھر اور نہ کائی میں ستگور گور نستارے (۱)

یعنی اے میرے دل وراء الوریٰ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا رہ۔ ہم گناہ گار ہیں اور بے شمار عیوب ہم میں پائے جاتے ہیں۔ اے مولا تیرے فضل سے مجھے بچا لے، نانک کہتا ہے کہ میرا اور کوئی بھی سہارا نہیں ہے۔ میرا مرشد کامل مجھے نجات دلا سکتا ہے۔

روزمرہ کی ضروریات کے لیے دعائیں

گورو گرنتھ صاحب میں بعض جگہ ایسی دعائیں بھی درج ہیں کہ جن میں روزمرہ کی

ضروریات بھی اپنے مولا سے طلب کی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ مرقوم ہے:

گوپال تیرا آرتا جوجن تمرے بھگت کرنتے تن کے کاج سوارتا
دال سیدھا مانگوں گھیو ہمرا خوشی کرے نت جیو
پنیا چھاون نیکا اناج مانگوں ست سی کا
گوٗ بھینس لاویری اک تاجن تری چنگیری
گھر کی گہین چنگی جن دھنا لیوے منگی (۲)

یعنی اے خدا میں تیری آرتی کرتا ہوں۔ جو تیرے بندے تیری عبادت کرتے ہیں، تو ان کے تمام کام سنوار دیتا ہے۔ میں دال، نمک اور گھی چاہتا ہوں، تاکہ میرا دل خوش ہو۔ مجھے جوتا بھی اچھا چاہیے اور اناج بھی اعلیٰ قسم کا ہو۔ اس کے علاوہ دودھ دینے والی گائے اور بھینس بھی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور ایک عمدہ اور پھرتیلی گھوڑی مجھے درکار ہے۔ اس کے علاوہ مجھے میرے گھر والی بھی بہت عقل منداور ہوشیار چاہیے جو گھر کا سارا کاروبار آسانی سے چلا سکے۔ یہ چیزیں اے خدا تیرا بندہ دھنا تجھ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) بھوکھے بھگت نہ کیجے یہ مالا اپنی لیجے
ہوں مانگوں سنتن رہنا مین ناہی کسی کا دینا
مادھو کیسی بنے تم سنگے آپ نہ دیہو تالیوں منگے
دوئے سیر مانگوں چونا پاؤ گھیو سنگ لونا
آدھ سیر مانگوں دالے موکوہ دونوے وقت جیوالے
کھاٹ مانگوں چوپائی سرہانا اور طلائی
اوپر کو مانگوں کھیدلھا تیری بھگت کرے جن تھیندھا
میں ناہی کیتا لبو اک نام تیرا میں پھبو
کہہ کبیر من مانیا من مانیا تا ہر جائیا (۱)

یعنی اے خدا فاقہ کشی میں تیری عبادت نہیں ہوسکتی۔ یہ تسبیح اپنی ہم سے لے لے، میں تیرے نیک لوگوں کی خاکِ پا کا متلاشی ہوں۔ مجھے کسی کا کچھ دینا نہیں ہے۔ اے خدا ہماری اس حالت میں تیرے ساتھ کیسے بن آئے۔ اگر آپ خود نہیں دیں گے تو ہم تجھ سے مانگ لیں گے۔

میں دوپہر کو آنا چاہتا ہوں اور ایک پاؤ گھی' معہ نمک کے' نصف سیر مجھے دال کی ضرورت ہے۔ یہ چیزیں میری دووقت کی زندگی کے لیے کافی ہیں۔ میں ایک چارپائی بھی چاہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ تکیہ اور تلائی بھی۔ اور اوپر کو اوڑھنے کے لیے لحاف بھی۔ میں یہ چیزیں کسی لالچ کے تحت نہیں مانگ رہا۔ مجھے تو تیرے نام سے ہی لگاؤ ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ دل مطمئن ہونا چاہیے۔ اگر دل مطمئن ہوجائے تو خدا تعالیٰ کی شناخت بھی ہوجاتی ہے۔

خدمتِ خلق کے لیے دُعا

گوروگرنتھ صاحب میں خدمتِ خلق کو بہت سراہا ہے اور اس کی توفیق اللہ تعالیٰ سے طلب کی گئی ہے، چنانچہ مرقوم ہے:

پربھ ایہے منور تھ میرا
کرپاندھان دیال موہے دیجے کرتن کا چیرا
پر اتاہ کال لاگوں جن چرنیں نس باسرورس پاووں
تن من ارپ کہ وجن سیوا رسنا ہرگن گاووں
ساس ساس سمروں پربھ اپنا سنت سنگ نت رہیئے
اک ادھار نام دھن مورا اند تاتک ایہہ بلیئے(۱)

اے میرے اللہ تعالیٰ! میرا نصب العین یہی ہے کہ اے میرے مہربان مولا تو مجھے اپنے نیک لوگوں کا خادم بننے کی توفیق دے۔ میں صبح اُٹھتے ہی ان کی خدمت میں لگ جایا کروں اور دن رات ان کی زیارت میں ہی مصروف رہوں۔ میں اپنی خودی، خودروی، اور خود پسندی مٹا کر اپنا تن من تیرے نیک بندوں کی خدمت میں لگا دوں اور زبان سے تیرا ذکر کرتا رہوں۔ میں ہر لمحہ تیری حمد میں گزاروں اور تیرے نیک بندوں کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ میرا مال و دولت صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی ہے اور میں اسی میں خوش ہوں۔

حساب کتاب سے بچنے کی دُعا

دنیا کا ہر ایک مذہب کسی نہ کسی رنگ میں یہ بات پیش کرتا ہے کہ ہر ایک انسان دنیا میں جو

اعمال بجالاتا ہے، اس کے لیے وہ اپنے رب کے حضور جواب دہ ہے۔ اور اس کا خالق اور مالک اس سے اس کے اعمال کا حساب لے گا اور اس کے بعد ان اعمال کے نتیجہ میں اسے جزا و سزا دی جائے گی۔ گوروگرنتھ صاحب میں حساب کتاب سے بچنے کی دعا کی گئی ہے:

لیکھے کہتے نہ چھوٹیئے کھن کھن بھولن ہار
بخشنہار بخش لے نانک پار اُتار

....

تدھ بھاوے تا بخش لے کھوٹے سنگ کھرے
نانک بھا دے پار برہم پاہن نیر ترے (۱)

یعنی اے اللہ تعالیٰ اگر تو ہم سے حساب کتاب کا معاملہ کرے تو ہم قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے والے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لیے اے بخشنہار تو اپنے فضل سے ہی ہمیں کامیاب کر دے۔ اگر تو چاہے تو گنہگار کو بخش دے اور گناہ گار بھی نیک لوگوں کی طرح تیری بخشش کے وارث ہو سکتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو پتھروں کو بھی کنارے پر لگا دے۔

جنت کا قرب حاصل کرنے کی دُعا

گوروگرنتھ صاحب میں جنت کا قرب حاصل کرنے کی دعا بھی کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجا کی گئی ہے کہ وہ بہشت کے نزدیک ٹھکانہ دے۔

داس کبیر تیری پناہ سمانا بہشت نزدیک راکھ رحمانا (۲)

یعنی اے رحمن خدا تعالیٰ کبیر تیری پناہ میں آ گیا ہے۔ تو اپنے فضل سے بہشت کے نزدیک ٹھکانہ دیجیو۔

سب کا بھلا

گوروگرنتھ صاحب میں بنی نوع انسان کی بھلائی کی بھی دعا مرقوم ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں یہ شبد رقم ہے:

نردھن کو تم دیو دھنا انک پاپ جاہیں نرمل منا
شگل منورتھ پورن کام بھگت اپن کو دیو ہو نام
پھل سیوا گوپال رائے کرن کراون ہار سوامی تاں تے پرتھا کوئے نہ جائے
روگی کا پربھ کھنڈ ہو روگ دوکھیئے کا پربھ مٹاو ہو سوگ
نتھا ویں کو تم تھان بیٹھاو ہو داس اپنے کو بھگتی لاو ہو
نمانے کو پربھ دیتو مان موڑ مگدھ ہوئے چتر سوگیان
پار برہم پربھ سوکھ ندھمان تت گیان ہو امرت نام
کر کرپا سنت ٹہلے لائے
نانک سادھو سنگ سمائے(۱)

یعنی اے مولا تو کنگال کو غنی کر دے اور بے شمار گناہوں کو معاف کر کے پاک دل بنا دے۔ ہمارے تمام مقاصد پورے اور ہر کام کی تکمیل کر دے۔ اور میں تیرا بندہ تجھ سے ہی چاہتا ہوں کہ مجھے تیری عبادت کی توفیق ملتی رہے۔ تیری اطاعت میں ہی کامیابی ہے اور تو قادرِ مطلق ہے۔ اے مولا تو بیماروں کو شفا دے اور غم زدوں کے تمام غم دور کر دے اور بے گھروں کو ٹھکانہ دے۔ میں تیرا عاجز بندہ تجھ سے تیرے عبادت کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اے خدا تو بےکسوں کو معزز بنا دے اور بے وقوفوں کو عقل عطا کر۔ اور ہر قسم کے خوف و ہراس کو دور کر دے۔ اور اپنے بندوں کے دل میں تو ہی تو ہو۔ اے خدا تو وراء الوریٰ ہے اور ہر قسم کی خوشی تجھ سے ہی مل سکتی ہے۔ اور معرفتِ الٰہی اور زندگی بخش جام تیرے پاس ہی ہے اور تیری عبارت میں ہی ہے۔ اے خدا تو اپنے فضل سے ہمیں اپنے نیک بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق بخش تا کہ ہم تیرے نیک بندوں کی صحبت حاصل کر کے تجھے پا سکیں۔

حوالہ جات

۱۔گوروگرنتھ صاحب وار سری راگ محلہ ۴۔۹۱ واردو ۱۱۵

۲۔گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۴ واردو ۷۳۸

۳۔گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵۔۸۱۹ واردو ۱۳۰۳

۴۔گوروگرنتھ صاحب راگ وڈہنس محلہ ۴۔۵۶۰ واردو ۹۲۴

۵۔گوروگرنتھ صاحب راگ گونڈ محلہ ۴۔۸۶۰ واردو ۱۳۷۳

۶۔گوروگرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴۔۳۰۶ واردو ۴۵۹

۷۔گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۴۰۳ واردو ۶۱۹

۸۔گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۱۔۵۹۷ واردو ۹۳۶

۹۔گوروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱۔۹۵۸ واردو ۲۱۰۹

۱۰۔گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔۱۵۶ واردو ۲۱۷

۱۱۔گوروگرنتھ صاحب راگ وڈہنس محلہ ۴، ۵۷۵ واردو ۹۰۰

۱۲۔گوروگرنتھ صاحب رات سورٹھ محلہ ۵، ۶۱۳ واردو ۹۶۰

۱۳۔گوروگرنتھ صاحب راگ ٹٹ محلہ ۴، ۹۸۳ واردو ۱۵۷۵

۱۴۔گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری تلوچن ۶۹۵ واردو ۱۰۹۲

۱۵۔گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ کبیر ۶۵۶ واردو ۱۰۲۹

۱۶۔گوروگرنتھ صاحب راگ دیوگندھاری محلہ ۵ ۵۳۳ واردو ۵۳۷

۱۷۔گوروگرنتھ صاحب گوڑی باون اکھڑی محلہ۔۲۶۱ واردو ۳۸۹۔۹۰

۱۸۔گوروگرنتھ صاحب بھیروں کبیر ۱۱۷۶ واردو ۱۸۵۳

۱۹۔گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵، ۱۱۴۶ واردو ۱۸۳۰

اخلاقیات اور معاشیات

بڑوں کا ادب

اخلاقی دنیا میں بڑوں کا ادب واحترام ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ جولوگ اپنے بزرگوں کا ادب نہیں کرتے انھیں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے:

کاہے پوت جھگڑت ہو سنگ باپ

جن کے جنے بڈیرے تم ہو　　تن سیوں جھگڑت پاپ

جس دھن کا تم گرب کرت ہو　　سو دھن کہے نہ آپ

کھن میں چھوڑ جائے بجھیارس　　تو لاگے پچھو تاپ

جو تمرے پربھ ہوتے سوامی　　ہر تن کے جاپہو جاپ

اپدیش کرت نانک جن تم کو　　جو سنو تو جائے سنتاپ(۱)

یعنی بیٹے کو اپنے باپ سے کسی حالت میں بھی کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ جس دولت کے نشہ میں مست ہو کر انسان اپنے ماں باپ کو حقیر خیال کرتا ہے وہ یہاں ہی دھرا دھرایا رہ جاتا ہے اور ساتھ نہیں جاتا۔ بعد میں افسوس کرنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جو تمھارے قابل احترام بزرگ ہیں ان کا ادب کرنا ایک اہم فریضہ ہے جسے کسی حالت میں بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ نانک تمھیں یہ نصیحت کرتا ہے، اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تمھارا ہر قسم کا دُکھ درد دُور ہو جائے گا۔

عورتوں کی عزّت اور عظمت

اخلاقی دنیا میں عورتوں کی عزت اور احترام ضروری خیال کیا جاتا ہے اور تمام مہذب قومیں

عورتوں کا احترام نہایت ضروری خیال کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں گوروگرنتھ صاحب کی یہ تعلیم ہے:

بھنڈ جمیئے بھنڈ نیئے بھنڈ منگن دیاہ
بھنڈ ہہ ہووے دوستی بھنڈ ہہ چلے راہ
بھنڈ موا بھنڈ بھالیئے بھنڈ ہووے بندھان
سو کیوں مندا آکھیئے جت جنمہہ را جان
بھنڈ ہہ ہی بھنڈ او بجے بھنڈے باجھ نہ کوئے
نانک بھنڈے باہر ایکو سچا سوئے
جت مکھ سدا مالا جیئے بھاگاں رتی چار
نانک تے مکھ اُجلے تت سچے دربار(۱)

یعنی عورت اس دنیا کے نظام کا ایک ضروری حصہ ہے اور تمام بڑے بڑے راجے، سردار، اولیاء، غوث، قطب، ابدال، گورو اور پیر اور انبیاء علیہم السلام ان عورتوں کے بطن سے ہی پیدا ہوئے ہیں اور عورتوں کی گود میں ہی انھوں نے پرورش پائی ہے۔ اس لیے عورتوں کو ہرگز ہرگز برا نہ کہو بلکہ ان کا احترام کرو۔ صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی عورتوں کی گود کی محتاج نہیں۔ جو لوگ اس دنیا میں اس صنفِ نازک کو عزت دیں گے، وہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں عزت پائیں گے۔

غض بصر

غض بصر بھی اخلاق کا ایک خاص حصہ ہے۔ جو لوگ غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے وہ دین و دنیا میں عزت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسری عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے والے کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔

گوروگرنتھ صاحب میں غض بصر کے بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:

(۱) اکھیں سوتک دیکھنا پرتریا پردھن روپ(۱)

یعنی غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے سے انسان کی آنکھیں پلید اور ناپاک ہو جاتی ہیں اور وہ پاکیزگی سے دور ہو جاتا ہے۔

(۲) میتھا نیتر پیکھت پر تریا روپاد
میتھا رسنا بھوجن ان سواد(۲)

یعنی غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے سے انسان آنکھوں کی پاکیزگی سے محروم ہو جاتا ہے اور غلاظت میں پھنس جاتا ہے۔ جو انسان زبان کے مزہ کے لیے حرام وحلال کا امتیاز نظر انداز کر دیتا ہے اس کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کے خصائل بیان کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے، چنانچہ مرقوم ہے:

پرتریا روپ نہ پیکھے نیتر سادھ کی ٹہل سنت سنگت ہیت(۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ ان کی تمام توجہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی صحبت میں لگی ہوتی ہے۔

جو لوگ عمداً غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے:

لے پھاہے راتیں ترے پربھ جانے پرانی
تکے نار پرائیاں لک اندر ٹھانی
سنی دین دکھم آئیں مٹھا مدنانی
گرمی آپو آپنی آپے پچھو تانی
عزرائیل فرشتہ تل پیڑے گھانی(۱)

یعنی جو لوگ چھپ چھپ کر غیر عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کریں گے عزرائیل ایسے لوگوں کو بہت سزا دے گا۔

(۲) پر گھر جو ہی نیچ صفات(۲)

یعنی جو لوگ غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نیچ ہیں۔

(۳) ویل پرائی جو ہیے جیڑے کرے چوری بریاری

....

ہت نہ سو بھا پلت نہ ڈھوئی الٹا جنم گوایا(۳)

یعنی جولوگ غیرمحرم عورتوں کی طرف دیکھتے ہیں اور چوریاں وغیرہ برائیوں میں مبتلا ہیں وہ اس دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی ان کی رسوائی ہوگی۔ وہ اپنی تمام زندگی ضائع کریں گے۔

(۴) من مکھ بھولے جم کی کان
پر گھر جو ہیے ہانے ہان(۱)

یعنی من مکھ لوگ صراط مستقیم کو بھول جاتے ہیں اور موت کے فرشتوں کے محتاج ہوتے ہیں یعنی موت کے فرشتے انھیں سزادیتے ہیں۔ وہ غیر عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں جس کا نتیجہ سوائے خسارے کے انھیں اور کچھ بھی نہیں ملتا۔

(۵) لوبھاو درشٹ پر گرہنگ جاد بدھ اچر ننگ
تج سگل درہ کہ تنگ درتی بھج چکر دھر سگرنگ(۲)

یعنی اے انسان اگر تجھے نیک اعمال بجالانے کی خواہش ہے تو پھر لالچ سے غیرمحرم عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی ترک کردے اور دوسری تمام برائیوں اور بُرے خیالات کو چھوڑ دے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں چلا جا۔

(۶) ترن تیج پر تریا سوکھ جو ہے سر . پسر نہ پچھانیا
انست کام مہاں بکھ بھولے پاپ بن نہ پچھانیا۔ ست سچت دیکھ ایہہ سن گریارام اوتے کھویا
اور امرت مائیا من تولے تو بھگ مکھی جنم و گویا(۳)

یعنی جوانی کے نشہ میں مست ہوکر جوانسان غیر عورتوں کی طرف دیکھتا ہے اور بھلے بُرے کی کوئی شناخت نہیں کرتا، وہ شہوانی خواہشات کی مستی میں نیک و بد کا امتیاز نہیں کرتا بلکہ اولاد اور دولت کو دیکھ کر تکبر کرتا ہے اور دل سے خدا تعالیٰ کی عظمت اور محبت نکال دیتا ہے۔ دوسروں کے مرنے پر اپنے دل میں حساب لگاتا ہے کہ اسے ترکہ میں سے کس قدر حصہ ملے گا۔ ایسا انسان اپنے نفس اور زبان کے مزے میں خود کو برباد کررہا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں بے پردگی اور بدکاری کا آپس میں گہرا تعلق بیان کیا گیا ہے، چنانچہ مرقوم ہے۔

روپے کاے دوتی بھوکے سادھے گنڈھ

لبے مالے گھل مل مچل او نگھے موڑ پلنگھ

یعنی بدکاری کا بے پردگی سے گہرا تعلق ہے جیسا کہ بھوک کا مزا ہے۔ بھوک لگی ہوتو سوکھی روٹی بھی بہت مزا دیتی ہے۔ جس طرح دولتمند کو دولت سے لگاؤ ہوتا ہے۔ اور نیند تنگ جگہ پر بھی آ جاتی ہے۔

سِکھ کتب سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ پراچین زمانہ کے سکھوں میں پردہ کا رواج تھا اور وہ اپنی مستورات کو برقعہ بھی پہنایا کرتے تھے۔ چنانچہ سکھوں کی ایک مشہور کتاب ''پریم سمارگ'' میں مرقوم ہے کہ:

''برقعہ ٹوپی پر دیدار ہو۔ اس کے منہ کے آگے جالی ایسی ہو کہ جب ضرورت ہو گرا دی جائے اور جب کھانے وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو اٹھا سی جائے۔ کھلے منہ کا اس طرح برقعہ بنایا جائے۔''(۱)

سردار گنڈا سنگھ جی ایم۔ اے بیان کرتے ہیں کہ افغانستان میں موجودہ زمانہ میں بھی سکھ عورتیں مسلمان عورتوں کی طرح پردہ کرتی ہیں اور برقعہ اوڑھتی ہیں۔(۲)

غیرعورتوں اور غیر مردوں سے میل جول

گوروگرنتھ صاحب میں غیر عورتوں اور غیر مردوں کے باہمی میل جول اور خلا ملا کو بہت ہی ناپسند کیا گیا ہے اور اس کی قباحتیں بھی وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

پردھن پردارا پر نندہ ان سیوں پریت نوار
چرن کول سیوں رو انتر گور پورے کے آدھار
....
جب تک جیو ہے کلی کال ہیں ن نانک نام سمار(۱)

یعنی دوسرے لوگوں کے مال، غیر عورتوں سے میل جول اور دوسرے لوگوں کی بے جا مخالفت کرنا ترک کردو۔ اور اپنے دل میں صرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور محبت کو ہی جگہ دو۔ اور جب تک اس دنیا میں زندہ رہو، اپنے خالق و مالک کی ہی عبادت کرتے رہو۔

(۲) فریدا ایہہ دس گندلاں دھریاں کھنڈ لواڑ
اک راہے دے رہ گئے اک رادھی گئے اجاڑ (۲)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ غیر محرم عورتیں غیر محرم مردوں کے لیے کھانڈ میں پسی ہوئی زہر کی گندلیں ہیں۔ بعض لوگ تو ان گندلوں کو بوتے بوتے رہ گئے، یعنی ان سے تعلقات قائم کرتے کرتے ان میں غرق ہو گئے ہیں اور بعض بو کر اجاڑ گئے ہیں، یعنی انھوں نے بالکل علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے اس شلوک کا صاف مطلب یہ تھا کہ کوئی بھی شخص کسی غیر محرم عورت سے میل جول نہ رکھے اور اسے اپنے لیے کھانڈ میں لپٹی ہوئی زہر خیال کرے اور ان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ بعض سکھ ودوانوں نے ''دس گندلاں'' کے معنی بیان کرتے وقت خواہ مخواہ کی الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ صاف بات یہ ہے کہ ہر غیر عورت ہر غیر مرد کے لیے زہر ہے۔ گو وہ بظاہر اسے بھلی ہی معلوم ہو رہی ہو کیونکہ اس سے میل جول کا نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ اس میں عورتوں کی کوئی توہین نہیں کی گئی بلکہ نہایت عمدگی سے ان کی عصمت کی حفاظت کی گئی ہے۔

بدکاری

بدکاری ایک بہت بڑی بداخلاقی ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس کی جابجا مذمت کی گئی ہے اور اسے ایک ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ایک جگہ لکھا ہے کہ:

(۱) نمکھ کام سواد کارن کوٹ ونس دکھ پا وہیں
گھر مہت رنگ مانیے پھر مہر بہر پچھوتا وہیں
اندھے چیت ہر ہر راتیا تیرا ہوون نیڑے آئیا
پلک درشٹ دیکھ بھولو تاک نیم کو تو مر
جیسا سنگ سرسیوں ہے رے تیسو ہی ایہہ پر گرہہ
بیری کارن پاپ کرتا بست رہی امانا
چھوڈ جاہہ تن ہی سیوں سنگی ساجن سیول بیرانا
سنگل سنسار اہے بدھ بیا پئو سو اُبریو جس گور پورا

کہو نانک بھو ساگر تریؤ بھیئے پنیست سریرا(۱)

یعنی ایک پل کی بدی کے مزے کے لیے انسان کروڑوں دنوں تک چلنے والا لمبا دکھ اٹھاتا ہے۔ اور تھوڑا عرصہ تو خوشی منالیتا ہے لیکن پھر لمبے عرصہ تک پچھتا تا رہتا ہے۔ اے اندھے خدا تعالیٰ کا ذکر کر، تیرا وقت قریب آ گیا ہے۔ ایک پل کے نظارے کو دیکھ کر تو بھول گیا ہے۔ اصل میں یہ بدی تو آگ کی طرح زہریلی اور نیم کی مانند کڑوی ہے اور تمے کی طرح بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اے بھائیو جس طرح ایک سانپ کے ڈسنے سے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے، اسی طرح غیر عورتوں سے بدی کرنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ جو لوگ گورو کی تعلیم پر پورا پورا عمل کرتے ہیں وہ حقیقی پاکیزگی کو حاصل کر لیتے ہیں اور اس دنیا سے کامیاب و کامران جاتے ہیں۔

(۲) گھر کی نار تیاگے اندھا پرناری سیوں گھالے دھندا
جیسے سنبل دیکھ سو آ بگیانا انت کی بار مو آ لپٹانا
پاپی کا گھرا گئے ماہیں جلت رہے مٹوے کب ناہیں
ہر کی بھگت نہ دیکھے جائے مارگ چھوڈا مارگ جائے
مولوں بھولا آوے جائے امرت ڈار لاد بکھ کھائے(۱)

یعنی جو شخص اپنے گھر کی عورت کو ترک کر کے غیر عورتوں سے بدکاری کا مرتکب ہوتا ہے، وہ بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ جس طرح طوطا درخت پر بیٹھ کر خوش ہوتا ہے مگر اس سے لپٹ کر آخر مرجاتا ہے۔ اسی طرح غیر عورتوں سے بدکاری کرنے والے گناہ گار کا گھر آگ میں ہوتا ہے اور وہاں ہمیشہ جلتا رہے گا۔ اس کی آگ ٹھنڈی نہ ہوگی۔ وہ خدا کی عبادت سے بھی دور رہے گا اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی میں مبتلا ہوگا اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر وہ بھٹکتا رہے گا۔ یعنی وہ امرت کو تو پھینک دیتا ہے اور زہر سے لپٹ جاتا ہے اور اسے لاد کر لے آتا ہے۔

(۳) من مکھ میلی کاسنی کلکھنی کو نار
پر چھوڈ گھر اپنا پر پورکھے نال پیار
ترشنا کدے نہ چوکئی جلدی کرے پکار
نانک بن ناویں کروپ کسوہی پر ہر چھوڈی تھبار(۱)

یعنی من مکھ اور گندی عورت کا یہ طریق ہے کہ وہ اپنے خاوند کو گھر میں چھوڑ آتی ہے او غیر

مردوں سے محبت کرتی ہے۔ایسی بدکار عورت کی نفسانی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں اور وہ آگ میں پڑ کر جلتی ہوئی چیخ و پکار کرتی ہے۔نانک جی کہتے ہیں کہ بغیر یادِ الٰہی کے وہ بدصورت اور بدشکل ہے اور اس کا خاوند اسے چھوڑ دیتا ہے۔

(۵) پر بن کیا تس دھن سیگارا پر پر رانی خصم وسارا
جیوں ویسوا پوت باپ کو کہیئے تیوں پھوکٹ کارو کارا ہے(۲)

یعنی جس عورت کا خاوند نہیں ہے اس کے لیے ہار سنگار کرنا کوئی پسندیدہ بات نہیں ہے۔ ایسی عورت دوسرے لوگوں سے محبت کرتی ہے اور اپنے خاوند کو بھول جاتی ہے۔جس طرح ایک کنچنی عورت کے بیٹے کا باپ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کون ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ سے دُور لوگوں کے جملہ کام فضول اور بے فائدہ ہوتے ہیں۔

(۶) سچی سرت نام نہیں ترپتے ہو میں کرت گوایا
پر دھن پرناری رت نندہ بکھ کھائی دکھ پائیا
شبد نہیں چین بھے کپٹ چھوٹے منمکھ مایا مایا
اجگر بھار لدے ات بھاری مر جنمے جنم گوایا(۳)

یعنی جن لوگوں کی توجہ صحیح رنگ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف نہیں ۔ہے وہ خود پسندی کا شکار ہو کر اپنا سب کچھ ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے مال ہتھیانے ' غیر محرم عورتوں سے بدکاری کرتے اور نیک لوگوں کی بے جا مخالفت کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ایسے لوگ زہر سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور دکھ اٹھاتے ہیں اور خدا کے کلام کو شناخت کر کے منافقت کو نہیں چھوڑتے۔ان کے دل اور زبان پر دولت ہی دولت ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت دولت کا خیال ہی کرتے ہیں اور ان کی باتیں بھی دولت سے متعلق ہی ہوتی ہیں۔ان پر بہت بوجھ لادا جاتا ہے اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔اور اس طرح ان کی تمام زندگی رائیگاں جاتی ہے۔

(۷) پردھن پر دارا پر ہری تاں کے نکٹ بسے نر ہری
جو نہ بھجنتے نارائنا تن کا میں نہ کروں درشناں(۱)

یعنی جو لوگ غیروں کے مال و دولت اور غیر محرم عورتوں سے دُور رہتے ہیں اور ان سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ ان کے قریب ہوتا ہے اور وہ اس کے مقرب بن جاتے ہیں۔ جو لوگ

اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے ہیں، ان کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔

امانت میں خیانت

گوروگرنتھ صاحب میں امانت میں خیانت کو ایک بداخلاقی بیان کیا گیا ہے اور اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جس کی امانت ہو اسے ہر حالت میں واپس کر دینا چاہیے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

اگنت ساہ اپنی دے راس — کھات پیت برتے اند الاس
اپنی امان کچھ بہر شاہ لیہ — اگیانی من روس کریہ
اپنی پرتیت آپ ہی کھو دے — بہر اس کا بسواس نہ ہووے
جس کی وست تس آگے راکھے — پربھ کی آگیا منے ناتھے
اس تے چوگن کرے نہال — نانک صاحب سدا دیال(۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں امانت کو واپس کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایک اور مقام پر مرقوم ہے۔

پرائی امان کیوں رکھیئے دتے ہی سکھ ہوئے

....

دست پرائی آپ گرب کرے مورکھ آپ گنائے(۱)

یعنی دوسروں کی امانتیں ادا کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ اس لیے انھیں ادا کر دینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص دوسروں کی چیز کو اپنی سمجھ لے گا وہ پرلے درجے کا احمق ہوگا۔

چوری اور ڈاکا

کسی دوسرے شخص کی چیز کو بغیر اس کی مرضی اور اجازت کے لے لینا یا زبردستی چھین لینا چوری اور ڈاکا کہلاتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے یہ بھی ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں بھی چوری اور ڈاکا کو ناپسند کیا گیا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ:

اسنکھ چور حرام خور اسنکھ امر کر جاہیں زور

سنکھ گل وڈھ ہتیا کماہیں اسنکھ پاپی پاپ کر جاہیں (۲)

یعنی بے شمار لوگ زور اور طاقت سے دوسروں پر اپنا حکم چلاتے ہیں اور بے شمار لوگ چوریاں کر کے حرام خوریاں کرتے ہیں اور بے شمار لوگ گناہ کماتے ہیں اور دوسروں کے گلے کاٹتے ہیں۔

(۲) ہوں تدھ آکھاں میری کائیا تو سن سیکھ ہماری
نندہ چندہ کر ہے پرائی جھوٹھی لا اعتباری
ہنس چلیا توں پچھے رہیئے چھڑ ہوئیے ناری
توں کائیاں رہیئے سہتر تدھ کیا کرم کمائیا
کہ چوری میں جاں کچھ لیا تاں من بھلا بھائیا
ہلت نہ سوبھا پلت نہ ڈھوئی اہلا جنم گوائیا (۱)

یعنی اے میرے دل میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہوں، تو کسی دوسرے کی بے جا مخالفت سے باز آ اور کسی کی چغل خوری نہ کر اور نہ کسی غیر عورت سے ہی کسی قسم کا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر اور نہ دوسروں کا مال چوری کرنے کی طرف ہی مائل ہو۔ چوری کرنے والا انسان جب چوری کے ذریعے مال حاصل کرتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے لیکن اس کی یہ خوشی وقتی ہوتی ہے کیونکہ اس کی دنیا بھی اور آخرت بھی خراب ہو رہی ہے۔

(۳) ہٹ پٹن بج مندر بھنے کر چوری گھر آوے
اگوں دیکھے پچھوں دیکھے تجھ تے کہاں چھپاوے (۲)

یعنی جب کوئی چور دوسروں کی دوکانیں اور پختہ مکان توڑ کر چوری کرتا ہے اور چوری کا سامان لے کر گھر آتا ہے تو آگے پیچھے' دائیں بائیں دیکھ دیکھ کر چلتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ نہ رہا ہو، مگر اے مولا تجھ سے خود کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ تو اس کی حرکت کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

(۴) چور صلاحے چت نہ بھیجے جے بدی کرے تاں تسو نہ چھیجے
چور کی ہاماں بھرے نہ کوئے چور کیا چنگا کیوں ہوئیے
سن من اندھے کتے کوڑیار بن بولے بجھیئے سچیار

چور سوالیو چور سیانا کھوٹے کا مل ایک دگاناں

جے ساتھ رکھیئے دیبجے رلائے جاں پر کھئے کھوٹا ہوئے جائے(۱)

یعنی چور کی ضمانت کوئی نہیں دیتا کیونکہ چور سے اچھے کام سرزد نہیں ہو سکتے۔ اے میرے اندھے کتے اور سراپا جھوٹ دل' سن' بغیر باتیں بنائے سچے خدا کی پہچان کر۔ چور خواہ خوبصورت ہو اور بہت ہوشیار اور عقلمند بھی ہو تب بھی وہ کھوٹا ہے اور اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ کھوٹے سکے کو اگر کھرے سکے میں ملا بھی دیا جائے تو بھی جب پرکھ ہوگی، کھوٹا صاف نظر آ جائے گا۔

(۵) چوراں یاراں تے کوڑیا رناں خراب دے کار(۲)

یعنی چوریاں اور یاریاں کرنے والے لوگوں کے لیے انجام کار خرابی ہے۔ وہ سکھ اور آرام نہیں پا سکتے۔

(۶) چوراں یاراں رنڈیاں کٹیناں دبیاں

دیدنیاں کی دوستی دیدنیاں کا کھان

صفتی سار نہ جانئی سداہ سے شیطان

گدھوں چندن کھولیے بھی ساہو سیو پان

نانک کوڑے کتئے کوڑا تیئے تان

کوڑا کپڑ کچھیے کوڑ پنین مان(۳)

یعنی چوریاں، یاریاں اور اسی قسم کی دوسری برائیاں کرنے والوں کی آپس میں مجلس ہوتی ہے اور بے ایمانوں کی دوستی بے ایمانوں سے ہوتی ہے بلکہ ان کا کھانا پینا بھی اکٹھا ہی ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے بہت دور چلے جاتے ہیں کیونکہ ان میں شیطان بس رہا ہوتا ہے۔ اگر گدھے کو چندن بھی ملا جائے تو پھر بھی وہ راکھ کی طرف ہی رجوع کرے گا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جھوٹ کے کاتنے سے جھوٹ کی تانی ہی تیار ہوتی ہے اور جھوٹ کا کپڑا ناپ کر پہننے کا گھمنڈ کرنا جھوٹا ہوتا ہے، یعنی جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی ثمرہ ملے گا۔

(۷) میں نرکیا پوران سن کہیا ان پادنی بھگت نہیں اپجی بھوکھے دان نہ دینا

کام نہ بسریو کرودھ نہ بسریو لوبھ نہ چھوٹیو دیوا

پر نندہ مکھ تے نہیں چھوئی نپھل بھئی سب سیوا

باٹ پا گھر موس برانو پیٹ بھرے اپرادھی
جنہہ پرلوک جائے اپ کیرت سوئی ابدیا سادھی
ہنسا تو من تے نہیں چھوئی جیا دیا نہیں پالی
پر مانند سادھ سنگت مل کتھا پنیت نہ چالی(۱)

یعنی اے انسان تو نے پران سن کر کیا کیا ہے۔ تو نے غیر فانی خدا تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کی اور بھوکے کو کچھ خیرات نہیں دی بلکہ شہوانی خواہشات، غصہ اور دوسروں کی بے جا مخالفت بھی ترک نہیں کی۔ اس طرح تیرے اعمال ضائع جائیں گے اور تو نے راہ گیر مسافروں اور لوگوں کے گھروں پر ڈاکے ڈال ڈال کر اپنا پیٹ بھرا ہے اور گناہوں کا مرتکب ہوا ہے، جس سے آخرت میں تیری رسوائی ہوگی۔ اس تعلیم پر تو نے عمل کیا ہے۔ تیرے دل سے خونخواری نہیں گئی اور نہ لوگوں پر رحم ہی آیا ہے۔ پر مانند بھگت کہتے ہیں کہ نیک لوگوں کی صحبت میں آ کر بھلی اور پاکیزہ باتوں پر عمل نہیں کیا۔

دھوکا اور فریب

کسی دوسرے شخص کا مال دھوکا سے ہتھیا لینا بھی ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ ذیل شبدوں میں اس کی بھی مذمت کی گئی ہے:

(۱) دلونچ کرا در بھر ہے مورکھ گوارا
سب کچھ دے رہیا ہر دیون ہارا

....

کھوٹ نہ کیچئی پربھ پرکھن ہارا
کوڑ کپٹ کمانو وڑے جنمے سنسارا
سنسار ساگر تنج تریا جئی ایک دھائیا
تج کام کرودھ انند نندہ پربھ سرنائی آئیا(۱)

یعنی اے بے وقوف تو دھوکہ بازی کر کے اپنا پیٹ بھرتا ہے حالانکہ رازق خدا ہر ایک کو سب کچھ دے رہا ہے..... کسی سے بھی کوئی دھوکہ بازی نہ کرو، خدا تعالیٰ ہر ایک کی پرکھ

کرتا ہے۔ جھوٹ اور فریب کرنے والے انسان اس دنیا میں بھی بھٹکتے رہتے ہیں اور کنارے کو وہی لوگ پاتے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی لیے میں نفسانی شہوت' غصہ اور قابلِ احترام بزرگوں کی مخالفت کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کے قدموں پر آ گرا ہوں۔

(۲) بلونچ کرے نہ جانے لابھے سودھورت نہیں موڑھا
سوارتھ تیاگ اسارتھ رچیو نھیں سرے پربھ روڑا(۲)

یعنی دھوکا کرنے والے نہیں جانتے کہ ان کا فائدہ کس چیز میں ہے۔ وہ خدا کے پیارے نہیں بلکہ بے وقوف ہیں۔ ایک فائدہ منداور سودمند بات کو ترک کر کے خسارے والی باتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ پاک خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔

(۳) آس کرے سب لوگ بہو جیون جانیا
نت جیون کوچت گڑھ منڈپ سواریا
دل ونچ کراپا و نائیا ہر آئیا
جم کال بہالے ساس آد گھٹے بتیا لیا
نانک گور سر نائی ابرے ہر گور رکھوا لیا(۱)

یعنی سب لوگوں کو زیادہ زندہ رہنے کی خواہش ہے اور اس لمبی زندگی کی خواہش کے پیشِ نظر ہی وہ اپنے قلعے اور محل سنوارتے رہتے ہیں اور دھوکا بازی کر کے دوسروں کے مال ہتھیا لیتے ہیں، مگر موت کے فرشتے ان کے سانس گن رہے ہیں اور ان بے وقوفوں کی زندگی قدم قدم پر گھٹ رہی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو لوگ مرشد کامل کے قدموں پر جا گرتے ہیں، وہی فلاح پا لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۴) کاچی دیہہ موہ پھن باندھی سٹھ کٹھور کچیل کگیانی
دھاوت بھرمت رہن نہیں پاوت پار برہم کی گت نہیں جانی
جوبن روپ مائیا مدماتا بچرت بکل بڈو ابھانی
پردھن پرا پواد ناری نندہ یہ میٹھی جہاں ماہ ہتانی
بونچ چھپ کرت اپاو پیکھت سنت پربھ انتر جامی

سیل دھرم دیا ہنج ناستی آئیو سرن جیاں کے دانی
کارن کرن سمرتھ سری دھر راکھ لیو نانک کے سوامی(۲)

یعنی ایک تو ہمارا جسم پہلے ہی کچا ہے، دوسرے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ میں بیوقوف، پتھر دل، گندا اور جاہل ہوں۔ میرا دل بھٹکتا رہتا ہے، کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا۔ میں بہت متکبر اور بے عقل ہوں۔ غیروں کے مال و دولت، دوسروں کے لڑائی جھگڑے، غیر محرم عورتوں اور دوسروں کی بے جا مخالفت۔ یہ باتیں ہی مجھے بھلی معلوم ہو رہی ہیں۔ میں چھپ چھپ کر ٹھگیاں اور دھو کے بازیاں کرتا ہوں لیکن دلوں کا جاننے والا خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے۔ مجھ میں بھلائی، شرافت اور پاکیزگی رتی بھر بھی نہیں ہے۔ اے لوگوں کو زندگی دینے والے، میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ اے خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے۔ اے نانک کے مالک تو ہمیں بچالے۔

ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کے استعمال سے متعلق تعلیم

انسان کو اللہ تعالیٰ نے ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء عطا کیے ہیں۔ ان کا صحیح استعمال اخلاق ہے اور غلط بداخلاقی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں انسان کے ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کے متعلق بھی بہت عمدہ رنگ میں تعلیم دی گئی ہے اور ان کے غلط اور صحیح استعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعضاء انسان کو مختلف کاموں کے لیے عطا کیے ہیں جیسا کہ مرقوم ہے:

جیو اُپائے تن ساجیا رکھیا بنت بنائے
اکھیں دیکھے جھوا بولے کنی سرت سمائے
پیریں چلے ہتھیں کرنا دتا پینے کھائے
جن رچ رچیا تسہے نہ جانے اندھا اندھ کمائے
یاں بھجے تاں ٹھیکر ہووے گھارت گھڑی نہ جائے
نانک گور بن نائہہ پت پت دن پار نہ جائے(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کی روح اور جسم دونوں کی تخلیق کی ہے اور دیکھنے کے لیے آنکھیں' بولنے کے لیے زبان' سننے کے لیے کان' چلنے کے لیے پاؤں اور محنت مزدوری کے لیے ہاتھ عطا کیے ہیں لیکن خالق و مالک نے اسے یہ اعضاء دیے ہیں، یہ اس کی شناخت سے محروم ہے اور ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہے۔ جب مر جائے گا تو پھر اسے دوبارہ زندگی نہ مل سکے گی۔ نانک جی کہتے ہیں کہ انسان کو گورو کے بغیر عزت نہ مل سکے گی اور عزت کے بغیر سرخروئی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:

اس پانی تے جن تو گھریا مائی کالے ویہرا کریا

....

پیکھن کو نیتر سنن کو کرنا ہست کماون باہن دسنا

چرن چلن کو سر کیو میرا من تس ٹھاکر کے پوجھو پیرا(۱)

یعنی اے انسان تیری پیدائش اللہ تعالیٰ نے معمولی پانی (نطفہ) سے کی ہے اور مٹی سے تیرا جسم تیار کیا ہے اور تجھے دیکھنے کے لیے آنکھیں' سننے کے لیے کان' محنت مزدوری کے لیے ہاتھ' سونگھنے کے لیے ناک' بولنے کے لیے زبان' چلنے کے لیے پاؤں دیے ہیں اور تیرا سر بھی اونچا کیا ہے۔ اے دل جس خدا تعالیٰ نے یہ سب کچھ عطا کیا ہے، اس کے حضور سجدۂ شکر ادا کرتا رہ۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر ایک انسان ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ کا محتاج ہے۔ ان اعضاء کے بغیر انسان نہ چل پھر سکتا ہے اور نہ کچھ دیکھ سکتا ہے۔ نہ کسی کی بات ہی سن سکتا ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس حقیقت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

بن جھوا کہاں کو بکتا بن سروتا کہاں کو سنتا

بن نیترا کہاں کو پیکھے نام نیاز نہیں نہ لیکھے ۲

یعنی بغیر زبان کے کوئی بول نہیں سکتا، بغیر کانوں کے کوئی شخص بات سن نہیں سکتا اور بغیر آنکھوں کے دیکھ نہیں سکتا۔

گوروگرنتھ صاحب میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا آ جاتا ہے جبکہ اس کے یہ اعضاء مضمحل ہو جاتے ہیں اور وہ ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

چوتھے پہرے رین کے ونجاریا ترا بردھ بھیاتن کھیں
اکھی اندھ نہ دیسئی ونجاریا مترا کنی سنے نہ دین
اکھی اندھ جیبھ رس ناہیں رہے پر اکو تانا
گن انتر ناہی کیوں سکھ پاوے من مکھ آون جانا
کھڑ پکی کڑ بھجے جنسے آئے چلے کیا مان
کہو نانک پرنی چوتھے پہرے گورمکھ شبد پچھان (۱)

یعنی انسان اپنی زندگی کے چوتھے دور میں داخل ہونے پر بوڑھا اور ضعیف ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کی آنکھ، کان اور زبان وغیرہ جواب دے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں پہنچنے پر من مکھ انسان بہت دکھ اٹھاتے ہیں۔ ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے:

فریدا اکھیں دیکھ پتینیاں سن سن رینے کن
ساکھ بلندی آئی آہور کریندی ون (۲)

یعنی بڑھاپے میں انسان کی آنکھیں اور کان وغیرہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ سے متعلق یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ان کا صحیح اور غلط استعمال کیا ہے۔ اور انسان کو بالصراحت بتایا گیا ہے کہ اگر وہ ان اعضاء کو غلط رنگ میں استعمال کرے گا تو یہ بات اس کے لیے نتائج کے لحاظ سے بہت بُری ہوگی جو اس کے لیے کسی صورت بھی فائدہ مند ثابت نہ ہوگی اور ان کا صحیح رنگ میں استعمال اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا وارث بنا دے گی۔ جس سے اس کا دین بھی اور دنیا بھی سدھر جائے گی۔ ذیل میں ہم اس سلسلہ میں چند ایک شبد پیش کرتے ہیں:

غلط استعمال

گورو گرنتھ صاحب میں ان اعضاء کے غلط استعمال سے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے:

متھیا سرون پر نندہ ہے — متھیا بت پرو رب کو ہر ہے
متھیا بنتر پر تریا رو پاد — متھیا سنا بھوجن ساد
متھیا چرن پربکا رکو دھاد ہے — متھیا من پر لوبھ لوبھاوے

متھیا تن نہیں پرا پکارا متھیا باس لیت ہکارا
بن بوجھے سو رب بھئے پھل دیہہ نانک ہر ہر نام لیے(۱)

یعنی کانوں کا غلط استعمال دوسروں کی نندہ سننا ہے۔ ہاتھوں کا غلط استعمال دوسرے کا مال چوری کرنا ہے۔ آنکھوں کا غلط استعمال غیر محرم عورتوں کا دیکھنا ہے۔ زبان کا غلط استعمال کھانے پینے میں ہی لگائے رکھنا ہے۔ پاؤں کا غلط استعمال برائیوں کی طرف دوڑنا ہے اور دل کا غلط استعمال لالچ میں مبتلا ہونا ہے۔ وہ جسم بے کار ہے جو دوسروں کے کام نہیں آتا اور ناک کا غلط استعمال فضول اور لغو چیزوں کا سونگھنا ہے۔ اگر کوئی انسان خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتا، وہ ان اعضاء کو صحیح رنگ میں استعمال ہی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اس کی عبادت میں لگ جاتا ہے تو اس کا جسم اور تمام اعضاء کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

من کا سوتک لوبھ ہے جھوا سوتک کوڑ
اکھیں سوتک دیکھنا پر تریا پردھن روپ
کنّی سوتک کن پہ لا اعتباری کھائے
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پور جائے(۱)

یعنی لوبھ دل کی غلاظت (سوتک) ہے اور جھوٹ سے انسان کی زبان گندی ہو جاتی ہے اور آنکھوں کی پلیدگی غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا ہے اور کانوں کی ناپاکی دوسروں کی چغل خوری سننا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح انسان اخروی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔

صحیح استعمال

گورو گرنتھ صاحب میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ کے صحیح استعمال سے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے:

ہست پینت ہوئے تت کال ہنس جائے مایا جنجال
وسنا رہیو رام گن نیت سکھ پاوہو میرے بھائی میت(۱)

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہتے ہیں ان کے تمام دکھ درد دُور ہو جاتے ہیں

اور ہاتھ اور زبان بھی پاک ہوجاتی ہے اور انھیں سچی خوشی حاصل ہوجاتی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

کنّی سنیئے جس گوپال نینی پیکھت سادھ دیال
رسنا گن گاوے بے انت من میں چتوے پورن بھگونت
ہست چرن صفت ٹہل کمایئے نانک ایہہ سنجم پربھ کرپا پائے(۱)

یعنی کانوں کا صحیح استعمال خدا تعالیٰ کی حمد سننا ہے، آنکھوں کا صحیح استعمال خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کا دیدار کرنا ہے اور زبان کا صحیح استعمال خدا کی حمد کے گیت گانا ہے اور دل میں خدا تعالیٰ کا دھیان کرنا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کا صحیح استعمال ان سے خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کی خدمت کرنا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح اپنے اعضاء کا صحیح استعمال انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی کرسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:

ایہی ہمارے سپھل کاج اپنے دامن کو لیہو نواز
چرن سنتاں ماتھ مور نین درس پیکھو نس مور
ہست ہمرے سنت ٹہل پران من دھن سنت بہل(۲)

یعنی ہمارے کامیاب کام یہی ہیں کہ ہم نے اپنا ماتھا نیک لوگوں کے قدموں پر جھکا دیا ہے اور دن رات ہم اپنی آنکھوں سے ان کے درشن بھی کرر ہے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھ ان کی خدمت میں لگا رہے ہیں اور اپنی جان و مال ان کی بھینٹ چڑھا دی ہے۔

سچ اور جھوٹ

اخلاقیات میں سچ اور جھوٹ کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے اور ہر با اخلاق انسان کو سچ سے بے حد لگاؤ اور جھوٹ سے انتہائی نفرت ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ مرقوم ہے کہ:

(۱) سچ اورے سب کو اوپر سچ اچار(۱)

یعنی سچائی کا مقام سب سے بلند ہے لیکن جو لوگ اس سچائی کو اپنے عمل سے دنیا میں ظاہر

کرتے ہیں، وہ اس سے بھی بالا ہیں۔

(۲) سچ سبھناں ہوئے دارو پاپ کڈھے دھوئے
نانک وکھانے بینتی جن سچ پلے ہوئے(۲)

یعنی سچائی تمام گناہوں کا علاج ہے۔ جو لوگ اس پر قائم ہو جاتے ہیں اور جھوٹ کو بالکل ترک کر دیتے ہیں، ان کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔

(۳) سچ پورانا ہوئے، ناہیں ستیا کوے نہ پائے
نانک صاحب سچو سچا تجر جاپلی جاپے(۳)

یعنی سچائی کبھی بھی پرانی اور بوسیدہ نہیں ہوتی، یہ ہمیشہ تروتازہ رہتی ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ جب تک انسان ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے، اس کی سچائی کو محسوس کرتا ہے۔

(۴) سچ پورانا نا تھیئے نام نہ میلا ہوئے(۴)

یعنی سچائی کبھی بھی پرانی نہیں ہوتی اور نہ خدا تعالیٰ کا نام ہی کبھی بوسیدہ ہوتا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا اقوال میں ایک رنگ میں سچائی کی تعریف بیان کر دی گئی ہے تاکہ اسے آسانی سے شناخت کیا جاسکے۔ گوروگرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کا طریق یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ سچ بولتے ہیں اور لوگوں سے پیار کرتے ہیں۔ یعنی ان کی سچائی لوگوں سے محبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

سچ بولے بلاوے پیار(۱)

شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں گوروگرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا قول کی یوں تشریح کی گئی ہے۔

''خدا کا نیک بندہ سچ بولتا ہے کیونکہ یہ سچ اسے پیار ہی بلواتا ہے۔''

یعنی سچ بولنے کی تلقین کرنے والی چیز پیار ہی ہے اور وہ کسی دکھ دینے کی غرض سے سچ نہیں بولتا بلکہ اس لیے بولتا ہے کہ وہ پیار کرتا ہے۔(۲)

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے:

سچ سوہاوا کا ڈھیئے کوڑے کوڑی سوئے
نانک درلے جانیئے جن سچ پلے ہوئے(۳)

سچ پسند کیا گیا ہے اور جھوٹے کو جھوٹا کہتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو سچائی کو قبول کرتے ہیں۔

(۲) جس دے اندر سچ ہے سو سچا نام مکھ سچ الائے
اوہ ہر مارگ آپ چلدا ہورناں نوں ہرارگ لائے(۴)

گوروگرنتھ صاحب میں سچائی پر چلنے کا نتیجہ حقیقی عزت اور کامیابی کا حاصل ہونا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

(۶) کام کرودھ نہ مویئے بنسے لوبھ سوآن
سچے مارگ چلدیاں استت کرے جہاں (۵)

یعنی انسان کو کام کرودھ اور لوبھ وغیرہ بُری عادتوں سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے کیونکہ ان کا نتیجہ ذلت اور خواری ہے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انسان کو دنیا میں حقیقی عزت سچائی پر قائم رہنے سے ہی حاصل ہوگی۔

(۲) کوڑ نکھوئے نانکا اورک سچ رہی(۱)

....

کوڑ نکھوٹے نانکا سچ کرے سوہوئی(۲)

یعنی جھوٹ ناکام رہے گا اور آخری فتح سچائی کو ہی حاصل ہوگی۔

گوروگرنتھ صاحب میں اور بھی متعدد مقامات پر سچائی کی تعریف اور جھوٹ کی مذمت کی گئی ہے چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:

(۱) کوڑ بول مردار کھانے اوری نوں سمجھاون جائے
مٹھا آپ مہانے ساتھے نانک ایسا آگو جاپے(۳)

یعنی جو جھوٹ بولتے ہیں وہ مردار کھاتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

(۲) توں سچا صاحب سچ ہے سچ سچے بھاوے
جو تدھ سلامت صلاحندے تن جم کنکر نیڑ نہ آوے
تن کے مکھ درا جلے ہن ہر ہر دے سچا بھاوے

کوڑیار پچھاہاں سٹین کوڑ ہردے کپٹ مہا دکھ پاوے
منہ کالے کوڑ یاراں کوڑیار کوڑو ہوئے جاوے (۴)

یعنی اے میرے مولا تو خود بھی حق ہے اور سچائی کو ہی پسند کرتا ہے۔ جو لوگ تیری حمد کے گیت گاتے ہیں ان کو موت کے فرشتے دکھ نہیں دیتے اور وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی سرخرو ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ جھوٹ کو اپنانے والے اس کی درگاہ میں رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ انھیں پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے اور وہ بہت دکھ اٹھاتے ہیں۔ ایسے جھوٹے لوگوں کے منہ سیاہ کر دیے جاتے ہیں اور جھوٹ ہی ان کے پلے پڑا ہے۔

(۳) کوڑ ٹھگی گجھی نہ رہے طمع پاج نہ جائے (۱)

یعنی جھوٹ اور ٹھگی چھپی نہیں رہ سکتی اور طمع کی طرح آخر اس کی پردہ دری ہو جاتی ہے۔

(۴) کوڑ بول بکھ کھاونی بہہ ودھے وگارا رام (۲)

....

کوڑ بول بکھ وکھائیا من مکھ چلیا روئے
سرے اوپر جم ڈنڈ ہے دوجے بھائے پت کھوئے (۳)

یعنی جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ زہر کھاتے ہیں۔ ایک نہ ایک دن وہ ضرور ہلاک ہوں گے۔ جھوٹ بولنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ زہر کھا رہے ہیں۔ موت کے فرشتے ان پر ڈنڈے برسائیں گے اور ان کی تمام عزت برباد ہو جائے گی۔

(۵) کوڑ یاراں کے منہ پھٹکیئے سچ بھگت وڈیائی
سچ صاحب سچا نیاؤں ہے سرنِدک چھائی (۴)

یعنی جھوٹ بولنے والے لوگوں پر لعنت برسے گی اور خدا تعالیٰ کے راست باز بندوں کو عزت حاصل ہوگی۔ یہ خدا تعالیٰ کا حق اور عدل کا فیصلہ ہے۔ اور مکذبین ذلیل ہوں گے۔

الغرض گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات بالصراحت بیان کیے گئے ہیں اور لوگوں کو اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ:

بولیے سچ دھرم جھوٹ نہ بولیے
جو گورو سے واٹ مریداں جو لیے (۱)

احسان (پراوپکار)

دوسروں پر احسان کرنا یعنی بغیر کسی عوض اور معاوضہ کے دوسروں کے کام آنا اخلاقی لحاظ سے ایک بہت بڑی خوبی ہے اور احسان یا پراوپکار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ گوروگرنتھ صاحب اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:

(۱) ساجن بندھ سمرت سو ہر نام ہر دے دے
اوگن سب مٹائیکے پراوپکار کرے(۲)

یعنی ہمارا سچا دوست، رشتہ دار اور خیر خواہ وہی ہے جس کے دل میں اپنے خالق و مالک کی عزت اور عظمت ہے اور جو تمام برائیوں اور اوگنوں کو مٹا کر دوسروں پر احسان کرتا ہے اور کسی عوض اور معاوضہ کا خواہشمند نہیں۔

(۲) متھیا تن نہیں پراوپکار امتھیا باس لیت بکارا
بن بوجھے متھیا سب بھئے سپھل دیہہ نانک ہر ہر نا لئے (۳)

یعنی وہ جسم بے کار ہے جو دوسروں پر احسان نہیں کرتا۔ اور وہ ناک فضول ہے جو بُری مہک لیتا ہے۔ بغیر خدا تعالیٰ کی معرفت کے سب فائدہ ہیں۔ وہی جسم کامیاب اور کامران ہوگا جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔

برہم گیانی کے غریبی ساہا برہم گیانی پر اوپکار ادھاہا
برہم گیانی کے ناہی دھندا برہم گیانی لے دھاوت بندھا
برہم گیانی کے ہوے سو بھلا برہم گیانی سپھل پھلا (۱)

یعنی برہم گیانی کے دل میں عجز اور انکساری سمائی ہوتی ہے اور وہ دوسروں پر احسان کرنے کا ہمیشہ چاؤ ہوتا ہے۔ وہ کوئی احسان مصیبت سمجھ کر نہیں کرتا اور برہم گیانی برائیوں کی طرف دوڑ رہے لوگوں کو نیکی سے باندھ دیتا ہے۔ برہم گیانی ہمیشہ دوسروں کا بھلا کرتا ہے اور اسی وجہ سے برہم گیانی اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہتا ہے۔

نام دان اشنان نہ کیو اک من مکھ نہ کیرت گائیو
نانا جھوٹ لائیے من توکھیو نہ بوجھیو اپنائیو

پر اوپکار نہ کبہو کیئے نہیں ستگور سیو دھائیو
پنج دولت رچ سنگت گوشٹ متوارو ہائیو (۲)

یعنی صدقہ وخیرات اور جسم کی پاکیزگی کے لیے میں نے کبھی بھی اشنان نہیں کیا اور ایک پل بھی خدا تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی۔ اور قسم قسم کے جھوٹوں میں اپنے دل کو لگا کر خوش کیا ہے اور اپنی اصل چیز کی شناخت نہیں کی۔ نیز دوسروں پر کبھی بھی کوئی احسان نہیں کیا اور نہ مرشد کامل کی خدمت کر کے ذکر الٰہی ہی کیا ہے بلکہ حواس خمسہ کے جال میں پھنس کر دولت کے نشہ میں مست ہوں۔

جیا جنت سب سکھی بسے سب کے من لوچ
پر اوپکار تت چتو تے ناہی کچھ پوچ (۱)

یعنی جو لوگ تمام مخلوق کے سکھ اور آرام کی خواہش رکھتے ہیں اور دوسروں پر ہمیشہ احسان کرتے ہیں، وہ کبھی بھی خسارہ میں نہیں رہتے۔

احسان فراموشی

احسان فراموش انسان دنیا میں کسی جگہ بھی عزت نہیں پا سکتا بلکہ ہر شخص ایسے آدمی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی احسان فراموش کو بہت ناپسند کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

(۱) جس سیرت تن بھسم ہوئے کہتے سب پریت
کھن گرہ میں بسن نہ دیوی جن سیوں سوئی ہیت
کر انرتھ درب نچیا سو کا رج کیت
جیسا بیجے سولنے کرم ایہہ کھیت
اکرت گھنا ہر وسریا جوتی بھرمیت (۲)

یعنی جس کے بھلا دینے سے تن راکھ ہو جاتا ہے اور سب لوگ بھوت کہتے ہیں اور مردہ انسان کو اس کے رشتہ داروں سے انتہائی محبت ہوتی ہے۔ ایسا پل بھر کے لیے بھی گھر میں رکھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ لوٹ کھسوٹ مچا کر جو مال و دولت جمع کی تھی، وہ مرنے کے بعد کسی کام نہ آئی۔ انسان جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ یہ زندگی تو اعمال کی کھیتی ہے۔ احسان فراموشوں کو ہی

خدا تعالیٰ یاد نہیں رہتا اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

(۲) راکھو اپنی سرن پربھ سوہے کرپا دھارے
سیوا کچھ نہ جانو نیچ مورکھا رے
مان کرو تدھ اوپرے میرے پریتم پیارے
ہم اپرادھی سد بھیہ لتے تم بخشنہارے
ہم اوگن کرہ اسنکھ نیت تم نرگن داتا رے
داسی سنگت پربھو تیاگ اے کرم ہمارے
تم دیو ہو سب کچھ دیا دھار ہم اکرت گھنارے
لاگ پرے تیرے دان سیوں نہ چیت خصمارے (۱)

یعنی اے خدا مجھے اپنے فضل سے اپنے قدموں میں جگہ دیجیو۔ میں بے وقوف کچھ بھی نہیں جانتا۔ اے میرے پیارے خدا میں تجھ پر ہی امید رکھتا ہوں۔ ہم ہمیشہ غلطیاں کرنے والے مجرم ہیں اور تو بخشنہار ہے۔ ہم ہر روز بے شمار خطائیں کرتے ہیں اور تو خوبیوں کا دینے والا داتا ہے۔ ہم تجھے چھوڑ کر تیری خادمہ مایا کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ ہمارے اعمال ہیں، تو ہمیشہ سب کچھ اپنی مہربانی سے دیتا ہے مگر ہم احسان فراموش تیرے احسانوں کو بھول جاتے ہیں اور تیری بخششوں سے دل لگاتے ہیں مگر تجھے اپنے دل میں جگہ نہیں دیتے۔

(۳) جسنوں بسرے پورکھ بدھاتا جلتا پھرے رہے نت تانا
اکرت گھنا کو رکھے نہ کوئی نرک گھور میں پاونا (۲)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے وہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔ اس احسان فراموش کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا اور دوزخ ہاویہ میں گرایا جاتا ہے۔

منافقت

انسان کے دل میں کچھ اور ہو اور عمل میں کچھ اور۔ اسے منافقت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ بات تمام دنیا کی مہذب قومیں بہت ہی ناپسند کرتی ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں بھی اس کی مذمت کی گئی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے:

(۱) انتر کپٹ بھگوتی کہائے پاکھنڈ پار برہم کدے نہ پائے
پر نندہ کرے انتر مل لائے
باہر مل دھووے من کی جھوٹ نہ جائے
ست سنگت سیوں یاد رچائے
ان دن دکھیا دوجے بھائے رچائے
ہر نام نہ چیتے بہہ کرم کمائے
پورب لکھیا سو مٹینا نہ جائے بن ستگور سیوے موکھ نہ پائے(۱)

یعنی دل منافقت سے بھرپور ہے اور خدا کا عابد کہلاتا ہے، اس طرح منافقت کرنے سے کبھی بھی خدا نہیں مل سکتا۔ دوسروں کی بے جا مخالفت کر کے اپنے دل کو گندا کرتا ہے۔ باہر کی غلاظت دھونے سے انسان کے دل کا گند نہیں دھل سکتا۔ اور نیک لوگوں کی جماعت سے جھگڑا کرتا ہے۔ ایسا شخص دن رات دکھ میں رہتا ہے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے اور خدا کا ذکر نہیں کرتا بلکہ دوسرے کاموں میں وقت ضائع کرتا ہے۔ تقدیر کے نوشتے ٹل نہیں سکتے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ بغیر مرشد کامل کی خدمت کے انسان نجات حاصل نہیں کرسکتا۔

(۲) رہت اور کچھ اور کماوت من نہیں پریت مکھوں گنڈھ لاوت
جانن ہار پربھو پر بین باہر بھیکھ نہ کا ہو بھین
اور اپدیسے آپ نہ کرے آوت جاوت جنمے مرے
جس کے انتر بسے نرنکار تس کی سیکھ ترے سنسار
جو تم جانے تن پربھ جاتا نانک ان جن چرن پراتا(۱)

یعنی جن کی ظاہرداری کچھ اور ہے لیکن عمل کچھ اور ہے یعنی جس کے دل میں تو محبت کا شائبہ نہیں لیکن زبان سے محبت کے دعوے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے خوب واقف ہے۔ خدا تعالیٰ کسی ظاہرداری کو پسند نہیں کرتا۔ جو لوگ دوسروں کو تو نصائح کرتے ہیں مگر ان کے اپنے اعمال اس کے سراسر خلاف ہوتے ہیں، ایسے لوگ بھٹکتے رہتے ہیں۔ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت ہے، اس کی ہدایت سے ایک دنیا فلاح پاتی ہے۔ جو تجھے بھلے معلوم ہوتے ہیں، وہی

خدا کے واصل ہوتے ہیں۔ نانک ان کے قدموں میں جانے کا متلاشی ہے۔

(۳) دلوں محبت من سیئی سچیا جن من ہور مکھ ہور سے کانڈھے کچیا
رتے عشق خدائے رنگ دیدار کے نہ سریا جنہاں نام بھوئیے بھار تھیئے
آپ لئے لڑ لائے در درویش سے تن دھن جنیدی ماؤں آئے پھل سے
پروردگار اپار اگم بے انت توں جنہاں پچھاتا سچ چوماں پیر موں
تیری پناہ خدائے توں بخشندگی
شیخ فریدے خیر دیجے بندگی[۲]

یعنی جن لوگوں کے دلوں میں محبت بھری ہوئی ہے وہی صادق ہیں۔ جن کے دل میں تو کچھ اور ہے اور منہ سے محبت کے دعوے کرتے ہیں، وہ جھوٹے اور نا قابل اعتبار لوگ ہیں۔ جو لوگ خدا کی محبت میں غرق ہیں، وہ اس کے دیدار کی مستی میں مست رہتے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے خالق اور مالک کو بھلا دیا ہے وہ زمین پر ایک بوجھ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دربار کے فقیر وہی ہیں جن کو خود خدا نے قبول کر لیا ہے۔ اے پروردگار تو وراء الوریٰ ہے۔ جن لوگوں نے حق کو شناخت کر لیا ہے میں ان کے پاؤں چومتا ہوں۔ اے خدا تعالیٰ میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ تو غفور الرحیم ہے۔ شیخ فرید کو اپنی بندگی ہی کی خیرات دیجیے۔

(۴) رام رام سب کو کہے کہیئے رام نہ ہوئے
گور پرسادی رام من وسے تاں پھل پاوے کوئے
انتر گوبند جس لاگے پریت
ہر تس کدے نہ ویسرے ہر ہر کدے سدا من چیت
ہر دے جن کے کپٹ وسے باہروں سنت کہائے
ترشنا مول نہ چو کئی انت گئے پچھتائے
اسیک تیرتھ جے جتن کرے تاں انتر کی ہوں میں کدے نہ جائے
جس نر کی نہ بدھا نہ جائے دھرم رائے تس دے سزائے
کرم ہووے سوئی جن پارے گورمکھ بوجھے کوئی
نانک وچوں ہو میں مارے تاں ہر بھیئے سوئی[۱]

یعنی منہ سے تو سب لوگ رام رام کہتے ہیں لیکن صرف کہنے سے ہی رام نہیں مل سکتا۔ ہاں مرشد کامل کے وسیلے سے اگر کسی کے دل میں خدا تعالیٰ کی عزت وعظمت قائم ہو جائے تو پھر مل سکتا ہے۔ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے اسے کبھی بھی خدا نہیں بھولتا۔ اور جن کے دل میں منافقت ہے اور باہر سے سنت کہلاتے ہیں، ان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ انجام کار وہ پچھتاتے ہیں اور اس طرح کفِ افسوس ملتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بے شمار تیرتھوں پر بھی جائیں اور خوب مجاہدے بھی کریں تو ان کی خودی اور خود پسندی کبھی دور نہیں ہوتی۔ اور جس انسان کی منافقت نہ جائے، اسے اللہ تعالیٰ سخت سزا دے گا۔ اور جو خوش قسمت ہوتا ہے، وہی اپنے اللہ کا واصل ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص اپنی خودی اور خود پسندی کو دُور کر دے، وہ اللہ تعالیٰ کو پالیتا ہے۔

(۵) انتر کپٹ من مکھ اگیانی رسنا جھوٹھ بوہائے
کپٹ کیتے ہر پورکھ نہ بھیجے دیکھے منے سبھائے
دوجے بھائے جائے جگ پر بودھے بکھ مایا موہ سوآئے
ات کمانے سدا دکھ پاوے جمے مرے پھر آوے جاوے
سہا مول نہ چوکئی وچ وشٹا بچے پچپائے
جسنوں کرپا کرے میرا سوامی تس ستگور کی سکھ بنائے
ہر نام دھیاونے ہر ناموگاوے ہر ناموانت چھڈائے (۱)

یعنی جس کے دل میں منافقت ہے وہ گمراہ اور جاہل ہے۔ اور وہ زبان ہمیشہ جھوٹ بولتی ہے۔ منافقت کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوسکتا۔ وہ ہمیشہ سمیع وبصیر ہے۔ جو لوگ دنیا کو خوش کرنے کے لیے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ دنیا کے لالچ کا زہر کھاتے ہیں۔ ایسے عمل کرنے سے انسان ہمیشہ کا دکھ حاصل کرتا ہے اور بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ اس کی تکلیف کبھی دور نہیں ہوتی اور وہ غلاظت میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ لیکن جس پر میرا خالق اور مالک مہربان ہو جائے، وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور خدا کی حمد کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیتا ہے۔

(۶) انتر اگیان بھئی سب مدھم ستگور کی پرتیت ناہی
اندر کپٹ سب کپٹو کر جائے کپٹے کھپے کھپاہی

ستگور کا بھانا چیت نہ آوے آپنے سوائے پھراہی
کرپا کرے جے۔ ۔ ۔ تاں نانک شبد سماہی (۲)

یعنی جس کے دل میں جہالت بھری ہے، اس کی عقل ناقص ہے۔ اسے مرشد کامل پر بھروسہ نہیں۔ وہ اپنے مطلب کے لیے اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اس کے دل میں منافقت بھری پڑی ہے۔ وہ سب طرف منافقت ہی منافقت خیال کرتا ہے اور منافقت میں ہی مرتا ہے۔ ایسا شخص مرشد کامل کی منشا کو نہیں پا سکتا اور اپنے خیال ہی کی پیروی کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو تو انسان اس منافقت سے رہائی حاصل کر کے اپنے رب کو پا سکتا ہے۔

(۷) اندر کپٹ سدا دکھ ہے من مکھ دھیان نہ لاگے
دکھ وچ کار کماوتی دکھ ورتے دکھ آگے
کریں ستگو بھیٹیئے تاں سچ نام لو لاگے
نانک سہجے سکھ ہوئے اندروں بھرم بھو بھاگے (۱)

یعنی جس کے دل میں منافقت ہے وہ ہمیشہ دکھ میں رہتا ہے۔ وہ گمراہ ہے اور اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ اس کا ہر کام تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تکلیف اٹھاتا ہے۔ اگر انسان کی خوش قسمتی ہو تو مرشد کامل کو پا سکتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح سچا سکھ اور آرام حاصل ہوتا ہے اور دل کا تمام بھرم اور ڈر دُور ہو جاتا ہے۔

(۸) جن کے ہردے میں کپٹ ہے باہر دھو وائیا
کوڑ کپٹ کمانوندے کوڑ پر گئی آئیا
اندر ہوئے سو نکلے نہ چھپے چھپائیا
کوڑے لالچ لگیا پھر جونی پائیا (۲)

یعنی جن کے دل میں منافقت کی غلاظت ہے وہ جسم کو دھونے سے دور نہیں ہو سکتی۔ وہ باطل کے پرستار ہیں اور باطل ہی ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو کچھ انسان کے دل میں ہو، وہ باہر آ جاتا ہے اور چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔ جو لوگ باطل کے لالچ میں پھنس کر بھٹک رہے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ بوتے ہیں وہی انھیں کھانے کو ملے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے۔

تکبّر اور انکساری

تکبّر ایک بہت ہی بُری عادت ہے۔ متکبر انسان کو دنیا کی کسی بھی سوسائٹی میں عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس کے برعکس عجز و انکساری ایک بہت بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ اور جو عجز و انکساری کو اپناتے ہیں وہ عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے:

سکھی بسے مسکینیاں آپ نوار تلے
بڈے بڈے اہنکاریا نانک گرب گلے

جس کے انتر راج ابھمان — سو نرک پاتی ہووت سوان
جو جانے میں جوبن ونت — سو ہووے بسٹا کا جنت
آپس کو کرم ونت کہاوے — جنم مرے بہو جون بھرماوے
دھن بھومی کا جو کرے گمان — سو مورکھ اندھا اگیان

کر کرپا جس کے ہردے غریبی بساوے
نانک ایہاں مکت آگے سکھ پاوے

دھن ونتا ہوئے کر گرباوے — ترن سمان کچھ سنگ نہ جاوے
بہہ لشکر مانکھ اوپر کرے آس — پل بھیتر تا کا ہوئے بناس
سبھ تے آپ جانے بل ونت — کھن مینہ ہوئے جائے بھسمنت
کسے نہ بدے آپ ہنکاری — دھرم وائے تس کرے خواری
گور پرساد جاں کا مٹے ابھمان — سو جن نانک درگاہ پردان
کوٹ کرم کرے ہوں دھارے — سرم پاوے سگلے برتھارے
انک بپسا کرے اہنکار — نرک سرگ پھر پھر اوتار
انک جتن کر آتم نہیں دروے — ہر در کہہ کہہ کیسے گوے
آپس کو جو بھلا کہاوے — تسے بھلائی نکہٹ نہ آوے
سرب کی رین جا کا من ہوئے — کہہ نانک تا کی نرمل سوئے

جب لگ جانے مجھ تے کچھ ہوئے — تب اس کو سکھ ناہیں کوئے
جب ایہہ جانے میں کچھ کرتا — تب لگ گربھ جون مینہ پھرتا
جب دھارے کُوو بیری میت — تب لگ نچل ناہیں چیت
جب لگ موہ مگن سنگ مائے — تب لگ دھرم رائے دیے سزائے
پربھ کر پاتے بندھن توٹے — گور پرساد نانک ہوں چھوٹے (۱)

یعنی عجز وانکساری کرنے والے لوگ ہمیشہ امن میں رہتے ہیں اور بڑے بڑے متکبر لوگ اپنے تکبر میں ہی تباہ ہوجاتے ہیں۔ جس کے دل میں حکومت کا گھمنڈ ہو وہ کتے کی شکل میں دوزخ میں گرایا جاتا ہے۔ اور جو خود کو بہت حسین خیال کرتا ہے وہ غلاظت کا کیڑا ہے۔ اور جو خود کو بہت بڑا اور اعمال بجالانے والا سمجھتا ہے وہ اس دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور جسے دولت اور زمین کا تکبر ہو وہ بے وقوف، جاہل اور اندھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس کے دل میں عجز اور انکساری پیدا کردیتا ہے، وہ اس دنیا میں بھی امن میں رہتا ہے اور آخرت میں بھی اسے امن حاصل ہوگا۔ اگر کوئی مالدار ہونے کی وجہ سے تکبر کرتا ہے، اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک تنکے کے برابر بھی کوئی چیز اس کے ساتھ نہ جاسکے گی۔ جو شخص بڑے لشکروں اور انسانوں پر گھمنڈ کرتا ہے، اسے یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو پل بھر میں تباہ کرنے پر قادر ہے۔ جو خود کو سب سے زیادہ طاقتور خیال کرتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ اسے پل بھر میں برباد کردیتا ہے۔ متکبر لوگ دوسروں کو کسی گنتی اور شمار میں بھی نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو خوار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جس کی خودی مٹ جاتی ہے وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتے ہیں۔ اگر کوئی انسان کروڑوں اعمال بھی بجالاتا ہے تو تکبر کرنے کے نتیجے میں وہ دوزخ جانے سے بچ نہیں سکتا۔ اگر بے انداز کوشش کرنے کے بعد بھی انسان کے دل میں نرمی پیدا نہیں ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ جو شخص خود کو بھلا کہلاتا ہے، بھلائی اس کے قریب نہیں آتی۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی بھی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ ہر واقف اور ناواقف پردیسی مہمان کی خدمت کرنا اور خود تکلیف اٹھا کر بھی اسے آرام پہنچانا اعلیٰ اخلاق سے متعلق ہے۔ گوروگرنتھ

صاحب میں بعض شبد ایسے بھی ہیں جن میں مہمان نوازی کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

جو جاگے سے ابرے سوتے گئے موہائے
سچا شبد نہ پچھانیو سپنا گیا وہائے
میں گھر کا پاونا جیوں آیا تیوں جائے
من مکھی برتھا گیا کیا منہ دیسی جائے(۱)

یعنی گوروگرنتھ صاحب کے اس مندرجہ بالا شبد میں گمراہ لوگوں کی مثال بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان کی حالت اس قسم کی ہے کہ جس طرح کوئی مہمان کسی ایسے گھر میں چلا جائے جہاں اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ بھی پیش نہ کیا جائے۔ اس سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ گھر آئے مہمان کی کچھ نہ کچھ خاطر تواضع ضرور کی جائے اور ہر شخص کو حسبِ توفیق مہمان نوازی کرنی چاہیے۔

(۲) سھلکے اٹھ پراہنا میرے گھر آوۓ
پاؤں پکھالاں تس ک من تن نت بھاوۓ
نام سے نام سنگرہے ناہے لو لاوۓ
گورودھن سبھ پوتر ہوئے ہر کے گن گاوۓ
ہر نام دا پاری نانکا ووۓ بھاگی پاوۓ (۱)

یعنی اگر علی الصبح ہی میرے گھر کوئی مہمان آجائے تو میں اس کے پاؤں دھوؤں اور اس طرح اپنے تن اور من کو خوش کروں۔ خدا تعالیٰ کا ذکر سنوں اور اس کے ذکر کو ہی جمع کروں اور اس کے ذکر سے ہی محبت کروں۔ اس طرح اپنے گھر اور مال و متاع کو پاک کروں اور خدا تعالیٰ کی حمد بیان کروں اور اپنی خوش قسمتی سے خدا تعالیٰ کے نام کا بیوپاری ڈھونڈلوں۔

کنجوسی

ضرورت کے موقع پر ضروری خرچ سے بھی ہاتھ روک لینا اور روپیہ جمع کرتے جانا کنجوسی ہے اور یہ کوئی پسندیدہ فعل نہیں۔ گوروگرنتھ صاحب کے متعدد شبدوں میں کنجوسی کی مذمت کی گئی ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

گوبند بھجن بن برتھے سب کام
جیوں کرپن کے نرارتھ دام[۲]

یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بغیر انسان کے تمام کام فضول ہیں جس طرح کہ کنجوس آدمی کی دولت رائیگاں جاتی ہے۔

(۲) شو مے دھن راکھن کو دیا مگد کہے دھن میرا
جم کا ڈنڈ مونڈ میں لاگے کھن میں کرے ہنیرا(۱)

یعنی کنجوس کو دولت امانت کے طور پر دی گئی ہے لیکن بے وقوف نے اسے اپنی ملکیت ہی بنالیا۔ جب موت کے فرشتے سر پر ڈنڈا ماریں گے تو تمام فیصلہ ہو جائے گا۔ اس کی یہ دولت یہاں ہی رہ جائے گی۔

(۳) کرپن تن من کل دکھ بھرے سادھ سنگ بھجن ہر سوامی
ڈھاکن کو اک ہرے(۲)

یعنی کنجوس آدمی کے تن اور من میں گناہ بھرے ہوئے ہیں۔ اسے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر کے خدائے واحد کی عبادت کرنی چاہیے۔ وہی اس کے عیوب کو ڈھانپ لے گا۔

(۴) سنگھ رچے سد بھوجن ماس رن دیکھ سورے چت الاس
کرپن کوات دھن پیار ہر جن کو ہر ہر آدھار[۳]

یعنی شیر ہمیشہ گوشت کھا کر ہی خوش ہوتا ہے اور بہادر کے دل میں جہاد سے خوشی ہوتی ہے۔ اور کنجوس کو دولت سے بے حد پیار ہوتا ہے لیکن خدا کے بندے اللہ پر ہی توکل کیا کرتے ہیں۔

لالچ

لالچ بُری بلا ہے۔ بسا اوقات اس کا شکار بندہ بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور وہ اپنا مقصد روپیہ جمع کرنا ہی بنا لیتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی لالچ کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

(۱) کن بدھ کُسل ہوت میرے بھائی کیوں پایئے ہر رام سہائی
کُسل نہ گرہ میری سب مائیا اُوچے مندر سندر چھائیا
جھوٹے لالچ جنم گوائیا ہستی گھوڑے دیکھ وگاسا

لشکر جوڑے نیب خواصا گل جیوڑی ہو میں کے پھاسا(۱)

یعنی اے میرے بھائی حقیقی خوشی کیونکر حاصل ہوتی ہے اور ہر ایک کے مددگار خدا تعالیٰ کو کیونکر پایا جا سکتا ہے۔ مایا کی مامتا کے باعث گھر میں بھی انسان کو آرام نہیں ملتا۔ نہ اونچے اور خوبصورت چھتوں والے محل ہی انسان کو حقیقی خوشی دے سکتے ہیں۔ جھوٹے لالچ میں پھنس کر انسان اپنی زندگی ضائع کر دیتا ہے۔ ہاتھی اور گھوڑے اور لشکر جمع کر کے اور نائب اور اپنے نوکر چاکر دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے گلے میں رسی ہے اور خودی، خود پسندی اور خودروی کا شکار ہے۔

(۲) لالچ جھوٹھ بکار موہ بیاپت موڑے اندھ
راگ پرے درگند سیوں نانک مائیا بندھ (۲)

یعنی اے بے وقوف، اندھے! تو لالچ، جھوٹ اور اسی قسم کی دوسری برائیوں میں پھنسا ہوا ہے اور گندگی سے پیار کر رہا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ مایا تو ایک جال ہے۔

(۳) لالچ جھوٹ بکھے بیاذ دیا دیہی میں باس
ہر ہر امرت گور مکھ پیا نانک سوکھ تواس (۳)

یعنی لالچ اور جھوٹ وغیرہ بیماریوں کا اس جسم میں ٹکاؤ ہے۔ اگر مرشد کامل کے وسیلہ سے ہر امرت پی لیا جائے تو نانک جی کہتے ہیں کہ پھر سکھ اور آرام حاصل ہو جاتا ہے۔

(۴) لون حرامی گناہ گار بیگانہ الپ مت
جیو پنڈ جن سکھ دیے تانہہ نہ جانت تت
لاہا مائیا کارے وہ دس ڈھونڈن جائے
دیون ہار دا تار پربھ نمکھ نہ منے بسائے
لالچ جھوٹھ بکار موہ ایاپے من ماہ
کپٹ چور نندک مہاں تنہوں سنگ بہائے
تدھ بھاوے تا بخش لے کھوٹے سنگ کھرے
نانک پاوے پار برہم پاہن نیر ترے(۱)

یعنی وہ نمک حرام، گناہ گار اور بے وقوف ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے جسم اور روح دی اور سکھ اور

آرام بھی دیا ہے، اس خدا کو شناخت نہیں کرتا۔ دولت کے فوائد حاصل کرنے کے لیے چاروں طرف کے چکر لگاتا ہے لیکن جو دینے والا داتا ہے، اس کی عزت اور عظمت پل بھر کے لیے بھی اپنے دل میں قائم نہیں کرتا۔ لالچ، جھوٹ اور بُری خواہشات اور دولت کا جمع کرنا ہی اس کے من میں سمایا ہوا ہے۔ اور بد کردار، چوروں اور دوسروں کی بے جا مخالفت کرنے والے لوگوں کے ساتھ مل کر زندگی بسر کر رہا ہے۔ اے خدا اگر تیری مرضی ہو تو کھرے لوگوں کے علاوہ کھوٹے لوگوں کو بھی بخش سکتا ہے اور نانک جی کہتے ہیں کہ اگر تیری رضا ہو تو پتھر بھی پانی میں تیر سکتے ہیں۔

(۵) کوڑا لالچ چھوڈیئے تو ساچ پچھانے
گور کے شبد سمائیے پرمارتھ جانے
ایہہ من راجہ لوبھیئے لبھتو لو بھائی
گور مکھ لوبھ نواریئے ہرسیوں بن آئی
کلر کھیتی بیجئے کیوں لاہا پادے
من مکھ سچ نہ بھیجئی کوڑ کوڑ گڈاوے
لالچ چھوڈ ہو اندھیو لالچ دکھ بھاری
ساچو صاحب من وسے ہو میں بکھ ماری
دبدھا چھوڈ کٹواری موسہو گے بھائی
اہ نس نام صلاحیئے ستگور سرنائی(۱)

یعنی اگر جھوٹا لالچ چھوڑ دو گے تو حق کو شناخت کر سکو گے اور گورو کے شبد کو دل میں جگہ دو گے تو صراطِ مستقیم کو پا سکو گے۔ یہ دل تو لالچی ہے اور لالچ میں ہی خوش رہتا ہے۔ مرشد کامل کے ذریعے انسان لالچ کو دُور کر کے خدا تعالیٰ کا واصل ہو جاتا ہے۔ بنجر زمین میں کھیتی بونے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ گمراہ انسان حق کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ جھوٹا ہے اور جھوٹ سے ہی اسے لگاؤ ہے۔ اے اندھے لوگو لالچ کو چھوڑ دو کیونکہ لالچ بُری بلا ہے۔ اگر تمھارے دلوں میں سچا خدا بس رہا ہے تو تم اپنی خودی، خود پسندی کی زہر کو دُور کر سکتے ہو۔ دورخی چھوڑ دو ورنہ لوٹے جاؤ گے۔ مرشد کامل کے قدموں میں جا کر گر پڑو اور دن رات خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہو۔

(۶) ہر گن کاہے نہ گا دہی مورکھ اگیانا
جھوٹے لالچ لگ کے نہ مرن پچھانا
اجھو کچھ بگڑیو نہیں جو پربھ گن گاوے
کہ نانک تہہ بھجن تے نربھے پد پاوے(۲)

یعنی اے بے وقوف اور جاہل تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا اور جھوٹے لالچ میں پھنس کر موت کو نہیں جانتا۔ ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی حمد میں مشغول ہو جائے تو نانک جی کہتے ہیں کہ تیرا ہر قسم کا خوف اور حزن جاتا رہے گا۔

(۷) گھر رہ اے من مگدھ ایانے رام جپھو انتر گت دھیانے
لالچ چھوڈ رچیو اپر مپر ایوں پاد ہو مکت دوارا ہے(۱)

یعنی اے بیوقوف اور نادان اپنے اصل ٹھکانے میں ہی رہ اور اپنے دل کے حضور ذکر الٰہی میں مشغول رہ۔ لالچ کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ سے ہی اپنی لو لگا لے، اس طرح تم نجات حاصل کرسکو گے۔

(۸) رام سمر پچھوتائے گا من پاپی جیڑا لوبھ کرت ہے آج کال اٹھ جائے گا
لالچ لاگے جنم گوائیا مائیا بھرم بھلائے گا
دھن جوبن کا گرب نہ کیجے کاغذ سیوں گل جائے گا(۲)

یعنی اے دل ذکر الٰہی میں مشغول رہ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ تیرا گنہگار دل لالچ کر رہا ہے حالانکہ آج یا کل اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔ لالچ میں پھنس جانے سے زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ مایا کے بھرم میں انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ دولت اور جوبن کا تکبر نہ کرو۔ ان کی کچھ بھی بنیاد نہیں بلکہ یہ تو کاغذ کی طرح گل جانے والی چیزیں ہیں۔

(۹) لالچ جھوٹ بکار مہامد ایہہ بدھ اودھ بہان
کہہ کبیر انت کی بیر آئے لاگو کال ندان(۳)

یعنی جھوٹ، لالچ اور نشے وغیرہ میں مبتلا ہو کر زندگی گزر رہی ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ آخر کار موت آجائے گی۔

(۱۰) دبدھا بوری من بورائیا، جھوٹے لالچ جنم گوائیا

لپٹ رہی پھن بندھ نہ پائیا ستگور راکھے نام درڑایا(۱)

یعنی پاگل دبدھا من کو پاگل کر دیتی ہے اور جھوٹے لالچ میں پڑ کر زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ یہ دبدھا ایسی ہے کہ جب لپٹ جائے تو اس میں کوئی روک نہیں پاسکتا۔ ستگورو نے ہمیں اس سے بچالیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہمارا پختہ تعلق قائم ہو گیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں لالچ کے لیے ترشنا کا لفظ متعدد مقامات پر استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:

(۱) ترشنا برلے ہی کی بجھی ہے کوٹ جوڑے لاکھ کرورے من نہ ہورے
پرے پرے ہی کوجھی ہے سندر ناری انک پرکاری
پر گرہ بکاری برا بھلا نہیں لوبھی ہے(۲)

یعنی لالچ کسی خاص انسان سے ہی دور ہوتا ہے۔ ورنہ عام طور پر لوگ کروڑ روپیہ بھی جمع کرلیں تو پھر اور روپیہ اکٹھا کرنے میں لگ جاتے ہیں اور من کو نہیں روکتے۔ اور جھگڑے پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے گھر میں خوبصورت عورتوں کی موجودگی میں دوسروں کے گھروں میں جا جا کر بدکاریاں کرتے ہیں اور بُرے بھلے کا کوئی امتیاز نہیں کرتے۔

(۲) وڈے وڈے راجن ار بھومن تاں کی ترشنا نہ بوجھی
لپٹ رہے مایا رنگ ماتے لوچن کچھ نہ سوجھی(۳)

یعنی بڑے بڑے راجے اور زمیندار لوگوں کا بھی لالچ ختم نہیں ہوتا۔ وہ آنکھیں بند کر کے دولت کا شکار ہو رہے ہیں اور اسی میں مست ہیں۔

(۳) گور کا شبد وساریا دوجے بھائے رچن
ترشنا بھوکھ نہ اترے ان دن جلت پھرن
دشٹاں نال دوستی نال سنتاں ویر کرن
آپ ڈوبے کٹنب سیوں سگلے کل ڈوبن(۱)

یعنی انسان خدا تعالیٰ کے کلام کو بھلانے سے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کی ترشنا یعنی لالچ کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی۔ دن رات وہ اسی میں جلتا رہتا ہے۔ اس کے دوستانہ تعلقات بُرے لوگوں سے ہو جاتے ہیں اور نیک لوگوں سے وہ دشمنی کرتا ہے۔ اس طرح وہ خود بھی ڈوب

جاتا ہے اور اپنی تمام نسل کو بھی ڈبونے کا باعث بن جاتا ہے۔

بعض لوگوں کو لمبی عمر پانے کا بھی لالچ ہوتا ہے۔ اس بارے میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مذکور ہے:

(۱) نکئی دیہہ دیکھ دھن اپجے مان کرت نہیں بوجھے
لالچ کرے جیون پد کارن لوچن کچھ نہ سوجھے
تھا کا تیج اڈیا من پنکھی گھر آنگن نہ سکھائی
بینی کہے سنورے بھگت مرن مکت کن پائی(۲)

یعنی چھوٹے چھوٹے بال بچے دیکھ کر انسان خوش ہوتا ہے اور لمبی زندگی پانے کا لالچ کرتا ہے۔ خواہ آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہے۔ آخر کار طاقت ختم ہو جاتی ہے اور روح پرواز کر جاتی ہے۔ اور گھر کے صحن میں مردہ لاش بھلی معلوم نہیں ہوتی۔ بینی جی کہتے ہیں کہ اے خدا کے نیک بندو سوچو، کہ اس موت سے کس نے نجات حاصل کی ہے۔

(۲) جب لگ جوت کائیاں تے آپا پشو نہ پوجھے
لالچ کرے جیون پد کارن لوچن کچھ نہ سوجھے
کہت کبیر سنو رے پرانی چھوڈو من کے بھرنا
کیول نام جپو رے پرانی پر ہو ایک کی شرنا(۱)

یعنی جب تک یہ روح انسان کے جسم میں موجود ہے، بے وقوف خود کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ لمبی عمر پانے کا لالچ کرتا ہے۔ خواہ آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ آتا ہو۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے انسان، تم اپنے من کے تمام بھرم دور کر دو اور صرف ذکر الٰہی میں مشغول رہ کر خدائے واحد کے قدموں پر جا گورو۔

چغل خوری

چغل خوری بھی اخلاقی لحاظ سے بہت بُری ہے۔ بسا اوقات بہت بڑے بڑے فتنے اور فسادات محض چغل خوری کے نتیجے میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی اسے قابلِ مذمت قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ:

(۱) جس اندر چغلی چغلو وجے — کیتا کریتا اس دا سب گیا
نت چغلی کرے ان ندی پرائی — منہ کڈھ نہ سکے اسدا کالا بھیا
کرم دھرتی سریر کل جگ وچ — جیہا کو تیہا کو کھائے
گلاں اپر پتا وس نہ ہوئی — وس کھاوہی تتکال مر جائے
بھائی دیکھو نیا سچے کرتے کا — جیہا کوئی کرے تیہا کوئی پائے
جن نانک کو سوجھی پائی — ہردر کیا باتاں آکھ سنائے(۱)

یعنی جو لوگ چغل خوری اپنا شیوہ بناتے ہیں وہ دنیا میں چغل خور مشہور ہو جاتے ہیں اور ان کی رسوائی ہوتی ہے۔ یہ زمانہ تو ایسا ہے کہ اس میں جو بویا جائے گا وہی کاٹا جائے گا۔ محض باتوں سے ہی کوئی شخص عزت نہیں پا سکتا۔ زہر کھانے والا انسان ہلاک ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عدل اور انصاف ہے کہ جیسا کوئی کرتا ہے ویسا بھرتا ہے۔ نانک کو اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھا دی ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کے دربار کی باتیں سنا رہا ہے۔

(۲) چغل نندک بھوکھے رل موئے ایناں ہتھ نہ کتھاوں پائے
باہر پاکھنڈ سب کرم کرہے من ہردے کپٹ سمائے
کھیت سریر جو بیجئے سو انت کھلوآ آئے
نانک کی پربھ بینتی ہر بھاوے بخشش ملاوے(۱)

یعنی چغل خور اور دوسروں کی بے جا مخالفت کرنے والے انسان دھکے کھا کھا کر مر جائیں گے۔ ان کو کہیں بھی ٹھکانا نہ مل سکے گا۔ وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے ریاکاری کرتے ہیں لیکن ان کے دل منافقت سے بھرپور ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جو کچھ وہ بو رہے ہیں وہی آخر کار کاٹیں گے۔ نانک جی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ التجا کرتے ہیں کہ مولا کریم کی بخشش سے ہی انسان خدا تعالیٰ کا واصل ہو سکتا ہے۔

(۲) ہوں تدھ آکھاں میری کائیا توں سن سکھ ہماری
نندہ چندہ کرہے پرائی جھوئی لا اعتباری(۲)

یعنی اے میرے جسم تو میری اس تعلیم کو سن۔ تو دوسروں کی بے جا مخالفت کرتا ہے اور چغل خوری میں بھی مصروف رہتا ہے۔ یہ اچھی باتیں نہیں ہیں۔

کنیں سوتک کن پے لا اعتباری کھائے(۱)

یعنی کانوں کی ناپاکی دوسروں کی چغلیاں سننا ہے۔ جو لوگ چغل خوری کرتے ہیں، ان کے کان ناپاک ہو جاتے ہیں۔

(۴) لاہا نام رتن جپ سار لب لوبھ برا اہنکار
لاڑی چاڑی لا اعتبار من مکھ اندھا مگدھ گوار
لاہے کارن آیا جگ ہوئے مزدور گیا ٹھگائے ٹھگ
لاہا نام پونجی ویہ‌ٖاہ نانک سچی پت سچا پاتشاہ(۲)

یعنی اصل نفع تو خدا تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔ لالچ، حرص اور تکبر، طنز، چغل خوری یہ سب بری باتیں ہیں۔ گمراہ، بے وقوف اور اندھے لوگ اس کا شکار ہیں۔ انسان دنیا میں تو اس لیے آیا تھا کہ خدا کی عبادت کر کے نفع کمائے لیکن یہ خود بیگاری بن کر دھوکا کھا گیا ہے۔ نفع تو خدا تعالیٰ کی عبادت اور صدق اختیار کرنے میں ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔۔۔۔ بھی حق ہے اور اس کی عزت بھی حق ہے۔

(۵) چور یار جوآر پیڑے گھانیئے
نندک لا اعتبار ملے ہڑوانیئے(۳)

یعنی چور، زانی اور جوئے باز اور بے جا مخالفت کرنے والے اور چغل خور کو ہتھکڑی لگا کر سزا دی جائے گی۔

شراب خوری

گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک شراب خوری کوئی پسندیدہ چیز نہیں۔ چنانچہ ہر شخص کو اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

(۱) سچ سرا گڑ باہرا جس وچ سچا ناؤں
سنہے وکھانے جیتڑے تن بلہارے جاؤں
تاں من کھیوا جانیئے جا محلیں پائے تھاؤں(۱)

یعنی سچ ایک قسم کی شراب ہے مگر اس میں گڑ نہیں ڈالا جاتا بلکہ خدا تعالیٰ کے سچے نام کا

رَس ہوتا ہے۔ جتنے لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں میں ان کے قربان ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کے حضور ٹھکانہ مل جائے تو دل مسرور ہو جاتا ہے۔

(۲) سچ سچا جنی نہ سیویا سے من مکھ موڑ بتیلا لے
اوہ ال تیال سوہنوں بولدے جیوں پنیئے مد متوالے (۲)

یعنی جن لوگوں نے الحق کا ذکر نہیں کیا وہ پاگل اور گمراہ ہیں۔ وہ لایعنی باتیں کرتے ہیں جیسا کہ شراب پی کر کوئی بدمست ہو جاتا ہے۔

(۳) در مت مد جو پیو تے بکھلی پت کملی
رام رسائن جور تے نانک سچ عملی (۳)

یعنی جو لوگ شراب پیتے ہیں وہ بدکار اور بدمعاش عورت کے خاوند کی مانند ہیں، اس کے برعکس جو شرابِ طہور میں مست ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ حقیقی نشے والے لوگ وہی ہیں۔

(۴) ات مد پیتے نانکا بہتے کھٹیئے بکار (۴)

یعنی اس شراب کو پینے سے اے نانک بہت برائیاں ہی پلے پڑتی ہیں۔

(۵) مانس بھریا آئیا مانس بھریا آئے
جت پیتے مت دور ہوئے برل پوے وچ آئے
اپنا پرایا نہ پچھانئی خصموں دھکے کھائے
جت پیتے خصم وسرے درگاہ ملے سزائے
جھوٹھا مدمول نہ پیچئی جے کا پارو سائے
نانک ندریں سچ مد پایئے ستگور ملے جس آئے
سدا صاحب کے رنگ رہے محلیں پاوے تھاؤں (۱)

یعنی ایک شخص شراب کا بھرا ہوا برتن لایا اور دوسرے نے اس میں سے پیالہ بھر لیا۔ مگر جس کے پینے سے عقل جاتی رہتی ہے، پاگل پن سوار ہو جاتا ہے اور اپنے اور پرائے کی شناخت بھی نہیں رہتی اور مالک کی طرف سے دھکے ہی ملتے ہیں۔ یعنی جس کے پینے سے خدا تعالیٰ بھول جاتا ہے اور اس کی درگاہ سے انسان کو سزا ملتی ہے۔ جہاں تک انسان کا بس چلے اس شراب کو پینے سے بچے۔ نانک جی کہتے ہیں البتہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس انسان کو شرابِ طہور مل جاتی ہے جو

مرشد کامل کو پالیتا ہے اور ہمیشہ خدا کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے اور خدا کے حضور عزت حاصل کرتا ہے۔

(٦) کبیر بھانگ ماچھلی سراپان جو پرانی کھاہیں
تیرتھ برت نیم کیئے تے سب رسائل جاہیں(٢)

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ بھنگ، مچھلی اور شراب جو جو اشخاص استعمال میں لائیں گے ان کا تیرتھوں پر جانا اور برت وغیرہ نیک اعمال بجالانا سب رائیگاں جائے گا۔ گوروگرنتھ میں روحانی شراب پینے کی بھی تلقین کی گئی ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ:

(١) گڑ کر گیان دھیان کر دھارے کر کرنی کس پایئے
بھاٹھی بھون پریم کا پوچا ات رس ایو چو آیئے
بابا من متوارو نام رس پیوے سہج رنگ رچ رہیا
اہ نس نبی پریم لو لاگی شبد انا حد گہیا
پورا ساچ پیالہ سہجے تسہے پیائے جا کو ندر کرے
امرت کا واپاری ہووے کیا مد چھو چھے بھاؤ دھرے(١)

یعنی گیان کا گڑ لو اور دھیان کے میوے پھول بناؤ اور کیکر کے چھلکے اعمال کو بناؤ۔ عقیدت کو بھٹی بناؤ اور محبت کا لیپن کرو۔ اس ڈھب سے امرت کا رس تیار کرو۔ بابا من خدا تعالیٰ کے ذکر کا رس پی کر مست ہوتا ہے اور گیان ۔کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ دن رات محبت بھرا تعلق قائم رہتا ہے۔ روحانیت کے گیت کو دل میں بسایا ہے اور سچ کا بھرپور پیالہ گیان کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور وہی اس پیالے کو پی سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔ جو اَمرت کا بیوپاری ہے وہ اس نکمی شراب میں کیونکر دل لگائے۔

(٢) بھو تیرا بھانگ کھلڑی میرا چیت میں دیوانہ بھیا اتیت
کر قاسا درسن کی بھوکھ میں در مانگوں نیتا نیت(٢)

تیرا ڈر میری بھنگ ہے اور بھنگ ڈالنے والی گتھی میرا من ہے۔ اور میں مست تیاگی ہو گیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں پیالہ ہے اور مجھے صرف تیرے درشن کی بھوک ہے اور میں تیرے در کا سوالی ہوں۔

(۳) کائیا کلالن لاہن میلو گور کا شبد گوڑ کین رے
ترشنا کام کرودھ مد متسر کاٹ کاٹ کس دین رے
کوئی ہے رے سج سنت سہج سکھ انتر جاکو جپ تپ دیو کلالی رے
اک بوند بھرتن من دیوں جو مد دیئے کلالی رے
بھون چتر دس بھاٹھی کیٹی برہم اگن تن جاری رے
مدرا مدک سہج دھن لاگی سکھ من موچن ہاری رے
تیرتھ برت نیم سچ سنجم روسس گہنے دیورے
سرت پیال سدھا رس امرت ایہہ مہاں رس پیئے رے
سنجھر دھار چوئے ات نرمل ایہہ رس منوآ را تورے
کہہ کبیر سگلے مد چھو چھے ایہہ مہاں رس سا چورے
گڑ کر گیان دھیان کر ہوا بھو بھاٹھی من دھارا
سکھ من ناری سہج سمانی پیوے پیون ھارا
اودھوا میر مت دارا
۔۔۔۔ چڑھا مدن رس چاکھیا تربھون بھیا اجیارا
دوئے پر جور سائی بھاٹھی پیو مہاں رس بھاری
کام سکر دوھ دوئے لیئے جلیتا چھوٹ گئی سنساری
پرگٹ پرگاس گیان گورگمت ستکور تے سدھ پائی
داس کبیر تاس مدھ ماتا اچک نہ کبھوں جائی(۱)

یعنی شراب کشید کرنے والی بھٹی جسم کو بنایا ہے۔ اس میں گورو کا شبد گڑ بنایا ہے اور لالچ، شہوت، غصہ، تکبر اور حسد کو کاٹ کاٹ کر اس کا ایندھن بنایا ہے۔ کوئی ایسا خدا رسیدہ بندہ ہے جسے میں عبادت اور ریاضت تبادلے میں دے سکوں۔ ایک قطرے کے لیے میں اسے تن اور من بھینٹ کر دوں جو مجھے یہ روحانی شراب دے دے۔ چودہ طبق میں نے بھٹی بنائے ہیں اور اپنے جسم کو خدا تعالیٰ کے نور سے منور کیا ہے۔ مٹی کو بند کرنے کا کارک اپنی توجہ کو بنایا ہے اور خلوت کا لیپن تیار کیا ہے جو اس قسم کی روحانی شراب پیتا ہے۔ میں اڑا اور پگلا سر دونوں ہی اس کے پاس

رہن رکھ دوں گا اور اپنی توجہ کا پیالہ بنا کر یہ امرت پیوں گا۔ لگاتار دھار گر رہی ہے۔ اس کے رس سے دل مست ہو گیا ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ تمام شرابیں فضول ہیں۔ یہی شراب طہور سچی ہے۔ گیان کا گڑ اور دھیان کا مہوآ اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا یہ بھٹی ہے۔ اور یکسوئی نالی ہے جو توجہ میں سما گئی ہے۔ اور پینے والے اس شراب کو پی رہے ہیں۔ اے یوگی میرا من مست ہو گیا ہے جب سے اس رس کا مزہ لیا ہے لیکن بجائے مدہوشی کے تین زمانوں سے واقفیت ہو گئی ہے۔ زمین اور آسمان کے دونوں اطراف جوڑ کر بھٹی بنائی ہے۔ یعنی عالم کائنات کی تمام اصلیت کو سمجھنا یہ بھٹی بنائی ہے اور شراب طہور پی رہا ہوں۔ شہوت اور غصہ دونوں سے ایندھن تیار کیا ہے اور دنیا کے تمام خیالات چھوٹ گئے ہیں۔ گورو کی خدمت میں حاضر ہونے سے گیان ظاہر ہو گیا ہے اور گورو کے ذریعے سوجھ بوجھ آ گئی ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ میں اس خدا تعالیٰ کے نشے میں مست ہوں جو کبھی بھی نہیں اترتا بلکہ ہمیشہ چڑھتا رہتا ہے۔

رشوت خوری

رشوت خوری بھی ایک اخلاقی بیماری ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بھی مذمت کی گئی ہے جیسا کہ ایک جگہ لکھا گیا ہے:

(۱)
نارد ناچے کل کا بھاؤ جتی ستی کہہ راکھے پاؤ
نانک نام ڈھوں قربان اندھی دنیا صاحب جان
گورو پاسوں پھر چیلا کھائے نام پریت دے گھر آئے
جے سو دریال جیون کھان خصم پچھانے سودن پردان
درسن دیکھے دیا نہ ہوئے لیے دتے بن رہے نہ کوئے
راجہ نیاؤں کرے ہتھ دھوئے کہے خدا نہ مانے کوئے (۱)

یعنی چغل خور من ہے اور زمانہ ناچ رہا ہے۔ جتی ستی اپنے پاؤں کہاں رکھیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ پر قربان ہوں۔ دنیا تو اندھی ہے مگر مالک سمیع و بصیر ہے۔ گورو سے الٹا چیلا کھا رہا ہے۔ روٹی کی محبت میں گھر آ کر بس رہا ہے۔ اگر سو برس بھی زندہ رہ کر کھاتا رہے تو وہی دن اس کا قبول کیا جائے گا جس دن کہ وہ اپنے مالک کو پہچان لے گا۔ صرف ملنے جلنے سے ہی کوئی

کسی سے ہمدردی نہیں کرتا۔ کیونکہ سب کا مزاج رشوت خور ہو گیا ہے۔ جب تک کوئی کسی سے کچھ لین دین نہ کرے کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ راجہ انصاف تب کرتا ہے اگر دینے کے لیے کچھ پلے ہو، خدا کے لیے کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

(۲) قاضی ہوئیکے بہے نیائیں پھیرے تسبیح کرے خدائے
وڈھی لے کے حق گوائے جے کو پچھے تاں پڑھ سنائے (۲)

یعنی قاضی بن کر اگر کوئی انصاف کرنے کو بیٹھتا ہے اور تسبیح پھیر کر اللہ کو یاد کرتا ہے، اس کے باوجود وہ رشوت لے کر حق تلفی بھی کر دیتا ہے۔ اگر کوئی اس سے اس کی وجہ پوچھتا ہے تو فتویٰ پڑھ کر سنا دیتا ہے۔

(۳) پڑھے من لکھ ہر بدھ نہیں جانا نام نہ بوجھے بھرم بھلانا
لے کے وڈھی دین گواہی' درمت کا گل پھابا ہے (۳)

یعنی من لکھ پڑھتا تو ہے لیکن اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا۔ خدا کی شناخت سے بھی محروم رہتا ہے اور بھرم میں پڑ کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ رشوت لے کر جو لوگ گواہی دیتے ہیں، ان کے گلوں میں جہالت کا پھندا ہے۔

(۴) قاضی ملاں کریں سلام ان ہندو میرا لیا مان
بادشاہ بینتی سہنہ نامے سر بھر سوتا لیہہ
مال لیہو تو دوزخ پروں دین چھوڑ دنیا کو بھروں (۱)

یعنی بادشاہ نے کہا، قاضی اور ملاں مجھے سلام کرتے ہیں لیکن اس ہندو نامدیو نے میری عزت ختم کر دی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اے بادشاہ ہماری عرض کو قبول کرلو اور نامدیو کے وزن کے برابر ہم سے سونا لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ بادشاہ نے یہ جواب دیا تھا کہ میں اگر رشوت کے طور پر اس طرح مال لے لوں تو میرا ٹھکانہ جہنم ہو گا کیونکہ اس طرح میں دین کو چھوڑ کر دنیا اکٹھی کرنے والا قرار پاؤں گا۔

مردارخوری

مردارخوری کوئی پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں مردار خور،

یہ تعلیم دی گئی ہے:

(۱) لب کتا کوڑ چوہڑا ٹھگ کھادھا مردار
پر نندہ پرل لکھ سدھی اگن کرودھ چنڈال
رس کس آپ صلاہنا اے کرم میرے کرتار(۲)

یعنی لالچ کتا ہے، جھوٹ چوہڑا ہے۔ دھوکا فریب دے کر کھانا مردار خوری کرنا ہے۔ دوسروں کی بے جا مخالفت، منہ کی خالص گندگی ہے اور غصہ چنڈال آگ کے برابر ہے۔ اور بُرے خیالات اور خود پسندی یہ میرے اعمال ہیں۔

(۲) کوڑ بول مردار کھائے اوری نوں سمجھاون جائے
میٹھا آپ مہائے ساتھے نانک ایسا آگو جاپے(۱)

یعنی جھوٹ بولنا مردار کھانے کے مترادف ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ گویا کہ مردار خوری کرتا ہے۔ اور دوسروں کو سمجھانے کے لیے جاتا ہے۔ ایسا شخص خود بھی لٹ جاتا ہے اور اپنے ساتھیوں کو بھی لٹا دیتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ایسا شخص راہ نما بنتا ہے۔

(۳) حق پرایا نانکا اس سور اوس گائے
گور پیر حامہ تا بھرے جاں مردار نہ کھائے (۲)

یعنی غیروں کا حق مسلمان کے لیے سوّر کے برابر اور ہندو کے لیے گائے کے برابر ہے۔ گورو اور پیر اسی صورت میں کوئی سفارش کر سکتے ہیں کہ انسان مردار خوری سے باز رہے۔

سود خوری

گوروگرنتھ میں سود خوری کو بہت ناپسند کیا گیا ہے چنانچہ اس بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے:

(۱) نت سودا سود کیجیے بہہ بھاتت کرمائیا کے تائیں
جالا ہادے سکھ منے توٹے مر جائی
جوگن سانجھی گورسیوں کرے نت نت سکھ پائی(۳)

یعنی جو لوگ ہمیشہ سود وغیرہ سے بہت سودے کرتے ہیں اگر انھیں کچھ نفع حاصل ہو تو بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر نقصان ہو جائے تو غم کے مارے مر جاتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ گورو سے

خوبیوں میں اشتراک عمل کرتے تو انھیں دائمی خوشی حاصل ہو جاتی۔

(۲) موہے ایسے بنج سیول نہیں نہ کاج
جیہہ گھٹے مول نت بڈھے بیاج(۱)

یعنی ہم ایسے بیوپاریوں سے کسی قسم کا بھی تعلق نہیں رکھنا چاہتے جس میں مول تو کم ہو جائے اور سود بڑھتا جائے۔

(۳) کبیر ٹالے ٹولے دن گیا بیاج بڈھنتو جائے
نہ ہر بھیجو نہ خط پھٹیو کال پہو چو آئے(۲)

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنے سے دن بیت گیا ہے اور بیاج بڑھ رہا ہے۔ نہ تو خدا تعالیٰ کی عبادت کی ہے اور نہ قرضہ کی نوشت ہی پھٹ سکی ہے اور موت سر پر آ گئی ہے۔

سکھ رہت مریادہ کی مشہور و معروف کتاب "پریم سمارگ" میں سود کے بارے میں یہ حکم درج ہے:

> ''جو کوئی اپنے کسی کارج کے واسطے یا کھانے پینے کے واسطے قرض لے تب اس قرض دینے والے کو چاہیے جو اس قرض لینے والے سے بیاج (سود) نہ لے۔ اس (بیاج خوری) برابر ہوتیا نہیں۔ اور بیاج دے لالچ کر دینے میں ناہ نہ کرے۔ جو مینوں کیا نفع ہے۔ جو میں قرض دیوں۔ اس قرض دینے برابر کوئی دھرم نہیں۔ پر تب جب آپ نہ منگے، جب لینے والا آپ دیوے تب لیوے اور بیاج اس ارتھ (روپے) کا لینا جوگ نہیں۔''(۳)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سکھ دھرم کی رو سے کسی کو اپنی خانگی ضروریات کے لیے کسی وقت قرض لینے کی ضرورت پیش آئے تو قرض دینے والے کے لیے سود لینا جائز نہیں۔

حرام خوری

حرام خوری بھی کوئی پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ چنانچہ گوروگرنتھ صاحب میں بھی اسے ناپسند کیا

گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:

(۱) اسنکھ چور حرام خور اسنکھ امر کر جاہیں زور
اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھاہیں(۱)

یعنی بے شمار لوگ چوریاں کرتے اور حرام خوریاں کرتے ہیں اور بے شمار جبر سے دوسروں پر حکومت کرتے ہیں ..... نیز بے شمار لوگ غلاظت کھاتے ہیں یعنی حرام کی کمائی کھاتے ہیں۔

(۲) حرام خور نرگن کو توٹھا نہ تن سیتل من امرت دوٹھا(۲)

یعنی حرام خور اور بدیوں میں مبتلا پر خدا مہربان ہو جائے تو اس کے تن من کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) ابھکھ بھکھیں بھکھ تج چھوڈیں اندھ گورو جن کیرا (۳)

یعنی جن لوگوں کا گورو اندھا ہوتا ہے وہ حرام چیزیں کھاتے ہیں۔ حلال چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔

(۴) میل کھائے پھر میل ودھائے من مکھ میل دکھ پاونیا(۱)

یعنی جو لوگ حرام کھاتے ہیں وہ حرام کاری میں ہی اضافہ کرتے ہیں اور گمراہ لوگ حرام میں پھنس کر دکھ اٹھاتے ہیں۔

یاد رہے کہ سکھ وِدوانوں نے ''میلا کھائے'' کے معنے حرام خوری ہی کیے ہیں۔ (ملاحظہ ہو گورمت پربھاکر:۷۹۴)

(۵) لوبھی جنت نہ جائی بھکھ ابھکھ سب کھائے(۲)

یعنی لالچی انسان حرام حلال میں کوئی تمیز نہیں کرتا بلکہ ہر چیز کھا جاتا ہے۔

(۶) مارن پاہ حرام میں ہوئے حلال نہ جائے
نانک گلیں کوڑی ای کوڑو پلے پائے(۳)

یعنی حرام کے گوشت میں مصالحہ ڈال دینے سے وہ حلال نہیں ہوگا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جھوٹ کی باتوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جھوٹ ہی پلے پڑے گا۔

گوشت خوری

گورو گرنتھ صاحب میں ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں گوشت خوری کو جائز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:

(1) ماس ماس کر مورکھ جھگڑے گیان دھیان نہیں جانے
کون ماس کون ساگ کہاوے کس میں پاپ سمانے
گینڈا مار ہوم جگ کیے دیوتیاں کی بانے
ماس چھوڈ بیس نک پکڑ ہے راتیں مانس کھانے
پھڑ کر لوکاں نوں دکھلاوے گیان دھیان نہیں سوجھے
نانک اندھے سیئوں کیا کہیئے کہے نہ کیا بوجھے
اندھا سوجے اندھ کماوے تس روے سلوچن ناہیں
مات پتا کی رکت نپجے مچھی ماس نہ کھاہی
استری پورکھے جاں نس میلا اوتھے مند کماہی
ماسوں نمے ماموں جمے ہم ماسے کے بھانڈے
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہیں چتر کہاوے پانڈے
باہر کا ماس مندا سوامی گھر کا ماس چنگیرا
جیا جنت سب ماسوں ہوئے جائے لیا ہیرا
بھکھ بھکھے بھکھ تج چھوڈیں اندھ گورو جن کیرا
ماسوں نمے ماسوں جمے ہم ماسے کے بھانڈے
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہی چتر کیاوے پانڈے
اس پورانی ماس کیتیں جو چگی ماس کمانا
جج کاج دیاہ سوہاوے اوتھے ماس سمانا
استری پورکھ نپجے ماسوں پاتشاہ سلطاناں
سبے ائے وسہے نرک جاندے تاں ان کا دان نہ لینا

دیندا نرک سورگ لیندے دیکھو ایہہ دھنگانا
پانڈے تو جانے ناہی کتھوں ماس اپنا
تو توہوں ان کماد کپاہاں تونہوں تربھون گنا
توآ آکھے ہوں بہہ، بدھ اچھا توئے بہت جکارا
ایتے رس چھوڈ ہوئے سنیاسی نانک کہے ویچارا(۱)

اس مندرجہ بالا شبد کا خلاصہ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یوں مذکور ہے:

"فضول اور نکمی سمجھ کو چھوڑ کر صحیح عقلمندی کو اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے جو سچے گورو سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہاں پنڈتوں کی ایک غلطی کی اصلاح کر رہے ہیں۔ وہ گوشت خوری کو ناجائز سمجھتے ہیں، گورو جی انھیں بتاتے ہیں کہ گوشت ایک ایسی چیز ہے جس سے ہمیں ہر وقت واسطہ پڑتا ہے۔ ہم اسے کسی نہ کسی شکل میں ضرور استعمال میں لاتے ہیں۔ پھر پنڈتوں کی مذہبی اور مقدس کتب میں بھی گوشت خوری کا ذکر موجود ہے۔ ایک قابلِ نفرت یا قابلِ مذمت چیز کے طور پر نہیں بلکہ دیوتاؤں کی حسب پسند اور مرغوب غذا کے طور پر۔ اگر یہ دلیل دی جائے کہ گوشت خوری سے جیو ہتیا ہوتی ہے اور سبزی وغیرہ کھانے سے نہیں تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ زندگی کا مادی سبب تو پانی ہے۔ جس سے اناج پھل وغیرہ کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر پورے طور پر جیو ہتیا سے بچنا ہے تو پھر ان چیزوں کو بھی ترک کر دینا چاہیے۔"(۱)

محض زبان کے مزہ کے لیے گوشت خوری گوروگرنتھ صاحب کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔ اس بارے میں یہ مرقوم ہے:

کبیر خوب کھانا کھچڑی جا میں امرت لون
ہیرا روٹی کارنے گلا کٹاوے کون(۲)

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ اچھا کھانا تو وہ کھچڑی ہے نمک جس میں امرت ہے۔ گوشت روٹی کے لیے کون گلا کٹائے۔

شبدارتھ گورو گرنتھ میں اس شلوک کی یوں تشریح کی گئی ہے:

''گوشت روٹی کھانے کے سبب سے اپنا گلا کون کٹائے۔ یعنی یہاں تو زبان کے مزہ کے لیے گوشت کھالیا لیکن آخرت میں جو سزا ملنے والی ہے، اسے کون برداشت کرے گا۔''(۱)

روحانی گوشت خوری

گورو گرنتھ صاحب میں روحانی گوشت خوری کے سلسلہ میں مرقوم ہے کہ:

گیان گڑ صلاح منڈے بھوماس آہار
نانک ایہہ بھوجن سچ ہے سچ نام آدھار(۲)

یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت گڑ ہو اور اس کی حمد روٹیاں ہوں۔ اور اس کا خوف گوشت والا کھانا ہو۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ایسا کھانا سچا اور حقیقی کھانا ہے اور سچا خدا ہی ہمارا سہارا ہے۔

بھیک مانگنا

ہر شخص کا محنت کر کے اپنا گزارہ کرنا اور دوسرے کے سہارے نہ ڈھونڈنا ایک خوبی سمجھی جاتی ہے۔ جو لوگ بھیک مانگ کر اپنی بسر اوقات کرتے ہیں، اخلاقی دنیا میں ان کے اس فعل کو پسند نہیں کیا جاتا۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کی یہ تعلیم ہے:

(۱) برہم گیانی اناتھ کا ناتھ برہم گیانی کا سبھ اوپر ہاتھ(۳)

ایک سکھ ودوان نے اس کی تشریح مندرجہ ذیل بیان کی ہے:

''سنت (اللہ سے واقف انسان) کا ہاتھ سب کے اوپر رہتا ہے۔ یعنی وہ صدقہ اور خیرات کرتا رہتا ہے اور اپنا ہاتھ دوسروں کے آگے نہیں پھیلاتا۔''(۱)

(۲) جھوٹھا منگن جے کو مانگے تس مرتے کو گھڑی نہ لاگے(۲)

یعنی جو لوگ دوسروں سے دنیاوی چیزوں کی بھیک مانگتے ہیں ایک لحاظ سے مردہ ہیں۔ ان کا ضمیر مر جاتا ہے۔

(۳) مایا ڈوبے بہہ بدھی من لپیٹو تہہ سنگ
ماگن تے جے تم رکھہو سونانک نامہ رنگ

سما ماگن ہار ایاناں دین ہاردے رہیو سجاناں
جو دینو سو ایکہہ بار من مورکھ کہہ کرے پکار
جو مانگیہہ تو مانگیہہ بیا جاتے کسل نہ کاہیو تھیا
مانگا مانگ تا ایکہہ مانگ نانک جاں تے پرینہ پراگ (۳)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگنے کو ناپسند کیا گیا ہے اور ہر ایک انسان کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ اگر کوئی چیز مانگنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے نجات طلب کرے۔

(۴) برتھا کہوں کون سیوں من کی
لوبھ گرسیؤں وسہول وس دھاوت آسا لاگیؤ
سکھ کے ہیت بہت دکھ پاوت سیو کرت جن جن کی
دوارینہ دوارسوان جیوں ڈولت نہ سدھ رام بھجن کی
مانس جنم اکارتھ کھووت لاج نہ لوک حسن کی
نانک ہر جس کیوں نہیں گاوت کت بناسے تن کی(۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اِس شبد میں بھی بھیک مانگنے کی مذمت کی گئی ہے اور جو لوگ دوسروں کے دروازے پر جا جا کر ہاتھ پھیلاتے ہیں انھیں کتے قرار دیا گیا ہے اور ان کی زندگی رائیگاں جانا تسلیم کیا گیا ہے۔

(۵) ہر اکو داتا سیویئے ہر اک دھیایئے
ہر اکو داتا منگیئے من چنڈیا پایئے
جے دوجے پاسیوں منگیئے تاں لاج مرایئے
نانک تن وٹوں واریا جن ان دن ہر دے ہرنام دھیایئے (۲)

یعنی صرف خدائے واحد کی پرستش کرتے رہو اور اس ایک سے ہی سب کچھ طلب کرو۔ وہ ہر ایک کی مرادیں پوری کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاؤ گے تو زندگی

برباد ہو جائے گی۔ جو اس خدائے واحد کے پرستار ہیں اور صدق دل سے دن رات اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں، میں ان پر قربان ہوں۔

(٦) مانگوں رام تے سبھ تھوک
مانتھ کو جاچت سرم پایئے پربھ کے سمرن سوکھ(٣)

شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس شبد کی تشریح میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

"انسان سے مانگنے سے خواری ہی ملتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عبادت سے انسان کو نجات مل جاتی ہے۔"

(٧) امرت ہر کا ناؤں دیوے دیکھیا
چالیہ ستکور بھائے بھونیہ نہ بھیکھیا(١)

ایک سکھ ودوان نے اس شبد کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:

''جو گورو کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں وہ بھیک مانگنے کے لیے چکر نہیں لگاتے۔''(٢)

(٨) لوگ دھکار کہے منگت جن مانگت مان نہ پایا (٣)

یعنی "لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مانگنے سے کسی کو عزت نہیں مل سکتی۔"(٤)

(٩) چھاون بھوجن مانگت بھاگے کھدھیا وسٹ جلے دکھ آگے
گورومت نہیں لینی درمت پت کھوئی گورمت بھگت پاوے جن کوئی(٥)

یعنی روٹی کپڑے مانگنے کے لیے دوڑا پھرتا ہے، یہاں تھوڑی بھوک میں جل رہا ہے اور آگے جا کر (جنم مرن کا) دکھ اُٹھانا پڑے گا۔(٦)

(١٠) گہری بھبھوت لائے بیٹھا تاڑی میری تیری مندر دھاری
مانگے ٹوکا ترپت نہ پاوے ناتھ چھوڑ جاچسہ لاج نہ آوے(٧)

اس شبد میں بھی بھیک مانگنے کی مذمت کی گئی ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا اپنا شعار بنا لیتے ہیں پھر انھیں تسکین حاصل نہیں ہوتی اور انھیں اس بات کی بھی کوئی شرم نہیں آتی، وہ حقیقی داتا کو چھوڑ دیتے ہیں۔

(۱۱) نام رتن جن پائیا دان تس جن ہوئے سگل ندھان
سنتوکھ آئیا من پورا پائے پھر پھر مانگن کاہے جائے
سو پران جس ردے وسائی نانک نے جن اوتم بھائی (۱)

یعنی جس شخص کو خدا تعالیٰ مل جاتا ہے وہ اطمینان قلب حاصل کرتا ہے اور دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے پرہیز کرتا ہے۔ ...وہ شخص خدا تعالیٰ کا مقبول ہو جاتا ہے۔ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی عزت و عظمت قائم ہو جاتی ہے وہی سب سے اعلیٰ اور اونچے درجے کا مالک ہو جاتا ہے۔

(۱۲) جوگی بیس رہ ہو دبدھا دکھ بھاگے
گھر گھر مانگت لاج نہ لاگے

...

بند نہ راکھنہ جتی کہاوہنہ
مائی مانگت ترے لوبھاوہنہ (۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی بھیک مانگ کر زندگی بسر کرنا ناپسند کیا گیا ہے۔

(۱۳) کیوں مرے مندا کیوں جیوے جگت
کن پڑائے کیا کھائے بھگت
نرنکار جور ہے سمائے
کاہے بھیکھیا منگن جائے (۱)

یعنی کان چھدوا کر لوگوں سے مانگ مانگ کر کھانے کا کیا فائدہ؟ . . . جو اپنے خالق و مالک کے بن گئے ہیں پھر وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کے لیے نہیں جاتے۔

(۱۴) جوگی ہواں جگ بھواں گھر گھر بھیکھیا لیو
درگہ لیکھا منگیئے کس کس اتر دیو
بھکھیا نام سنتوکھ مڑی سدا سچ ہے نال
بھیکھی ہاتھ نہ لدھیا سبھ بدھی جم کال

نانک گلاں جھوٹھیاں سچا نام سمال(۲)

ایک سکھ وِدوان نے اس شلوک کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے:

"جب درگاہ میں یہ سوال ہوا کہ تجھے پیدا تو اس لیے کیا گیا تھا کہ تو دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کا باعث بنے لیکن اس کے برعکس تو نے خود بھکاری بن کر دوسروں کا خون کیوں چوسا؟ اس وقت کیا جواب ہوگا۔ یعنی کوئی معقول جواب نہیں دیا جاسکے گا۔"(۳)

دنیا میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو گھونگھرو باندھ کر یا اس قسم کی دوسری حرکات کر کے دوسروں سے بھیک مانگتے ہیں۔ان کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

(ا) گھونگھرو باندھ بھئے رام داسا روٹی ان کے اد پادا
برت نیم کرم کھٹ کیتے باہر بھیکھ دکھاوا(۴)

یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دوسروں سے روٹیاں مانگنے کے لیے گھونگھرو وغیرہ باندھ کر رام داس کہلاتے ہیں۔ ایسے لوگ ریاکار ہیں۔ان کا مقصد سوائے روٹیاں بٹورنے کے اور کچھ بھی نہیں۔

(ب) من میں کرودھ مہاں اہنکارا پوجا کریہ بہت بستھارا
کر اشنان تن چکر بنائے انتر کی مل کب ہی نہ جائے
ات سنجم پربھ کن ہی نہ پایا بھگوتی مدرا من موہیا مایا
پاپ کرینہ پنجاں کے بس وے تیرتھ نائے کہنہ سبھ اترے
بہر کماوینہ سوئے نشنک جم پور باندھ کھرے کالنک
گھونگورو باندھ بجا دینہ تالا انتر کپٹ پھرینہ بے تالا
ورمی ماری سانپ نہ ہوآ پربھ سبھ کچھ جانے جن تو کیا
پونئر تاپ گیری کے بسترا اپدا کا ماریا گریہہ تے نستا
دیس چھوڑ پردیسہے دھایا پنج چنڈل نالے لے آیا
کان پھڑائے ہرائے ٹو کا گھر گھر مانگے تر پتاون نے چوکا

من مکھ کرم کرے اجائی
جیوں بالو گھر ٹھور نہ ٹھائی(۱)

جولوگ کان چھدکراور گھونگھرووغیرہ باندھ کرلوگوں سے مانگنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں، اس شبد میں ان کی مذمت کی گئی ہے۔انھیں خداتعالیٰ سے دُور قرار دیا گیا ہے۔

بعض ایسے گور پیر بھی ملتے ہیں جو اپنے مریدوں سے روپے پیسے مانگنے کے لیے ان کے گھروں میں جاتے ہیں۔ گوروگرنتھ صاحب میں ایسے لوگوں کی مذمت مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

گیان وہونا گاوے گیت بھوکھے ملاں گھرے مسیت
مکھٹو ہوئے کے کن پڑائے فقر کرے ہور جات گوائے
گور پیر سدائے منگن جائے تاں کے مول نہ لگیئے پائے
گھال کھائے کچھ ہتھہ دیئے نانک راہ پچھانہہ سیئے(۱)

اس شبد میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو مذہب کے نام پر لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں اور گورو اور پیر کہلانے کے بعد دوسروں کے دروازوں پر جا جا کر ہاتھ پھیلاتے ہیں۔اس کے برعکس جولوگ محنت کر کے گزارہ کرتے ہیں، وہ صراط مستقیم کے جاننے والے ہیں۔

ہرایک انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے خود محنت کرے اور اپنی زندگی گزارے۔ گوروگرنتھ صاحب میں محنت کر کے روزی کمانے کا اپدیش مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

اوم کر پیدیاں جیونٹوں کماوندیاں سکھ بھنج
دھیا ندیاں توں پر بھول نانک اتری چنت(۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں انسان کو محنت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

ناما کہ ہلوچنا مکھ تے رام سمال
ہاتھ پاؤں کر کام سبھ چیت نرنجن نال(۳)

ایک سکھ وِدوان نے گوروگرنتھ صاحب کے اس شلوک کے پیش نظر یہ لکھا ہے:

''خدا تعالیٰ کا نام لے وا ہگورو بول۔ یہ الفاظ ایسے وقت کہے جاتے ہیں جب یہ مقصد مدنظر ہو کہ ایسی بات نہ کی جائے، مطلب یہ کہ لوگوں کو محنت مشقت سے روکنے کی تلقین نہیں کرنی چاہیے۔ بے کار رہنا اور دوسروں کی کمائی کا سہارا لینا ناپسندیدہ فعل ہے۔ انسان کی زندگی تبھی سپھل ہو گی جب وہ محنت و مشقت کرتا رہے۔ نیک لوگوں کا دل خدا تعالیٰ کی طرف اور ہاتھ محنت میں مشغول رہتے ہیں۔''(۱)

کھانے پینے کے اصول

(۱) مناسب حال خوراک:

گورو گرنتھ صاحب میں کھانے پینے سے متعلق بھی خوب وضاحت سے تعلیم دی گئی ہے اور اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان جس قسم کی خوراک استعمال میں لائے گا، اسی قسم کے اس سے اعمال سرزد ہوں گے۔ اس لیے انسان کو ایسی خوراک استعمال میں نہیں لانی چاہیے جس سے اس کے جسم یا من کو دکھ اور تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو، چنانچہ اس سلسلہ میں بعض شبد یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

(۱) سب رس مٹھے مینئے ، سنئیے سالو نے
کھٹ ترسی مکھ بولنا ، مارن ساد کیے
چھتیہ امرت بھاؤ ایک جاں کو ندر کرے
بابا ہور کھانا خوشی خوامد۔ جت کھادے تن پیڑ یئے۔ من میں چلیے دکار(۲)

یعنی خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں تمام ذائقے میٹھے ہو جاتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کا کلام سننے سے نمکین ذائقے، زبان سے بولنے سے کھٹائی والے ذائقے اور خدا تعالیٰ کی حمد سے مصالحے مل جاتے ہیں اور چھتیس قسم کے امرت ان لوگوں کو لگاتار محبت کرنے سے حاصل ہو جاتے ہیں جن پر کہ اس کا فضل ہو جاتا ہے۔ اے بابا ہر وہ کھانا اپنی خوشی کو برباد کرنے کا موجب ہے جس کے کھانے سے انسان کے جسم کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا جس سے دل میں بُرے خیالات پیدا ہونے کا امکان ہو۔ ایسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۲۔ ایسا دارو کھاہے گوار جت کھادھے تیرے جاہے وکار(۱)

یعنی اے بے وقوف ایسی چیز کھاؤ جس کے کھانے سے تمھارے بُرے خیالات جاتے رہیں۔

(۳) نانک نام صلاء تو سبھناں جیاں ویندا رزق سباہ
جت کھادھے سکھ اوپجے پھر دکھ نہ لاگے آئے(۲)

یعنی نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہو جو تمام مخلوق کا رازق ہے اور ہر ایک کو رزق پہنچاتا ہے۔ اس کے دیے ہوئے رزق سے ہر وہ چیز کھاؤ جس کے کھانے سے سکھ اور آرام حاصل ہو اور کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

(۴) ہور وڈائی چاکری دھرگ جیون دھرگ داس
امرت چھوڑ بکھ لگے بکھ کھٹنا بکھ راس
بکھ کھانا بکھ پہننا بکھ کے مکھ گراس
ایتھے وکھو وکھ کماونا مویاں نرک نواس(۳)

یعنی غیروں کا چاکر بن کر زندگی بسر کرنے پر لعنت ہے اور اس طرح رہنا بھی لعنتی ہے۔ ایسے لوگ امرت کو چھوڑ کر زہر کھاتے ہیں۔ جو لوگ زہر کھائیں گے اور زہر پئیں گے اور زہر کے لقمے ہی منہ میں ڈالیں گے، ان کو اس دنیا میں بھی دکھ ہی پہنچے گا اور مرنے کے بعد بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

(۵) بکھ کھاوے بکھ بولی بولے بن نادیں پنھ ل مر بھر منا(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کے بغیر انسان کی زندگی رائیگاں جاتی ہے اور ایسے لوگ جو زہر کھاتے ہیں ان کی زبان بھی زہریلی ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کے بغیر ان کی زندگی رائیگاں جاتی ہے اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

(۶) بکھ کھانا بکھ بولنا بکھ کار کمائیے
جم در بدھے ماریئے چھوٹس سباچے نائے(۲)

یعنی جو لوگ زہر کھاتے ہیں ان کی زبان بھی زہریلی ہو جاتی ہے اور ان کے اعمال بھی زہریلے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو موت کے فرشتے بہت سزا دیتے ہیں کیونکہ انسان اس سزا سے

تو خدا تعالیٰ کے ذریعے ہی چھوٹ سکتا ہے۔

(ب) سادہ خوراک:

کھانے پینے سے متعلق گوروگرنتھ صاحب میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ انسان کو ہمیشہ سادہ خوراک استعمال میں لانی چاہیے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:

فریدا روٹی میری کاٹھ کی لاون میری بھوکھ
جنہاں کھادھی چوپڑی گھنے سہنگے دوکھ
روکھی سوکھی کھائیکے ٹھنڈا پانی پیؤ
فریدا دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائے جیو (۳)

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ میری روٹی لکڑی کی مانند سوکھی ہے اور سالن میری بھوک ہے، جو لوگ چکنی چپڑی خوراک کھاتے ہیں وہ بہت دکھ اٹھائیں گے۔ اس لیے روکھی سوکھی روٹی کھا کر ٹھنڈا پانی پی لیا کرو۔ اے فرید دوسروں کی چکنی چپڑی خوراک دیکھ کر اپنے دل کو نہ للچاؤ۔

(۲) ہر روکھی روٹی کھائے سنبھالے ہر انتر باہر ندر نہالے
کھائے کھائے کرے بدفعلی جان دسو کی واڑی جیو (۱)

یعنی جو شخص روکھی روٹی کھا کر خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اندر باہر مہر کی نظر سے دیکھتا ہے، یعنی اس کی اچھی طرح سنبھال کرتا ہے لیکن جو شخص کھا کھا کر بدکاری کرتا ہے، یوں سمجھو کہ اس کی زندگی زہر کی کھیتی ہے۔ (۲)

(۳) سنتن کا دانہ روکھا سو سرب ندھان
گرہ ساکت چھتیس پرکار تے بکھو سمان
بھگت جناں کا لوگر اوڑھ نگن نہ ہوئی
ساکت سر پاؤ ریشمی پرت پت کھوئی (۳)

یعنی نیک لوگوں کی سوکھی روٹی کو ہر قسم کے سکھ اور آرام کا خزانہ تصور کرو۔ اس کے برعکس اگر بدکردار کے گھر کے چھتیس امرت بھی ہوں تو انہیں زہر کے برابر سمجھو، جو کھائے گا ہلاک ہوگا۔ نیک لوگوں کا پھٹا پرانا کمبل اوڑھنے سے بھی کوئی ننگا نہیں ہوگا لیکن بدکردار کے سر سے پاؤں تک

ریشمی کپڑے پہننے سے بھی انسان ذلیل ہوگا۔

(ج) چٹ پٹی خوراک:

محض زبان کے مزہ کے لیے چپ پٹی خوراک کا استعمال کرنا گوروگرنتھ صاحب کے نزدیک کوئی پسندیدہ فعل نہیں ہے۔اس سلسلہ میں چندایک شبد پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) ساد سہج سکھ رس کس تجیلے کا پڑ چھوڈ چمڑ لیئے
دکھیئے درد وند در تیر نام رتے درویش بھیئے(۱)

یعنی محض زبان کے مزہ کے لیے چٹ پٹی خوراک کا استعمال ترک کردیا ہے اور کپڑے چھوڑ کر چمڑا پہننا شروع کردیا ہے۔اس طرح ہم دردمند درویش بن گئے ہیں اور صرف تیرے نام سے ہی لولگالی ہے۔

(۲) جہہ دیکھوں تہ ایکو ایکا ہور جیا اپائے ویکو ویکا
پھلو ہار کیے پھل جائے رس کس لالچ لپٹے لپٹائے
چھوٹے گورکھ سچ کمائے(۲)

یعنی جہاں بھی میں دیکھتا ہوں مجھے وہی ایک نظر آتا ہے۔باقی مختلف قسم کی مخلوق اس کی پیدا کردہ ہے۔بعض تو صرف پھل ہی کھاتے ہیں مگر اس کا پھل حاصل نہیں کرتے اور کوئی چٹ پٹے کھانے استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا مزہ ضائع کر لیتے ہیں۔یہ دونوں قسم کے لوگ اصل میں جھوٹے لالچ کا شکار ہیں۔نجات تو گورو کے وسیلہ سے سچائی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔

(۳) ساد کیتے دکھ پر پھڑے پورب لکھیا مائے
سکھ تھوڑے دکھ اگلے دوکھے دوکھ دہائے

....

تج ساد سہج سکھ ہوئی گھر چھڈنے رہے نہ کوئی
کچھ کھاجے کچھ ڈھر جایئے جے بہڑ دنیا آیئے(۱)

یعنی چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانے کھانے سے دکھ بڑھتے ہیں۔اے مائی وہ پہلے ہی لکھے

ہوئے ہیں، سکھ تو بہت تھوڑا ملتا ہے البتہ دکھ بہت بڑھ جاتے ہیں اور تمام زندگی اس طرح دکھ اور مصیبت میں بسر ہوتی ہے...... چٹ پٹی خوراک ترک کرنے سے حقیقی سکھ حاصل ہوا ہے۔

(۴) بہہ سادوں دکھ پراپت ہوئے بھوگوں روگ سوات دگووے

ہر کھوں سوگ نہ مئی کبھوں دن جانے بھر ماندا(۲)

یعنی زیادہ چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانے استعمال کرنے کے نتیجہ میں انسان کو کئی قسم کے دکھ چمٹ جاتے ہیں اور زیادہ جماع کرنے سے کئی قسم کی خطرناک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان آخرکار ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔ زیادہ خوشی سے پیدا ہُوا دکھ کبھی نہیں مٹ سکتا۔ اور انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیے بغیر بھٹکتا رہتا ہے۔

(۵) رس کس کھائے پنڈ ودھائے بھیکھ کرے شبد نہ کمائے

انتر روگ مہال دکھ بھاری بشٹا ماہ سماہا ہے(۳)

یعنی چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانے استعمال کر کے اپنے جسم کو ہی بڑھایا جا سکتا ہے اور یہ ایک ریاکاری ہے۔ اس طرح گورو کے شبد پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے اور ان کے لیے عذاب عظیم مقرر ہے، وہ غلاظت سے لگاؤ رکھتے ہیں۔

مٹھ رس کھائے سو روگ بھر تیجے قند مول سکھ ناہی

نام وسار چلہے ان مارگ انت کال پچھوتاہی(۱)

یعنی مٹھاس والی چیزیں زیادہ کھانے سے بھی انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور گاجریں وغیرہ سبزیوں کی جڑیں کھانے سے بھی آرام حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کرتے ہیں اوہ انجام کار پچھتاتے ہیں۔

(۷) کاپڑ کاٹھ رنگایا رانگ گھر گچ کیتے باغے باغ

ساد سہج کر من کھیلایا تین سہ پاسوں کہن کہایا(۲)

یعنی کپڑے اور لکڑی کا سامان رنگ سے رنگین کروا لیا اور عیش وعشرت کے لیے پختہ مکان بنوا لیے جو سفید ہی سفید ہو گئے اور چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانوں سے اپنے دل کو بھی بہلایا مگر اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف ناراضگی ہی حاصل ہوئی۔

(د) تھوڑا کھانا:

کھانے پینے کے تعلق میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو ٹھوس ٹھوس کر کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

(۱) سیو کیتی سنتو کھیئی جن سچو سچ دھائیا
اوناں مندے بیر نہ رکھیؤ کر سکرت دھرم کمایا
اونیاں دنیا توڑے بندھناں ان پانی تھوڑا کھایا (۳)

یعنی وہی خدمت گزار اور صابر لوگ ہیں جو سچے خدا تعالیٰ کے عبادت گزار ہیں۔ وہ برائی کی طرف قدم بھی نہیں دھرتے بلکہ ہمیشہ نیک اعمال بجالاتے ہیں اور وہ دنیا سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے۔ اور وہ خوراک بھی بہت تھوڑی کھاتے ہیں۔

(۲) ہاٹ پٹن گھر کھہ سجے سچ دا پارو
کھنڈت نندرا الپ اہارنگ نانک تت بیچارو (۱)

یعنی گورو نے میرے دل کی آبادی دکھادی ہے۔ وہاں سچ کا ہی بیوپار کیا جاتا ہے اور اب ہم تھوڑا کھاتے ہیں اور نیند بھی تھوڑی کرتے ہیں اور اصلیت پر غور فکر کرتے رہتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۴۔ ۱۴۰۰ واردو ۱۹۱۳
۲۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۳ واردو ۷۳۵
۳۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۲ واردو ۷۳۴
۴۔ گوروگرنتھ صاب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۶۹ واردو ۴۰۱
۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۷۴ واردو ۷۳۴
۶۔ گوروگرنتھ صاحب گوڑی کی وار محلہ ۵۔ ۳۱۵ واردو ۴۷۵
۷۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۲۴ واردو ۳۲
۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔ ۱۵۵ واردو ۲۱۴
۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵۔ ۹۴۱۔ واردو ۱۵۰۱
۱۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوجری ۔ جے دیو ۵۲۶ واردو ۸۲۶
۱۱۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ کبیر ۹۳۔ واردو ۱۱۸
۱۲۔ پریم سمارگ آٹھواں منتر رہت نامہ ۳۸
۱۳۔ افغانستان وچ اک مہینہ ۴۳
۱۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۳۷۸ واردو ۵۸۱
۱۵۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۹ واردو ۲۱۶۷
۱۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۴۰۳ واردو ۶۱۸
۱۷۔ گوروگرنتھ صاحب پھُنے ۱۳۶۲۔ واردو ۲۰۵۱
۱۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں نام دیو ۱۱۶۵ واردو ۱۸۵۸

۱۹۔ گوروگرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۴۔ ۸۹ واردو ۱۱۳

۲۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ا۔ ۱۰۲۹ واردو ۱۶۴۹

۲۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ا۔ ۱۲۵۵ واردو ۲۰۰۴

۲۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں نام دیو ۱۱۶۳' واردو ۱۸۵۶

۲۳۔ گوروگرنتھ صاحب سکھمنی گوڑی محلہ ۲۶۸،۵' واردو ۴۰۰

۲۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ کی وار شلوک محلہ ۳۔ ۱۲۴۹ واردو ۹۶۔ ۱۹۵۵

۲۵۔ جپ جی ۴ واردو ۴

۲۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ا،۱۵۵ واردو ۲۱۴

۲۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ا،۱۵۶ واردو ۲۱۷

۲۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ دھنا سری محلہ ا۔ ۶۶۲ ،واردو ۱۰۳۸

۲۹۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محل ا۔ ۴۶،۶ واردو ۷۲۱

۳۰۔ گوروگرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ا۔ ۷۹۰ واردو ۱۲۵۰

۳۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ پرمانند ۱۲۵۲ واردو ۲۰۰۲

۳۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۳۶۱۔ اردو ۷۱۲

۳۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵۔ ۱۲۲۱ واردو ۱۹۴۹

۳۴۔ گوروگرنتھ صاحب وار سارنگ محلہ ۴۔ ۱۲۴۸ واردو ۱۹۹۱

۳۵۔ گوروگرنتھ صاحب سوہے محلہ ۵۔ ۱۳۸۷ واردو ۲۱۷۵

۳۶۔ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ا۔ ۱۳۸ واردو ۱۸۶

۳۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵، ۹۱۳ واردو ۱۴۶۰

۳۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵، ۱۱۴۰ واردو ۱۸۲۲

۳۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سری راگ محلہ ا۔ ۷۶ واردو ۹۴

۴۰۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۸ واردو ۲۱۲۶

۴۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا۔ ۴۷۲ و ۷۳۴

۴۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۱۸۵ واردو ۲۶۱

۴۳۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵۔ ۲۹۹ واردو ۴۴۵
۴۴۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مالی گوڑا محلہ ۵۔ ۹۸۷ واردو ۱۵۸۱
۴۵۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۶۲ واردو ۷۶
۴۶۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۶۸ واردو ۷۲۵
۴۷۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۵ واردو ۱۵۲۹
۴۸۔ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۲۔ ۱۲۴۸ واردو ۱۹۹۴
۴۹۔ گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱۔ ۱۳۴۴ واردو ۲۱۳
۵۰۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۳۴۴
۵۱۔ گورو گرنتھ صاحب راگ رو ۱۱۰۰ واردو ۱۷۵۸
۵۲۔ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۴۔ ۱۴۰ واردو ۱۸۹
۵۳۔ گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵۔ ۱۳۶ واردو ۱۸۲
۵۴۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۳ واردو ۱۵۲۴
۵۵۔ گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳۔ ۱۲۸۳ واردو ۲۰۴۸
۵۶۔ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ ۱۴۰ واردو ۱۸۹
۵۷۔ گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴۔ ۳۰۲ واردو ۴۵۳
۵۸۔ گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۴۔ ۳۰۳ واردو ۴۵۴
۵۹۔ گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس محلہ ۳۔ ۵۷۰ واردو ۸۹۳
۶۰۔ گورو گرنتھ صاحب وار بلاول محلہ ۴۔ ۹۴۸ واردو ۱۵۱۴
۶۱۔ گورو گرنتھ صاحب وار بلاول محلہ ۴۔ ۸۵۱ واردو ۱۳۵۸
۶۲۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا فرید جی ۴۸۸ واردو ۷۲۴
۶۳۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی ماجھ محلہ ۵۔ ۲۱ واردو ۳۱۷
۶۴۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۶۹ واردو ۴۸۱
۶۵۔ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۷۳ واردو ۴۰۷
۶۶۔ گورو گرنتھ صاحب راگ ٹوڈی محلہ ۵۔ ۷۱۲ واردو ۱۱۱۹

۶۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵۔۸۱۶وار دو ۱۲۹۷

۶۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ جتیسری کی وار محلہ ۵۔۷۰۶وار دو ۱۱۰۹

۶۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵۔۸۰۹وار دو ۱۲۸۵

۷۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔۱۰۸۶وار دو ۱۷۳۲

۷۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۳۔۸۸وار دو ۱۱۲

۷۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۶۹وار دو ۴۰۲

۷۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا فرید ۴۸۸وار دو ۷۶۱

۷۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوجری محلہ ۳۔۴۹۱وار دو ۷۶۵

۷۵۔ گوروگرنتھ صاحب وار گوجری شلوک محلہ ۳۔۵۱۱وار دو ۸۰۱

۷۶۔ گوروگرنتھ صاحب وار سورٹھ محلہ ۴

۷۷۔ گوروگرنتھ صاحب وار بلاول شلوک محلہ ۳۔۸۵۱وار دو ۱۳۵۶

۷۸۔ گوروگرانتھ صاحب وار سارنگ محلہ ۴۔ ۱۲۴۳وار دو ۱۹۸۵

۷۹۔ گوورگرنتھ صاحب گوڑی سکھنی محلہ ۵۔۲۷۸وار دو ۴۱۴

۸۰۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳۔۳۴وار دو ۴۴

۸۱۔ گوروگرنتھ صاحب گوڑی کی وار شلوک محلہ ۵۔۳۱۸وار دو ۴۸۰

۸۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۶۹وار دو ۴۰۲

۸۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۷۹وار دو ۷۴۴

۸۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ ٹوڈی محلہ ۵۔۷۱۴وار دو ۱۱۲۲

۸۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۵۔۱۱۸۰وار دو ۱۸۸۲

۸۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۱۷۶وار دو ۲۷۴

۸۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۵۲وار دو ۳۷۳

۸۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۵۹وار دو ۳۸۷

۸۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔۲۶۱وار دو ۳۸۹

۹۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔۴۱۹وار دو ۶۴۴

۹۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۹۔ ۷۲۶ واردو ۱۱۴۲

۹۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۔ ۱۰۳۰ واردو ۱۶۵۰

۹۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو جیدیو ۱۱۰۶ واردو ۱۷۶۸

۹۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ کیدارا کبیر ۱۱۲۴ واردو ۱۷۹۶

۹۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱۔ ۱۳۴۲ واردو ۲۱۲۶

۹۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵۔ ۲۱۳ واردو ۳۰۸

۹۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵۔ ۶۷۲ واردو ۱۰۵۴

۹۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۳۔ ۷۵۵ واردو ۱۱۹۱

۹۹۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ بینی ۹۳ واردو ۱۱۹

۱۰۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری کبیر۔ ۶۹۲ واردو ۱۰۸۶

۱۰۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۴۔ ۳۰۸ واردو ۴۶۲

۱۰۲۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳۔ ۱۴۱۷ واردو ۲۲۰۷

۱۰۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔ ۱۵۵ واردو ۳۱۴

۱۰۴۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۲ واردو ۷۳۴

۱۰۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۳۱ واردو ۱۳۹۰

۱۰۶۔ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار محلہ ۱۔ ۱۲۸۸ واردو ۲۰۵۴

۱۰۷۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۱۵ واردو ۲۱

۱۰۸۔ گوروگرنتھ صاحب وار گوڑی ۳۱۱۔ واردو ۴۶۵

۱۰۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۳۹۹ واردو ۶۱۲

۱۱۰۔ گوروگرنتھ صاحب بہاگڑہ شلوک مردانہ ۵۵۳ واردو ۸۶۸

۱۱۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار بہاگڑہ شلوک محلہ ۳۔ ۵۵۴ واردو ۸۷۰

۱۱۲۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک کبیر ۱۳۷۷ واردو ۲۱۶۵

۱۱۳۔ گودرگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔ ۳۶۰ واردو ۵۵۱

۱۱۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۔ ۷۲۱ واردو ۱۱۳۵

۱۱۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی کبیر۔ ۹۲۸، ۹۲۹ واردو ۱۵۵۱

۱۱۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔ ۳۵۰ واردو ۵۳۳

۱۱۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۵۱ واردو ۱۵۲۱

۱۱۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۔ ۱۰۳۰ واردو ۱۶۵۳

۱۱۹۔ گوروگرنتھ صاحب بھیروں نامدیو ۱۱۶۶ واردو ۱۸۵۹

۱۲۰۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۱۵ واردو ۲۰

۱۲۱۔ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ ۱۴۰ واردو ۱۸۹

۱۲۲۔ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ ۱۴۱ واردو ۱۹۱

۱۲۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔ ۱۶۶ واردو ۲۳۳

۱۲۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بسنت کبیر ۱۱۹۵ واردو ۱۹۰۴

۱۲۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ شلوک کبیر ۱۳۷۵ واردو ۲۱۶۴

۱۲۶۔ پریم سمارگ دسم بچن ۱۲۴

۱۲۷۔ جپ جی ۴ گوروگرنتھ صاحب اردو ۴

۱۲۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵۔ ۱۱۴۲ واردو ۱۸۲۴

۱۲۹۔ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۱۔ ۱۲۹۰ واردو ۲۰۵۶

۱۳۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۳۔ ۱۲۱ واردو ۱۶۰

۱۳۱۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵۔ ۵۰ واردو ۶۱

۱۳۲۔ گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ ۱۷۱ واردو ۱۹۱

۱۳۳۔ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۱۔ ۱۲۹۰ واردو ۲۰۵۶

۱۳۴۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۲۹۰

۱۳۵۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک کبیر ۱۳۷۴ واردو ۲۱۶۲

۱۳۶۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۳۷۴

۱۳۷۔ گوروگرنتھ صاحب وار بہاگڑہ شلوک مردانہ ۵۵۳ واردو ۸۶۸

۱۳۸۔ راگ گوڑی سکھمنی محلہ ۵۔ ۲۷۳ واردو ۴۰۸

۱۳۹۔ گورمت پربھاکر ۹

۱۴۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵۔ ۱۰۹ اوار دو ۱۴۱

۱۴۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سکھمنی محلہ ۵۔ ۲۵۸ وار دو ۳۸۵

۱۴۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۹۔ ۴۱۱ وار دو ۶۳۴

۱۴۳۔ گوروگرنتھ صاحب وڈہنس مارو کی وار شلوک محلہ ۴۔ ۵۹۰ وار دو ۹۲۴

۱۴۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵۔ ۹۸۲۔ وار دو ۱۰۷۲

۱۴۵۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۶۸۲

۱۴۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۲۹ وار دو ۱۱۴۷

۱۴۷۔ گورت پربھاکر ۶۰۸

۱۴۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۸۷۸ وار دو ۱۴۰۴

۱۴۹۔ شبدار گورنتھ صاحب ۷۸۷

۱۵۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۸۷۹ وار دو ۱۴۰۵

۱۵۱۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۸۷۹

۱۵۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵۔ ۸۸۶ وار دو ۱۴۱۷

۱۵۳۔ گوروگرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۵۔ ۸۹۱ وار دو ۱۴۲۵

۱۵۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۰۳ وار دو ۱۴۴۵

۱۵۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی کی وار شلوک محلہ ۱۔ ۹۵۳ وار دو ۱۵۲۳

۱۵۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو کی وار شلوک محلہ ۳۔ ۱۰۸۹ اوار دو ۱۷۳۸

۱۵۷۔ گورمت پربھارکہ ۶۰۹

۱۵۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵۔ ۱۰۰۳ اوار دو ۱۶۰۸

۱۵۹۔ گورروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۵۔ ۱۳۴۷ اوار دو ۲۱۳۴

۱۶۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سارنگ کی وار شلوک محلہ ۱۔ ۱۲۴۵ اوار دو ۱۹۸۹

۱۶۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوجری کی وار شلوک محلہ ۵۔ ۵۲۲ وار دو ۸۱۹

۱۶۲۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک کبیر ۱۳۷۶ اوار دو ۲۱۶۱

۱۶۳۔ گورمت پربھاکر ۲۸۶

۱۶۴۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۱۶ واردو ۲۲

۱۶۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۱۔ ۱۲۵۷ واردو ۲۰۰۸

۱۶۶۔ گوروگرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۱۔ ۱۲۸۱ واردو ۲۰۴۴

۱۶۷۔ گوروگرنتھ صاحب وار ڈوہنس شلوک محلہ ۳۔ ۵۸۶ واردو ۹۱۵

۱۶۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۱۔ ۱۱۲۷ واردو ۱۸۰۱

۱۶۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱۔ ۱۳۳۱ واردو ۲۱۱۲

۱۷۰۔ گوروگرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۹ واردو ۲۱۶۷

۱۷۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ باجھ محلہ ۵۔ ۱۰۵ واردو ۱۳۵

۱۷۱۔ ترجمہ از شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۱۰۵

۱۷۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵۔ ۸۱۱ واردو ۱۲۹۰

۱۷۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔ ۳۵۸ واردو ۵۴۷

۱۷۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۱۔ ۸۴۰ واردو ۱۳۳۹

۱۷۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۔ ۹۸۹ واردو ۱۸۵۸

۱۷۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۔ ۱۰۳۴ واردو ۱۶۵۷

۱۷۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۳۔ ۱۰۵۸ واردو ۱۶۹۱

۱۷۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۱۔ ۱۱۵۳ واردو ۱۸۴۲

۱۷۹۔ گوروگرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱۔ ۱۲۴۳ واردو ۱۹۸۵

۱۸۰۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱۔ ۴۶۷ واردو ۷۲۲

گھریلو زندگی

گوروگرنتھ صاحب میں بعض ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں سکھ گوروصاحبان کے زمانہ کی اور خصوصاً پنجاب کی گھریلو زندگی مذکور ہے اور بیاہ شادی وغیرہ کی رسومات کا بھی ذکر ہے۔ گوکہ گوروگرنتھ صاحب میں ان رسومات کے ذکر میں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کومقدم کیا گیا ہے تاہم ان کے ذریعہ اس زمانہ کی رسومات ہمارے سامنے ضرور آجاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس زمانہ کی گھریلو زندگی کے اور بھی کئی ضروری پہلوؤں سے واقفیت حاصل ہوجاتی ہے۔ ذیل میں ہم اس سلسلے میں بعض شبد ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

(ا) برات۔ دولہا کا گھوڑی پر سوار ہوکر جانا:

سکھ گوروصاحبان کے زمانہ میں شادی کے وقت دولھا گھوڑی پر سوار ہوکر برات کے ساتھ شادی کے لیے جایا کرتا تھا جیسا کہ دولھا کا برات کے ساتھ جانا یوں بیان کیا گیا ہے:

گن جنج لاڑھے نال سوھے پرکھ موہنے لائیا
ویواہ ہوآ سوبھ سیتی پنج شبدی آئیا
جن کیا تن ویکھیا جگ ڈھنڈرے لائیا(ا)

یعنی برات کی سجاوٹ دولھا ہے جس کا انتخاب پرکھ کے بعد کیا جاتا ہے۔ اور شادی باجوں گاجوں کے ساتھ کی جاتی ہے یعنی برات کے ساتھ دولھا باجوں گاجوں کے ساتھ شادی کے لیے جاتا ہے۔ دولھا میاں کا گھوڑے پر چڑھ کر جانا یوں مذکور ہے:

گھوڑی تیجن دیہہ رام اپائیا رام
جت ہر پربھ جاپے سادھن دھن توکھائیا را
جت ہر پربھ جاپے سادھن شا باشے
دھر پائیا کرت جوڑندا

چڑھ ویڑھ گھوڑی بکھم لنگھائے مل گورکھ پرمانندہ
ہر ہر کاج رچائیا پورے مل سنت جناں جنج آئی
جن نانک ہر در پائیا منگل مل نسبت جناں ودھائی(۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ سکھ گوروصاحبان کے زمانہ میں شادی کے وقت دولھا گھوڑی پر سوار ہوکر برات کے ساتھ خوشی کے گیت گاتے ہوئے جایا کرتا تھا۔اس سے اس زمانے کی شادی کی رسومات کی طرف ہماری رہنمائی ہوتی ہے۔

دولھن کی ڈولی

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے گوروگرنتھ صاحب میں بیاہ شادی کے موقعوں پر دولھا کا گھوڑی پر سوار ہوکر جانا مرقوم ہے۔اور دولھن کا شادی کے وقت ڈولی میں بیٹھ کر سسرال جانا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

جد ہوں سیاں ویاہیاں لاڑے سوہن پاس
ہیڈولی چڑھ آئیاں دند کھنڈ کیتے راس
اوپروں پانی واریئے جھلے جھمکن پاس
اک منکھ لہن بیٹھیاں سکھ لہن کھڑیاں
گری چھوہارے کھاندیاں مانن سیجڑیاں
تن گل سلکاں پائیاں توٹن موت سریاں(۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بیاہ کے وقت دولھن کا ڈولی میں بیٹھ کر سسرال کے گھر جانا بیان کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی بیاہ کے وقت کی بعض دوسری رسومات پانی وارنا اور گری چھوہارے وغیرہ کا کھانا بھی مرقوم ہے۔

ملنی کے گیت

گوروگرنتھ صاحب سے اس امر کا بھی پتا چلتا ہے کہ برات جب لڑکی والوں کے گھر پہنچتی تھی تو تمام مرد اور عورتیں مل کر خوشی کے گیت گاتے تھے جنھیں اس زمانہ میں ملنی کے گیت کے نام

سے موسوم کیا جاتا تھا۔ گورو گرنتھ صاحب کا مندرجہ ذیل شبد اس رسم پر روشنی ڈالتا ہے:

ہم گھر ساجن آئے ساچے میل ملائے
سہج ملائے ہر من بھائے پنچ ملے سکھ پایا
سائی دست پراپت ہوئی جس سیتی من لائیا
ان دن میل بھیا من مانیا گھر مندر سوہائے
پنچ شبد تن ان در باجے ہم گھر ساجن آئے
آوہو میت پیار منگل گار ہونارے
سچ سنگل گاوہو تاں پربھ بھاو ہو سولہڑا جگ چارے
اپنے گھر آیا تھان سہایا کارج شبد سوارے
گیان مہماں رس نیتریں انجن تربھون روپ دکھایا
سکھی ملہورس منگل گاوہو ہم گھر ساجن آیا(۱)

گورو گرنتھ صاحب کا یہ مندرجہ بالا شبد اب بھی سکھوں میں برات کے لڑکی والوں کے گھر پہنچنے پر گایا جاتا ہے اور سب عورتیں اور مرد مل کر اس شبد کو گاتے ہیں۔ یہ رسم گورو صاحبان کے زمانہ سے ہی چلی آ رہی بیان کی جاتی ہے، الغرض اس شبد سے بھی بیاہ کی ایک رسم کا پتا چلتا ہے جو سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں قائم تھی اور اب بھی سکھوں میں جسے ادا کیا جاتا ہے۔

لاواں وغیرہ کی رسومات

گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کا بھی پتا چلتا ہے کہ اس زمانہ میں "لاواں" وغیرہ کی روایات بھی شادی کے وقت ادا کی جاتی تھیں اور "لاواں" کی تکمیل کے بعد دولھن کا ہاتھ دولھا کو پکڑا دیا جاتا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل شبد سے واضح ہوتا ہے:

کر گہ لینی ساہبے جنم جنم کے میت
چرنہہ داسی کر لئی نانک پربھ ہت چیت(۲)

گورو گرنتھ صاحب کے اس شلوک کے بارے میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"دولھا اور دولھن جس وقت ہمیشہ کے تعلق کو مضبوط کرنے کے نشان کے

طور پر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہیں، یہ شبد اس وقت گایا جاتا
ہے۔"(۲)

جہیز کی رسم

گوروگرنتھ صاحب سے اس بات کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں میں بیاہ شادی کے وقت لڑکیوں کو جہیز وغیرہ دینے کا بھی رواج تھا۔ اور عموماً لوگ جہیز کی چیزیں لوگوں کو دکھا کر دیا کرتے تھے۔ گو اس رسم کو گوروگرنتھ صاحب میں بہت ناپسند کیا گیا ہے تاہم اس سے زمانہ کے رواج کا ضرور پتا چل جاتا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:

ہر پربھ میرے بابلا ہردیو دان میں داجو
ہر کپڑو ہر سوبھا دیو ہو جت سورے میرا کاجو
ہر بھگتی کاج سوہیلا گور ست گور دان دوائیا
کھنڈور بھنڈ ہر سوبھا ہوئی ایہہ دان نہ رلے رلائیا
ہور من مکھ داج جے رکھ دکھالہے سو کوڑا ہنکار کچ پاجو
ہر پربھ میرے بابلا ہردیو ہو دان میں داجو(۲)

گوروگرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شبد میں لوگوں کو جہیز کے دکھانے کا ذکر ہے اور اسے من مکھوں کا طریق بیان کیا گیا ہے۔

منگنی کی رسم

گوروگرنتھ صاحب میں منگنی کی رسم کا بھی ذکر ہے۔ اس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں شادی سے پہلے منگنی کا بھی رواج تھا جسے گوروگرنتھ صاحب میں کڑمائی کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

ست سنتو کھ کہ بھاؤ کڑم کڑمائی آیا بلرام جیو
سنت جناں کر میل گوربانی گاوائیا بلرام جیو
بانی گورگائی پرم گت پائی پنچ ملے سوہائیا

گیا کرودھ ممتا تن ناٹھی پاکھنڈ بھرم گوائیا(۱)

اس مندرجہ بالا شبد میں منگنی کی رسم کا ذکر اور ایک کڑم کا دوسرے کڑم کے گھر منگنی کے لیے جانا مرقوم ہے۔ الغرض سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں شادی بیاہ کے موقعہ پر منگنی کا رواج بھی تھا۔

لگن۔ سگن

بیاہ شادی کی رسومات میں لگن سگن وغیرہ کا بھی رواج تھا اور لوگ کسی شادی کی تاریخ مقرر کرنے سے قبل کسی پنڈت، ملاں یا جوتشی وغیرہ سے یہ دریافت کرلیا کرتے تھے کہ شادی کے لیے کون سا دن اور تاریخ کا مقرر کیا جانا بہتر ہوگا۔ جو دن پنڈت یا جوتشی وغیرہ بتاتے، اس دن شادی کی جاتی تھی۔ گورو گرنتھ صاحب سے یہ پتا چلتا ہے کہ سکھ گورو صاحبان اس قسم کے لگن سگن کے قائل نہ تھے۔ تاہم ان کی میزبانی سے یہ ضرور واضح ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں اس کا رواج ضرور تھا، جیسا کہ مرقوم ہے:

(۱) آئیا لگن گنائے ہردے دھن او ماہیا بلرام جیو
پنڈت پاندھے آن پتی بہہ واچائیا بلرام جیو
پتی دا چائی من وجی ودھائی جب ساجن نے گھر ے
گنی گیانی بہ متا پکائیا پھیرے تت دوائے
در پائیا پورکھ اگم اگو چر سد نوتن بال سکھائی(۱)

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بیاہ شادی کا دن مقرر کرنے سے پہلے لگن کی رسم کے رواج کا ذکر ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ

(۲) بابا لگن گندے ہنجھی ونجا ساہو رے بلرام جیو
ساہا حکم رضائے سو نہ ٹلے جو پربھ کرے بلرام جیو (۲)

گورو گرنتھ صاحب کے ان دونوں شبدوں میں بیاہ شادی کا دن مقرر کرنے سے پہلے لگن کی رسم کے رواج کا ذکر ہے۔

یہ درست ہے کہ سکھ گورو صاحبان خصوصاً گورو نانک جی اس قسم کے لگن کے قائل نہ تھے،

جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:

ساہا گہنے نہ کرے بیچار ساہے اوپر ایک انکار

جس گور میلے سوئی بدھ جانے گورمت ہوئے تاں حکم پچھانے

جھوٹھ نہ بول پانڈے سچ کہیئے ہو میں جانے شبد گھر لہیئے

گن گن جوتک کانڈی کیتی پڑھے سناوے گت نہ چیتی

سب سس اوپر گور شبد بیچار ہور کتھنی بدؤں نہ سگلی چھار(۳)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں گورونانک جی نے لگن کی رسم کو فضول قرار دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے بھروسا پر ہی شادی بیاہ کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے لگن سگن سے بالا ہے۔

رخصتانہ

بیاہ شادی کے ذکر میں رخصتانہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ ماں اپنی بچی کو خاوند کے ساتھ رخصت کرتے وقت روتی ہے۔ دولھا اور دلھن کا آپس میں پیار ہوتا ہے، وہ دونوں اپنی اپنی جگہ خوش ہوتے ہیں، جیسا کہ مرقوم ہے:

مائے نراسی روئے وچھنی بالی بالے ہتے(۱)

یعنی ماں تو اپنی بچی کو اپنے سے الگ کرتے وقت روتی ہے اور دولھا دلھن کا آپس میں پیار ہوتا ہے۔ یعنی دونوں کے دلوں میں اپنی اپنی جگہ خوشی اور محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔

بیاہ شادی کی رسومات ادا کرنے کا عوضانہ

گوروگرنتھ صاحب میں بیاہ شادی کی رسومات کے بیان میں اس امر کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس زمانہ میں پنڈت وغیرہ لوگ جو شادی بیاہ کی رسومات ادا کیا کرتے تھے، عوضانہ لیے بغیر ان رسومات کو ادا نہیں کیا کرتے تھے۔ سکھ گورو صاحبان نے اس رسم کو پسند نہیں کیا لیکن تاہم اس سے یہ ضرور پتا چل جاتا ہے کہ اس زمانے کے پنڈت ان رسومات کی ادائیگی کی اجرت ضرور وصول کیا کرتے تھے، جیسا کہ مرقوم ہے:

لے بھاڑے کرے ویاہ کاڈھ کاگل دسے راہ
سن دیکھو لوکا ایہہ ڈومان من اندھا ناؤ سجان (۲)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

ستے سنجم گیئ موڑے اِک دان تدھ کو تھائے لیٔا
سائی پتری جھمان کی ساتیری بابت دھان کھادھے تیرا جنم گیا(۱)

گوروگرنتھ صاحب کے ان دونوں شبدوں میں بیاہ شادی کی رسومات ادا کرنے کی اجرت لینا جائز نہیں سمجھا گیا۔ اس سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس زمانہ میں ان رسومات ادا کرنے کی اجرت وصول کی جاتی تھی اور بغیر اجرت وصول کیے ان رسومات کو ادا نہیں کیا جاتا تھا۔

پردے کی رسم

پردے کی رسم بھی سکھ گوروصاحبان کے زمانے میں رائج تھی۔ گوروگرنتھ صاحب کے بعض شبدوں سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں بہوا پنے سسرال کے ہاں جا کر پردہ کیا کرتی تھی اور گھونگھٹ نکالا کرتی تھی۔ اسے شرم وحیا کا حصہ تصور کیا جاتا تھا، جیسا کہ مرقوم ہے:

رہہ رہہ ری بوہر یا جن کاڈھے
انت کی بار لہیگی نہ آڈھے
گھونگھٹ کاڈھ گئی ترے آگے
ان کی گیل تو ہے جن لاگے
گھونگھٹ کاڈھے کی ایہہ بڈائی
دن دس پانچ بہو بھلے آ ہی
گھونگھٹ تیرو تو پرساچے
ہر گن گائے کو دینہ ار ناچے
کہت کبیر بہو تب جیتے
ہر گن گاوت جنم تبیتے (۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد سے واضح ہوتا ہے کہ سکھ گوروصاحبان کے زمانہ میں بہو

عموماً اپنے سسرال کے گھر جا کر پردہ کیا کرتی تھی اور اس مقصد کے لیے گھونگھٹ نکالا کرتی تھی۔

عورتوں کے سروں پر مانگ اور سندھور

گورو گرنتھ صاحب سے عورتوں کے رہن سہن کے سلسلہ میں اس امر کا بھی پتا چلتا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں عورتیں سروں کے بال سنوارتے وقت مانگ نکالا کرتی تھیں اور ان میں سندھور بھی لگایا کرتی تھیں، جیسا کہ مرقوم ہے:

جن سر سوہن پٹیاں مانگی پائے سندھور (۲)

گورگرنتھ صاحب کے اس قول سے سکھ گورو صاحبان کے زمانے کی عورتیں سروں کے بال سنوارتے وقت سروں پر مانگ نکالنا اور سندھور ڈالنا ثابت ہے۔

بچپن کی شادی

گوروگرنتھ صاحب میں بیاہ شادی کے سلسلے میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں لوگوں میں چھوٹے بچوں کی شادیاں کرنے کا رواج بھی تھا۔ گورو صاحبان نے بچوں کی شادیوں کو پسند نہیں کیا۔ چنانچہ گوروگرنتھ صاحب میں مذکور ہے کہ:

پیو کڑے دھن کھری ایانی تس سہہ کی سار نہ جانی (۳)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:

ایانی بالی کیا کرے جلال دھن کنت نہ بھاوے
کرن پلاد کرے بہیترے سادھن محل نہ پاوے (۱)

ان دونوں شبدوں سے یہ پتا چلتا ہے کہ لڑکیوں کی چھوٹی عمر میں بھی شادیاں کر دی جاتی تھیں، ایسی شادیوں کو گورو صاحبان نے پسند نہیں کیا۔

اسی طرح ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:

ڈوبی درمت انی بولی کام کرودھ کی کچی چولی
گھر ور سہج نہ جانے چھوہر بن پر نیند نہ پائی ہے (۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی بچپن کی شادی کو ناپسند کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے

کہ بچہ شادی کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتا۔

ساس بہو کا جھگڑا

ساس بہو کا جھگڑا پنجاب کے تمدن کا ایک خاص حصہ بن چکا ہے۔ جب کوئی دلھن شادی کے بعد اپنے سسرال جاتی ہے تو عام طور پر اس کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ آزادی سے زندگی بسر کرے لیکن پنجاب میں یہ عام دستور چلا آ رہا ہے کہ اس کی ساس وغیرہ اس بات کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔ ساس تو خصوصاً اپنا یہ حق سمجھتی ہے کہ اس کا بیٹا اور بہو دونوں ہی اس کے اشاروں پر چلیں اور کلی طور پر اس کے ماتحت رہیں۔ گوروگرنتھ صاحب سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ ساس بہو کے یہ جھگڑے سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں بھی موجود تھے، جیسا کہ مرقوم ہے:

ساس بری گھر واس نہ دیوے پرسیوں ملن نہ دے بری (۱)

یعنی ساس بہت برا کر رہی ہے جو اپنی بہو کو اپنے خاوند کے ساتھ گھر میں نہیں رہنے دیتی اور اسے اپنے خاوند کے پاس جانے سے بھی روکتی ہے۔ اس کا یہ فعل بہت بُرا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:

سس درائن نانک جیو سسرا وادی جیٹھو پو پو لوہے
سبھے بھس پھیندے دتن جا میں سجن توہے (۲)

یعنی ساس دشمن بن چکی ہے اور سسر بھی جھگڑالو ہے اور جیٹھ طعنے دے رہا ہے لیکن اگر خاوند سے بیوی کے تعلقات خوشگوار ہیں تو سب کے سب راکھ چھان رہے ہیں، یعنی ان کی دشمنی کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتی۔

اس کے علاوہ گوروگرنتھ صاحب سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ عام طور پر سسر اپنی بہوؤں سے پیار بھرا معاملہ کیا کرتے تھے، جیسا کہ مرقوم ہے:

ساس کی دکھی سسر کی پیاری جیٹھ کے نام ڈروں رنی (۳)

اس سلسلے میں گوروگرنتھ صاحب سے ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی وقت ساس اور بہو کے ان جھگڑوں سے تنگ آ کر اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو جاتا تھا تو اس کی یہ علیحدگی اس کی

والدہ اور دوسرے رشتہ داروں کو بہت ناگوار گزرتی تھی، جیسا کہ مرقوم ہے:

سسو تے پرکینی واکھ دیر جٹھانی موئی سنتاپ
گھر کے جھیڑے کی چوکی کان پر رکھیا کینی سگھڑ بجان (۴)

یعنی جب خاوند اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو جاتا ہے تو اس کا دیوار اور جیٹھانی وغیرہ رشتہ دار اس بات کو بہت ناپسند کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ان کے نزدیک بڑوں کا ادب احترام ختم ہو جاتا ہے لیکن عقلمند اور دانا خاوند اس طرح اپنی بیویوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

تعدد ازدواج

گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں تعدد ازدواج کا بھی رواج تھا۔ اور خود سکھوں کے بعض گوروں نے بیک وقت ایک سے زائد عورتوں سے شادیاں کی ہوئی تھیں۔ دوسرے لوگوں میں بھی اس کا رواج تھا اور وہ بھی بیک وقت ایک سے زائد عورتوں سے شادیاں کیا کرتے تھے۔ جس شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہوتی تھیں وہ اس عورت کو زیادہ پیار کرتا تھا جو زیادہ فرمانبردار اور سلیقہ شعار ہوتی تھی، جیسا کہ مرقوم ہے:

میٹھی آگیا پر کی لاگی سونکن گھر کی کنت تیاگی
پریا سوہاگن سیگار کری من میرے کی تپت ہری
بھلو بھیو پریا کہنا مانیا سوکھ سہج اس گھر کا جانیا
ہوں بندی پریا خدمتگار اوہ ابناشی اگم اپار
لے پکھا پریا جھولو پائے بھاگ گئے پنچ دوت لاوے
نہ میں کل نہ سوبھا ونت کیا جانا کیوں بھائی کنت
موہے اناتھ غریب نمانی کنت پکڑ ہم کینی رانی (۱)

یعنی جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبردار ہے، اس کا خاوند اس کی سونت کو تیاگ دیتا ہے اور خاوند اپنی فرمانبردار بیوی کو ہار شنگار سے خوش رکھتا ہے۔ اور اس کے دل کی آگ کو دور کر دیتا ہے۔ یہ سب خاوند کی فرمانبرداری کی برکت ہے کہ خاوند کے ملاپ کی خوشی حاصل ہو رہی ہے۔ (فرمانبردار عورت یہ کہتی ہے) میں اپنے خاوند کی فرمانبردار لونڈی ہوں اور وہ خاوند کے قدموں

میں بیٹھ کر پنکھا ہلاتی ہے اور اس طرح اس کو دکھ دینے والے دشمن بھاگ جاتے ہیں (اور وہ یہ بھی کہتی ہے کہ) میں نہ تو اعلیٰ خاندان سے ہوں اور نہ مجھ میں کوئی خوبی ہے اور نہ معلوم کس وجہ سے میں خاوند کو پسند آ گئی ہوں۔ میں ایک غریب اور حقیر عورت ہوں اور خاوند نے پکڑ کر مجھے رانی بنا دیا ہے۔

عورتوں کو تعلیم

گوروگرنتھ صاحب میں عورتوں کو گھریلو زندگی سنوارنے کی تعلیم بھی بہت عمدگی سے دی گئی ہے اور وہ تعلیم ایسی باتوں پر مشتمل ہے کہ اگر ہر ایک عورت اس پر عمل کرے تو تمام گھر جنت نما بن سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند ایک شبد پیش کرتے ہیں:

(۱) شیریں کلام:

یہ ایک حقیقت ہے کہ شیریں کلام دلوں میں محبت اور پیار کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں اسے بہت بڑی خوبی بلکہ تمام خوبیوں کا نچوڑ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

مٹھت نیویں نانکا گن چنگیائیاں تت(۱)

ایک اور مقام پر شیریں کلام کے نتیجے میں محبت کا پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

گنڈھ پریتی مٹھے بول (۲)

یعنی محبت شیریں کلام سے ہی پیدا ہوتی ہے اور جھگڑا برا بھلا کہنے کا لازمی نتیجہ ہے، اسی لیے یہ کہا گیا ہے کہ:

مندا کسے نہ آکھ جھگڑا پاونا (۱)

اس سلسلے میں نیک عورتوں کا یہ شعار بیان کیا گیا ہے:

گور موکھ سدا سہاگنی پر راکھیا اردھار
مٹھا بولہے نوچے سچے روے بھتار
سو بھاونت سہاگنی جن گور کا ہیت پیار(۲)

یعنی نیک بخت عورت کا یہ شعار ہے کہ اس کے دل میں ہمیشہ اپنے خاوند کی عظمت سمائی

رہتی ہے اور وہ عجز وانکساری کے ساتھ ہر ایک سے شیریں کلام کرتی ہے۔اس طرح وہ اپنے خاوند کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرتی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

جائے پوچھو سہاگن تسیں راویا کنی گنی
سہج سنتوکھ سیگاریاں مٹھا بولنی (۳)

یعنی جاؤ سہاگن عورتوں سے دریافت کرو کہ انھوں نے اپنے خاوندوں کے دلوں میں کیونکر گھر کرلیا ہے۔ان کی طرف سے جواب یہ ہوگا کہ سلیقہ شعاری کو زینت بنانے سے اور شیریں کلام اختیار کرنے سے۔

اس سلسلے میں عورتوں کے لیے واضح تعلیم موجود ہے۔

نون سوا اکھر کھون گن جیہاں متیاں منت
ایہہ ترے بھینے دیس کرتاں وس آوی کنت (۴)

یعنی اے بہن تو عجز وانکساری اختیار کرے' خوبیوں کی مالک ہو' اور شیریں کلام ہو۔جو یہ تین باتیں اختیار کرے گی وہ اپنے خاوند کے دل میں محبت کے جذبات پیدا کرلے گی۔

اس سلسلے میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ کسی سے بھی تلخ بات نہ کی جائے،جیسا کہ مرقوم ہے:

نانک پھکا بولیے تن من پھکا ہوئے
پھکو پھکا سدیے پھکے پھکی سوئے
پھکا درگاہ سٹیئے منہ تھکاں پکھے پائے
پھکا مورکھ آکھیئے پاہنا لئے سزائے (۱)

یعنی نانک جی کہتے ہیں کہ کسی سے تلخ بات نہ کی جائے کیونکہ یہ ایک بُری عادت ہے۔اس طرح انسان کا اپنا تن اور من تلخ ہوجاتا ہے اور اس کی شہرت بھی خراب ہوجاتی ہے اور دین ودنیا میں بھی رسوائی ہوتی ہے۔

(۲) کھانا پکانا

گوروگرنتھ صاحب میں عورتوں کا شعار کھانا پکانا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

جیوں پورکھے گھر بھگتی نار ہے اَت لوچے بھگتی پائے
بہہ رس سالنے سوار دی کھٹ رس مٹھے پائے (۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس مندرجہ بالا شلوک میں ایک فرمانبردار سلیقہ شعار عورت کا کام کھانا پکانا بیان کیا گیا ہے۔

(۳) برتنوں کی صفائی

سلیقہ شعار عورتیں گھر کے برتنوں کو بھی صاف ستھرا رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارے میں عورتوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے:

بھانڈا دھوئے بیں دھوپ دیو ہو
تو دودھے کو جاو ہو(۱)

یعنی برتن کو اچھی طرح دھو کر دھوپ میں رکھا جائے اس کے بعد اس میں دودھ دوہا جائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دودھ کے برتن کو صاف کرنے کے بعد اگر دھوپ میں نہ رکھا جائے تو اس کی بو نہیں جاتی اور اس صورت میں تازہ دودھ بھی خراب ہو جاتا ہے، اس لیے ایسے برتن کو دھونے کے بعد دھوپ میں رکھا جاتا ہے۔

اگر کوئی برتن بہت زیادہ گندہ ہو جائے تو وہ محض دھو دینے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اس بارے میں گوروگرنتھ صاحب کی یہ تعلیم ہے:

بھانڈ اَت ملبن دھوتا سچھا نہ ہوئیسی (۲)

یعنی اگر کوئی برتن بہت زیادہ گندا ہو جائے تو محض دھو دینے سے پاک نہ ہوگا۔

(۴) کپڑوں کی صفائی

کپڑوں کی صفائی بھی عورتوں کی گھریلو زندگی کا ایک حصہ ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:

بھریئے ہتھ پیر تن دیہہ پانی دھوتے اترس کھیہہ
موت پلیتی کپڑ ہوئے دے صابون لیے اوہ دھوئے (۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں گرد آلود ہاتھوں اور پاؤں کو پانی سے صاف کرنے کی

تلقین کی گئی ہے اور گندے کپڑے کو صابن سے صاف کرنے کا اپدیش کیا گیا ہے۔

(۵) خاوند کی مزاج شناسی

سلیقہ شعار عورت کی یہ سب سے بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کی مزاج شناس ہو اور اس کے مزاج کے مطابق اس سے معاملہ کرے۔ ایسی عورت کی زندگی بہت آرام دہ گزرتی ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے:

درمت جھوٹی بری بریار او گنیاری اوگنیار
کچی مت پھیکا مکھ بولے درمت نام نہ پائی ہے
اوگنہاری کنت نہ بھاوے من کی جوٹھی جوٹھ کماوے
پرکا ساؤ نہ جانے مورکھ بن گور بوجھ نہ پائی ہے
درمت کھوٹی کھوٹ کہارے یگار کرے پر خصم نہ بھاوے
گونتی سدا پر راوے ستگور میل ملائی ہے(۲)

یعنی جو عورت خاوند کی مزاج شناس نہیں اور زبان درازی سے کام لیتی ہے، اس کی ظاہری زینت خاوند کو خوش نہیں کرسکتی۔ خاوند کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سلیقہ شعاری کی ضرورت ہے۔

(۲) کچیل کردپ کنار کلکھنی پرکا سہج نہ جانیا
ہر رس رنگ رن تھیں ترپتی درمت دکھ سمانیا(۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کی مزاج شناس نہ ہوگی، وہ اپنی زندگی آرام سے بسر نہ کرسکے گی کیونکہ یہ ایک بہت بڑا عیب ہے، جو اس کی ظاہری خوبصورتی کو بھی ڈھانپ لیتا ہے۔

(۶) کشیدہ کاری

عورتوں کا شعار کشیدہ کاری یعنی کپڑوں پر بیل بوٹے بنانا بھی ہے۔ اس سلسلے میں گوروگرنتھ صاحب میں عورتوں کے لیے یہ تعلیم ہے:

کڈھ کشیدہ پہر ہے چولی تا تم جانہو ناری

جے گھر راکھے برا نہ چاکھے ہووے کنت پیاری(۱)

یعنی عورت کا شعار کشیدہ کاری بھی ہے اور گھر کے سامان کی حفاظت کرنا بھی اس کے فرائضِ منصبی میں داخل ہے۔ جو عورت گھر کی ہر چھوٹی بڑی چیز کی حفاظت کرے گی اور کسی بھی چیز کو فضول ضائع نہ ہونے دے گی وہ اپنے خاوند کے دل میں اپنے لیے عزت اور محبت کے جذبات پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

(۷) سادہ زندگی

زندگی کو سادگی سے گزارنا اسے آرام دہ بنانا ہے کیونکہ تکلفات بسا اوقات انسان کا جینا بھی اجیرن بنا دیتے ہیں۔ مصنوعی ٹھاٹھ باٹھ سے انسان حقیقی خوشی سے محروم ہو جاتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں سادہ زندگی کو بہت ہی مبارک سمجھا گیا ہے بشرطیکہ انسان کے دل میں اپنے خالق اور مالک کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:

بھلی سوہاوی چھاپری جاں میں گن گائے
کت ہی کام نہ دھول ہر جنت ہر بسرائے
انند غیبی سادھ سنگ جت پربھ چت آئے
پیسن پیس اوڑھ کا سری سکھ من سنتو کھائے
ایسو راج نہ کیتے کاج جت نہہ ترپتائے
نگن بھرت مانگ ایک کے اوہ سو جا پائے
پٹ پٹمبر پرتھیا جت جھہ رچ ابھائے(۱)

یعنی وہ کٹیا جس میں خدا کی حمد کی جاتی ہے، اس محل سے بدرجہا بہتر ہے جس میں بسنے والے لوگ خدا تعالیٰ سے غافل ہیں۔ نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرنے اور غریبانہ زندگی بسر کرنے سے انسان حقیقی خوشی کو پالیتا ہے۔ وہ بڑائی فضول اور بے معنی ہے جس سے انسان دنیا سے ہی چمٹا رہے۔ سادہ زندگی بسر کرنے سے ہی اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسا راج لغو ہے جس سے اطمینان نصیب نہ ہو۔ موٹا کپڑا پہننا ریشمی اور باریک کپڑوں سے بہتر ہے جبکہ انسان کو اطمینان حاصل ہو۔

(۸) خاوند کی فرمانبرداری

سلیقہ شعار اور سمجھ دار عورتیں اپنے خاوند کی فرمانبرداری کو ہمیشہ مدنظر رکھتی ہیں۔ اس طریق سے وہ خود بھی آرام سے رہتی ہیں اور اپنے تمام خاندان کے لیے بھی راحت کا موجب بنتی ہیں۔

گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے:

بھرتا کہے سو مانیئے ایہہ سیگار بنائے ری
دوجا بھاؤ وساریئے ایہہ تمبولا کھائے ری(۱)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

جائے پوچھو سہاگنی واہے کنی باتیں شہہ پایئے
جو کچھ کرے سو بھلا کر مانیئے حکمت حکم چکایئے
جا کے پریم پدارتھ پایئے تو چرنی چت لایئے
شہہ کے تن منو دیجے ایسا پرمل لایئے
ایو کہے سہاگن بھینے انی باتیں شہہ پایئے(۲)

گوروگرنتھ صاحب کے ان شبدوں میں عورت کو اپنے خاوند کی فرمان برداری کی تلقین کی گئی ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر فرمان بردار عورت کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

بتیہہ سلکھنی سچ سنت پوت آ گیا کاری سگھڑ سروپ
اچھ پورے من کنت سوامی سگل سنتوکھی دیر جٹھانی
سب پر دارے ماہیں سریشٹ متی دیوی دیور جیٹھ
دھن سوگرہ جت پر گئی آئے ن نانک سکھے سکھ دہائے(۳)

یعنی جس میں ۳۲ خوبیں پائی جائیں اور اعلیٰ نسل کی ماں ہو اور فرمانبردار سلیقہ شعار ہو وہ اپنے تمام خاندان میں قابل عزت سمجھی جاتی ہے اور وہ اپنے دیور اور جیٹھ کو بھی تعلیم دیتی ہے۔ ایسی عورت سے گھر جنت کا نظارہ بن جاتا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر سہاگن کی یہ تعریف کی گئی ہے:

تن من دھن گرہ سونپ سریر
سوئی سہاگن کہے کبیر(۱)

یعنی جو عورت اپنا تن، من اور دھن اپنے خاوند کو سونپ دے، وہی حقیقی معنوں میں سہاگن ہے۔

(۶) نافرمان عورتیں

جو عورتیں اپنے خاوندوں کی نافرمانی کو اپنا شیوہ بناتی ہیں ان کے متعلق گوروگرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے:

ریس کرے کروپ کلکھنی من کھوٹے کوڑیار
پر کے بھانے نہ چلے حکم کرے گا وار(۲)

یعنی جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبردار نہیں ہے بلکہ خاوند پر اپنا حکم چلانا چاہتی ہے، اس کے دل میں کھوٹ ہے۔ وہ جھوٹی ہے اور بے وقوف ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

پر کا حکم نہ جانئ بھائی سا کلکھنی کنار
من ہٹھ کار کہاوتی بھائی دن تادے کوڑیار(۳)

یعنی جو عورت خاوند کی فرمانبردار نہیں وہ ذلیل ہے۔ وہ محبت سے خالی ہے اور محض ضد سے اپنا وقت گزارنا چاہتی ہے۔

اس سلسلے میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے:

راکھو اپنی سرن پربھ موہ کرپا دھارے
سیوا کچھ نہ جانوں نیچ مور کھارے
مان کرو تدھ اوپرے میرے پریتم پیارے
ہم اپرادھی سدا بھولتے تم بخشنہارے
ہم اوگن کریہہ اسنکھ نیت تم نرگن داتا رے

داسی سنگت پربھو تیاگ ایہہ کرم ہمارے
تم دیو ہو سب کچھ دیا دھار ہم اِکرت گھنارے
لاگ پرے تیرے دان سیوں منہ چت خصمارے
تجھ تے باہر کچھ ناہیں بھو کاٹن ہارے
کہہ نانک سرن دیال گھو لیہو مگدھ ادھارے(۱)

یعنی اے مولا اپنے فضل سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیو۔ ہم بے وقوف ہیں اور سیوا کی قدر و قیمت نہیں جانتے۔ اے پیارے مولا ہم تجھ پر ہی مان کرتے ہیں۔ ہم گنہگار ہمیشہ غلطیاں کرتے ہیں اور تو بخشنہار ہے۔ ہم روزانہ لاکھوں گناہ کرتے ہیں اور تو معاف کرتا ہے۔ ہم تجھے چھوڑ کر ان چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جو تو نے ہماری خدمت پر لگائی ہیں یہ ہمارے اعمال ہیں۔ تو ہم جیسے احسان فراموشوں کو سب کچھ دے رہا ہے۔ ہم تیری بخشی ہوئی چیزوں سے الجھ گئے ہیں اور تجھے بھول گئے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تجھ سے باہر کچھ بھی نہیں ہے اور تو ہی ہمارے جسم کے خوف کو دور کرنے والا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اے رحیم و کریم مولا، ہم گورو کی پناہ میں آ گئے ہیں اور ہم جیسے بے وقوفوں کو اب کنارے لگا دو۔

(۱۰) خاوند کے ساتھ دھوکا

گوروگرنتھ صاحب میں عورتوں کو جو تعلیم دی گئی ہے ان میں ایک بات یہ بھی مذکور ہے کہ عورت کسی وقت بھی اپنے خاوند کو کسی قسم کا دھوکا دینے کی کوشش نہ کرے، جیسا کہ مرقوم ہے:

دھوہ نہ چلی خصم نال لب موہ وگوتے
کرتب کرن بھلیریاں مد مائیا سوتے

....

کیتا پائیں اپنا دکھ سیتی جوتے(۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں عورتوں کو اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کو دھوکا دینے کی کبھی کوشش نہ کریں ورنہ انھیں دکھ اٹھانا پڑے گا۔ ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:

پر دھن بھا دے تا پر بھا دے ناری جیئو
رنگ پریتم راتی گھر کے شبد ویچاری جیئو

....

پر گھر سوہے نار جے پر بھاوے جیئو
جھوٹھے دین چولے کام نہ آوے جیئو
جھوٹ الاوے کام نہ آوے نہ پر دیکھے نیتی
اوگنیاری کنت وساری چھوٹی ودھن ریتی (۲)

یعنی اگر عورت کے دل میں خاوند کے لیے حقیقی محبت ہو تو ایسی عورت کو خاوند بھی محبت سے رکھا کرتے ہیں۔ جو عورت جھوٹی باتوں سے خاوند کو بہلانا چاہے، وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو گی بلکہ ایسی عورتوں کو خاوند دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔

(۱۱) عصمت کی حفاظت

گوروگرنتھ صاحب میں عورت کو اپنی عصمت کی حفاظت کرنے کی بھی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کریں گی، ان کی نہ تو میکے گھر میں کوئی عزت ہو گی نہ وہ اپنے سسرال میں ہی اپنے لیے کوئی عزت کا مقام پیدا کر سکیں گی۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

ساگن ونتی سادوَ بھاگن پتر ونتی سیلونت سوہاگن
روپ ونت سا سگھڑ چکھن جو دھن کنت پیاری جئو
آچار ونت سائی پردھانے سب سنگار بنے تس گیانے
سا کلونتی سا مبھرائی جو پر کے رنگ سواری جئو
ہماتس کی کہن نہ جائے جو پر میل لئی انگ لائے
تھر سوہاگ ورا گم اگوچر جن نانک پریم سادھاری جیئو (۱)

یعنی وہ عورت خوبیاں کی مالک نیک بخت' صاحب اولاد' باعصمت' خوبصورت' نیک سیرت اور عقلمند ہے جو اپنے خاوند کے دل میں گھر کر لیتی ہے اور جو باعصمت ہو وہی پردھان ہوتی ہے۔ گیان کو وہ اپنی زینت بناتی ہے اور وہی معزز اور خاندانی سمجھی جاتی ہے۔ جو خاوند کی محبت کو جیت

لے، اس کی تعریف بیان نہیں کی جاسکتی۔ وہی حقیقی معنوں میں سہاگن کہلانے کی مستحق ہے۔

جو عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کرتیں، گورو گرنتھ صاحب میں ان کی بہت مذمت کی گئی ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

کامنی کام نہ آوئی کھوٹی اوگن ہار
نہ سکھ پیئے ساہرے جھوٹھ جلی ویکار(۱)

یعنی جو عورت اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کرتی اسے نہ تو اپنے میکے گھر میں کوئی آرام ملتا ہے اور نہ اپنے سسرال کے گھر میں ہی وہ سکھ حاصل کرسکتی ہے۔ اور وہ بدکاری کی آگ میں جلتی رہتی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

من مکھ میلی کامنی کلکھنی کنار
پر چھوڈیا گھر اپنا پر پورکھے نال پیار
ترشنا کدے نہ چوکئی جلدی کرے پکار
نانک بن ناویں کروپ کسونی پر ہر چھوڈی بھتار(۲)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

سوہے دیس دوہاگنی پرپتر راون جائے
کچھ چھوڈے گھر اپنے موہی دوجے بھائے
مٹھا کر کے کھائیا بہہ سادہوں ودھیا روگ
سدھ بھتار ہر چھوڈیا پھر لگا جائے وجوگ(۳)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس شبد کی یوں تشریح کی گئی ہے:

”سرخ رنگ کے کپڑے کی موجودگی میں وہ عورت رنڈی ہے جو غیر مردوں کے پاس جاتی ہے۔ سرخ رنگ کا لباس شادی شدہ عورت کی نشانی ہے اگر وہ غیر مردوں کے پاس جاتی ہے تو وہ بازاری عورت ہے۔“(۱)

گورو گرنتھ صاحب میں باعصمت عورتوں کی یہ نشانی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کے سوا کسی دوسرے شخص کو مرد ہی نہیں سمجھتیں، جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

ناری اندر سوہنی مشک منی پیار ....

بن پر پورکھ نہ جانئی ساچے گور کے بہت پیار(۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد کے بارے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

''خاوند کے بغیر باقی تمام مردوں کو عورتیں تصور کرتی ہے۔''(۳)

پنر وِواہ (دوسری شادی)

بعض مذاہب میں ایک بیوی یا خاوند کے مرنے پر ان کا کسی دوسری عورت یا مرد سے شادی کرنا جائز نہیں سمجھا جاتا، لیکن سکھ وِدوانوں کے نزدیک گوروگرنتھ صاحب میں ایسی شادیاں جائز قرار دی گئی ہیں اور ہر ایک مرد اور عورت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ پہلی بیوی یا خاوند کے مرنے پر دوسری شادی کرنے کے مجاز ہیں اور جہاں تک خود سکھ گورو صاحبان کی اپنی زندگیوں کا تعلق ہے، ان کا مسلک یہی رہا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ تعلیم دی گئی ہے:

بھنڈ موآ بھنڈ بھالیے بھنڈ ہووے بندھان(۱)

گوروگرنتھ صاحب کے اس قول میں ایک بیوی کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کرنے کی تلقین کی گئی ہے چنانچہ اس بارے میں ایک سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

''اس شلوک میں اشارہ ہے کہ بیوی کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کرنا جائز ہے۔''(۲)

ایک اور سکھ وِدوان نے یہ لکھا ہے کہ:

"اگر کسی مرد کی بیوی فوت ہو جائے تو عمر اور اولاد کے پیش نظر دوسری شادی ہو سکتی ہے۔"

گورو اک ہے: بھنڈ موآ بھنڈ بھالیے(۳)

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور شبد سے بھی ایک عورت کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کر لینا واضح ہے، جیسا کہ مرقوم ہے:

بھلی سری ہوئی میری۔ پہلی بری

جگ جگ جیوؤ میری اب کی دھری (۴)

گوروصاحب کے اس شبد کے معنی شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں یہ بیان کیے گئے ہیں:

"اچھاہواکہ میری پہلی شادی شدہ بیوی مرگئی ہے۔خداکرے کہ میری موجودہ شادی شدہ بیوی تادیر سلامت رہے۔"(۱)

الغرض گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد سے بھی ایک بیوی کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کا جواز پایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں عورتوں کو جوتعلیم دی گئی وہ یہ ہے:

جیوں تن بدھوا پر کو دیئی
کام دام چت پروس سیئی
بن پر ترپت نہ کبھوں ہوئی (۲)

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بیوہ عورت کو بدیوں اور بدکاریوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے دوسری شادی کرنے کا اپدیش کیا گیا ہے جو ''بن پر ترپت نہ کبھوں ہوئی'' سے صاف ظاہر ہے یعنی ایک بیوہ کے لیے امن اور شانتی کی صورت یہی ہے کہ وہ کسی مناسب مرد سے باقاعدہ شادی کر لے ورنہ اس کی زندگی بہت تلخ ہو جائے گی۔ایک سکھ وددان نے گوروگرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شبد کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے:

''حالات اورضرورت کے پیش نظر بیوہ عورتوں کودوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہایت ضروری ہے۔سکھ مذہب کے رو سے رواج کے مطابق جبراً بیوہ عوتوں کوشادی کرنے سے روکناایک بہت بُرافعل ہے۔جس کا سکھ مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔'' (۳)

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے:

استری روپ چیری کی ینائیں سوبھ نہیں بن بھرتارے (۴)

یعنی نیک عورت کی زینت اس کا خاوند ہے اور اسے کسی حالت میں بھی اور کسی وقت بھی بغیر خاوند کے رہنامناسب نہیں۔

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد سے بھی بیوہ عورتوں کودوبارہ شادی کرنے کی رہنمائی

ملتی ہے۔

اہلی زندگی کے بارے میں تعلیم

اس حقیقت سے کسی بھی سمجھدار کو انکار نہیں ہوسکتا کہ اپنی زندگی کو بہتر اور آرام دہ بنانے کا دارومدار عورت اور مرد کے محبت بھرے میل جول پر ہے۔ جن گھروں میں میاں بیوی محبت سے رہتے ہیں وہ گھر جنت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور جن گھروں میں عورت اور مرد میں جھگڑا فساد برپا رہتا ہے وہ گھر اس دنیا میں ہی ایک دوزخ کا روپ دھارن کر جاتے ہیں۔

گوروگرنتھ صاب میں اہلی زندگی کو آرام دہ بنانے کے لیے عورت اور مرد دونوں کو ہی نہایت عمدہ تعلیم بہت مختصر الفاظ میں دی گئی ہے، چنانچہ مرقوم ہے:

دھن پر ایہہ نہ آکھیئے بہن اکٹھے ہوئے

ایک جوت دوئے مورتی دھن پر کہیئے سوئے (۱)

یعنی میاں بیوی کا شعار صرف یہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے رہ کر زندگی بسر کریں بلکہ ان کا اصل شعار یہ بھی ہے کہ وہ ایک جوت ہو کر زندگی بسر کریں، خواہ ان کی شکل و صورت الگ الگ ہو۔ یعنی ان کی زندگی من تو شدم تو من شدی کی حقیقی مصداق ہونی ضروری ہے۔ اس کے بغیر ان کی زندگی آرام دہ نہیں ہوسکتی۔

اس سلسلے میں عورت کو یہ تعلیم دی گئی ہے:

سیل سنجم پریا آگیا مانئے

تس ناری کو دکھ نہ جمانے (۱)

یعنی جو عورت انکساری کے ساتھ اپنے خاوند کی فرمانبرداری اختیار کرتی ہے اسے نہ صرف اس دنیا کی زندگی میں ہی سکھ نصیب ہوتا ہے بلکہ وہ مرنے کے بعد بھی آرام سے رہتی ہے۔

گویا خاوند کے ساتھ عجز و انکساری سے پیش آنے اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرنے سے عورت کے دین و دنیا سنور جاتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۳۹ وارد و ۱۵۰۰

۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۶۵ وارد و ۱۲۰۸

۳ گوروگرنتھ صاحب راگ وڈہنس ۵۷۵ وارد و ۹۰۱

۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔ ۴۱۷ وارد و ۶۴۳

۵۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۶۴ وارد و ۱۲۵۰

۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵۔ ۹۲۸ وارد و ۱۴۸۴

۷۔ گورمت پربھاکر ۷۶

۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سری راگ محلہ ۴۔ ۷۹ وارد و ۹۸

۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۴۔ ۷۷۳ وارد و ۱۲۲۰

۱۰۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۴۔ ۷۷۳ وارد و ۱۲۲۱

۱۱۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۶۳ وارد و ۱۲۰۴

۱۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱۔ ۹۰۴ وارد و ۱۴۴۷

۱۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۶۲ وارد و ۱۲۰۵

۱۴۔ گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۱ وارد و ۷۳۱

۱۵۔ گوروگرنتھ صاحب آسا محلہ و۔ ۴۳۵ وارد و ۶۷۱

۱۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۴ وارد و ۷۵۴

۱۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱۔ وارد و ۶۴۳

۱۸۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳۵۷ وارد و ۵۴۵

۱۹۔ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۔ ۷۲۲ و اردو ۱۱۳۶
۲۰۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۔ ۱۰۲۲ و اردو ۱۸۳۹
۲۱۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱۔ ۳۵۵ و اردو ۵۴۳
۲۲۔ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۵۔ ۹۶۳ و اردو ۱۵۴۲
۲۳۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۲ و اردو ۷۵۱
۲۴۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۳۷۰ و اردو ۵۶۶
۲۵۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۳۱۴ و اردو ۶۰۴
۲۶۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۰ و اردو ۷۲۹
۲۷۔ گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ کی وار شلوک محلہ ۱۔ ۱۴۳ و اردو ۱۹۵
۲۸۔ گورو گرنتھ صاحب راگ وڈ ہنس محلہ ۱۔ ۵۶۶ و اردو ۸۸۸
۲۹۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳۔ ۳۱ و اردو ۴۰
۳۰۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۱۷ و اردو ۲۳
۳۱۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید جی ۱۳۸۴ و اردو ۲۱۷۲
۳۲۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۳ و اردو ۷۳۶
۳۳۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک محلہ ۳۔ ۱۴۱۳ و اردو ۲۲۰۳
۳۴۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۲۸ و اردو ۱۱۴۵
۳۵۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱۔ ۷۲۹ و اردو ۱۱۴۸
۳۶۔ گورو گرنتھ صاحب جپ جی پوڑی ۲۰۔ ۴ و اردو ۵
۳۷۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۳۔ ۱۰۴۷ و اردو ۱۶۷۵
۳۸۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۱۔ ۱۱۹۷ و اردو ۱۹۰۸
۳۹۔ گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۱۔ ۱۱۷۱ و اردو ۱۸۶۸
۴۰۔ گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۵۔ ۷۴۵ و اردو ۱۱۷۴
۴۱۔ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔ ۴۰۰ و اردو ۶۱۴
۴۲۔ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۔ ۷۲۲ و اردو ۱۱۳۶

۴۳۔ گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵۔۱۷۳ واردو ۵۶۷
۴۴۔ گوروگرنتھ صاحب گوڑی کبیر ۳۲۸۔ واردو ۴۹۸
۴۵۔ گوروگرنتھ صاحب وارسری راگ شلوک محلہ ۳۔ ۸۹ واردو ۱۱۳
۴۶۔ گوروگرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۳۔ ۶۳۹ واردو ۱۰۰۲
۴۷۔ گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵۔ ۸۰۹ واردو ۱۰۳۲
۴۸۔ گوروگرنتھ صاحب وارگوڑی محلہ ۵۔ ۳۲۱ واردو ۴۸۶
۴۹۔ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱۔ ۶۰۹ واردو ۱۰۵۲
۵۰ گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵۔ ۹۷ واردو ۱۲۴
۵۱۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۵۶ واردو ۶۸
۵۲۔ گوروگرنتھ صاحب وارسری راگ شلوک محلہ ۳۔ ۸۹ واردو ۱۱۳
۵۳۔ گوروگرنتھ صاحب وارسوہی شلوک محلہ ۳۔ ۷۸۵ وادر ۱۲۴۱
۵۴۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۷۸۵
۵۵۔ گوروگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ ۵۴و۶۶
۵۶۔ گورمت پر بھاکر ۱۰۱
۵۷۔ گوروگرنتھ صاحب وارآسا شلوک محلہ ۱۔ ۴۷۳ واردو ۷۳۵
۵۸۔ گورمت پر بھارکر ۹۹
۵۹ سکھ قانون ۲۶۲
۶۰۔ گوروگرنتھ صاحب آسا کبیر ۴۸۳ واردو ۷۵۴
۶۱۔ شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۴۸۳
۶۲۔ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱۔ ۲۲۶ واردو ۳۲۹
۶۳۔ سکھ قانون ۲۶۲
۶۴۔ گوروگرنتھ صاحب راگ مہار محلہ ۵۔ ۱۲۶۸ واردو ۲۰۲۴
۶۵۔ گوروگرنتھ صاحب وارسوہی شلوک محلہ ۳۔ ۷۸۸ واردو ۱۲۴۷
۶۶۔ گوروگرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵۔ ۱۸۵ واردو ۲۶۲

ڈاکٹر کرپال سنگھ نے 1965 میں امرتسر میڈیکل کالج انڈیا سے گریجویشن کی۔ انہوں نے برطانیہ میں psychiatry میں ہاوس جاب کی۔ بورڈ سرٹیفیکیشن کے بعد، وہ امریکہ چلے گئے۔ اب وہ فلوریڈا میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ریٹائرڈ منٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ دیارِ غیر میں انہوں نے اپنی ساری زندگی گرووٗں کی تعلیمات کا پرچار کرنے میں گزاری اور لوگوں کو بتایا کہ یہ تعلیمات خوشگوار، صحت مند اور کامیاب زندگی گزارنے اور ذاتی اور سماجی تبدیلیوں کے لیے کیسے موثر ثابت ہو سکتی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے زرِ تعاون مہیا کیا

جسبیر سنگھ جسی لائل پوریا

سیوادار

AKSPUBLICATIONS
Ground Floor Mian Chamber 3-Temple Road,Lahore.
Ph:042-37300584,Cell # 0300-4827500-0348-4078844
E-mail:publications.aks@gmail.com